تنظیم المدارس کے نصاب کے مطابق

شرح آثار السنن

متن و ترجمہ

استاذ المحدثین

حضرت مولانا محمد بن سبحان علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۱۳۲۲ھ

ترجمہ تشریح وتخریج

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

پروگریسو بکس

https://archive.org/details/@madni_library

تنظیم المدارس کے نصاب کے مطابق

متن و ترجمہ

آثار السنن

استاذ المحدثین

حضرت مولانا محمد بن سبحان علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۱۳۲۲ھ

ترجمہ تشریح و تخریج

علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروگریسو بکس

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جملہ حقوق الطبع محفوظ للناشر
جملہ حقوق ناشر محفوظ میں۔

آثار السنن

استاذ المحدثین
حضرت مولانا محمد بن سبحان علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی ۱۳۲۲ھ

ترجمہ تشریح وتخریج
علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

بار اول	مئی 2016
پرنٹرز	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	600/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلامک بک کارپوریشن
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0322-

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ٭ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ٭ لاہور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +92313931952

https://archive.org/details/@madni_library

فہرست

عرض ناشر 11

ابتدائیہ 13

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

شرح: طہارت کے اسرار 15

پانی کے احکام 16

اَبْوَابُ النَّجَاسَاتِ

بلی کے جھوٹے کے بیان میں 24

کتے کے جھوٹے کے بیان میں 27

منی کے ناپاک ہونے کے بیان میں 28

شرح: نماز کی اہم شرط 31

ان احادیث کے بیان میں جو اس کے معارض ہیں 34

شرح: منی والے کپڑے پاک کرنے کے 6 احکام 34

منی کو کھرچنے کے بیان میں 36

مذی کے احکام کے بیان میں 38

پیشاب سے متعلق احکام کے بیان میں 39

شرح: پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پکار! 41

بچے کے پیشاب کے بیان میں 42

شرح: مسئلہ: 43

ان جانوروں کے پیشاب کے بیان میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے 46

لید کے ناپاک ہونے کے بیان میں 47

شرح: نجاستوں کا بیان 47

وہ جانور جن میں بہنے والا خون نہ ہو ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا 48

حیض کے خون کے ناپاک ہونے کا بیان 49

جوتے کو لگنے والی نجاست کا بیان 50

ان احادیث کے بیان میں جو عورت کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں وارد ہوئیں 51

ان روایات کا بیان جو دباغت کے پاک کرنے میں وارد ہوئیں 54

کفار کے برتنوں کا بیان 58

بیت الخلاء کے آداب کا بیان 58

شرح: حقیقتِ شکر کا بیان: 64

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق وارد شدہ روایات کا بیان 66

جمع کیے ہوئے پیشاب کے متعلق وارد شدہ روایات کا بیان 67

غسل کو لازم کرنے والی چیزوں کا بیان 68

شرح: پانچ اسباب 71

غسل کے طریقہ کا بیان 74

جنبی کے حکم کا بیان 79

شرح: جنبی کے احکام 81

حیض کا بیان 83

شرح: حیض کے رنگ 85

استحاضہ کا بیان 85

شرح: اِستحاضہ کسے کہتے ہیں؟ 86

شرح: استحاضہ کے احکام 87

اَبْوَابُ الْوُضُوْءِ

مسواک کا بیان 88

وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان 92

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: وضو کی سنتیں	93
وضو کے طریقہ میں واردشدہ روایات کا بیان	93
اکٹھے کلی کرنے اور ناک جھاڑنے کا بیان	94
مضمضہ اور استنشاق علیحدہ علیحدہ کرنے کا بیان	96
ان روایات کا بیان جن سے مضمضہ اور استنشاق الگ الگ چلووں سے سمجھا جاتا ہے	97
داڑھی کے خلال کا بیان	99
شرح: احناف کے نزدیک:	100
انگلیوں کے خلال کا بیان	100
کانوں کے مسح کا بیان	101
وضو میں دائیں جانب (سے آغاز کرنے کا) بیان	102
وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا کہے	103
موزوں پر مسح کا بیان	103
وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان	107
دونوں راستوں میں سے کسی ایک راستہ سے نکلنے والی چیز پر وضو کا بیان	107
شرح: اِستحاضہ کے اَحکام	110
نیند سے متعلق واردشدہ احادیث کا بیان	110
خون (نکلنے) سے وضو (کے لازم ہونیکا) بیان	111
شرح: وضو توڑنے والی چیزیں	112
قے سے وضو (کے لازم ہونے) کا بیان	112
ہنسنے سے وضو (کے لازم ہونے) کا بیان	113
شرح: قہقہے سے وضو ٹوٹنا	114
عضو مخصوص کو چھونے سے وضو کا بیان	114
شرح: خبر واحد کو کتاب اللہ پر پیش کرنا	117
آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضو کا بیان	118
شرح: کھانے کا وضو	118
شرح: [illegible] سے حفاظت کے نسخے	121
عورت کو چھونے سے وضو کا بیان	122
تیمم کا بیان	124
شرح: تیمم کا بیان	126

كِتَابُ الصَّلٰوة

نماز کے اوقات کا بیان	132
ان روایات کا بیان جو ظہر کے (وقت) کے بارے میں وارد ہوئیں	141
شرح: ظہر کا وقت	142
ان روایات کا بیان جو (وقت) عصر کے بارے میں وارد ہوئیں	145
شرح: عصر کا وقت	146
مغرب کی نماز میں واردشدہ روایات کا بیان	148
شرح: مغرب کا وقت	148
عشاء کی نماز کے بارے میں واردشدہ روایت کا بیان	149
شرح: عشاء کا وقت	149
اندھیرے میں نماز پڑھنے کے بارے میں واردشدہ روایات	151
ان روایات کا بیان جو روشنی میں نماز پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئیں	154
شرح: فجر کا وقت	155

اَبْوَابُ الْاَذَان

اذان کی ابتدا کا بیان	160
ترجیع کے بارے میں واردشدہ روایات کا بیان	164
عدم ترجیع میں واردشدہ روایات	166
اقامت (کے الفاظ) ایک ایک مرتبہ کہنے کا بیان	169
دو دو بار اقامت کہنے کا بیان	170
شرح: اذان کی ابتداء	174
ان روایات کا بیان جو الصلوٰۃ خیر من النوم کے بارے میں نازل ہوئیں	175
تثویب کیا ہے؟	176
(اذان میں) چہرے کو دائیں بائیں پھیرنے کا بیان	177

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اذان سنتے وقت کیا کہے؟ 179
اذان کے بعد کیا کہے؟ 181
طلوع فجر سے پہلے اذان فجر کے بارے میں واردشدہ روایات کا بیان 182
مسافر کی اذان کے بارے میں وارد روایات کا بیان 187
گھر میں نماز پڑھنے والے کے لئے اذان چھوڑ دینے کے جواز کا بیان 188
قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان 189
شرح: قبلہ کی تبدیلی 189
شرح: استقبال قبلہ کے چند مسائل 193
نمازی کے (سامنے) سترہ کا بیان 194
شرح: سترہ 194
شرح: نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں ۱۵ احکام 198
مسجدوں کا بیان 200
عورتوں کا مسجدوں میں جانا 208

اَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

تکبیر کے ساتھ نماز کے آغاز کا بیان 213
تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ اٹھانے کی جگہوں کا بیان 214
دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان 218
دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھنے کا بیان 220
شرح: نماز میں ہاتھ باندھنے کا حنفی طریقہ: 220
ہاتھوں کو ناف کے اوپر رکھنے کا بیان 221
ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنے کا بیان 224
تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟ 224
تعوذ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا اور انہیں اونچا نہ پڑھنا 230
سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان 235
امام کے پیچھے قرأت کا بیان 239
جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کو ترک کرنے کا بیان اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے 247
تمام نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کو ترک کرنے کا بیان 250
امام کے آمین کہنے کا بیان 254
اونچی آواز سے آمین کہنے کا بیان 256
اونچی آواز سے آمین نہ کہنا 259
شرح: آہستہ آواز سے آمین کہنا 262
پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کا بیان 263
شرح: عام غیر مخصوص: 265
رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان 266
ان روایات کا بیان جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع میں رفع یدین پر مواظبت فرمائی جب تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ رہے 267
دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنا 268
سجدے کے لئے رفع یدین کا بیان 269
شرح: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ 269
تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین ترک کرنے کا بیان 273
رکوع، سجدے اور اٹھنے کے لئے تکبیر کہنے کا بیان 277
شرح: تین قسم کے لوگ 278
رکوع کی حالتوں کا بیان 279
شرح: رکوع: 279
شرح: رکوع کے بعض خاص مسائل 280
رکوع اور سجدہ میں اعتدال کا بیان 281
رکوع اور سجدے میں کیا کہا جائے؟ 288
رکوع سے جب سر اٹھائے تو کیا کہے؟ 289
سجدہ کے لئے جھکتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا بیان 291
شرح: سجدے کا طریقہ 292

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سجدے کے لئے جھکتے وقت دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے رکھنے کا بیان 293
سجدہ کی کیفیات کا بیان 294
کتے کی طرح بیٹھنے سے ممانعت کا بیان 297
دو سجدوں کے درمیان ایڑیوں پر بیٹھنے کا بیان 298
دو سجدوں کے درمیان بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور ایڑیوں پر بیٹھنے کو ترک کرنا 298
دو سجدوں کے درمیان کیا کہا جائے؟ 300
پہلی اور تیسری رکعت میں دو سجدوں کے بعد جلسہ 300
استراحت کا بیان 300
جلسہ استراحت کو ترک کرنے کا بیان 301
دوسری رکعت کا آغاز قرأت سے کرنا 304
تورک کے بارے میں وارد روایات کا بیان 305
تورک نہ کرنے کے بارے میں وارد شدہ روایات کا بیان 307
تشہد کے بارے میں وارد روایات کا بیان 309
شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان 313
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان 316
ان روایات کا بیان جو سلام پھیرنے کے بارے میں وارد ہوئیں 319
سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف پھرنا 320
نماز کے بعد ذکر کا بیان 321
نماز فرض کے بعد دعا کے بارے میں وارد شدہ روایات کا بیان 325
دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا بیان 326
شرح: خبر متواتر: 327
خبر متواتر کی شرائط 327
باجماعت نماز کے بیان میں 328
شرح: جماعت وامامت کا بیان 332
کسی عذر کی وجہ سے جماعت کو چھوڑنے کا بیان 333
صفوں کو سیدھا کرنے کا بیان 336
پہلی صف کو مکمل کرنے کا بیان 339
امام اور مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ 339
امام کا دو مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا 342
امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ 344
عورتوں کی امامت کا بیان 345
شرح: امامت کا بیان 346
اندھے کی امامت کا بیان 347
غلام کی امامت کا بیان 349
بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی امامت کا بیان 350
فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا 356
وضو کرنیوالے کا تیمم کرنیوالے کے پیچھے نماز پڑھنا 357
ان روایات کا بیان جن سے مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کی کراہت پر استدلال کیا گیا 358
مسجد میں تکرار جماعت کے جواز کے بارے میں وارد روایات کا بیان 359
اکیلے شخص کا صف کے پیچھے نماز پڑھنا 360
نماز میں مٹی کو برابر کرنے اور کنکریوں کو چھونے سے ممانعت کا بیان 363
پہلو پر ہاتھ رکھنے کا بیان 364
نماز میں دائیں بائیں گردن 365
پھیرنے کا بیان 365
نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا بیان 366
نماز میں سدل ثوب سے ممانعت کا بیان 367
اس شخص کا بیان جو اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کا سر گوندھا ہوا ہو 368
تسبیح اور تصفیق کا بیان (ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا) 369
نماز میں گفتگو سے ممانعت کا بیان 371
ان روایات کا بیان جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ بھول کر کلام کرنا یا اس شخص کا کلام کرنا جو نماز کے پورا ہونے کا گمان کرتا ہے، نماز کو نہیں توڑتا 376

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ان روایات کا بیان جن سے نماز میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے جواز پر استدلال کیا گیا 379
ان روایات کا بیان جن سے نماز میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے منسوخ ہونے پر استدلال کیا گیا 381
امام کو لقمہ دینے کا بیان 382
نماز میں بے وضو ہونے کا بیان 383
شرح: احکام فقہیہ 385
دوران نماز پیشاب روکنے کا بیان 386
کھانے کی موجودگی میں نماز کا بیان 388
امام پر کیا لازم ہے 389
مقتدی پر امام کی کتنی اتباع لازم ہے 392

اَبْوَابُ صَلٰوۃِ الْوِتْرِ

ان روایات کا بیان جن سے وتر کے وجوب پر استدلال کیا گیا 395
وتر پانچ رکعت ہیں یا اس سے زیادہ 399
ایک رکعت وتر کا بیان 404
تین رکعات وتر کا بیان 411
جس نے کہا: وتر تین رکعتیں ایک ہی تشہد سے پڑھی جائیں گی 419
وتروں میں قنوت کا بیان 420
رکوع سے پہلے قنوت کا بیان 421
وتر میں قنوت کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا 425
صبح کی نماز میں قنوت کا بیان 426
فجر کی نماز میں قنوت کو چھوڑنے کا بیان 428
ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں 437
شرح: وتر کی نماز 438
وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا 439
پانچ نمازوں کے وقت نفل پڑھنے کا بیان 440
ان روایات کا بیان جن سے دن کی چار رکعات سنت کے درمیان سلام کے ساتھ فصل پر استدلال کیا گیا ہے 447
مغرب سے پہلے نفل کا بیان 447
جنہوں نے مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کا انکار کیا 451
عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کا بیان 451
عصر اور صبح کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کے مکروہ ہونے کا بیان 452
طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ نفل پڑھنے کے مکروہ ہونے کا بیان 457
فجر کی دو رکعتوں میں تخفیف کا بیان 459
جب (مؤذن) اقامت کہنا شروع کر دے تو فجر کی سنتوں کے مکروہ ہونے کا بیان 460
جس نے کہا کہ امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرض نماز میں مشغول ہونے کے وقت (نمازی) صبح کی سنتیں مسجد کے باہر یا مسجد کے کونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھے گا اگر اس کو فرض کی ایک رکعت ملنے کی امید ہو 463
طلوع شمس سے پہلے فجر کی دو رکعتوں کو قضا کرنے کا بیان 469
سورج کے طلوع ہونے سے پہلے فجر کی دو رکعتوں کو قضا کرنے کے مکروہ ہونے کا بیان 470
فرض کے ساتھ فجر کی دو رکعتیں قضاء کرنے کا بیان 474
مکۃ المکرمہ میں تمام اوقات میں نماز کے جائز ہونے کا بیان 477
مکہ میں تمام مکروہ اوقات میں نماز کے مکروہ ہونے کا بیان 479
شرح: اوقات مکروہہ 480
جماعت کی وجہ سے فرض نماز کا اعادہ کرنے کا بیان 480
چاشت کی نماز کا بیان 484
صلوٰۃ التسبیح کا بیان 488

اَبْوَابُ قِیَامِ شَھْرِ رَمَضَانَ

تراویح کی فضیلت کا بیان 491
شرح: تراویح سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم 491
باجماعت تراویح کا بیان 492
آٹھ رکعت تراویح کا بیان 497

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

آٹھ رکعات سے زیادہ تراویح کا بیان 500
بیس رکعات تراویح کا بیان 501
فوت شدہ نمازوں کی قضا کا بیان 504

اَبْوَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان 506
سلام کے بعد سجدہ سہو کا بیان 508
شرح: سجدہ سہو کا بیان 511
سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے 512
بیمار کی نماز کا بیان 514
سجدہ تلاوت کا بیان 516
شرح: سجدہ تلاوت کا بیان 521

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

سفر میں قصر نماز کا بیان 523
شرح: سفر کی نماز 526
جس نے مسافت سفر چار منزل مقرر کی 526
شرح: مسافر کی نماز کا بیان 527
وہ روایات جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ قصر کی مسافت تین دن ہے 529
جب گھروں سے جدا ہو جائے تو نماز قصر کرے 531
وہ شخص نماز قصر پڑھے گا جس نے اقامت کی نیت کی اگرچہ اس کو ٹھہرنا طویل ہو اور وہ لشکر بھی نماز قصر پڑھے گا جو دار الحرب میں داخل ہو اگرچہ انہوں نے اقامت کی نیت کی ہو 533
شرح: مسائل فقہیہ 535
ان لوگوں کا رد جنہوں نے کہا کہ مسافر چار دن اقامت کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے 537
جس نے کہا کہ مسافر پندرہ دن اقامت کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے 537
مسافر مقیم کو نماز پڑھائے 539
مقیم مسافر کو نماز پڑھائے 539

میدان عرفات میں ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کرنے کا بیان 540
مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں اکٹھا پڑھنا 541
شرح: رات بھر مزدلفہ میں 542
سفر میں جمع تقدیم کا بیان 542
ان روایات کا بیان جو دو نمازوں کو پہلے وقت میں جمع کرنے کے ترک پر دلالت کرتی ہیں 546
دوران سفر دو نمازوں کو دوسری نماز کے وقت میں اکٹھا پڑھنا 547
ان روایات کا بیان جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا یہ جمع صوری تھا 550
حالت اقامت میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان 555
حالت اقامت میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی ممانعت کا بیان 555

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان 558
شرح: جمعہ کے دن ایک ساعت 562
جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس پر جمعہ کو ترک کرنے کی وجہ سے سختی کا بیان 563
غلام عورتوں بچوں اور بیمار پر جمعہ واجب نہ ہونے کا بیان 566
مسافر پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا بیان 567
جو شخص شہر سے باہر ہے اس پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا بیان 567
دیہات میں جمعہ قائم کرنے کا بیان 570
صرف بڑے شہر میں جمعہ ہونے کا بیان 573
جمعہ کے لئے غسل کا بیان 576
جمعہ کے دن مسواک کرنے کا بیان 579
جمعہ کے دن زینت اختیار کرنے اور خوشبو لگانے کا بیان 580
جمعہ کے دن نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا بیان 582
جس نے زوال سے پہلے جمعہ کو جائز قرار دیا 584

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

زوال کے بعد جمعہ پڑھنے کا بیان 587
وقت خطبہ وجمعہ: 590
جمعہ کے لئے دو اذانوں کا بیان 591
خطبہ کے وقت مسجد کے دروازے پر اذان کا بیان 592
ان روایات کا بیان جو یوم جمعہ خطبہ کے وقت امام کے پاس اذان
ہونے پر دلالت کرتی ہیں 592
لوگوں کو جدا کرنے اور کندھے پھلانگنے سے ممانعت کا بیان 594
گردنیں پھلانگنا 595
نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں سنتوں کا بیان 595
سنتوں اور نفلوں کا بیان 599
خطبہ کے بیان میں 599
خطبہ 603
منبر پر ہاتھوں کا اٹھانا ناپسندیدہ ہے 605
امام کے خطبہ دیتے وقت نفل پڑھنے کا بیان 605
خطبہ کے وقت نماز اور گفتگو سے ممانعت کا بیان 607
جمعہ کی نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے 609

اَبْوَابُ صَلوٰۃِ الْعِیْدَیْن

عید کے دن زینت حاصل کرنے کا بیان 613
چادر 613
عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز
کے بعد (کچھ کھانے کے) کے استحباب کا بیان 614
عید کے اکیس مستحبات 615
عید کی نماز کے لئے صحرا (ہموار زمین) کی طرف نکلنا 616
کسی عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنے کا میدان 618
دیہات میں نماز عیدین پڑھنے کا بیان 619
دیہات میں نماز عید نہیں ہوتی 619
عیدین کی نماز اذان واقامت اور اعلان کے بغیر ہونے کا بیان 620
مسائل فقہیہ 621
خطبہ سے پہلے نماز عیدین کا بیان 621
عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے 623
بارہ تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز کا بیان 624
چھ زائد تکبیروں کے ساتھ 626
عیدین کی نماز کا بیان 626
نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھنا 630
عید سے قبل نفل نماز 631
ایک راستہ سے عید گاہ جانا اور دوسرے راستے سے لوٹنا 632
تکبیرات تشریق کا بیان 633
تکبیر تشریق 634

اَبْوَابُ صَلوٰۃِ الْکُسُوْف

سورج گرہن کے وقت نماز، صدقہ اور استغفار پر ابھارنے کے متعلق
باب 635
نماز کسوف کی ہر رکعت میں پانچ رکوع کا بیان 637
ہر رکعت چار رکوعوں کے ساتھ 639
ہر رکعت میں تین رکوع کا بیان 640
ہر رکعت میں دو رکوع 642
ہر رکعت میں ایک رکوع 644
نماز کسوف میں جہراً قرأت کرنے کا بیان 649
نماز کسوف میں سراً قرأت کرنا 649
گہن کی نماز 650
بارش طلب کرنے کے لئے نماز پڑھنا 650
نماز استسقاء کا بیان 654
نماز خوف کا بیان 655

اَبْوَابُ الْجَنَآئِز

قریب المرگ شخص کو (کلمہ کی) تلقین کرنے کا بیان 660
قریب المرگ شخص کا منہ قبلہ کی طرف کرنا 661
تلقین کا طریقہ: 661

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میت کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے کا بیان	662
میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان	662
میت کو کپڑے سے ڈھانکنا	663
میت کو غسل دینے کا بیان	664
مرد کا اپنی بیوی کو غسل دینا	665
بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا	666
سفید کپڑوں میں کفن دینے کا بیان	667
اچھا کفن پہنانے کا بیان	668
مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینے کا بیان	669
عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا	670
کفن کا بیان	671
میت پر نماز پڑھنے کے بارے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں	672
شہداء پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان	679
شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	680
جنازہ کو اٹھانے کے بیان میں	683
جنازہ کے پیچھے چلنے کے افضل ہونے کا بیان	683
جنازہ لے چلنے کا بیان	685
جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کا بیان	685
جنازہ کے لئے قیام کے منسوخ ہونے کا بیان	686
دفن اور قبروں کے بعض احکام کا بیان	688
قبر و دفن کا بیان	692
میت کے لئے قرآن پڑھنے کا بیان	695
ایصال ثواب	696
قبروں کی زیارت کا بیان	696
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کا بیان	698
شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	699
شوق زیارت	700

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عرضِ ناشر

الحمد للہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کارپردازانِ ادارہ ہمت وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول و مصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں' ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرمِ عمل بنا دیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اٹھائیں گے۔

آفتابِ رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیاتِ قرآنی اور احادیثِ رسول ﷺ ہیں۔

پھر فکرِ آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد و خیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہِ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں' جیسے صحیح ابن حبان' صحیح ابن خزیمہ' مسند حمیدی' سنن ابوداؤد شریف' موطا امام مالک' موطا امام محمد' شرح مسند امام اعظم' شرح المعجم الصغیر للطبرانی' ریاض الصالحین (ترجمہ)' احیاء العلوم' تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔

اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے حدیث شریف کی عظیم اور مستند کتاب ''آثار السنن'' کی عام فہم اور سلیس شرح اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کی ہے۔

اس عظیم کتاب کی آسان اور سلیس شرح کرنے والے علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری ہیں۔

انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

ہم نے اپنی مطبوعات کو حسنِ صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے' جس قدر بھی ممکن ہو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سکا اور جمائعی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر کتاب ''شرح آثار السنن'' کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرفِ قبول حاصل کرے گی۔

آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

والسلام!

میاں غلام رسول

میاں شہباز رسول

میاں جواد رسول

میاں شہزاد رسول

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ابتدائیہ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان اپنے ربِ عزوجل کی رضا وخوشنودی اپنے ربِ عزوجل کی عبادت اور اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت وتعلیمات پر عمل کے ذریعہ ہی حاصل کر سکتا ہے جو اپنے ربِ عزوجل کی رضا پانے میں کامیاب ہوگیا درحقیقت وہی دنیا وآخرت کی بھلائیاں وکامیابیاں پانے میں کامیاب ہوگیا۔

بلاشبہ ہمارے نبی کریم ورحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں کی رشد وہدایت کے لیے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اقوال وافعال، سیرت وکردار، اخلاق ومعاملات، طلبِ حق کے متلاشیوں کے لیے نور ہدایت ہیں۔

ہمارے اسلاف وبزرگانِ دین کی زندگی کے انمول لمحات نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان وارشادات کو پھیلانے میں صرف ہوئے اور اس طرح انہوں نے زندگی کے ان لمحات کو بیش قیمت بنا کر اپنے لیے سرمایۂ آخرت بنالیا، یقیناً انہوں نے یہ عظیم دینی کام محض رضائے الٰہی پانے اور جذبۂ اصلاحِ اُمت کی خاطر کیا، اسی لیے بارگاہِ الٰہی میں ان کی یہ عظیم دینی خدمت ایسی مقبول ہوئی کہ قیامت تک کے لیے لوگوں کے دلوں میں تا کی عظمت وعقیدت نقش ہوگئی۔

ان ہی بزرگوں میں سے ایک عظیم بزرگ علامہ نیموی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں جنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اقوال وافعال کو اپنی گرانقدر و مایہ ناز تصنیف لطیف بنام ''آثار السنن'' میں انتہائی عمدہ واحسن انداز میں جمع فرمایا ہے اور راہِ حق کے سالکین کے لیے مشعلِ راہ کا انتظام فرمایا ہے۔

بزرگ موصوف کی اس عظیم دینی خدمت اور اس کے صلہ میں انہیں ملنے والی عزتیں' کرامتیں اور آخرت کے لیے جمع ہونے والے اجر وثواب کے خزانے اس قدر قابل رشک ہیں کہ حقیر پُرتقصیر کو ان رحمتوں اور برکتوں میں کچھ حصہ پانے کا جذبہ وشوق بیدار ہوا اور ذہن بنایا کہ اس مایہ ناز تصنیف کی شرح لکھی جائے' مگر فوراً اپنے بے وقعتی وکم علمی کا احساس ہوا اور قلم اُٹھانے کی جرأت نہ ہوئی' مگر روز بروز یہ خیال جڑ پکڑتا گیا کہ اس مایہ ناز تصنیف کی شرح کے ذریعے مسلمانوں کو نہایت قیمتی علمی خزانے سے مالا مال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ربِ عزوجل کی رحمت پر بھروسہ اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ کرم کی اُمید رکھتے ہوئے قلم اُٹھانے کی جرأت کی اور توجہ مرشد سے آسانیاں پیدا ہوتی چلی گئیں اور یوں الحمد للہ عزوجل یہ شرح پایۂ تکمیل کو پہنچی' اور اس طرح حقیر پُرتقصیر سے ربِ عزوجل نے اپنے محبوب کے مبارک اقوال وافعال کو سہل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

انداز میں مسلمانوں تک پہنچانے کا کام لے لیا۔اے کاش! وہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمالے ورنہ دین کا کام تو وہ اپنے فاسق بندوں سے بھی لے لیتا ہے۔

اس تالیف میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث کی وضاحت سہل اور عام فہم انداز میں کی جائے۔ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھا گیا ہے کہ انداز اصلاحی ہو اس کے علاوہ چند اور خصوصیات بھی اس شرح میں شامل ہیں۔

احادیثِ مبارکہ کی تشریح سہل اور عام فہم انداز میں کی گئی ہے۔

آیاتِ مبارکہ واحادیثِ کریمہ اور دیگر عبارات وجزئیات کی تخریج کی گئی ہے۔

کئی مقامات پر حسب ضرورت مفید مواد شامل کیا گیا ہے۔

الحمدللہ احسانہ! اپنی خصوصیات کے سبب شرح آثار السنن کی یہ شرح نہ صرف طلباء بلکہ اساتذ وعلماء کے لیے بھی بے حد مفید ثابت ہوگی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور اپنے پیاروں کے وسیلے سے فقیر کی اس کاوش کو قبول فرما کر آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ يَا مَنْ جَعَلَ صُدُوْرَنَا مِشْكَاةً لِّمَصَابِيْحِ الْاَنْوَارِ ۔ وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَةِ مَعَانِيْ الْاٰثَارِ ۔ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُجْتَبٰى الْمُخْتَارِ وَرَسُوْلِكَ الْمَبْعُوْثِ بِصِحَاحِ الْاَخْبَارِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ وَاَصْحَابِهِ الْكِبَارِ وَمُتَّبِعِيْهِمُ الَّذِيْنَ اخْتَارُوْا سُنَنَ الْهُدٰى وَاسْتَمْسَكُوْا بِاَحَادِيْثِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ ۔

اَمَّا بَعْدُ!

فَيَقُوْلُ الْخَادِمُ لِلْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ هٰذِهٖ نُبْذَةٌ مِّنَ الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ وَالْمَعَاجِمِ وَالْمَسَانِيْدِ وَعَزَوْتُهَا اِلٰى مَنْ اَخْرَجَهَا وَاَعْرَضْتُ عَنِ الْاِطَالَةِ بِذِكْرِ الْاَسَانِيْدِ وَبَيَّنْتُ اَحْوَالَ الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ لَيْسَتْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِالطَّرِيْقِ الْحَسَنِ وَسَمَّيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مُسْتَخِيْرًا بِاللهِ تَعَالٰى بِاٰثَارِ السُّنَنِ اَسْاَلُهٗ اَنْ يَّجْعَلَهٗ خَالِصًا لِّوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَوَسِيْلَةً اِلٰى لِقَاءِهٖ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ ۔

كِتَابُ الطَّهَارَة — طہارت کا بیان

شرح: طہارت کے اسرار

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ ۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، الحدیث ۵۳۴، ص ۱۸۷)

ترجمہ: طہارت نصف ایمان ہے۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ نظافت نشان ہے: بُنِيَ الدِّيْنُ عَلَى النَّظَافَةِ ترجمہ: دین کی بنیاد طہارت پر ہے۔

(المجروحین لابی حاتم محمد بن حبان البستی، باب النون، الرقم ۱۱۱۹۔ نعیم بن مورع، ج ۲، ص ۴۰۱، روایۃ بالمعنیٰ)

اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ ترجمہ: نماز کی کنجی طہارت ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فرض الوضوء، الحدیث ۶۱، ص ۱۲۲۷)

اللہ عزَّ وجلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۔ (پ 11، التوبۃ: 108)

ترجمۂ کنز الایمان: اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

طہارت کے چار مراتب ہیں:

(۱) اپنے ظاہر کو احداث (یعنی ناپاکیوں اور نجاستوں) سے پاک کرنا۔ (۲) اعضاء کو جرائم اور گناہ سے پاک کرنا۔ (۳) اپنے دل کو برے اخلاق سے پاک کرنا۔ (۴) اپنے باطن کو اللہ عزَّ وَجَلَّ کے غیر سے پاک رکھنا یہ انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین کی طہارت ہے۔

ہر مرتبہ میں طہارت اس عمل کا نصف ہے جس میں وہ پائی جاتی ہے اور ہر مرتبہ میں تخلیہ (یعنی خالی کرنا) اور تحلیہ (یعنی مزین کرنا) بھی پایا جاتا ہے تخلیہ عمل کا نصف ہے کیونکہ اجر کا ملنا اسی پر موقوف ہے اسی کی طرف اللہ عزَّ وَجَلَّ کا یہ فرمان بھی اشارہ فرما رہا ہے۔ ارشاد فرمایا:

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ (پ ۷، الانعام: ۹۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کہو، پھر انہیں چھوڑ دو۔

پس اللہ عزَّ وَجَلَّ کا فرمان "قُلِ اللّٰه" اللہ عزَّ وَجَلَّ کے ذکر سے دل کو مزین کرنا ہے جبکہ (ثُمَّ ذَرْهُمْ) سے اللہ عزَّ وَجَلَّ کے سوا ہر چیز سے دل کو خالی کرنا ہے اور اسی طرح دل کو برے اخلاق سے پاک کر کے اسے اچھے اخلاق سے مزین کرنا ضروری ہے اور اعضاء کے لئے بھی ضروری ہے کہ انہیں گناہوں سے خالی اور اطاعت سے مزین کیا جائے۔

ان مراتب میں سے ہر ایک مرتبہ اپنے بعد والے مرتبہ میں داخل ہونے کے لئے شرط ہے اس لئے سب سے پہلے ظاہر کو، پھر اعضاء کو، اس کے بعد دل کو اور پھر باطن کو پاک کیا جائے اور یہ گمان نہ کیا جائے کہ طہارت سے مراد صرف ظاہری طور پر پاک ہونا ہی ہے کیونکہ اس سے مقصود فوت ہو جائے گا اور یہ بھی گمان نہ کیا جائے کہ یہ مراتب صرف خواہش کرنے سے آرزو کرنے اور آسانی سے حاصل ہو جائیں گے بے شک اگر تو ساری زندگی بھی اس کے حصول میں کمر بستہ رہے تو صرف بعض مقاصد میں ہی کامیابی پائے گا۔

بَابُ الْمِيَاهِ

پانی کے احکام

1-عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے پانی میں جو بہتا نہ ہو ہرگز پیشاب نہ کرے پھر اس میں غسل کرے گا اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(بخاری: کتاب الطہارۃ: باب البول فی الماء الدائم: جلد 1 صفحہ 37' مسلم: کتاب الطہارۃ: باب النھی فی الماء الراکد: جلد 1 صفحہ 138' ترمذی: ابواب الطہارات: باب کراھیۃ البول فی الماء الراکد: جلد 1 صفحہ 21' نسائی: کتاب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الطہارۃ: باب النھی عن البول فی الماء الراکد... الخ: جلد 1 صفحہ 15' ابن ماجۃ: ابواب الطہارۃ وسننہا: باب النھی فی الماء الراکد: صفحہ 39' ابوداؤد: کتاب الطہارۃ: باب البول فی الماء الراکد: جلد 1 صفحہ 10' مسند احمد جلد 2 صفحہ 259)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ اس سے پانی نجس ہو کر غسل و وضو وغیرہ کے قابل نہ رہے گا جس سے اسے بھی تکلیف ہوگی اور دوسروں کو بھی۔ اور بہت سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مناسب نہیں کہ اگرچہ وہ ناپاک تو نہ ہوگا لیکن اس کے پینے یا وضو کرنے سے دل کراہت کرے گا۔ پہلی صورت میں ممانعت تحریمی ہے اور دوسری صورت میں تنزیہی۔ یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے کہ دو ۲ قلے پانی نجاست پڑنے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ اگر ناپاک نہ ہوتا تو یہ ممانعت اس تاکید سے نہ فرمائی جاتی۔ اس کی تحقیق ان شاء اللہ تعالیٰ آگے آئے گی۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۴۹)

2-وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

(مسلم: کتاب الطہارۃ: باب النھی عن البول فی الماء الراکد: جلد 1 صفحہ 138' نسائی: کتاب الطہارۃ: باب النھی فی الماء الراکد: جلد 1 صفحہ 15)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ٹھہرا پانی خواہ دو قلے ہوں یا اس سے کم و بیش اس میں پیشاب پاخانہ ممنوع ہے بلکہ اس میں تھوک و رینٹ ڈالنا بھی برا۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ رات کو ٹھہرے پانی میں پیشاب ہرگز نہ کرے کہ اس وقت وہاں جنات رہتے ہیں تکلیف پہنچائیں گے، ہاں تالاب وغیرہ کا یہ حکم نہیں۔ تالاب وہ ہے کہ اگر اس کے ایک کنارے سے پانی ہلایا جائے تو دوسرے کنارے کا پانی نہ ملے یعنی سو ہاتھ کی سطح والا پانی اسی کو آب کثیر بھی کہتے ہیں اس سے کم پانی قلیل کہلاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۵۰)

3-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا پی جائے تو اسے سات بار دھوؤ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری: کتاب الطہارۃ: باب اذا شرب الکلب فی الاناء: جلد 1 صفحہ 29' مسلم: کتاب الطہارۃ: باب حکم ولوغ الکلب: جلد 1 صفحہ 137)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہی مذہب ہے امام شافعی وغیرہ فقہاء واکثر محدثین کا کہ کتے کے چاٹنے پر برتن کا سات بار دھونا اور مٹی سے مانجنا ان کے ہاں فرض ہے۔ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اس کا حکم بھی دوسری نجاستوں کی طرح ہے کہ اس کے دھونے میں نہ تعداد مقرر ہے نہ مٹی سے صاف کرنا لازم، بلکہ گندگی کا اثر دور کرنا ضروری ہے کہ مٹی وغیرہ کا برتن جس میں مسام ہوں تین بار دھویا جائے۔ تانبہ، شیشہ وغیرہ جس میں مسام نہ ہوں اس کا ایک بار دھونا یا پونچھ دینا کافی ہے۔ اس لئے کہ دار قطنی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کتا برتن چاٹ جائے تو اسے تین بار، پانچ بار، یا سات بار دھوؤ۔ نیز ابن عربی نے مرفوعاً روایت کی کہ جب کتا برتن چاٹ جائے تو پانی چھینک دو اور برتن تین بار دھولو۔ نیز دار قطنی نے بسند صحیح حضرت عطاء سے روایت کی کہ خود حضرت ابوہریرہ کا یہ عمل تھا جب ان کا برتن کتا چاٹ جاتا تو پانی گرا دیتے اور برتن تین بار دھو ڈالتے، لہٰذا سات بار کی حدیث منسوخ ہے اور یہ احادیث مذکورہ ناسخ۔ اولاً کتوں کا پالنا ممنوع اور ان کا قتل کرنا واجب تھا، اسی زمانہ میں یہ پابندیاں بھی تھیں۔ جب ضرورۃً کتا پالنا جائز قرار دیا گیا اور اس کا قتل واجب نہ رہا تو سات بار کا حکم بھی منسوخ ہو گیا، نیز اگر کتا یا سور برتن میں پیشاب کر دے تو تین بار دھونا کافی۔ کتے کا لعاب تو پیشاب سے بدتر نہیں، لہٰذا اس میں بھی تین بار دھونا کافی ہونا چاہیے۔ یہ سات کا حکم ایسا ہی ہے جیسے شروع میں شراب کے برتنوں کا توڑ دینا فرض تھا، پھر وہ حکم نہ رہا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۶۲)

4۔ وَعَنْهُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وآخرون وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا عرض کیا یارسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں اگر اس سے وضو کرلیں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کیا کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام مالک: کتاب الطھارۃ: باب الطھور للوضوء: صفحہ 15' ابوداؤد: کتاب الطھارۃ: باب الوضوء بماء البحر: جلد 1 صفحہ 11' نسائی: کتاب المیاۃ: باب الوضوء بماء البحر: جلد 1 صفحہ 63)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سائل کو شبہ یہ تھا کہ سمندر کا پانی سخت کڑوا ہے پینے کے قابل نہیں لہٰذا اس آیت کے تحت نہیں آتا:" وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا" کیونکہ بارش کا پانی میٹھا اور مطہر ہے اور سمندر کا پانی میٹھا نہیں تو چاہیے کہ مطہر بھی نہ ہو۔ یعنی سمندر کے پانی کا یہ مزہ اصلی ہے یا زیادہ ٹھہرنے کی وجہ سے کسی نجاست نے اس کا مزہ نہیں بدلا پاک بھی ہے، مطہر بھی۔ خیال رہے کہ اگر کنوئیں کا پانی بہت ٹھہرا رہنے کی وجہ سے بدمزہ یا بدبودار ہو جائے تو پاک ہوگا۔

احناف کے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ مچھلی کو ذبح کرنا ضروری نہیں۔ اگر ہمارے پاس آ کر مر جائے یا سمندر کی موج اسے کنارے پر پھینک جائے جس سے وہ مر جائے تو حلال۔ لیکن اگر اپنی بیماری سے مر کر پانی پر تیر جائے تو حرام کیونکہ اب وہ سمندر کا مردار نہیں، بلکہ بیماری کا مردار ہے، بعض آئمہ نے اس کے معنی یہ سمجھے کہ پانی کا ہر جانور حلال حتی کہ مینڈک کچھوا وغیرہ بھی مگر یہ معنی درست نہیں کیونکہ دریائی انسان اور دریائی سور کو وہ بھی حرام جانتے ہیں۔ تو انہیں بھی حدیث میں قید لگانی پڑے گی۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۵۴)

5-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَآخَرُوْنَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جو میدانی زمین میں ہو اور اس پر چوپائے اور درندے آتے ہوں فرمایا جب پانی دو قلے ہو تو گندگی کو نہیں اٹھاتا اس کو اصحاب خمسہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور یہ حدیث معلول ہے۔

(ابوداؤد: کتاب الطهارة: باب ماینجس الماء: جلد 1 صفحه 9' ترمذی: ابواب الطهارات: باب ما جاء ان الماء لا ینجسه شیئ جلد 1 صفحه 21' نسائی: کتاب الطهارة: باب توقیت فی الماء: جلد 1 صفحه 63' ابن ماجه: ابواب الطهارة وسننها: باب مقدار الماء الذی لا ینجس: صفحه 40' مسند احمد جلد 2 صفحه 12)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل ہے کہ دو مٹکے پانی گندگی پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ مٹکوں سے حجر کے مٹکے مراد لیتے ہیں جو ڈھائی مشک کا ہوتا ہے اور شرعی پچاس من کا۔ روافض بھی یہی کہتے ہیں۔ ہمارے امام اعظم اس حدیث پر چند طرح گفتگو فرماتے ہیں: ایک یہ کہ حدیث صحیح نہیں حتی کہ امام بخاری کے استاد علی ابن مدینی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ دوسرے یہ کہ حدیث اجماع صحابہ کے خلاف ہے کہ ایک بار چاہ زمزم میں ایک حبشی گر کر مر گیا تو حضرت ابن عباس و ابن زبیر نے تمام صحابہ کی موجودگی میں کنواں پاک کرنے کا حکم دیا کسی نے انکار نہ کیا حالانکہ چاہ زمزم میں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہزاروں قلے پانی تھا۔ تیسرے یہ کہ لفظ قلہ مشترک ہے جس کے بہت معانی ہیں۔ چنانچہ پہاڑ کی چوٹی، اونٹ کا کوہان، سرکی کھوپڑی، بڑے مٹکے سب کو قلہ کہا جاتا ہے۔ پھر مٹکے کی مقدار حدیث میں معین نہیں، اتنے اجمال کے ہوتے ہوئے اس حدیث پر عمل کیونکر کیا جاتا ہے۔ چوتھے یہ کہ یہ حدیث امام شافعی کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قلتین میں اتنی گندگی گر جائے جس سے پانی کی بو، مزہ یا رنگ بدل جائے تو پانی نجس ہو جاتا ہے، مگر اس حدیث کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی نجس نہیں ہوتا۔ پانچواں یہ کہ یہ حدیث اس معنی سے دوسری احادیث صحیحہ کے سخت خلاف ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ ٹھہرے پانی میں پیشاب نہ کرو، نیز ارشاد فرمایا کہ جب کتا پانی کے برتن میں منہ ڈال دے تو پانی ناپاک اور برتن بھی پلید ہو گیا۔ ان دونوں حدیثوں میں قلتین کا استثناء نہیں کیا گیا۔ چھٹے یہ کہ لم یحمل کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ قلتین میں پانی نجاست کو برداشت نہیں کرتا، یعنی نجس ہو جاتا ہے، رب فرماتا ہے: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا﴾۔ عرف میں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص صدمہ نہیں اٹھا سکتا۔ ساتویں یہ کہ اس حدیث کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جب جاری پانی کو دو انسانوں کے قد کے برابر بہنے کا موقع مل جائے تو گندگی پڑنے سے ناپاک نہیں ہوگا، وہ ماء جاری ہے اس کی طرح کہ ایک گڑھے سے پانی آرہا ہے دوسرے میں گر رہا ہے دونوں گڑھوں کے درمیان دو قد انسانی قریباً دس فٹ کا فاصلہ ہے تو چونکہ یہ پانی جاری ہے لہٰذا گندگی سے ناپاک نہ ہوگا۔ اس صورت میں حدیث پر کوئی اعتراض نہ پڑے گا لہٰذا مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نہایت قوی ہے۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۵۲)

6-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِيْنَ قُلَّةً لَّمْ يَنْجُسْ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب پانی چالیس قلوں کو پہنچ جائے تو وہ نجس نہیں ہوتا۔ اس حدیث کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(سنن دار قطنی: کتاب الطهارة: باب حكم الماء اذا لاقته النجاسة: جلد 1 صفحه 27)

7-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔ وَفِيْ إِسْنَادِهِ لِيْنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے لگن میں غسل کیا حضور نے اس سے وضو کرنا چاہا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں ناپاک تھی۔ فرمایا پانی تو ناپاک نہیں ہوتا

(مسند احمد جلد 1 صفحه 235-284-308' نسائی: کتاب الطهارة: جلد 1 صفحه 62)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

وہ بیوی حضرت میمونہ تھیں۔ اور لگن میں غسل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس سے پانی لے کر غسل کیا نہ کہ اس میں بیٹھ کر یعنی بقیہ پانی حضرت میمونہ کا فضالہ تھا غسالہ نہ تھا۔

یعنی عورت کے فضالے سے مرد وضو و غسل کر سکتا ہے۔ خیال رہے کہ تیسری فصل میں اس سے ممانعت بھی آ رہی ہے مگر وہ ممانعت بیان کراہت کے لئے ہے اور یہ حدیث بیان جواز کے لیے یعنی عورت کے فضالے سے مرد کا وضو یا غسل کرنا بہتر نہیں لیکن اگر کرے تو جائز ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۴۴)

8۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ اَتَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُّطْرَحُ فِيْهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنُّتَنُ فَقَالَ الْمَآءُ طَهُوْرٌ لَّا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ اَحْمَدُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ (ابوداؤد: كتاب الطهارة: باب ماجاء في بير بضاعة: جلد 1 صفحه 9' ترمذي: ابواب الطهارة: باب ما جاء ان الماء لا ينجسه شيء: جلد 1 صفحه 21' نسائي: كتاب المياة: باب ذكر بير بضاعة: جلد 1 صفحه 62' مسند احمد جلد 3 صفحه 86)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کریں وہ ایسا کنواں تھا جس میں حیض کے لتے کتوں کے گوشت اور گندگیاں ڈالے جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اس کو اصحاب ثلثہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو صحیح قرار دیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو حسن قرار دیا اور ابن القطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ کنواں مدینہ منورہ محلہ بنی ساعدہ میں واقع ہے، بنی ساعدہ خزرج کا ایک قبیلہ ہے۔ فقیر نے اس کنوئیں کی زیارت بھی کی ہے اور اس کا پانی بھی پیا ہے۔

یعنی یہ کنواں گویا مدفون کوڑی تھا کہ مدینہ کی گلیاں و کوچے صاف کر کے کوڑا کرکٹ وہاں ڈال دیا تھا جیسے ہمارے ہاں بھی ایسے گڑھے دیکھے گئے ہیں۔

اَلْمَاءُ میں الف لام عہدی ہے یعنی یہ پانی پاک ہے ان گندگیوں سے ناپاک نہیں ہوتا۔ امام شافعی کے نزدیک تو اس لئے کہ وہ پانی قلتین سے زیادہ تھا، امام اعظم کے نزدیک اس لیے کہ وہ پانی جاری تھا یعنی مدفون نہر پر یہ کنواں واقع تھا جیسا کہ مکہ مکرمہ میں نہر زبیدہ پر اور مدینہ طیبہ میں نہر زرقاء پر تمام کنوئیں ہیں جو بظاہر کنوئیں معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں دبی ہوئی نہر، امام اعظم کا قول قوی ہے کیونکہ قلتین تو کیا سینکڑوں قلے پانی اتنی گندگی پڑنے سے بگڑ جائے گا ہمارے کنوئیں میں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اگر ایک بلی پھول پھٹ جائے تو پانی سڑ جاتا ہے، لہٰذا یہ حدیث امام شافعی کے خلاف ہوگی۔ ہاں جاری پانی چونکہ سب کچھ بہا کر لے جائے گا، اس لئے کہ اس کے ناپاک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب بھی بیر بضاعہ وغیرہ میں جھانک کر دیکھو تو پانی بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۳۴۴)

9- وَعَنْ عَطَاءٍ أَنَّ حَبَشِيًّا وَّقَعَ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فَأَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ لَا يَنْقَطِعُ فَنُظِرَ فَإِذَا عَيْنٌ تَجْرِيْ مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (طحاوی: کتاب الطهارة: باب الماء یقع فیه النجاسة: جلد1 صفحه19' مصنف ابن ابی شیبة: کتاب الطهارات: باب فی الفارة والدجاجة واشباهها تقع فی البئر: جلد1 صفحه162)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک حبشی (بیر) زمزم میں گرا تو مر گیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (اس کنویں کا پانی نکالنے کا) حکم دیا۔ پس اس کا پانی نکالا گیا تو اس کا پانی ختم نہیں ہو رہا تھا۔ پھر دیکھا گیا تو اچانک ایک چشمہ جاری ہے۔ حجر اسود کی جانب سے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں کافی ہے (یعنی اتنا ہی پانی کافی ہے جو تم نکال چکے) اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

10- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ زَنْجِيًّا وَّقَعَ فِيْ زَمْزَمَ يَعْنِيْ فَمَاتَ فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأُخْرِجَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُنْزَحَ قَالَ فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَتْهُمْ مِنَ الرُّكْنِ فَأَمَرَ بِهَا فَدُسَّتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوْهَا فَلَمَّا نَزَحُوْهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

(سنن دارقطنی: کتاب الطهارة: باب البئر اذا وقع فیها حیوان: جلد1 صفحه33)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ایک حبشی (بیر) زمزم میں گرا یعنی گر کر مر گیا تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے (نکالنے) کا حکم دیا پس اسے نکالا گیا تو آپ نے کنویں کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا پانی نکالا جائے۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ان پر وہ چشمہ غالب آ گیا جو حجر اسود کی جانب سے آ رہا تھا تو آپ نے اس چشمے کے نکالا۔ پس جب انہوں نے کنویں کا پانی نکالا تو ان پر پانی بکثرت آ گیا۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

11- وَعَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ بِئْرٍ وَّقَعَتْ فِيْهَا فَارَةٌ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ

حضرت میسرہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنویں کے بارے میں فرمایا جس میں چوہا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مَآؤُهَا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ اٰثَارٌ عَنِ التَّابِعِيْنَ

(معانی الآثار: كتاب الطهارة: باب الماء يقع فيه النجاسة: جلد1صفحہ19)

گر کر مرجائے کہ اس کا سارا پانی نکالا جائے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے اور اس کتاب کے مرتب) نیموی ؒ نے فرمایا کہ اس باب میں تابعین سے بھی آثار مروی ہیں۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کنویں میں جب کوئی چیز گر جائے اور شرع مطہر کچھ ڈول نکالنے کا حکم دے جہاں متون متاخرین میں لفظ دلو وسط واقع ہوا یعنی مثلاً چوہا گر کر مرجائے تو بیس ۲۰ ڈول متوسط نکالے جائیں، اس ڈول کی تعیین میں بھی اقوال مختلفہ ہیں کہ سات ۷ تک پہنچتے ہیں مگر ظاہر الروایۃ ومختار (۱) امام قاضی خان وصاحب (۲) محیط ومصنف (۳) اختیار ومولف (۴) ہدایہ وغیرہم اکابر علماء یہی ہے کہ ہر کنویں کے لئے اُسی کا ڈول معتبر ہوگا جس سے اس کا پانی بھرا جاتا ہے، ہاں اگر اُس کنویں کا کوئی ڈول معین نہ ہو تو اس ڈول کا اعتبار کریں گے جس میں ایک صاع عدس یا ماش آجائیں غنیۃ میں ہے:

الدلو الوسط مايسع صاعا من الحب المعتدل. (غنیۃ المستملی فصل فی البئر، سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۵۷)

(درمیانہ ڈول وہ ہے جس میں صاع برابر (دال وغیرہ کے) دانے آجائیں۔ت) اور صاع (۱) ہمارے امام کے نزدیک آٹھ رطل کا ہوتا ہے ہر رطل بیس ۲۰ اِستار ہر استار ساڑھے چار مثقال ہر مثقال ساڑھے چار ماشے، تو ہر رطل تینتیس ۳۳ تولے نوماشے، اور صاع دوسوستر ۲۷۰ تولے کا ہوا۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۳، ص ۲۵۱)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۱ تا ۳، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ دوم کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ النَّجَاسَاتِ

نجاستوں کا بیان

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

بلی کے جھوٹے کے بیان میں

12-عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رواه الخمسة وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت کبشہ بنت کعب ابن مالک سے روایت ہے آپ ابوقتادہ کے فرزند کی بیوی تھیں۔ابوقتادہ ان کے پاس آئے توانہوں نے ابوقتادہ کے لیئے وضو کا پانی انڈیلا بلی آکر اس سے پینے لگی آپ نے اس کے لیئے برتن جھکا دیا حتی کہ اس نے پی لیا کبشہ فرماتی ہیں کہ مجھے ابوقتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے ملاحظہ کیا تو بولے بھتیجی کیا تم تعجب کرتی ہو بولیں ہاں تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی نجس نہیں وہ تو تم پر پھرنے والے یا پھرنے والیوں میں سے ہے اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ترمذی: ابواب الطهارة: باب ما جاء فی سؤر الهرة: جلد 1 صفحه 27' ابوداؤد: کتاب الطهارات: باب سؤر الهرة: جلد 1 صفحه 10' نسائی: کتاب المیاه: باب سؤر الهرة: جلد 1 صفحه 63' ابن ماجة: ابواب الطهارة: باب سؤر الهرة: صفحه 31' مسند احمد جلد 5 صفحه 303)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ خود بھی صحابیہ ہیں، آپ کے والد کعب ابن مالک بھی صحابی ہیں، جن کی توبہ کا واقعہ مشہور ہے، جن کے بارے میں سورۂ توبہ کی آیات اتری ہیں، عبداللہ ابن ابی قتادہ کی زوجہ ہیں۔

آپ کا نام حارث ابن ربیع ہے، انصاری ہیں، مشہور شاہ سوار ہیں، آپ کے بیٹے کا نام عبداللہ ہے۔

اس حدیث سے بعض علماء نے اس پر دلیل پکڑی کہ بلی کا جوٹھا نہ تو ناپاک ہے نہ مکروہ اس سے بلا کراہت وضو جائز ہے۔ہمارے امام صاحب کے ہاں اگر بلی چوہا نجاست کھا کر بغیر منہ صاف کیئے برتن میں ڈال دے تو پانی بھی نجس اور برتن بھی گندا۔اور اگر منہ صاف کر کے پانی پی جائے تو وہ پانی مکروہ ہے اور اس سے وضو کرنا مکروہ تنزیہی۔امام صاحب کا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قول قوی ہے۔اوران علماء کا اس حدیث سے استنباط ضعیف کیونکہ یہ حضرت ابوقتادہ کا اجتہاد ہے حضور نے صرف یہ فرمایا کوئی نجس نہیں یعنی اس کا جسم ناپاک نہیں اس میں یہ کہاں ہے کہ اس کا لعاب اور جوٹھا بھی بالکل پاک ہے۔دیکھو کتے کا سوکھا جسم نجس نہیں مگر اس کا جوٹھا نجس ہے۔طحاوی شریف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب بلی برتن چاٹ جائے تو اسے ایک یا دو بار دھوو، نیز اسی طحاوی میں ہے کہ سیدنا ابن عمر کتے، بلی اور گدھے کے جوٹھے سے وضو نہیں کرتے تھے، بلکہ اس سے منع فرماتے تھے۔اس کے متعلق اور بہت سی روایات طحاوی میں منقول ہیں۔نیز جس کا گوشت ناپاک اور حرام ہو اس کا جوٹھا بھی پاک نہ ہوگا، بلی کا گوشت ناپاک اور حرام ہے لہٰذا اس کا جوٹھا ناپاک ہونا چاہیئے تھا مگر چونکہ یہ گھروں میں آتی جاتی ہے، نیز نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتی لہٰذا جوٹھا مکروہ ہے جیسے چھوٹے بچے جو نجاست سے پرہیز نہ کرسکیں اگر وہ پانی میں ہاتھ ڈال دیں تو پانی مکروہ ہوتا ہے۔(مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۵۶)

13-وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ التَّمَّارِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيْهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (ابوداؤد: کتاب الطھارۃ: باب سؤر الھرۃ: جلد 1 صفحہ 27)

حضرت ابوداؤد ابن صالح ابن دینار سے روایت ہے وہ اپنی والدہ سے راوی کہ ان کی مالکہ نے انہیں ہریسہ دے کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا میں نے آپ کو نماز پڑھتے پایا مجھے اشارہ کیا کہ رکھ دو ایک بلی آئی جو اس میں سے کھا گئی جب حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو آپ نے وہاں سے ہی کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا۔فرمانے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی نجس نہیں وہ تو تم پر گھومنے والوں سے ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے تھے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

داؤد ابن صالح مدنی ہیں، جلیل القدر تابعی ہیں، ابوقتادہ انصاری کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ کی والدہ بھی کسی کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔ہریسہ ہرس سے بنا بمعنی سخت کوٹنا عرب کا مشہور حلوہ ہے۔

انگلی سے اشارہ کیا یا سر کی حرکت سے نماز میں بوقت ضرورت اتنا ہلکا سا اشارہ جائز ہے۔

اس میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ کا اجتہاد ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے جسم کو پاک فرمایا، لعاب یا جوٹھے کا ذکر نہیں کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یہ جملہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف نہیں کیونکہ اس سے وضوصرف مکروہ تنزیہی ہے۔حضور نے بیان جواز کے لیے کیا اور ممکن ہے کہ دوسرا پانی نہ ہونے پر اس سے وضو کیا گیا ہو۔(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۵۷)

14-وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً. رواه التِّرْمَذِيُّ و صححه. (ترمذی: ابواب الطهارات: باب ماجاء في سؤر الهرة: جلد1صفحه11)

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا پی جائے تو اسے سات بار دھوؤ۔ ان میں سے پہلی یا ان میں سے آخر مرتبہ مٹی سے مانجا جائے اور جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

15-وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُهُوْرُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْهِرُّ أَنْ يُّغْسَلَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ الدَّارُ قُطْنِیُّ هٰذَا صَحِيْحٌ. (طحاوی: كتاب الطهارة: باب سؤر الهر: جلد1صفحه 21' سنن دارقطنی: کتاب الطهارة: باب سؤر الهرة: جلد1صفحه 67)

اور انہیں سے روایت ہے وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اس کا پاک کرنا یہ ہے کہ اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

شرح: اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

(لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ)

ترجمہ کنزالایمان: " کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس۔" [النور:۵۸] اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے غلاموں کو بغیر اجازت گھروں میں داخلے کی رخصت عطا فرمائی اور کثرت طواف کو اس کی علت قرار دیا یعنی ان کا گھروں میں بار بار آنا جانا ہوتا ہے اور بار بار اجازت لینے میں حرج ہے لہٰذا اس حرج سے بچانے کیلئے فرمایا کہ ان کے گھروں میں بغیر اجازت آنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کثرتِ طواف سقوطِ حکم (استئذان) کی علت ہے۔ لہٰذا یہ علت قرآن سے معلوم ہوئی پھر اسی علت کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے جھوٹے کی نجاست کا حکم ساقط کر دیا اور فرمایا: "اَلْهِرَّةُ لَيْسَتْ بِنَجَسَةٍ فَاِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ" اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے فقہاء نے تمام سواکن البیوت (یعنی گھروں میں رہنے والے جانوروں) کے جھوٹے کو بھی پاک قرار دے دیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

16-وَعَنْهُ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِي الْاِنَاءِ فَاَهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَالْمَوْقُوْفُ اَصَحُّ فِي الْبَابِ. (سنن دارقطنی: کتاب الطهارة: باب سؤر الهرة: جلد1 صفحہ67)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اسے بہا دو۔ اور اس برتن کو مرتبہ دھولو۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیموی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کے جھوٹے کے بیان میں

17- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مسلم: کتاب الطهارة: باب حکم ولوغ الکلب: جلد1 صفحہ137)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی ایک برتن میں منہ ڈال کر پی لے تو وہ اسے سات مرتبہ دھو کر پاک کرے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجے۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

18-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم: کتاب الطهارة: باب حکم ولوغ الکلب: جلد1 صفحہ137)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا پھر فرمایا وہ لوگوں کا کیا بگاڑتے ہیں پھر آپ نے شکاری کتے اور بکریوں کی حفاظت کرنے والے کتے کی اجازت دی اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات مرتبہ دھو لیا کرو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانج لیا کرو اسے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

19-وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ اَهْرَاقَهٗ وَغَسَلَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (سنن دارقطنی: کتاب

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالتا تو وہ اسے بہا دیتے اور تین مرتبہ دھوتے۔ اسے دارقطنی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الطهارۃ: باب ولوغ الکلب فی الاناء: جلد 1 صفحہ 66)

صحیح ہے۔

20-وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَآءِ فَاَهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ. وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (سنن دارقطنی: کتاب الطھارۃ: باب ولوغ الکلب فی الاناء: جلد 1 صفحہ 66، شرح معانی الآثار: کتاب الطھارۃ: باب سؤر الکلب: جلد 1 صفحہ 23)

حضرت عطا رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے بہا دو اور اسے تین مرتبہ دھولو۔ اس حدیث کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

21-وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَآءٌ يُّغْسَلُ الْاِنَآءُ الَّذِيْ وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ سَبْعًا وَّخَمْسًا وَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

اور ابن جریج روایت فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عطا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اس برتن کو دھویا جائیگا۔ آپ نے کہا یہ سب سات پانچ اور تین مرتبہ دھویا جائیگا۔ اسے عبد الرزاق نے اپنے مصنف میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبد الرزاق: ابواب المیاہ: باب الکلب یلغ فی الاناء: جلد 1 صفحہ 96)

بَابُ نَجَاسَةِ الْمَنِيِّ

منی کے ناپاک ہونے کے بیان میں

22-عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَآءِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت سلیمان ابن یسار سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے فرمانے لگیں کہ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھوتی تھی پس آپ نماز کو تشریف لے جاتے تھے حالانکہ دھونے کا اثر آپ کے کپڑے میں ہوتا اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری: کتاب الغسل: باب غسل المنی وفرکہ: جلد 1 صفحہ 36، مسلم: بمعناہ کتاب الطھارۃ: باب حکم المنی: جلد 1 صفحہ 140)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ ام المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، فقیہ، تابعی ہیں، عطاء بن یسار کے بھائی ہیں، ۷۳ سال کی عمر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

پائی ۷۰۱ھ میں وفات پائی۔
اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ منی نجس ہے، رینٹ یا تھوک کی طرح پاک نہیں، جیسا کہ شوافع کا خیال ہے ورنہ دھونے کی ضرورت نہ پڑتی۔ دوسرے یہ کہ اپنی بیوی سے منی کا کپڑا دھلوانا جائز ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی خدمت ہے۔ تیسرے یہ کہ نجس کپڑا دھونے کے بعد ہی پاک ہوجاتا ہے۔ چوتھے یہ کہ گیلے کپڑے میں نماز جائز ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۶۶)

23۔ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ اَفْرَغَ بِهٖ عَلٰى فَرْجِهٖ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهٖ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَّقَامِهٖ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لئے پانی قریب کیا۔ پس آپ نے دو یا تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور اسے بائیں ہاتھ سے دھویا پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر رگڑ کر خوب صاف کیا۔ پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالا۔ پھر آپ نے باقی بدن کو دھویا پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے اور دونوں پاؤں کو دھویا اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری فی الغسل: باب تفریق الغسل والوضوء: جلد 1 صفحہ 40، مسلم: کتاب الحیض: باب صفة غسل الجنابة: جلد 1 صفحہ 147)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:
آپ کا نام میمونہ بنت حارث ہلالیہ عامریہ ہے، پہلے آپ کا نام برہ تھا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نام تبدیل فرمایا، زمانہ جاہلیت میں مسعود ابن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں، اس کے بعد ابورہم کے نکاح میں آئیں، ان کے فوت ہوجانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ ۷ھ میں عمرۂ قضاء کے موقع پر مکہ معظمہ سے دس میل دور مقام سرف میں آپ سے نکاح کیا، اللہ کی شان کہ ۶۱ھ میں نکاح کی جگہ ہی آپ کی وفات ہوئی، آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیوی ہیں، جن کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے نکاح نہیں کیا۔ ام الفضل یعنی عبداللہ ابن عباس کی والدہ اور اسماء بنت عمیس کی آپ ہمشیرہ ہیں، یعنی عبداللہ ابن عباس کی خالہ۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اگر چہ آپ تہبند باندھ کر غسل فرماتے تھے لیکن پھر بھی آپ چادر تان کر سامنے کھڑی ہو گئیں زیادتی ستر کے لیے۔ لہٰذا چاہیے یہ کہ تہبند باندھ کر غسل میں نہائے بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں پانی کو ڈھک دیا، مگر یہ درست نہیں۔ (مرقاۃ)

غسل کی ترتیب یہ ہوئی کہ پہلے ہاتھ دھوئے جائیں، پھر استنجاء، پھر وضو کیا جائے، پھر جسم پر بہایا جائے۔ چونکہ کچی زمین پر غسل فرمایا تھا اس لیے وضوء کے ساتھ پاؤں نہ دھوئے بلکہ بعد میں دھوئے اگر پختہ زمین پر غسل ہو تو پاؤں پہلے دھو لیے جائیں۔ خیال رہے کہ یہاں مسح سر کا ذکر نہیں یا تو حضور نے مسح کیا ہی نہیں کیونکہ سر کے دھلنے میں مسح بھی ہو جاتا ہے، یا مسح کیا تھا مگر ذکر نہیں لہٰذا یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف نہیں جس میں مسح کا ذکر ہے۔

یا اس لئے کہ کپڑا صاف نہ تھا یا آپ جلدی میں تھے، یا وقت گرمی کا تھا، جسم کی تری اچھی معلوم ہوتی تھی، یا اس لئے کہ غسل و وضو کا پانی نہ پونچھنا افضل۔ بہر حال اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پونچھنا ممنوع ہے کیونکہ پچھلی روایتوں میں پونچھنے کا ثبوت بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وضو اور غسل کے بعد جسم پر جو تری رہ جاتی ہے وہ ماء مستعمل نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۱۳)

24-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ رات کو جنبی ہو جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا استنجاء کر کے وضو کر لیا کرو پھر سو جایا کرو۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری: کتاب الغسل: باب الجنب یتوضأ ثم ینام: صفحہ 43، مسلم: کتاب الحیض: باب غسل الوجہ والیدین... الخ: جلد1 صفحہ144)

25-عَنْ اَبِي السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(کتاب الطهارة: باب النهي عن الاغتسال في الماء)

حضرت ابو سائب رضی اللہ عنہ مولیٰ ہشام بن زہرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں جمع شدہ پانی میں غسل نہ کرے کسی شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ کیسے غسل کرے تو آپ نے فرمایا وہ کسی چیز سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الرائد: جلد1صفحہ138) پانی لے کر باہر غسل کرے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
یعنی چھوٹے حوض یا گڑھے میں جو پانی بھرا ہو جنبی اس میں گھس کر نہ نہائے بلکہ چلوؤں، لپوں، یا برتن سے لے کر الگ نہائے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ تھوڑا پانی جنبی کے گھس جانے سے ماء مستعمل بن جاتا ہے لہٰذا جنبی یا بے وضو اگر کنوئیں میں گھسا تو پانی مستعمل ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ ناپاک آدمی بوقت ضرورت ناند یا چھوٹے حوض میں سے چلو یا لپ بھر سکتا ہے اس سے پانی مستعمل نہ ہوگا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۴۹)

26-وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَأَلَ اُخْتَهٗ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُهَا فِيْهِ فَقَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (ابوداؤد: کتاب الطهارة: باب الصلوة فی الثوب الذی یصیب اهله: جلد1صفحہ53)

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ بے شک انہوں نے اپنی بہن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کپڑوں کو پہن کر جماع کرتے کیا ان کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں جب کہ ان میں کوئی نجاست لگی ہوئی نہ دیکھتے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: نماز کی اہم شرط

طہارت: یعنی مصلّی کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے، نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ (شرح الوقایۃ، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، ج ۱، ص ۱۵۶) حدث اکبر یعنی موجبات غسل اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ، غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا، یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہوگی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو، اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے۔ ("بہار شریعت"، ج ۱، حصہ ۳، ص ۴۷۶)

27-وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهٗ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اِعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِّنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَ الرَّكْبِ مَاءً فَرَكِبَ حَتّٰى جَآءَ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهٗ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ ثِيَابًا اَفَكُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثِيَابًا وَّاللهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضِحُ مَا لَمْ اَرَ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مؤطا امام مالک: كتاب الطهارة: باب اعادة الجنب الصلوة: صفحہ36)

روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسے گھڑ سواروں یا اونٹ سواروں میں عمرہ کیا جن میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کے قریب کسی راستے میں رات کے آخری حصے میں آرام کے لئے اترے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوگیا۔ قریب تھا کہ صبح ہو جاتی، انہوں نے سواروں کے پاس پانی نہ پایا تو آپ سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب آپ پانی کے پاس آئے تو آپ نے احتلام سے جو کچھ دیکھا اس کو دھونا شروع کر دیا حتیٰ کہ صبح خوب روشن ہوگئی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نے صبح کر دی حالانکہ ہمارے پاس کپڑے موجود ہیں۔ آپ اپنے اس کپڑے کو چھوڑ دیں اسے دھولیا جائیگا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمرو بن عاص تجھ پر تعجب ہے۔ اگر تو کپڑے پاتا ہے تو کیا تمام لوگوں کے پاس کپڑے موجود ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں ایسا کرتا تو یہ فعل سنت بن جاتا ہے بلکہ جو مجھے نظر آرہا ہے میں اسے دھوؤں گا اور جو نظر نہیں آرہا اس پر پانی چھڑکوں گا۔ اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

28-وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَنِيِّ اِذَآ اَصَابَ الثَّوْبَ اِذَا رَاَيْتَهٗ فَاغْسِلْهُ وَاِنْ لَّمْ تَرَهٗ فَانْضَحْهُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی: كتاب الطهارة: باب حكم

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب منی کپڑے کو لگ جائے تو آپ اس کے بارے میں فرماتی تھیں کہ جب تو اسے دیکھے تو اسے دھولو اور اگر تجھے دکھائی نہ دے تو اس پر پانی چھڑکو اس حدیث کو امام

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

المنی: جلد1 صفحہ 43)

طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

29-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِی الْمَنِیِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ اِنْ رَأَيْتَهٗ فَاغْسِلْهُ وَاِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهٗ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی: کتاب الطہارۃ: باب حکم المنی: جلد 1 صفحہ 43)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب منی کپڑے کو لگ جائے تو آپ اس کے بارے میں فرماتے اگر تجھے دکھائی دے تو اسے دھو دے ورنہ سارا کپڑا دھلوا سے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: منی مطلق ناپاک ہی ہے سوا ان پاک نطفوں کے جن سے تخلیق حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوئی اور خواہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نطفے کہ ان کا پیشاب بھی پاک ہے یونہی تمام فضلات واللہ تعالیٰ اعلم۔

(الفتاوی الرضویہ، ج ۴، ص ۱۷۵)

30-وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَاَنَا عِنْدَهٗ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ يُجَامِعُ فِيْهِ اَهْلَهٗ قَالَ صَلِّ فِيْهِ اِلَّا اَنْ تَرٰی فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلُهٗ وَلَا تَنْضَحْهُ فَاِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شَرًّا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ (طحاوی: کتاب الطہارۃ: باب حکم المنی: جلد1 صفحہ 44)

حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اس لباس میں نماز پڑھتا ہے جسے پہن کر اس نے اپنی بیوی سے جماع کیا تو آپ نے فرمایا تو اس میں نماز پڑھ۔ الا یہ کہ تو اس میں کچھ چیز (منی وغیرہ) دیکھے تو اس کو دھولو لیکن اس پر چھینٹے نہ مارنا۔ کیونکہ اس سے خرابی بڑھتی ہے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

31-وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ رَشِيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ قَطِيْفَةٍ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَّا يَدْرِیْ اَيْنَ مَوْضِعُهَا قَالَ اغْسِلْهَا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(طحاوی: کتاب الطہارۃ: باب حکم المنی: جلد1 صفحہ 44)

حضرت عبدالکریم بن رشید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس چادر کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو منی لگ جائے اور وہ نہ جانتا ہو کہ کس جگہ لگی ہے تو آپ نے فرمایا اسے دھولو۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا يُعَارِضُهُ
ان احادیث کے بیان میں جو اس کے معارض ہیں

32۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُزَاقِ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَمْسَحَهُ بِخِرْقَةٍ أَوْ بِإِذْخِرَةٍ۔ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَّرَفْعُهُ وَهْمٌ۔ (سنن دار قطني: كتاب الطهارة: باب ما ورد في طهارة المني... الخ: جلد1 صفحه124)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس منی کے بارے میں سوال کیا گیا جو کپڑے کو لگ جائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو رینٹھ اور تھوک کی طرح ہے اور تجھے اتنا ہی کافی ہے کہ تو اسے کپڑے یا اذخر گھاس سے صاف کردے۔ اس حدیث کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے اور اس کو مرفوع قرار دینا وہم ہے۔

شرح: مَنی والے کپڑے پاک کرنے کے 6 اَحکام

(1) مَنی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مَل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہوجائے گا اگرچہ بعد مَلنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔ (اَیضاً ص ۱۲۲)

(2) اِس مسئلے میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریضِ جریان سب کی مَنی کا ایک حکم ہے۔ (اَیضاً)

(3) بدن میں اگر مَنی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہوجائے گا۔ (اَیضاً)

(4) پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور مَنی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ مَلنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے (یعنی اُچھل کر) نکلی کہ اس مَوضِعِ نَجاست (یعنی ناپاک جگہ) پر نہ گزری تو مَلنے سے پاک ہوجائے گی۔ (اَیضاً ص ۱۲۳)

(5) جس کپڑے کو مَل کر پاک کرلیا (اب) اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ (اَیضاً)

(6) اگر مَنی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تَر ہے (بغیر سکھائے پاک کرنا چاہیں) تو دھونے سے پاک ہوگا (سوکھنے سے قبل) مَلنا کافی نہیں۔ (اَیضاً)

33۔وَعَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحُتُّ الْمَنِيَّ مِنْ ثِيَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَإِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ۔ (صحيح ابن خزيمة: جماع ابواب تطهير الثياب:

حضرت محارب بن دثار رضی اللہ عنہ، ام المومنین ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو اس حال میں کھرچتی تھیں جب آپ (گھر میں) نماز پڑھ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جلد 1 صفحہ 147: رقم الحدیث: 290، معرفۃ السنن والآثار: کتاب الصلوٰۃ: باب المنی: جلد 3 صفحہ 383: رقم الحدیث: 4012، تلخیص الحبیر: کتاب الطہارۃ: باب النجاسات: جلد 1 صفحہ 32)

رہے ہوتے اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اور اس کی سند منقطع ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اقول: تحقیق اور نظر دقیق یہ ہے کہ یہ بھی ان پر یعنی ملک العلماء اور شارحین پر لازم نہ آئیگا اور لازم نہ آنے کے ساتھ ان کے مقصود کیلئے مضر بھی نہیں۔ کپڑے وغیرہ میں جیسے ایک حد تک قلیل نجاست معاف ہوتی ہے کچھ خفیف وقلیل سی نجاست پانی میں بھی تو عفو ہوتی ہے سوئی کے ناکوں کی طرح پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں، کنویں میں مینگنی پڑ جائے ایک دو یا کچھ اور، جہاں تک کہ دیکھنے والا اسے قلیل ہی سمجھے تو ان سب کے معاف ہونے سے متعلق علماء کی صراحت موجود ہے۔ قلیل گوبر اور لید کا بھی یہی حکم ہے۔ تو خشک زمین پر جو خفیف سی نجاست رہ گئی ہے اس کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کیونکہ جب زمین خشک ہوگئی اور نجاست کا اثر جاتا رہا یہاں تک کہ نہ رنگ باقی رہا نہ بو، تو اس کے بعد جو کچھ رہ جاتا ہے وہ بس سوئی کے ناکوں کی طرح یا اس سے بھی کم تر ہوتا ہے (تو یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ ایسی خشک زمین پانی پڑنے کے بعد بھی پاک ہی رہے) یہاں پر متون وغیرہا میں جو طاہر کا لفظ آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ استعمال جائز ہے (یہ معنی نہیں کہ وہ کامل طور پر ایسا پاک وطاہر ہے کہ ذرا بھی نجاست کا وجود نہیں) علماء نے صراحت فرمائی ہے کہ کپڑے پر خشک منی ہو تو رگڑ دینے سے پاک ہوجائیگی۔ اور یہ قطعی طور پر معلوم ہے کہ رگڑ سے منی بالکل ختم نہیں ہوجاتی بلکہ اس کے کچھ اجزاء باقی رہ جاتے ہیں۔ عین کے باقی رہتے ہوئے اجزائے نجس کی طہارت کا حکم دینا ممکن ہی نہیں پھر پاک ہونے کا کیا مطلب ہوا؟ یہی کہ اب استعمال جائز ہے اور جو کچھ رہ گیا ہے وہ معاف ہے۔ اور یہ پانی کے حق میں بھی معاف ہی ہے۔ اس لئے کہ مختار یہی ہے۔ جیسا کہ خلاصہ میں ہے کہ پانی لگنے سے وہ پھر نجس نہ ہوگا۔ (فتاوی خلاصہ جنس آخر من فصل السادس فی غسل الثوب نولکشور لکھنؤ ۱/۴۲)

(الفتاوی الرضویۃ، ج ۳، ص ۲۵۷)

34- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ أَمِطْهُ عَنْكَ بِعُوْدٍ أَوْ إِذْخِرَةٍ فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ أَوِ الْبُصَاقِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَصَحَّحَهُ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ هٰذَا أَقْوَى الْآثَارِ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى طَهَارَةِ الْمَنِيِّ وَلٰكِنَّهُ لَا يُسَاوِي الْأَخْبَارَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں انہوں نے کپڑے کو لگ جانے والی منی کے بارے میں فرمایا کہ تم اسے لکڑی یا گھاس کے ذریعے دور کردیا کرو وہ تو رینٹھ یا تھوک کی طرح ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا کتاب المعرفت میں اور صحیح قرار دیا۔ اس کتاب کے مرتب محمد بن علی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الصَّحِيْحَةَ الَّتِيْ اُسْتُدِلَّ بِهَا عَلَى النَّجَاسَةِ وَمَعَ ذٰلِكَ يُحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ التَّشْبِيْهُ فِي الْاِزَالَةِ وَالتَّطْهِيْرِ لَا فِي الطَّهَارَةِ۔ (معرفة السنن والاثار للبيهقي: كتاب الصلوٰة: باب المني: جلد 3 صفحه 383: رقم الحديث: 5012' وايضاً سنن الكبرٰى: كتاب الصلوٰة: باب المني يصيب الثوب: جلد 2 صفحه 418)

نیموی فرماتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے قوی دلائل ہیں جو منی کے پاک ہونے کی طرف گئے ہیں لیکن یہ ان صحیح احادیث کے برابر نہیں ہو سکتے جن سے منی کے پلید ہونے پر استدلال کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی احتمال ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منی کو رینٹھ یا تھوک کے ساتھ تشبیہ دینا۔ محض اسے دور کرنے اور پاک کرنے میں ہو نہ کہ منی کے پاک ہونے میں۔

بَابٌ فِيْ فَرْكِ الْمَنِيِّ

منی کو کھرچنے کے بیان میں

35۔ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ رَجُلًا نَّزَلَ بِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَاَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهٗ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يُجْزِيْكَ اِنْ رَّاَيْتَهٗ اَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهٗ فَاِنْ لَّمْ تَرَهٗ نَضَحْتَ حَوْلَهٗ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَحُكُّهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِظُفُرِيْ۔ (مسلم: كتاب الطهارة: باب حكم المني: جلد 1 صفحه 140)

حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہ، روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان آیا۔ وہ صبح کو کپڑے دھو رہا تھا ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تو نے کپڑے پر کوئی داغ دیکھا تھا تو صرف اس جگہ کو دھو لیتے اور اگر نہیں دیکھا تھا تو کپڑے کے چاروں طرف پانی چھڑک لیتے کیونکہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑوں پر منی ہوتی تو بے شک میں اسے (خشک ہونے کی صورت میں) کھرچ دیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں خشک منی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنے ناخن کے ساتھ کھرچ رہی ہوں۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام اسود ابن ہلال محاربی نخعی ہے، علقمہ ابن قیس کے بھتیجے ہیں، ابراہیم نخعی کے ماموں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، دیدار نہ کر سکے، خلفائے راشدین کے ساتھیوں میں سے ہیں، ۸۰ حج و عمرے کئے، تا وفات ہمیشہ روزہ دار رہے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اور دو شب میں ایک ختم قرآن کرتے تھے، ۸۴ھ میں وصال ہوا۔ (مرقاۃ واشعہ)

اس حدیث سے امام شافعی فرماتے ہیں کہ منی پاک ہے کیونکہ یہ انسان کا مادہ پیدائش ہے، کیسے ہوسکتا ہے کہ ایسی پاک چیز ناپاک سے پیدا ہو، ہمارے امام صاحب کے نزدیک منی نجس ہے، ورنہ اس کے نکلنے سے غسل واجب نہ ہوتا، ہاں آسانی کے لئے خشک منی کا مل کر جھاڑ دینا کافی ہے، جیسے کہ کھلیان کا گندم جس پر بیل پیشاب پاخانہ کرتے ہیں تقسیم سے پاک ہوجاتا ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ گوبر اور پیشاب پاک ہو۔ یہ بھی ضعیف ہے کہ پاک انسان ناپاک منی سے کیسے بنا، ماں کا دودھ جو انسان کی پہلی غذا ہے حیض کے خون سے بنتا ہے، بلکہ خود منی خون سے بنی ہے تو کیا خون کو بھی پاک کہو گے۔ یہ تو خدا کی شان ہے کہ ناپاک کو پاک سے اور پاک کو ناپاک سے بناتا ہے۔ چنانچہ دار قطنی نے حضرت عمار ابن یاسر سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا اے عمار پانچ چیزوں سے کپڑا دھوؤ: پیشاب، پاخانہ، قے، خون، اور منی۔ وہ جو حدیث ابن عباس مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی تھوک و رینٹ کی طرح ہے جس کا کپڑا یا گھاس سے پونچھ دینا کافی ہے۔ اولاً تو وہ حدیث صحیح نہیں اگر صحیح مان لی جائے تو ان احادیث سے مرجوح یا منسوخ ہے کیونکہ اگر اباحت و حرمت میں تعارض ہو تو حرمت کو ترجیح ہوتی ہے۔ (فتح القدیر و مرقاۃ واشعہ) (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۹۸)

36-وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَّاَغْسِلُهُ إِذَا كَانَ رَطْبًا. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

آپ ہی روایت فرماتی ہیں جب منی خشک ہوتی تو میں اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ دیتی اور جب وہ تر ہوتی تو میں اس کو دھوتی تھی۔ اس حدیث کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابو عوانہ نے روایت کیا اپنی صحیح میں اور اس کی سند صحیح ہے۔

(دار قطنی: کتاب الطهارة: باب ما ورد في طهارة المني... الخ: جلد 1 صفحہ 125' طحاوی: کتاب الطهارة: باب حکم المنی: جلد 1 صفحہ 41' ابو عوانۃ: بیان تطهیر الثوب: جلد 1 صفحہ 204)

37-وَعَنْ هُمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ ضَيْفٌ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأُجْنِبَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِحَتِّهِ. رَوَاهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ فِي الْمُنْتَقٰى وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (منتقی ابن جارود: باب التنزه فی

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ امّ المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک شخص مہمان تھا اسے احتلام ہوگیا تو اس نے اس منی کو دھونا شروع کر دیا جو اسے لگی تھی تو امّ المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اس کو رگڑ کر دور کرنے کا حکم دیتے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الابدان والثیاب... الخ: صفحہ 55)

تھے۔ اس حدیث کو ابن جارود نے منتقیٰ میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَذِيِّ

مذی کے احکام کے بیان میں

38۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں بہت مذی والا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے بھی شرماتا تھا آپ کی صاحبزادی کی وجہ سے تو میں نے مقداد سے کہا انہوں نے حضور سے پوچھا تو فرمایا کہ شرمگاہ دھولیں اور وضو کرلیں اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری: کتاب الغسل: باب غسل المذی والوضوء منه: جلد 1 صفحہ 41' ومسلم: کتاب الحیض: باب المذی: جلد 1 صفحہ 143)

39۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَّكُنْتُ اُكْثِرُ مِنَ الْاِغْتِسَالِ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ بِاَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَّآءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَهٗ۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں میری کثرت کے ساتھ مذی نکلتی تھی اور میں اس سے اکثر غسل کرتا تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کے لئے تجھے وضو کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے عرض کی اس مذی کا کیا کروں جو میرے کپڑے کو لگ جائے؟ تو فرمایا تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ کپڑے کی جس جگہ تم اسے لگا ہوا دیکھو اس پر ایک چلو پانی چھڑک دو۔ اس کو اصحاب اربعہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد: کتاب الطهارة: باب فی المذی: جلد 1 صفحہ 28' ترمذی: ابواب الطهارة: باب فی المذی یصیب الثوب: جلد 1 صفحہ 31' ابن ماجة: ابواب الطهارة: باب فی الوضوء من المذی: صفحہ 39)

40۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذِيُّ وَالْوَدِيُّ فَاَمَّا الْمَذِيُّ وَالْوَدِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں وہ منی۔ مذی اور ودی ہے۔ بہر حال مذی اور ودی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَاِنَّهٗ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وَاَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

میں تو وہ اپنے عضو مخصوص کو دھوئے گا اور وضو کریگا اور منی میں غسل کرنا واجب ہے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی: کتاب الطھارۃ: باب الرجل یخرج من ذکرہ المذی: جلد 1 صفحہ 40)

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَوْلِ

پیشاب سے متعلق احکام کے بیان میں

41۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّآ اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری: کتاب الوضوء: جلد 1 صفحہ 35، مسلم: کتاب الطھارۃ: باب الدلیل علی نجاسۃ البول: جلد 1 صفحہ 141)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے تو فرمایا کہ یہ دونوں عذاب دیئے جا رہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیئے جا رہے ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے ایک ہری تر شاخ لی اور اسے چیر کر دو ۲ حصے فرمائے پھر ہر قبر میں ایک گاڑ دی لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا، تو فرمایا کہ شاید جب تک یہ نہ سوکھیں تب تک ان کا عذاب ہلکا ہو اس حدیث پاک کو شیخین نے روایت کیا۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث بڑے معرکے کی ہے اس سے بے شمار مسائل مستنبط ہو سکتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: (۱) حضور کی نگاہ کے لئے کوئی شے آڑ نہیں، کھلی چھپی ہر چیز آپ پر ظاہر ہے کہ عذاب قبر کے اندر ہے حضور قبر کے اوپر تشریف رکھتے ہیں اور عذاب دیکھ رہے ہیں۔ (۲) حضور خلقت کے ہر کھلے چھپے کام کو دیکھ رہے ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے اور یہ کیا کرتا تھا، فرمادیا کہ ایک چغلی کرتا تھا اور ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ (۳) گناہ صغیرہ پر حشر و قبر میں عذاب ہو سکتا ہے۔ دیکھو چغلی وغیرہ گناہ صغیرہ ہیں مگر عذاب ہو رہا ہے۔ (۴) حضور ہر گناہ کا علاج بھی جانتے ہیں، دیکھو قبر پر شاخیں لگائیں تاکہ عذاب ہلکا ہو۔ (۵) قبروں پر سبزہ، پھول، ہار وغیرہ ڈالنا سنت سے ثابت ہے کہ اس کی تسبیح سے مردے کو راحت ہے۔ (۶) قبر پر قرآن پاک کی تلاوت، وہاں حافظ بٹھانا بہت اچھا ہے کہ جب سبزہ کے ذکر سے عذاب ہلکا ہوتا ہے تو انسان کے ذکر سے ضرور ہلکا ہوگا۔ اشعۃ اللمعات نے جامع الاصول سے روایت کی کہ حضرت بریدہ صحابی نے وصیت کی تھی میری قبر میں دو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہری شاخیں ڈال دی جائیں تا کہ نجات نصیب ہو۔(۷)اگرچہ ہر خشک و تر چیز تسبیح پڑھتی ہے مگر سبزے کی تسبیح سے ہر دے کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ایسے ہی بے دین کی تلاوت قرآن کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس میں کفر کی خشکی ہے۔مؤمن کی تلاوت مفید ہے کہ اس میں ایمان کی تری ہے۔(۸)گنہگاروں کی قبر پر سبزہ عذاب ہلکا کرے گا،بزرگوں کی قبروں پر سبزہ مدفون کا ثواب و درجہ بڑھائے گا۔جیسے مسجد کے قدم وغیرہ۔(۹)حلال جانوروں کا پیشاب نجس ہے جس سے بچنا واجب۔دیکھو اونٹ کا چرواہا اونٹ کے پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوا۔(۱۰)خشک نہ ہونے کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاثیر صرف حضور کے ہاتھ شریف کی نہ تھی ہم بھی قبر پر سبزہ ڈالیں تو یہی تاثیر ہوگی۔(۱۱)بزرگوں کے قبرستان میں قدم رکھنے کی برکت سے وہاں عذاب اٹھ جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے۔(مرقاۃ)

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۲۲)

42-وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ،ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت روایت فرماتے ہیں آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر عذاب قبر پیشاب سے(نہ بچنے کی وجہ)سے ہوتا ہے۔اس حدیث کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور امام دار قطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو صحیح قرار دیا۔

شرح: شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حجر المکی الھیتمی الشافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ میں لکھتے ہیں

پس معلوم ہوا کہ یہ احادیثِ مبارکہ پیشاب سے نہ بچنے کے کبیرہ گناہ ہونے میں صریح ہیں،سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے گزشتہ احادیث کا عنوان اس طرح قائم کیا:بَابُ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ لَّا یَسْتَتِرَ مِنَ الْبَوْلِ یہ باب اس بیان میں ہے کہ پیشاب(کے چھینٹوں)سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

سیدنا خطابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک،صاحب لولاک،سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانِ عالیشان:"انہیں کسی بڑی چیز کے سبب عذاب نہیں ہو رہا"کا مطلب یہ ہے کہ انہیں کسی ایسے عمل پر عذاب نہیں ہو رہا جو ان پر بڑا بھاری تھا اگر وہ اسے کرتے تو یہ انہیں مشقت میں ڈال دیتا اور وہ کام پیشاب سے بچنا اور چغل خوری ترک کرنا ہے،یہ مراد نہیں کہ ان دونوں کا گناہ دین کے معاملے میں بڑا نہیں اور ان کا گناہ کم اور آسان ہے۔"

حافظ منذری علیہ رحمۃ اللہ الولی اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں:"اسی(مذکورہ)وہم کو زائل کرنے کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"بے شک یہ بڑا گناہ ہے۔"ان احادیثِ مبارکہ میں ہمارے اصحاب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کے اس قول پر واضح دلیل موجود ہے: "چلتے چلتے یا عضوِ تناسل کو کھینچ کر یا کھنکار کر استبراء کرنا واجب ہے۔" کیونکہ ہر انسان کے لئے استبراء کے طریقے میں ایک عادت ہوتی ہے جس کے بغیر پیشاب کے بچے ہوئے قطرے خارج نہیں ہوتے، لہٰذا ہر انسان کو اپنی عادت کے مطابق استبراء کرنا چاہے، مگر اس معاملہ میں جڑ سے ابتداء نہیں کرنی چاہے کیونکہ یہ عمل وسوسے پیدا کرتا ہے، اور اگر عضوِ تناسل کو سختی سے دبایا جائے تو یہ نقصان دہ ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ص ۱۷۱)

43۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَوْلِ فَقَالَ إِذَا مَسَّكُمْ شَيْءٌ فَاغْسِلُوْهُ فَإِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ مِنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ فِي التَّلْخِيْصِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیشاب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تمہیں پیشاب لگ جائے تو اسے دھولیا کر کیونکہ مجھے یقین ہے کہ عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے اور اس کو بزار نے روایت کیا اور صاحب تلخیص نے تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(ابن ماجة: ابواب الطهارة: باب التشديد في البول: صفحه 39' سنن دارقطني: كتاب الطهارت: باب نجاسة البول... الخ: جلد1 صفحه 128' مستدرک حاکم: کتاب الطهارة: باب عامة عذاب القبر من البول: جلد1 صفحه 183)

شرح: پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پکار!

حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دورانِ سفر میرا گزر زمانہ جاہلیت کے قبرستان سے ہوا۔ یکا یک ایک مُردہ قبر سے باہر نکلا، اُس کی گردن میں آگ کی زنجیر بندھی ہوئی تھی، میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: "اے عبداللہ! مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو!" میں نے دل میں کہا: اس نے میرا نام لے کر مجھے پکارا ہے یا تو یہ مجھے جانتا ہے یا عرَبوں کے طریقے کے مطابق "عبداللہ" کہہ کر پکار رہا ہے۔ پھر اچانک اسی قبر سے ایک اور شخص نکلا، اُس نے مجھ سے کہا: "اے عبداللہ! اس نافرمان کو ہرگز پانی نہ پلانا، یہ کافر ہے۔" دوسرا شخص پہلے کو گھسیٹ کر واپس قبر میں لے گیا۔ میں نے وہ رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری، اس کے گھر کے قریب ایک قبر تھی، میں نے قبر سے یہ آواز سنی: یعنی پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟" اِس آواز کی مُتعلّق بڑھیا سے پوچھا تو اُس نے کہا: یہ میرے شوہر کی قبر ہے، اسے دو خطاؤں کی سزا مل رہی ہے۔ پیشاب کرتے وقت یہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، میں اس سے کہتی کہ تجھ پر افسوس! جب اُونٹ پیشاب کرتا ہے تو وہ بھی اپنے پاؤں کُشادہ کر کے چھینٹوں سے بچتا ہے، لیکن تُو اس مُعاملے میں بالکل بھی احتیاط نہیں کرتا، میرا شوہر میری ان باتوں پر کوئی توجّہ نہ دیتا، پھر یہ مر گیا تو مرنے کے بعد سے آج تک اس کی قبر سے روزانہ اسی طرح کی آوازیں آتی ہیں۔ میں نے پوچھا: شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ؟ یعنی مشکیزہ! مشکیزہ کیا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہے؟" کی آواز آنے کا کیا مقصد ہے؟ بڑھیا نے کہا: ایک مرتبہ اِس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا، اس نے پانی مانگا تو (اس نے اُس کو پریشان کرنے کیلئے خالی مشکیزے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: جاؤ! اس مشکیزے سے پانی پی لو، وہ پیاسا بے تابانہ مشکیزے کی طرف لپکا، جب اُٹھایا تو اُسے خالی پایا، پیاس کی شدت سے وہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ پھر جب سے میرا شوہر مرا ہے آج تک روزانہ اُس کی قبر سے آواز آتی ہے: شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ یعنی مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر سارا واقِعہ عرض کیا تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرما دیا۔ (عُیونُ الحِکایات (عربی) حصّہ ۲ ص ۳۰۷)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

بچے کے پیشاب کے بیان میں

44-عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں حضور نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا حضور نے پانی منگایا اس پر پانی بہا دیا خوب نہ دھویا اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار: باب الاستنجاء بالماء: جلد 1 صفحہ 130، وتلخیص الحبیر جلد 1 صفحہ 106)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ حضرت عکاشہ ابن محصن کی بہن ہیں، قبیلہ بنی اسد سے ہیں، مکہ معظمہ میں اسلام لائیں، پھر ہجرت کی۔

اس حدیث کی بناء پر بعض لوگوں نے کہا کہ شیر خوار لڑکے کا پیشاب پاک ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ناپاک تو ہے لیکن صرف پانی کے چھینٹے سے پاک ہو جاتا ہے، دھونے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے امام صاحب کے نزدیک نجاست غلیظہ ہے، دھونا فرض۔ یہاں نَضَحٌ کے معنی پانی بہانا ہے نہ کہ چھینٹا دینا اور لَمْ يَغْسِلْ کے معنی ہیں بہت مبالغہ سے نہ دھویا کیونکہ ایسے لڑکے کا پیشاب پتلا اور کم بدبودار ہوتا ہے، ورنہ یہی نَضَحٌ حضرت اسماء کی حدیث میں حیض کے خون کے بارے میں آچکا ہے اگر یہاں اس لفظ سے شیر خوار لڑکے کا پیشاب پاک مانا جائے یا وہاں چھینٹا مانا جائے تو حیض کا خون بھی پاک ماننا پڑے گا اور وہاں چھینٹا کافی ماننا پڑے گا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۶۸)

45-وَعَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

ام المومنین امّ المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَنَّهَا قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ اِیَّاہُ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

روایت فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر ڈال دیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری فی الوضوء، باب بول الصبیان، جلد 1 صفحہ 35) (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم بول الطفل الرضیع...الخ، جلد 1 صفحہ 139) (ابوداؤد: کتاب الطھارۃ، باب بول الصبی یصیب الثوب، جلد 1 صفحہ 53) (ترمذی: ابواب الطھارۃ، باب ما جاء فی نضح بول الغلام، جلد 1 صفحہ 31) (نسائی، کتاب الطھارۃ، باب بول الصبی الذی...الخ، جلد 1 صفحہ 56) (ابن ماجۃ، ابواب الطھارۃ، باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم، صفحہ 40) (مسند احمد جلد 6 صفحہ 355)

شرح: مسئلہ:

بچہ چاہے چند منٹ کا ہو اس کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح بڑے کا، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، ج ۱، ص ۴۶)

46- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیَدْعُوْلَھُمْ فَاُتِیَ بِصَبِیٍّ مَرَّۃً فَبَالَ عَلَیْہِ فَقَالَ صُبُّوْا عَلَیْہِ الْمَآءَ صَبًّا۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

ام المؤمنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لئے دعا فرماتے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈال دو۔ اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(بخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبیان، جلد 1 صفحہ 35) (طحاوی، کتاب الطھارۃ، باب حکم بول الغلام، جلد 1 صفحہ 68)

47- وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَوْلُ الْغُلَامِ یُنْضَحُ عَلَیْہِ وَبَوْلُ الْجَارِیَۃِ یُغْسَلُ قَالَ قَتَادَۃُ ھٰذَا مَالَمْ یَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُھُمَا۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حکم اس وقت ہے جب وہ کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر وہ کھانا شروع کر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب بول الصبي يصيب الثوب' جلد1 صفحہ54) (مسند احمد جلد1 صفحہ76)

دیں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائیگا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

48-وَعَنْ اَبِي السَّمْحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيْئَ بِالْحَسَنِ اَوِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَبَالَ عَلَى صَدْرِهٖ فَاَرَادُوْا اَنْ يَغْسِلُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُشَّهُ فَاِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَحَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سمح رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پس آپ کے پاس امام حسن رضی اللہ عنہ یا امام حسین رضی اللہ عنہ لائے گئے تو انہوں نے آپ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا پس صحابہ نے اُسے دھونے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اس پر پانی چھڑک دو کیونکہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔ اس حدیث پاک کو ابن ماجہ ابو داؤد نسائی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے حسن قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب بول الصبي يصيب الثوب' جلد1 صفحہ 54) (نسائي' ابواب الطھارۃ' باب بول الجارية' جلد1 صفحہ 57) (ابن ماجة' ابواب الطھارات' باب ماجاء في بول الصبي... الخ' صفحہ40) (ابن خزيمة' كتاب الوضوء' جلد1 صفحہ 143' رقم الحديث: 283) (مستدرک حاکم' کتاب الطھارۃ' باب ينضح بول الغلام... الخ' جلد1 صفحہ166)

49-وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى بَطْنِهٖ اَوْ عَلٰى صَدْرِهٖ حَسَنٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَوْ حُسَيْنٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَبَالَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَوْلَهُ اَسَارِيْعَ فَقُمْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ کے پیٹ مبارک یا سینہ اقدس پر امام حسن رضی اللہ عنہ یا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا حتیٰ کہ میں نے ان کے پیشاب کی لکیریں دیکھیں تو ہم ان کی طرف اٹھے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ پھر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(طحاوی'کتاب الطھارۃ' باب حکم بول الغلام'
جلد1صفحہ68)

آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا۔اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

50۔وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا وُلِدَ الْحُسَیْنُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِنِیْهِ اَوِادْفَعْهُ اِلَیَّ فَلَاُکَفِّلَهُ اَوْ اُرْضِعَهُ بِلَبَنِیْ فَفَعَلَ فَاَتَیْتُهُ بِهٖ فَوَضَعَهُ عَلٰی صَدْرِهٖ فَبَالَ عَلَیْهِ فَاَصَابَ اِزَارَهُ فَقُلْتُ لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْطِنِیْ اِزَارَكَ اَغْسِلْهُ قَالَ اِنَّمَا یُصَبُّ عَلٰی بَوْلِ الْغُلَامِ وَیُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِیَةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

(طحاوی'کتاب الطھارۃ' باب حکم بول الغلام)

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہما روایت فرماتی ہیں جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ انہیں مجھے عطا فرمائیں تا کہ میں ان کی کفالت کروں (یا) فرمایا تا کہ میں ان کو اپنا دودھ پلاؤں تو آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں انہیں (ایک دن) لے کر آئی اور آپ کے سینے پر بٹھا دیا تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا۔پس پیشاب آپ کی چادر مبارک تک پہنچ گیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر مجھے دیجئے تا کہ میں اسے دھوؤں تو آپ نے فرمایا کہ بچے کے پیشاب پر صرف پانی ڈالا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کی کنیت ام فضل ہے،قبیلہ بنی عامر سے ہیں،حضرت میمونہ کی ہمشیرہ اور سیدنا عباس کی زوجہ ہیں،حضرت عباس کی اکثر اولاد آپ سے ہی ہے،بی بی خدیجہ کے بعد سب سے پہلے عورتوں میں آپ اسلام لائیں،عبداللہ بن عباس اور فضل ابن عباس جیسے اسلام کے شہزادوں کی ماں ہیں۔

عشاق کہتے ہیں کہ نانا کی گود میں پیشاب کرنا سنت حسین ہے اور نواسے سے اپنے کپڑوں پر پیشاب کرانا سنت رسول اللہ ہے۔سنا گیا ہے کہ حضرت مجدد سرہندی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرے ایک نواسہ (یعنی بیٹی کا لڑکا) ہوگا اس بچے سے میری قبر پر پیشاب کرادیا جائے پھر قبر دھودی جائے کیونکہ ساری سنتوں پر میں نے عمل کیا نواسے سے پیشاب کرالینے کی سنت ادا نہیں ہوسکی،یہ سنت میری قبر پر ادا کرائی جائے۔سبحان اللہ! فتویٰ عشق کچھ اور ہی ہے۔

کیونکہ شیر خوار بچی کا پیشاب بچے کے پیشاب سے زیادہ بدبودار ہوتا ہے،نیز کپڑے پر پھیلتا زیادہ ہے اس لئے معمولی پانی سے دھلتا نہیں،لڑکے کا پیشاب اس کے برعکس ہے۔یہ حدیث امام اعظم کی خلاف نہیں۔یہ ش حضرت ابوبکر کا

Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisa

https://archive.org/details/@madni_library

اپنا قول ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان، وہ اپنے خیال میں ینضح کے معنی کر رہے ہیں۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں نضح کے معنی پانی بہانا ہے نہ کہ چھینٹا مارنا۔ خیال رہے کہ ابوسمح کا نام ایاد ہے اور آپ حضور کے آزاد کردہ غلام وخادم ہیں، بعض علماء نے فرمایا کہ چھوٹے لڑکوں کو عموماً والد اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور مجلس میں لے جاتے ہیں اس لئے ان کے پیشاب دھونے میں آسانی کی گئی لڑکیاں اکثر ماں کی گود ہی میں رہتی ہیں، اس لئے اس کی نرمی کی ضرورت نہ تھی۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب! (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۷۴)

51- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا اَبْصَرَتْ اُمَّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَصُبُّ الْمَآءَ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ مَالَمْ يَطْعَمْ فَاِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ قَالَ النِّيْمَوِيُّ لِاَجْلِ اَمْثَالِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ ذَهَبَ الطَّحَاوِيُّ اِلٰى اَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّضْحِ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ صَبُّ الْمَآءِ عَلَيْهِ تَوْفِيْقًا بَيْنَ الْاَخْبَارِ (ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب بول الصبي يصيب الثوب' جلد 1 صفحه 54)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ اس لڑکے کے پیشاب پر پانی بہاتی تھیں جو ابھی کھانا نہ کھاتا ہو اور جب وہ کھانا شروع کر دیتا تو اسے دھوتی اور لڑکی کے پیشاب کو (مطلقاً) دھوتی تھیں۔ اس حدیث پاک کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت کیا اور اس سند صحیح ہے۔ اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں' ان جیسی روایات کی وجہ سے علامہ طحاوی اس طرف گئے ہیں کہ لڑکے کے پیشاب میں پانی چھڑکنے سے مراد پانی ڈالنا ہے تاکہ تمام احادیث کے درمیان تطبیق ہو جائے۔

بَابٌ فِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

ان جانوروں کے پیشاب کے بیان میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے

52- عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا اُكِلَ لَحْمُهٗ۔ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاِسْنَادُهٗ وَاهٍ جِدًّا۔ (دارقطنی' کتاب الطهارة' باب نجاسة البول... الخ' جلد 1 صفحه 128)

حضرت براء سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس کے پیشاب میں کچھ حرج نہیں جس کا گوشت کھایا جائے۔ اور جابر کی روایت میں ہے کہ جس کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب سے کوئی حرج نہیں اسے دارقطنی نے روایت کیا اور ضعیف قرار دیا اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

روایت بھی ہے جس کی سند بہت زیادہ کمزور ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی حلال چرندوں کا پیشاب پاک ہے۔ اس حدیث کی بناء پر بعض علماء نے حلال جانوروں کے پیشاب کو پاک مانا مگر ہمارے امام صاحب کے ہاں ناپاک ہے، انکی دلیل وہ حدیث ہے جو باب"عذابِ قبر" میں گزر چکی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیشاب کی چھینٹوں سے بچو کہ عموماً عذابِ قبر اس سے ہوتا ہے۔ اور جسکی قبر پر کھجور کی تر شاخ گاڑھی تھی اس کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ اونٹوں کا چرواہا تھا۔ اس میں حرج سے مراد سخت حرج ہے یعنی جیسے حرام جانوروں کا پیشاب نجاست غلیظہ ہوتا ہے کہ ایک درہم کی بقدر لگنے سے کپڑا نجس ہو جاتا ہے، ایسا حلال جانوروں کا پیشاب نہیں بلکہ وہ نجاست خفیفہ ہے کہ چہارم کپڑا آلود ہو تو ناپاک ہوگا۔ لہٰذا یہ حدیث امام صاحب کے خلاف نہیں۔ عرینہ والوں کی حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اونٹوں کا پیشاب کی اجازت دی، اس کی تحقیق اسی حدیث کے ماتحت کی جائے گی۔ ان شاء اللہ یہاں صرف اتنا عرض کئے دیتے ہیں کہ سخت ضرورت کے موقع پر دواءً حرام چیز کا استعمال جائز ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۸۴)

بَابٌ فِيْ نَجَاسَةِ الرَّوْثِ

53۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (بخاری، کتاب الوضوء، باب لا یستنجی بروث، جلد 1 صفحہ 27)

لید کے ناپاک ہونے کے بیان میں

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے پاس تین پتھر لاؤں۔ پس میں نے دو پتھر پائے اور تیسرا تلاش کیا (لیکن) مجھے نہ ملا تو میں نے لید لے لیا وہ لید آپ کے پاس لایا تا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو پتھر لے لئے اور لید پھینک دیا اور فرمایا یہ گندگی ہے۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: نجاستوں کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہے ایک غلیظہ (بھاری نجاست) دوسرے خفیفہ (ہلکی نجاست)۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۵-۴۶)

نجاست غلیظہ:۔ جیسے پیشاب پاخانہ، بہتا ہوا خون، پیپ، منہ بھر قے، دُکھتی ہوئی آنکھ کی کیچڑ کا پانی، دودھ پینے والے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب، بچے نے جو منہ بھر کر قے کی، مرد یا عورت کی منی، حرام جانوروں جیسے کتا، شیر، سور وغیرہ کا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پیشاب، پاخانہ اور گھوڑے، گدھے، خچر کی لید۔ اور حلال جانوروں کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس وغیرہ کا گوبر اور اونٹ کی مینگنی مرغی اور بطخ کی بیٹ، ہاتھی کے سونڈ کا پانی، درندہ جانوروں کا تھوک، شراب، نشہ ولانے والی تاڑی، سانپ کا پاخانہ، مردار کا گوشت، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الثانی، ج۱، ص۴۶)

نجاست خفیفہ:۔ جیسے گائے، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ حلال جانوروں کا پیشاب یوں ہی گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الفصل الثانی فی الاعیان النجسۃ، ج۱، ص۴۵۔۴۶)

مسئلہ:۔ نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا۔ اور اگر نماز کو حقیر چیز سمجھتے ہوئے ایسا کیا تو کفر اہوا۔ اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کو دہرالینا واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنا ہگار بھی ہوا۔ اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلاف سنت ہوئی۔ اور اس نماز کو دوہرالینا بہتر ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ج۱، ص۵۷۱)

مسئلہ:۔ نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم زیادہ ہونے کے معنی یہ ہے کہ وزن میں درہم کے برابر یا کم یا زیادہ ہو درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے اور اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب اور شراب وغیرہ تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے درہم کی لمبائی چوڑائی کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے۔ یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ آہستہ اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی رک نہ سکے۔ اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے۔ اتنی بڑی درہم کی لمبائی چوڑائی ہوتی ہے۔ یعنی روپے کی لمبائی چوڑائی کے برابر۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ج۱، ص۵۷۳۔۵۷۴)

بَابٌ فِيْ اَنَّ مَا لَا نَفْسَ لَهٗ سَائِلَةٌ لَّا يَنْجُسُ بِالْمَوْتِ

54۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ (بخاری' فی بدء الخلق' باب اذا وقع الذباب...الخ' جلد1صفحہ467)

وہ جانور جن میں بہنے والا خون نہ ہو ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبودے پھر اسے نکالے (کیونکہ) اس کے دو پروں میں سے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے پر میں شفاء ہے۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

روایت کیا۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ذباب بنا ہے ذب سے بمعنی دفع کرنا، مکھی کو ذباب اس لیے کہتے ہیں کہ اس کو بار بار دفع کیا جاتا ہے مگر یہ آتی رہتی ہے، ذباب بمعنی دفع کی ہوئی چیز۔ اس فرمان عالی سے معلوم ہو رہا ہے کہ مکھی نجس نہیں ہے پاک ہے اور چونکہ اس میں بہتا ہوا خون نہیں ہے اس لیے پانی، دودھ، شوربے وغیرہ میں ڈوب کر مرجانا اسے نجس نہیں کرتا، یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف یہ احتمال کہ شاید مکھی نجاست پر بیٹھ کر آتی ہو، شاید اس پر گندگی لگی ہو اس لیے یہ شوربا ناپاک ہو گیا ہو معتبر نہیں، شریعت ظاہر پر ہے۔

حدیث بالکل ظاہری معنی میں ہے کسی تاویل و توجیہ کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت جانوروں میں زہر و تریاق جمع فرما دیا ہے۔ شہد کی مکھی کے منہ سے شہد نکلتا ہے جو بیماریوں کی شفاء ہے اور اس کے ڈنگ سے زہر نکلتا ہے جو بیماری ہے، بچھو کے ڈنگ میں زہر ہے اور خود بچھو کے جسم کی راکھ زہر کا علاج ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ مکھی پہلے زہریلا بازو ڈالتی ہے تم دوسرے بازوؤں کو غوطہ دے کر پھینکو، زہریلا بازو پہلے ڈالنا اس کی فطری بات ہے، دیکھو چیونٹی کو رب تعالیٰ نے کیسی کیسی باتیں سکھادی ہیں، گندم جمع کرتی ہے اگر بھیگی گندم ہو تو اسے خشک کرتی ہے پھر ایسے طریقہ سے رکھتی ہے کہ آئندہ نہ بھیگ سکے، دو ٹکڑے کاٹ کر رکھتی ہے تاکہ اگ نہ جائے، دھنیہ کو نہیں کاٹتی کہ وہ ثابت بھی نہیں اگتا۔ پاک ہے وہ رب بے نیاز جس نے بے عقل جانوروں کو یہ سمجھ بخشی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر مخلوق کی ہر خاصیت سے خبردار ہیں حاکم بھی ہیں حکیم بھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۱۰۰۸)

بَابُ نَجَاسَةِ دَمِ الْحَيْضِ

55۔ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِحْدَانَا يُصِيْبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ تَحُتُّهٗ ثُمَّ تَقْرُصُهٗ بِالْمَآءِ ثُمَّ تَنْضَحُهٗ ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

(بخاری، فی الوضوء، باب غسل الدم، جلد 1 صفحہ 36) (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب نجاسۃ الدم وکیفیۃ غسلہ، جلد 1 صفحہ 140)

حیض کے خون کے ناپاک ہونے کا بیان

حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! فرمائیے تو ہم میں سے جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ تو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو اسے مل دے پھر پانی سے دھو دے پھر اس میں نماز پڑھ لے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حیض کا خون نجاست غلیظہ ہے اس لئے اس کے دھونے میں مبالغہ کرنا چاہیے اسی لئے سرکار نے دھونے سے قبل ملنے کا حکم دیا۔ دوسرے یہ کہ ناپاک کپڑا دھلتے ہی پاک ہو جاتا ہے اس لئے سوکھنا شرط نہیں۔ تیسرے یہ کہ نضح کے معنی چھڑکنا یا چھینٹا دینا نہیں بلکہ دھونا ہیں کیونکہ حیض کا خون پانی کے چھینٹے سے پاک نہیں ہوتا، خوب دھویا جاتا ہے، لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ شیر خوار لڑکے کا پیشاب چھینٹے سے پاک نہیں ہوتا اس کا دھونا ضروری ہے کیونکہ وہاں بھی لفظ نضح ہی آ رہا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۶۵)

56۔عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُوْنُ فِی الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَّاغْسِلِيْهِ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ والنسائی وَابْنُ مَاجَةَ وابن خزيمة وابن حبان وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں پوچھا جو کپڑے میں لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ اسے لکڑی سے کھرچ دو اور بیری کے پتوں والے پانی سے دھو ڈالو۔ اس حدیث کو ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها... الخ، جلد 1 صفحه 52) (نسائی، کتاب المياة، باب دم الحيض يصيب الثوب، جلد 1 صفحه 69) (ابن ماجة، ابواب الطهارة، باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب، صفحه 46) (صحيح ابن خزيمة، باب استحباب غسلدم الحيض من الثوب بالماء والسد، جلد 1 صفحه 22، رقم الحديث: 277) (ابن حبان، كتاب الطهارة، باب تطهير النجاسة، جلد 3 صفحه 282)

بَابُ الْاَذٰی يُصِيْبُ النَّعْلَ

جوتے کو لگنے والی نجاست کا بیان

57۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَطِئَ الْاَذٰی بِخُفَّيْهِ فَطُهُوْرُهُمَا التُّرَابُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَّعِنْدَهٗ لَهٗ شَاهِدٌ بِمَعْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا۔ (ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب الاذی يصيب النعل، جلد 1 صفحه 55)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے جوتے سے پلیدی کو روندے تو مٹی اس کے لیے پاکی ہے اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔ ابوداؤد میں ام المومنین امّ المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے اس کا ہم معنی شاہد موجود ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یہاں نجاست سے سوکھی ناپاکی مراد ہے یعنی اگر جوتے یا چمڑے کے موزے سے سوکھی ناپاکی لگ جائے تو آئندہ چلنے کی وجہ سے وہ الگ ہوجائے گی، نیز اگر گیلی ناپاکی بھی جوتے وغیرہ میں لگ کر سوکھ جائے وہ بھی زمین سے رگڑ کھا کر پاک ہوجاتی ہے مگر تر ناپاکی جب تک کہ تر رہے رگڑ سے پاک نہیں ہوسکتی، نیز غیر دل والی نجاست جیسے پیشاب یا شراب اگر جوتے یا موزے میں لگ کر سوکھ جائے تو بغیر دھوئے پاک نہیں ہوگا، یہ حدیث مجمل ہے اس کی تفصیل کتب فقہ سے معلوم کرو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۷۳)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

ان احادیث کے بیان میں جو عورت کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں وارد ہوئیں

58 - عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ. رواه الخمسة وَاٰخَرُوْنَ وحسنه التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابن حبان۔

حضرت حکم ابن عمرو سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ مرد و عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے اس حدیث کو اصحاب خمسہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو حسن قرار دیا اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل المرأة' جلد1 صفحه 11) (ترمذی' ابواب الطهارات' باب كراهية فضل طهور المرأة' جلد1 صفحه19) (نسائی' کتاب المياه' باب النهی عن فضل وضوء المرأة' جلد1 صفحه64) (ابن ماجة' كتاب الطهارة' باب النهی عن ذلک' صفحه 31) (صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المرأة' جلد3 صفحه223)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ صحابی ہیں، غفاری ہیں، بصرہ میں قیام رہا، زیاد نے پہلے آپ کو بصرہ کا، پھر خراسان کا حاکم بنایا، ۵۱ھ مقام مرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی عورت کے غسل یا وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا غسل یا وضو کرنا بہتر نہیں، لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اپنی بعض ازواج کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا اور فرمایا کہ پانی جنب نہیں ہوتا کیونکہ وہ حدیث بیان جواز کے لئے ہے اور یہ بیان استحباب کے لئے ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۷۴)

59 - وَعَنْ حُمَيْدِ نِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا

حمید حمیری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اس شخص

lami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalaba

https://archive.org/details/@madni_library

صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِیْنَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَیَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَلْیَغْتَرِفَا جَمِیْعًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ.

سے ملا جو حضرت ابو ہریرہ کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں چار سال رہے فرمایا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ عورت مرد کے بچے ہوئے سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے سے غسل کرے دونوں ایک ساتھ چلو لیں اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداود' کتاب الطھارۃ' باب الوضوء بفضل المرأۃ' جلد 1 صفحہ 11) (نسائی' کتاب الطھارۃ' باب ذکر النھی عن الاغتسال بفضل الجنب' جلد 1 صفحہ 47)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ حمید ابن عبدالرحمن ہیں، بصرہ کے باشندے، قبیلہ حمیر سے ہیں، جلیل القدر تابعی ہیں اپنے زمانہ میں بڑے عالم تھے۔

وہ صحابی یا حکم ابن عمرو ہیں یا عبداللہ ابن سرجس اور یا عبداللہ ابن مغفل، چونکہ تمام صحابہ عادل ہیں اس لئے صحابی کا نام معلوم نہ ہونا مضر نہیں۔

یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے یعنی ایسا کرنا بہتر نہیں اگر کرے تو حرج بھی نہیں۔

آپ کا نام مسدد (دال کے فتح) سے ابن مسرحد ہے، تبع تابعین میں ہیں، بصرہ کے باشندے ہیں، ۱۲۸ھ میں وفات ہوئی۔

یعنی اگر عورت و مرد ایک برتن سے وضو یا غسل کریں تو آگے پیچھے چلو نہ لیں بلکہ ایک ساتھ لیں تا کہ ان میں سے کوئی دوسرے کے فضلہ سے طہارت نہ کرے اگرچہ آئندہ چلوؤں میں فضلے سے ہی طہارت ہوگی مگر یہ معاف ہے۔

غسل خانہ میں پیشاب کرنا وسوسہ کی بیماری پیدا کرتا ہے خصوصا جب کہ پانی نکلنے کی کوئی نالی وغیرہ نہ ہو اور روزانہ بال کاڑھنے مانگ نکالنے میں غفلت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کام کبھی کبھی کرنا سنت ہے، بال پراگندہ رکھنا بھی ٹھیک نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ص ۴۴۸)

60- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا. رَوَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے اس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مُسْلِمٌ۔ (مسلم' كتاب الحيض' باب القدر المستحب من الماء... الخ' جلد 1 صفحہ 148)

61۔وَعَنْهُ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا اَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يَجْنُبُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِخْتَلَفُوْا فِي التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ فَجَمَعَ بَعْضُهُمْ بِحَمْلِ النَّهْيِ عَلَى التَّنْزِيْهِ وَبَعْضُهُمْ بِحَمْلِ اَحَادِيْثِ النَّهْيِ عَلٰى مَا تُسَاقِطُ مِنَ الْاَعْضَآءِ لِكَوْنِهٖ صَارَ مُسْتَعْمَلًا وَالْجَوَازِ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الْمَآءِ وَبِذٰلِكَ جَمَعَ الْخَطَّابِيُّ.

(ابوداؤد' كتاب الطهارة' باب الماء لا يجنب' جلد 1 صفحہ 10) (ترمذی' ابواب الطهارات' باب الرخصة فی ذلک' جلد 1 صفحہ 19) (صحيح ابن خزيمة' باب اباحة الوضوء بفضل غسل المرأة... الخ' جلد 1 صفحہ 19' رقم الحديث: 109)

حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے لگن سے غسل کیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے وضو یا غسل کرنے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں جنابت سے تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بچا ہوا) پانی تو جنبی نہیں ہوتا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں کہ محدثین نے ان روایات کی تطبیق میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے ممانعت والی احادیث کو مکروہ تنزیہ پر محمول کیا ہے اور بعض نے ممانعت والی احادیث کو اس پانی پر محمول کیا ہے جو غسل کرتے وقت اعضاء سے گر (کر جمع ہو) کیونکہ وہ مستعمل پانی ہے اور جواز والی روایت کو (برتن میں) بچے ہوئے پانی پر محمول کیا ہے۔ امام خطابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اسی طرح تطبیق دی ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

وہ بیوی حضرت میمونہ تھیں۔ اور لگن میں غسل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس سے پانی لے کر غسل کیا نہ کہ اس میں بیٹھ کر یعنی بقیہ پانی حضرت میمونہ کا فضالہ تھا غسالہ نہ تھا۔

یعنی عورت کے فضالے سے مرد وضو غسل کرسکتا ہے۔ خیال رہے کہ تیسری فصل میں اس سے ممانعت بھی آرہی ہے مگر وہ ممانعت بیان کراہت (تنزیہی) کے لئے ہے اور یہ حدیث بیان جواز کے لیے یعنی عورت کے فضالے سے مرد کا وضو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یا غسل کرنا بہتر نہیں لیکن اگر کرے تو جائز ہے۔(مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۳۴)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَطْهِيْرِ الدِّبَاغِ

ان روایات کا بیان جو دباغت کے پاک کرنے میں وارد ہوئیں

62۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الحیض' باب الطهارة جلود الميتة بالدباغ' جلد1 صفحہ158)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ کی لونڈی کو بکری صدقہ دی گئی وہ مرگئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر گزرے تو فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتارلی تم اسے پکالیتے اور نفع اٹھاتے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو مردار ہے فرمایا کہ اس کا کھانا صرف حرام ہے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ مردار جانور کی کھال پکنے سے پاک ہوجاتی ہے، حتی کہ مردار کے بال، سوکھی ہڈیاں، پٹھے پاک ہیں۔ سواء کھانے کے اور کام میں لائے جاسکتے ہیں۔ دیکھو ہاتھی کا دانت اور مری بھینسوں کے سینگ وغیرہ کی کنگھیاں اور کنگن بنائے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا کو ہاتھی کے دانت کے کنگن پہنائے۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۳۴)

63۔وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الحیض' باب الطهارة جلود الميتة بالدباغ' جلد1 صفحہ159)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

64۔وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ يَجُرُّوْنَهَا فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ يُطَهِّرُهَا الْمَآءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ

حضرت میمونہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ حضور پر گزرے جو اپنی مری بکری کو گدھے کی طرح کھینچ رہے تھے ان سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال لے لی ہوتی وہ بولے کہ یہ تو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ السَّكَنِ وَالْحَاكِمُ۔ (ابوداؤد' كتاب اللباس' باب فی اهب الميتة' جلد 2صفحه 213) (نسائی'كتاب الفرع والعتيره' باب مايدبغ به جلود الميتة' جلد2صفحه190)

مردار ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور ببول کے پتے پاک کر دیتے ہیں اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور ابن سکن اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

انکا یہ خیال تھا کہ قرآن پاک کا فرمان" حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ" مرادکی ہر چیز کو شامل ہے کہ نہ اس کا کھانا جائز اور نہ اس کی کسی چیز کا استعمال کسی طرح حلال، اس خیال پر وہ اسے پھینکنے کے لئے جا رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ حدیث کے بغیر قرآن کی سمجھ ناممکن ہے۔

خیال رہے کہ کھال کی پاکی کے لئے دھونا فرض نہیں لہذا یہاں پانی سے مراد کچی دباغت ہے یعنی دھو کر سکھا لینا، اور ببول کی پتے اور چھال سے مراد پکی دباغت ہے، اور ہوسکتا ہے کہ پانی سے مراد دھونا ہی ہو، اور حکم استحبابی ہو یعنی کھال دھو کر پکانا بہت بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۷۹)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اماقول الدر هل يشترط لطهارة جلده كون ذكاته شرعية قيل نعم وقيل لا والاول اظهر لان ذبح المجوسی وتارك التسمية عمدا كلا ذبح اه فاقول نعم ذلك فی حق الحل اماطهارة الجلد فلا تتوقف عليه وانما هی لان الذبح يعمل عمل الدباغ فی ازالة الرطوبات النجسة كما فی الهداية بل لانه يمنع من اتصالها به والدباغ مزيل بعد الاتصال ولما كان الدباغ بعد الاتصال مزيلا ومطهرا كانت الذكاة المانعة من الاتصال اولی ان تكون مطهرة كمافی العناية ولاشك ان هذا يعم كل ذبح فكان كما اذا دبغ مجوسی فالاظهر مااختاره الامام قاضيخان هذا ولعل الاوفق بالقياس والالصق بالقواعد ماذكر تصحيحه فی التنوير والدر والقنية ايضا وبه جزم الاكمل والكمال وابن الكمال فی العناية والفتح والايضاح وبالجملة هما قولان مصححان وهذا اوفق وذاك ارفق فاختر لنفسك والاحتياط اولی۔

(الدرالمختار باب المیاہ مجتبائی دہلی ۱/ ۳۸) (الہدایۃ قبیل فصل فی البئر المکتبۃ العربیۃ کراچی ۱/ ۲۴) (العنایۃ مع الفتح القدیر مطبوعہ سکھر ۱/ ۸۳)

لیکن درمختار کا یہ قول کہ کیا چمڑے کے پاک ہونے کیلئے شرعی ذبح شرط ہے، بعض نے کہا کہ ہاں اور بعض نے کہا نہیں۔ اور اول زیادہ ظاہر ہے کیونکہ مجوسی اور بسم اللہ کو قصداً چھوڑنے والے کا ذبح کالعدم ہوتا ہے، میں کہتا ہوں کہ ہاں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حلال ہونے کے معاملہ میں تو ایسے ہے لیکن چمڑے کے پاک ہونے کا حکم اس پر موقوف نہیں ہے اور یہ اس لئے کہ ذبح کرنے والا اپنے عمل میں دباغ کا عمل کرتا ہے کہ وہ نجس رطوبات کو نکال دیتا ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے بلکہ ذبح کا عمل چمڑے سے ناپاک رطوبتیں لگنے سے منع کرتا ہے جبکہ دباغت کا عمل ناپاک رطوبتوں کو لگنے کے بعد زائل کرتا ہے اور دباغت جو کہ رطوبات کو لگنے کے بعد زائل کرتی ہے، سے چمڑا پاک ہوجاتا ہے تو ذبح سے بطریق اولیٰ پاک ہوگا کیونکہ وہ رطوبات کو چمڑے کے ساتھ لگنے سے روک دیتا ہے جیسا کہ عنایہ میں ہے اور بلاشبہ یہ چیز ہر ذبح میں پائی جاتی ہے جیسا کہ ہر دباغت سے پاک ہوجاتا ہے خواہ مجوسی ہی دباغت کرے لہٰذا ظاہر حکم وہی ہے جس کو قاضی خان نے بیان کیا ہے، اس کو محفوظ کرو۔ ہوسکتا ہے جس قول کی تصحیح تنویر، دُرّ اور قنیہ نے کی وہ بھی قیاس کے موافق اور قواعد کے مطابق ہو۔ اسی کو اکمل، کمال اور ابن کمال نے عنایہ، فتح اور ایضاح میں اختیار کیا ہے۔ حاصل یہ کہ صحیح شدہ یہ دونوں قول ہیں ایک قیاس وقاعدہ کے زیادہ قریب ہے اور دوسرا آسانی کا باعث ہے اپنے طور پر جسے چاہو پسند کرو مگر احتیاط بہتر ہے۔

واگر ازیں ہم گرزیم وگیریم کہ ذابح معاذ اللہ مرتد شد وذبیحہ بجمیع اجزائہا نجس گشت بریں تقدیر نیز دباغت راموجب طہارت ندانستن جہل عظیم وباطل باجماع ائمہ ماست فقد قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما اہاب دبغ فقد طہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مسند امام احمد بن حنبل عن ابن عباس بیروت ۱/۲۱۹)

اور اگر ہم اس کو بھی درگزر کریں اور تسلیم کرلیں کہ ذابح معاذ اللہ مرتد ہے اور ذبیحہ کے چمڑے سمیت تمام اجزاء ناپاک ہیں تب بھی دباغت کے عمل سے چمڑے کو پاک نہ ماننا جہالت ہے اور باطل ہے کیونکہ اس پر تمام ائمہ کا اجماع ہے اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہر چمڑا رنگنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(الفتاوی الرضویۃ، ج ۳، ص ۲۶۷)

65-وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَآءٍ مِّنْ قِرْبَةٍ عِنْدَ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا قَالَتْ بَلٰى قَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

(مسند احمد' جلد5 صفحہ 7) (نسائی' کتاب الفرع والعتیرۃ' باب جلود المیتۃ' جلد2 صفحہ 190)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہما روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشکیزے سے پانی منگایا جو ایک عورت کے پاس تھا تو اس نے عرض کیا یہ مشکیزہ مردار (کے چمڑے سے بنا ہوا) ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اس کو دباغت نہیں دی تھی؟ اس نے کہا کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا اس کی دباغت ہی اسے پاک کرنے والی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:
آپ صحابی ہیں، شام کے رہنے والے۔ بعض لوگوں نے محبق کی ب کو زیر پڑھا ہے مگر صحیح فتح ہے۔ آپ سے خواجہ حسن بصری وغیرہ نے روایت لی ہیں۔
تبوک مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے، غزوۂ تبوک ۹ھ میں ہوا یہ حضور کا آخری با قاعدہ غزوہ ہے۔
ان لوگوں نے اپنے خیال میں اس مشک کو ناپاک خیال کیا ہوا تھا اور اس کا پانی پیتے نہ تھے بلکہ گارے وغیرہ میں استعمال کرتے تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ پکنے سے پاک ہو چکی ہے اس کا پانی پینا جائز ہے۔
(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۸۰)

66-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرٍ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ بِالْاِنْقِطَاعِ وَالْاِضْطِرَابِ۔

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینے پہلے ہماری طرف یہ بات لکھ کر بھیجی کہ تم مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھاؤ۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور یہ حدیث انقطاع اور اضطراب کی وجہ سے مضطرب ہے۔

(ابوداؤد' کتاب اللباس' باب فی اھب المیتۃ' جلد 2 صفحہ 214) (ترمذی' ابواب اللباس' باب ما جاء فی جلود المیتۃ اذا دبغت' جلد 1 صفحہ 303) (نسائی' کتاب الفرع والعتیرۃ' باب ما یدبغ بہ جلود المیتۃ' جلد 2 صفحہ 191) (ابن ماجۃ' کتاب اللباس' باب من کان لا ینتفع من المیتۃ باھاب ولا عصب' صفحہ 266) (مسند احمد جلد 4 صفحہ 310)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:
آپ تابعین میں سے ہیں کہ حضور کا زمانہ پایا مگر ملاقات نہ کر سکے، قبیلہ بنی باہلہ سے ہیں یا جہنیہ سے، حضرت عمر فاروق، ابن مسعود، حضرت حذیفہ سے ملاقات ہے، کوفہ میں قیام رہا۔
کچی کھال کو اہاب کہتے ہیں اور پکی کو جلد۔ مردار کی کچی کھال بھی نجس ہے اور پٹھا بھی کہ نہ اس سے نفع لینا جائز نہ اس کی تجارت حلال۔ پکانے اور خشک کرنے کے بعد سب کچھ جائز ہے کہ مردار کا سینگ، ناخن وغیرہ جن میں زندگی کا اثر نہیں ہوتا اور جن کے کاٹنے سے اسے تکلیف بھی نہیں ہوتی ان سے نفع اٹھانا مطلقاً جائز ہے، یہی تمام آئمہ کا مذہب ہے۔
(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۷۷)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

67۔عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ لَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا اِلَّاۤ اَنْ لَّا تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

کفار کے برتنوں کا بیان

حضرت ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگ سفر والے ہیں یہود اور عیسائیوں اور مجوسیوں پر گزرتے ہیں تو ان کے برتنوں کے سوا اور برتن نہیں پاتے فرمایا اگر ان کے علاوہ نہ پاؤ تو انہیں پانی سے دھولو پھر اس میں کھاؤ پیو اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری 'کتاب الذبائح' باب آنية المجوس والميتة' جلد2صفحه 826) (مسلم 'کتاب الصيد' باب الصيد بالكلاب المعلمة' جلد2صفحه146)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی میں اور میرے قبیلہ والے لوگ اکثر سفر میں رہتے ہیں اور ہم کو اکثر یہ واقعات پیش آتے ہیں جو عرض کر رہے ہیں۔

یہ حکم احتیاطی ہے، چونکہ یہود و نصاریٰ اپنے برتنوں میں سؤر و شراب استعمال کرتے ہیں پھر باقاعدہ انہیں پاک نہیں کرتے اس لیے اس احتیاط کا حکم دیا گیا۔ فتویٰ یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ بلکہ مشرکین کے برتن ان کے پکائے ہوئے کھانے پاک ہیں جب تک کہ ہم کو انکے ناپاک ہونے کا علم نہ ہو شریعت ظاہر پر ہے۔ آج ولایتی دوائیں، گھی اور بہت سی قسم کے بسکٹ، چاکلیٹ وغیرہ ولایت سے بن کر آتی ہیں، مسلمان عموماً استعمال کرتے ہیں، یوں ہی ولایتی دودھ بلکہ ولایتی ڈبوں کا گوشت یہ سب کچھ شرعاً پاک و حلال ہیں کیونکہ ان کے ناپاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ تقویٰ یہ ہے کہ ان کے کھانے سے پرہیز کرے، یوں ہی ولایتی کپڑے پاک ہیں ان کا دھونا لازم نہیں۔ حضرات صحابہ کرام بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ہدیۃً بھیجے ہوئے کپڑے استعمال فرمائے، ان میں نمازیں پڑھیں یہ سب فتویٰ ہے یہاں تقویٰ کی تعلیم ہے اور یہ امر استحبابی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۵ ص۹۸۰)

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

68۔عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ رَوَاهُ

بیت الخلاء کے آداب کا بیان

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے آؤ تو پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت نہ تم قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْجَمَاعَةُ۔ لیکن تم مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب لا تستقبل القبلة...الخ' جلد 1 صفحہ 26) (مسلم' کتاب الطهارة' باب الاستطابة' جلد 1 صفحہ 130) (ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند...الخ' جلد 1 صفحہ 3) (ترمذی' ابواب الطهارات' باب في النهي عن استقبال القبلة...الخ' جلد 1 صفحہ 8) (نسائی' کتاب الطهارة' باب استدبار القبلة عند الحاجة' جلد 1 صفحہ 10) (ابن ماجہ' ابواب الطهارة' باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط والبول' صفحہ 27) (ترمذی' ابواب الطهارة' باب فی النهی عن استقبال القبلة بغائط او بول' جلد 1 صفحہ 8) (مسند احمد جلد 5 صفحہ 421)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام خالد ابن زید ہے، انصاری ہیں، خزرجی ہیں، بیعت عقبہ میں موجود تھے، تمام غزوات میں حضور کے ساتھ رہے، حضور نے ہجرت کے دن اولاً انہی کے گھر قیام فرمایا، صحابہ رضی اللہ عنھم کے اختلاف کے وقت حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ تمام جنگوں میں شامل رہے، یزید ابن معاویہ کی سرکردگی میں جو روم پر جہاد ہوئے ان میں آپ غازیانہ شان سے شامل تھے، قسطنطنیہ پر حملہ کے وقت بیمار ہوگئے، وصیت کی کہ اس جہاد میں میری میت اپنے ساتھ رکھنا، اور قسطنطنیہ فتح ہوجائے تو مجاہدین کے قدموں کے نیچے مجھے دفن کرنا، چنانچہ آپ قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے مدفون ہیں، آپ کی قبر زیارت گاہ خواص و عام ہے، بیمار ان کی قبر کی مٹی سے شفا پاتے ہیں۔ (مرقاۃ و اکمال)

یعنی پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کو منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔ چونکہ مدینہ منورہ میں قبلہ جانب جنوب ہے اور شام یعنی بیت المقدس جانب شمال، وہاں کے لحاظ سے فرمایا گیا کہ شرق یا غرب کو منہ کرلو۔ چونکہ ہمارے ہاں قبلہ جانب مغرب ہے لہٰذا ہم لوگ جنوب یا شمال کو منہ کریں گے۔ خیال رہے کہ اس حدیث میں جنگل یا آبادی کی کوئی قید نہیں۔ بہرحال کعبہ کو منہ یا پیٹھ کرکے استنجا کرنا حرام ہے۔ حنفیوں کا یہی مذہب ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۱۸)

69- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الطهارة' باب الاستطابة' جلد 1 صفحہ 130)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ ہم پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کو منہ کریں یا داہنے ہاتھ سے استنجاء کریں یا تین پتھروں سے کم سے استنجاء کریں یا گوبر یا ہڈی سے استنجاء کریں اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، ایران کے شہر اصفہان کے مضافات میں بستی "باجن" کے رہنے والے تھے، دین کی تلاش میں پھرتے تھے، ۱۴ جگہ فروخت ہوئے، یہاں تک کہ جوئندہ یابندہ حضور تک مدینہ میں پہنچ گئے۔ ساڑھے تین سو ۳۵۰ سال عمر پائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تابعی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، ۳۵ھ مقام مدائن میں وفات پائی۔ (مرقاۃ) بعض مورّخین نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں سے آپ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف کریمہ سنے تو آپ کی تلاش میں نکلے۔

خیال رہے کہ قبلہ کو منہ کرکے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمہ ہے، داہنے ہاتھ سے چھوٹا یا بڑا استنجاء مکروہ تنزیہی، اور تین ڈھیلے بڑے استنجے کے لیے عام حالات میں مستحب ہے، اگر اس سے کم وبیش میں صفائی ہو تو کرلے۔ یہی مذہب حنفی ہے، امام شافعی کے یہاں تین ڈھیلے واجب ہیں۔

کیونکہ ہڈی جنات کی غذا ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی، نیز گوبر خود نجس ہے، تو اس سے پاکی کیسے حاصل ہوگی اور ہڈی کہیں نوکیلی کہیں چکنی ہوتی ہے، چکنی طرف سے صفائی نہ ہوگی نوک کی طرف سے زخم کا اندیشہ ہے۔

(مراۃ المناجیح ج۱ ص۳۲۰)

70- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الطهارة' باب الاستطابة' جلد1 صفحه 131)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضاء حاجت کے لئے بیٹھے تو ہرگز وہ منہ قبلہ کی طرف نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

جنگل میں ہو یا آبادی میں، آڑ میں ہو یا کھلے میدان میں۔ بہرحال کعبے کو منہ یا پیٹھ کرکے پیشاب پاخانہ نہ کرو۔ یہ حدیث امام اعظم کی کھلی ہوئی دلیل ہے چونکہ اس میں کسی جگہ کی کوئی قید نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص۳۳۱)

71- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ اُخْتِيْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا لِّحَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ میں اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہیں۔ شام کی طرف منہ کئے ہوئے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کئے ہوئے۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب التبرز فی البیوت' جلد 1 صفحہ 27) (مسلم' کتاب الطھارۃ' باب الاستطابۃ' جلد 1 صفحہ 131) (ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب الرخصۃ فی ذلک' جلد 1 صفحہ 3) (ترمذی' ابواب الطھارۃ' باب ماجاء فی الرخصۃ فی ذلک' جلد 1 صفحہ 9) (نسائی' کتاب الطھارۃ' باب الرخصۃ فی ذلک فی البیوت' جلد 1 صفحہ 10) (ابن ماجہ' ابواب الطھارۃ' باب الرخصۃ فی ذلک فی الکنیف' صفحہ 28) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 12)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس فرمان میں چند طرح گفتگو ہے: ایک یہ کہ ممانعت کی حدیث میں جنگل یا آبادی کی قید نہیں، مطلق کو اپنے اطلاق پر رکھنا ضروری ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت حضور کا ایک فعل شریف بیان کر رہی ہے اور جب فعل وقول میں، نیز ممانعت اور اباحت میں تعارض معلوم ہو تو حدیث قولی کو فعلی پر اور ممانعت کو اباحت پر ترجیح ہوتی ہے، کیونکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض افعال کریمہ آپ کی خصوصیت سے ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور کا یہ فعل شریف ممانعت سے پہلے کا ہوگا، لہٰذا یہ منسوخ ہے اور ممانعت کی حدیث ناسخ۔ تیسرے یہ کہ حضرت عبداللہ ابن عمر کو دیکھنے میں غلطی لگی حضور تھوڑا سا قبلہ سے ہٹے ہوں گے جسے جلدی میں ابن عمر نہ دیکھ سکے، کیونکہ ایسے موقعہ پر انسان جلد ہی آنکھیں بند کر کے لوٹ جاتا ہے تحقیق اور غور سے دیکھتا نہیں۔ چوتھے یہ کہ صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا کہ آبادی میں بھی اس رخ کو پیشاب پاخانہ نہ کریں۔ چنانچہ مسلم، ابوداؤد، احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور ترمذی نے حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کی کہ جب ہم شام میں پہنچے تو ہم نے وہاں کے پاخانوں کو قبلہ رخ بنا پایا تو ہم استغفار پڑھتے تھے اور ان میں مڑ کر بیٹھتے تھے۔ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث احسن اور اصح ہے۔ پانچویں یہ کہ قبلہ کے آداب آبادی اور جنگل میں یکساں ہیں۔ قبلہ کی طرف تھوکنا، پاؤں پھیلانا جنگل میں بھی حرام ہے اور بستی میں بھی، تو چاہیئے کہ پیشاب پاخانہ کا حکم بھی دونوں جگہ یکساں ہو۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۳۱۹)

72- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَّسْتَقْبِلُهَا. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النِّسَائِيَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمَذِيُّ وَنَقَلَ عَنِ الْبُخَارِيِّ تَصْحِيْحَهٗ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ النَّهْيُ لِلتَّنْزِيْهِ وَفِعْلُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ کی وفات سے ایک سال پہلے آپ کو دیکھا کہ آپ قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا سوائے امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لِلْاِبَاحَةِ اَوْ مَخْصُوْصًا بِهٖ جَمْعًا بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب کراھیۃ استقبال القبلۃ...الخ' جلد1صفحہ3) (ترمذی' ابواب الطھارات' باب ما جاء فی من الرخصۃ فی ذلک' جلد1صفحہ8) (ابن ماجہ' ابواب الطھارۃ' باب الرخصۃ فی ذلک فی الکنیف...الخ' صفحہ 28) (مسند احمد جلد 3 صفحہ360)

حسن قرار دیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس کی تصحیح منقول ہے۔اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں کہ قبلہ کی طرف منہ کرنے سے نہی کراہت تنزیہہ پر محمول ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبلہ کی طرف منہ کرنا بیان جواز کے لئے تھا یا یہ آپ کے ساتھ مخصوص تھا تا کہ تمام احادیث میں مطابقت ہو جائے۔

شرح: ہم احناف کے نزدیک: قبلے کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا مطلقاً منع ہے، چاہے میدان میں ہو یا بند کمرے میں۔جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:" پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پُشت کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے، اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت فرمادی جائے۔"

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء۔۔۔۔۔۔الخ، ج۱، ص ۶۰۸)

مزید تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۴۔۶ کا مطالعہ فرمائیں۔

73۔وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِىَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى اِنَّمَا نُهِىَ عَنْ ذٰلِكَ فِى الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْئٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ قَالَ النِّيْمَوِىُّ هٰذَا اِجْتِهَادٌ مِّنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَمْ يُرْوَ فِى الْبَابِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئٌ۔ (ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب کراھیۃ استقبال القبلۃ' جلد1صفحہ3)

حضرت مروان اصفر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری قبلہ رخ بٹھائی پھر بیٹھ کر اس کی جانب پیشاب کرنے لگے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمان کیا اس کی ممانعت نہیں ہے فرمایا کہ اس سے جنگل میں منع کیا گیا ہے مگر جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز آڑ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں۔یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اجتہاد ہے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
آپ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام ہیں، تابعی ہیں، آپ سے ایک دو حدیثیں مروی ہیں۔
ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعہ جنگل کا ہے، جیسا کہ جواب سے معلوم ہو رہا ہے، نیز جنگل ہی میں سواری پر بیٹھا جاتا ہے۔
اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ عام صحابہ اور تابعین میں یہی مشہور تھا کہ مطلقاً قبلہ رو پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے، تب ہی تو اس تابعی کو حضرت ابن عمر کے اس فعل پر تعجب ہوا، لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے۔
یہ حضرت ابن عمر کا اجتہادی فتویٰ ہے۔ یہ جنگل اور بستی کا فرق حدیث مرفوع میں نہیں اور اس فتوے کی وجہ یہ ہے جو اسی باب میں پہلے گزر چکی ہے، ہم وہاں ہی اس پر مکمل گفتگو کر چکے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۵۶)

74-وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ناپاکی اور ناپاکوں سے اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء، جلد1 صفحہ 26) (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب ما یقول اذا اراد الدخول...الخ، جلد1 صفحہ163) (ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب مایقول رجل اذا دخل الخلاء، جلد1 صفحہ2) (ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ما یقول اذا دخل الخلاء، جلد1 صفحہ7) (نسائی، کتاب الطھارۃ، باب القول عند دخول الخلاء، جلد1 صفحہ9) (ابن ماجۃ، ابواب الطھارۃ، باب مایقول اذا دخل الخلاء، صفحہ26) (مسند احمد جلد4 صفحہ369)

75-وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاَبُوْ حَاتِمٍ.

امّ المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ میں تیری بخشش طلب کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ابو حاتم نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب مایقول اذا خرج من الخلاء، جلد1 صفحہ5) (ترمذی، ابواب الطھارات، باب مایقول اذا خرج من الخلاء، جلد1 صفحہ7) (ابن ماجہ، ابواب الطھارۃ، باب مایقول اذا خرج من الخلاء، جلد1 صفحہ26) (ابن خزیہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جلد 1 صفحہ 48' رقم الحدیث:90) (مسند احمد جلد 4 صفحہ 224) (مستدرک حاکم 'کتاب الطہارۃ' باب ما یقول اذا خرج من الغائط' جلد 1 صفحہ 158) (صحیح ابن حبان 'کتاب الطہارۃ' جلد 3 صفحہ 299' برقم: 1441)

شرح: حقیقتِ شکر کا بیان:

حضرت سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اپنی کتاب لُبابُ الْاِحْیاء میں لکھتے ہیں:

شکر کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اس بات کو جان لے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے علاوہ کوئی مُنعِم (یعنی نعمت عطا کرنے والا) نہیں، پھر جب تم نے اپنے اعضاء، جسم، روح اور اپنی معاشی ضروریات کے معاملے میں اپنے اوپر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نعمتوں کے بارے میں تفصیلاً جان لیا تو تمہارے دل میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اس نعمت وفضل پر خوشی پیدا ہوگی جو تجھ پر ہے پھر تم اس کے موجبات کے مطابق عمل بجالاؤ گے اور یہ دل، زبان اور تمام اعضاء کے ذریعے شکر ادا کرنا ہے۔ (لُبابُ الْاِحْیاء ۳۰۹)

76-وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُمْسِکَنَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَهُوَ یَبُوْلُ وَلَا یَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِیَمِیْنِهٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ. رَوَاهُ الشَّیْخَانِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی پیشاب کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنا آلہ تناسل نہ پکڑے اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الوضوء' باب لا یمسک ذکرہ بیمینہ اذا بال' جلد 1 صفحہ 27) (مسلم 'کتاب الطہارۃ' باب الاستطابۃ' جلد 1 صفحہ 131)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام حارث ابن ربعی یا ابن نعمان ہے، انصاری ظفری ہیں، بیعت عقبہ اور تمام غزوات میں شامل ہوئے، بدر یا احد میں آپ کی آنکھ نکل پڑی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ لگا کر اپنا لعاب شریف لگا دیا تو دوسری آنکھ سے زیادہ روشن ہوگئی، ابو سعید خدری کے اخیافی یعنی ماں شریکے بھائی ہیں، ستر سال عمر پائی ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

بلکہ برتن منہ سے علیحدہ کر کے سانس لے تاکہ تھوک یا رینٹ پانی میں نہ پڑے، نیز سانس میں اندر کی گرمی اور زہریلا مادہ ہوتا ہے جو پانی میں مل کر بیماری پیدا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چائے وغیرہ گرم چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے۔

کیونکہ داہنا ہاتھ کھانے پینے اور تسبیح وتہلیل شمار کرنے کے لیے ہے، لہٰذا اسے گندے کام میں استعمال نہ کرے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ اسی طرح زبان وآنکھ وکان کو گناہوں میں استعمال نہ کرے کہ یہ چیزیں اللہ کا ذکر کرنے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قرآن دیکھنے وسننے کے لیے ہیں۔(مراۃ المناجیح ج۱ص ۳۲۴)

77-وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَیْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّعَّانَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الطهارة' باب الاستطابة' جلد1صفحہ132)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ۲ لعنتی کاموں سے بچو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ لعنتی کام کون سے ہیں،فرمایا وہ جو لوگوں کی راہ یا سایہ کی جگہ پر پاخانہ کرے۔اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی جن دو کاموں کی وجہ سے لوگ کرنے والے کو طعن لعن کرتے ہیں ان سے پرہیز کرو۔

یعنی راستہ عام طور پر جہاں مسلمانوں کا گزرگاہ ہو وہاں پاخانہ نہ کرو،یوں ہی جس سایہ میں لوگ دھوپ کیوقت عموماً بیٹھتے لیٹتے ہوں وہاں نہ کرو کہ اس سے رب تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہے،لوگ بھی برا کہتے ہیں۔لہٰذا یہ حدیث اس روایت کے خلاف نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نخلستان میں حاجت قضا فرمائی کیونکہ وہ جگہ لوگوں کے آرام کی نہ تھی۔مرقاۃ نے فرمایا کہ پانی کے گھاٹ اور گزرگاہ عوام پر پاخانہ نہ کرے اور کسی کی ملک زمین میں اس کی بغیر اجازت نہ کرے۔

(مراۃ المناجیح ج۱ص ۳۲۳)

78-وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً یَّسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

حضرت انس سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور برچھا لیتے آپ پانی سے استنجاء کرتے تھے۔اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب حمل العنزة...الخ' جلد 1صفحہ 27) (مسلم' کتاب الطهارة' باب الاستطابة' جلد1صفحہ132)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

وہ دوسرے صاحب حضرت ابن مسعود تھے یا ابوہریرہ یا بلال رضی اللہ عنہم جن کے ذمہ یہ خدمات تھیں،پانی سے تو آپ ڈھیلوں کے بعد استنجاء کرتے تھے اور برچھے سے یا زمین سے ڈھیلا نکالتے،یا پیشاب کے لئے جگہ نرم کرتے تھے،یا پیشاب کے بعد وضو کرتے،پھر برچھے کو سترہ بنا کر دو نفل وضو کے پڑھتے تھے۔اب بعض بزرگوں کے ساتھ گولے والا اعصاء رہتا ہے انہی مصلحتوں سے اس کا ماخذ یہی حدیث ہے۔(مراۃ المناجیح ج۱ص ۳۲۳)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ قَآئِمًا

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے متعلق واردشدہ روایات کا بیان

79۔عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَآئِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جو تمہیں یہ خبر دے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اسے سچا نہ مانو آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا ہے سوائے ابو داؤد کے اور اس کی سند حسن ہے۔

(ترمذی' ابواب الطھارات' باب النھی عن البول قائما' جلد1 صفحه 9) (نسائی' کتاب الطھارة' باب البول فی البیت جالسًا' جلد1 صفحه 11) (ابن ماجه' ابواب الطھارة' باب فی البول قاعدا' صفحه 26) (مسند احمد جلد6 صفحه 192)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ام المؤمنین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ کا ذکر فرما رہی ہیں۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا ورنہ ایک آدھ بار عذراً کھڑے ہوکر پیشاب کیا ہے، لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۴۹)

80۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوم کے کوڑا ڈالنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا پھر پانی منگوایا تو میں پانی لے کر آیا تو آپ نے وضو فرمایا۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب البول قائمًا وقاعدًا' جلد1 صفحه 35) (مسلم' کتاب الطھارة' باب المسح علی الخفین' جلد1 صفحه 133) (ابوداؤد' کتاب الطھارة' باب البول قائمًا' جلد1 صفحه 4) (ترمذی' ابواب الطھارات' باب ما جاء من الرخصة فی ذلک' جلد1 صفحه 9) (نسائی' کتاب الطھارة' باب الرخصة فی البول فی الصحراء' جلد1 صفحه 11) (ابن ماجه' ابواب الطھارة' باب ما جآء فی البول قاعدًا' صفحه 26) (مسند احمد جلد5 صفحه 382)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یا تو وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ کوڑی پر ہر جگہ نجاست ہی ہوتی ہے، یا پاؤں شریف میں زخم، یا پیٹھ میں درد تھا جس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کے لیے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مفید تھا۔ اطباء کہتے ہیں کہ کھڑے ہوکر انگارے پر پیشاب کرنا ستر بیماریوں کا علاج ہے۔ (مرقاۃ، اشعۃ اللمعات) خیال رہے کہ اس موقع پر سرکار اونچی جگہ کھڑے ہوئے ہوں گے جس سے پیشاب کی چھینٹوں سے محفوظ رہے ہوں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۴۸)

81-وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں اسلام لایا میں نے کبھی بھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا اور ہیثمی نہ کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار' جلد 1 صفحہ 130' رقم الحدیث: 244) (مجمع الزوائد' کتاب الطھارۃ' باب البول قائما' جلد 1 صفحہ 206)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ الْمُنْتَقِعِ

جمع کیے ہوئے پیشاب کے متعلق وارد شدہ روایات کا بیان

82-عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْقَعُ بَوْلٌ فِي طَسْتٍ فِي الْبَيْتِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ بَوْلٌ مُنْتَقِعٌ وَّلَا تَبُوْلَنَّ فِي مُغْتَسِلِكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(مجمع الزوائد' کتاب الطھارۃ' باب ما نھی عن التخلی فیہ نقلًا عن الطبرانی' جلد 1 صفحہ 204)

حضرت بکر بن ماعز رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یزید کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی برتن میں گھر کے اندر پیشاب جمع نہ کیا جائے کیونکہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب جمع کیا گیا ہو اور تم ہرگز اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرو۔ اس حدیث کو امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اوسط میں بیان فرمایا اور علامہ ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

83-وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ كَانَ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ کے تخت کے نیچے رکھا رہتا تھا جس میں رات کو پیشاب کرتے تھے اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' نسائی رحمۃ اللہ علیہ' ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کی سند قوی نہیں ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب فی الرجل یبول لیلاً' جلد 1 صفحہ 5) (نسائی' کتاب الطهارة' باب البول فی الانائ' جلد 1 صفحہ 14) (مستدرک حاکم' کتاب الطهارة' باب البول فی القدح باللیل' جلد 1 صفحہ 167) (صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' جلد 3 صفحہ 293' برقم: 1423)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ صحابیہ ہیں، آپ کے والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام رقیقہ ہے، یا حضور کی پھوپھی ہیں یعنی آپ کے والد کی ماں شریکی ہمشیرہ یا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن، اور ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں رشتے ہوں۔

عیدان یا عود کی جمع ہے۔ (بمعنی لکڑی) یا عیدانیۃ کی، بمعنی درخت کھجور۔ سرکار اکثر زمین پر سوتے تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کبھی تخت پر بھی، پائنتی کی طرف یہ پیالہ رہتا تھا تاکہ پیشاب کے لیے سردی وغیرہ میں باہر نہ جانا پڑے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۴۶)

بَابُ مُوْجِبَاتِ الْغُسْلِ

غسل کو لازم کرنیوالی چیزوں کا بیان

84-عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی میں وضوء ہے اور منی میں غسل۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور (ترمذی نے اسے) صحیح قرار دیا۔

(ترمذی' ابواب الطهارات' باب ماجاء فی المنی والمذی' جلد 1 صفحہ 31) (ابن ماجة' ابواب الطهارة' باب الوضوء من المذی' صفحہ 39) (مسند احمد جلد 1 صفحہ 87)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

حضرت علی مرتضیٰ کا یہ سوال حضرت مقداد کے ذریعہ تھا بلا واسطہ نہ تھا جیسا کہ پہلے گزر چکا، لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ منی و مذی میں یہ فرق ہے کہ منی شہوت توڑ دیتی ہے۔ اور مذی بڑھا دیتی ہے۔، نیز منی دودھ کی طرح سفید اور گاڑھی لیسدار ہوتی ہے اور مذی پیشاب کی طرح مگر لیسدار۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹۹)

85-وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا

حضرت ابوسعید سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانی پانی سے ہی ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم' کتاب الحیض' باب بیان ان الجماع... الخ' جلد 1 صفحہ 155)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے ہی واجب ہے جب کہ شہوت سے ہو۔

یعنی اگرچہ حدیث صحبت کے متعلق ہے تب تو منسوخ ہے اسکی ناسخ ابو ہریرہ کی گزشتہ حدیث ہے، نیز وہ حدیث جو آگے آ رہی ہے۔اور اگر احتلام کے بارے میں ہے تو محکم ہے کہ اب بھی احتلام میں انزال کے بغیر غسل واجب نہیں۔ اس کا ذکر اگلی حدیث میں بھی آ رہا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۱۰)

86-وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنِّيْ كُنْتُ مَعَ اَهْلِيْ فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ اَقْلَعْتُ فَاغْتَسَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا پس جب میں نے آپ کی آواز سنی تو میں اس سے الگ ہو گیا۔ پھر غسل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہے اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 342) (مجمع الزوائد' کتاب الطهارة' باب فی قوله الماء من الماء' جلد 1 صفحہ 264)

87-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ و زاد مسلم واحمد وان لم ينزل۔

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی عورت کے چاروں شانے کے درمیان بیٹھے پھر کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا اگرچہ انزال نہ ہو اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام احمد رحمۃ علیہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اگرچہ اسے انزال نہ ہو۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب اذا التقى الختانان... الخ' جلد 1 صفحہ 43) (مسلم' کتاب الحیض' باب بیان ان الجماع... الخ' جلد 1 صفحہ 156) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 347)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کی شرح وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا کہ جب ختنہ ختنہ میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہے، وہی یہاں مراد ہے یعنی جب مشتہات عورت سے صحبت کی جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔ چار شانوں سے چار ہاتھ پاؤں مراد ہیں، اور بیٹھنے کا ذکر اتفاقاً ہے، ورنہ جس صورت سے بھی صحبت ہو غسل واجب ہے۔ بہت چھوٹی غیر مشتہات بچی اور جانور سے صحبت کرنے میں انزال شرط ہے بغیر انزال غسل واجب نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۰۹)

88-وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے۔ پھر شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

(مسلم' کتاب الحیض' باب بیان ان الجماع... الخ' جلد 1 صفحہ 156) (ترمذی' ابواب الطہارات' باب ما جاء اذا التقی الختانان... الخ' جلد 1 صفحہ 30) (مسند احمد جلد 6 صفحہ 47' جلد 6 صفحہ 112)

89-وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مُّعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَمَّا يُوْجِبُ الْغُسْلَ مِنَ الْجِمَاعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنْ مَّا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ فَقَالَ مُعَاذٌ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَأَمَّا الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَتَوَشَّحْ بِهٖ وَأَمَّا مَا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ فَإِنَّهٗ يَحِلُّ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَاسْتِعْفَافُهٗ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُ هٰذَا حَسَنٌ۔ (المعجم الکبیر جلد 20 صفحہ 100' رقم الحدیث: 194) (مجمع الزوائد' کتاب الطہارۃ' باب فی

حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا جو جماع میں غسل کو لازم کرتی ہیں اور ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا اور حائضہ سے کتنا (نفع) حلال ہے تو حضرت معاذ نے فرمایا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا جب ختنہ کی جگہ ختنہ کی جگہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور بہر حال ایک کپڑے میں نماز پڑھنا تو اسے بغل سے نکال کر کندھے پر ڈال دے اور جہاں تک حائضہ سے نفع اٹھانے کے حلال ہونے کا تعلق ہے تو اس سے ازار کے اوپر سے نفع اٹھانا حلال ہے اور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قولہ الماء من الماء' جلد 1 صفحہ 267)

اس سے بھی بچنا افضل ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معجم کبیر میں بیان کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

شرح: پانچ اسباب

احناف کے نزدیک غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب ہیں: "امیر اہلسنت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی نماز کے احکام میں نقل فرماتے ہیں (۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا (۲) احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا (۳) شرمگاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض ہے (۴) حیض سے فارغ ہونا (۵) نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا" (نماز کے احکام، غسل کا طریقہ، ص ۱۰۷)

90-وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ رَخَّصَ بِهَا فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالْاِغْتِسَالِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

(ترمذی' ابواب الطهارات' باب ما جاء ان الماء من الماء' جلد 1 صفحہ 31) (مسند احمد جلد 5 صفحہ 115)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ وہ فتویٰ جو لوگ دیتے ہیں کہ پانی پانی سے ہے۔ یہ رخصت تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی رخصت دی پھر غسل کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو صحیح قرار دیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی شروع اسلام میں بغیر انزال صحبت کرنے سے غسل واجب نہ ہوتا تھا، اب حشفہ غائب ہونے سے غسل واجب ہوگا انزال ہو یا نہ ہو۔ مرقات نے فرمایا کہ اسلام میں اول صرف عقیدۂ توحید فرض ہوا، پھر سورۂ مزمل والی نماز یعنی رات کی، پھر پنج گانہ نماز کی فرضیت سے نماز شب کی فرضیت منسوخ ہوگئی، پھر بعد ہجرت روزے اور زکوۃ وغیرہ فرض ہوئے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۲۵)

91-وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا کیا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

عورت پر غسل واجب ہوگا جب اس احتلام ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں جب وہ پانی (منی) دیکھے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب اذا احتلمت المرأۃ' جلد 1 صفحہ 43) (مسلم' کتاب الحیض' باب وجوب الغسل علی المرأۃ...الخ' جلد 1 صفحہ 146)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کے نام میں اختلاف ہے، کنیت ام سلیم ہے، مالک ابن نضر کے نکاح میں تھیں، ان سے حضرت انس پیدا ہوئے، مالک کے قتل کے بعد ابو طلحہ کے نکاح میں آئیں، اس وقت تک ابو طلحہ مشرک تھے تو آپ نے اس شرط سے نکاح کیا کہ وہ مسلمان ہوجائیں۔

یہ حدیث گزشتہ حدیث کی تفسیر ہے یعنی خواب کی صورت میں بغیر تری دیکھے غسل واجب نہیں خواہ منی ہو یا مذی، کیونکہ کبھی منی پتلے ہونے کی صورت میں مذی محسوس ہوتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو بیبیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے والی ہوں انہیں احتلام بھی نہیں ہوتا، یعنی رب تعالیٰ انہیں زنا کے خیال سے بھی پاک رکھتا ہے یہ ہے ازواج پاک کی عصمت۔

سبحان اللہ! کیسا حکیمانہ جواب ہے۔ مقصد یہ ہے کہ احتلام کی علت یا احتلام کی وجہ منی ہے اور منی عورت میں بھی ہے، لہٰذا احتلام بھی عورت کو ہونا چاہیئے۔ اور منی کا ثبوت یہ ہے کہ کبھی بچہ ماں کی ہم شکل ہوتا ہے جب ماں کی منی باپ کی منی پر غالب ہو۔ ہاتھ کا خاک میں ملنا بدعا نہیں بلکہ عرب والے کبھی محبت میں بھی یہ کلمہ بولتے ہیں۔ جیسے اردو میں منڈی، مشٹنڈی، پنجابی میں رڑ جائیں اوتر جائیں وغیرہ۔

یہ اصلی حالت ہے ورنہ کبھی کمزور مرد کی منی پتلی اور کمزور ہوجاتی ہے اور طاقتور عورت کی منی سفید اور گاڑھی، بچہ ماں باپ کی مخلوط منی سے بنتا ہے جس کے اجزاء زیادہ ہوں گے بچہ اس کی جنس سے ہوگا۔ یعنی اگر عورت کی منی کے زیادہ اجزاء ہیں تو لڑکی ہوگی ورنہ لڑکا، اور رحم میں جس کی منی پہلے گرے گی بچہ اس کی شکل پر ہوگا۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۱۱)

92-وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتّٰى تُنْزِلَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ حَتّٰى يُنْزِلَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ و ابن ماجة والنسائى وابن ابى شيبة وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

جب تک کہ اسے انزال نہ ہوجائے جیسا کہ مرد پر اس وقت تک غسل واجب نہیں ہوتا جب تک اسے انزال نہ ہوجائے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد جلد6 صفحہ 409) (ابن ماجة' ابواب الطهارة' باب فی المرأة تزی فی منامها...الخ' صفحه 45) (نسائی' کتاب الطهارة' باب غسل المرأة تزی فی منامها...الخ' جلد 1 صفحه 42) (مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطهارات' باب فی المرأة تزی فی منامها' جلد 1 صفحه 80)

93۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِىْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِىْ وَصَلِّىْ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ. (بخاری' کتاب الوضوء' باب غسل الدم' جلد 1 صفحه 36)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آتا تھا (یعنی بیماری کا) تو انہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہوجائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

مسئلہ پوچھنے اور دین حاصل کرنے کے لئے، آپ فاطمہ بنت حبیش ابن عبدالمطلب ابن اسد ابن عبدالعزیٰ ابن قصی ابن کلاب ہیں، یہ عبدالمطلب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نہیں وہ تو عبدالمطلب ابن ہاشم ہیں۔

یعنی رحم کے قرب کی کوئی رگ کھل گئی ہے جس سے یہ خون جاری ہوگیا ہے رحم کا خون نہیں ہے، لہٰذا اس کے احکام حیض ونفاس کے سے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت عالم سے مسئلہ پوچھنے میں اور عالم مسئلہ بتانے میں شرم نہ کرے ورنہ دین کی تبلیغ کیسے ہوگی۔

یعنی استحاضہ کی بیماری لگنے سے پہلے تمہیں جن تاریخوں میں حیض آتا تھا وہ ہی تاریخیں اب بھی حیض کی مانو، ان میں نماز وغیرہ چھوڑ دو اور ان تاریخوں کے بعد خون استحاضہ کا شمار کرو اور نماز وغیرہ شروع کردو اور جس عورت کو بالغہ ہوتے ہی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

استحاضہ شروع ہوجائے، حیض کی تاریخیں مقرر نہ ہونے پائیں وہ ہر مہینہ کے اول دس دن حیض شمار کرے اور بیس دن استحاضہ کے کہ اسی میں احتیاط ہے۔ یہاں خون دھوڈالنے سے مراد اگر حیض کا خون ہے تب تو دھوڈالنے سے مراد غسل کرنا ہے کیونکہ حیض جانے پر غسل فرض ہے۔ اور اگر استحاضہ کا خون مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ اپنے بدن و کپڑے سے استحاضہ کا خون دھو کر پھر وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ اس میں غسل واجب نہیں لہٰذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ مستحاضہ حیض کے بعد غسل ضرور کرے گی مگر یہاں صرف خون دھونے کا حکم دیا گیا۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۵۲۳)

بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ

غسل کے طریقہ کا بیان

94- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَآءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِيْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَاَ حَفَنَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھونے سے ابتداء کرتے پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرم گاہ کو دھوتے پھر نماز کی طرح وضو فرماتے پھر پانی لے کر اپنی انگلیاں (سر کے) بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے حتیٰ کہ جب دیکھتے کہ وہ فارغ ہو چکے ہیں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔ پھر باقی جسم پر پانی بہاتے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھوتے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب الوضوء قبل الغسل' جلد 1 صفحہ 39) (مسلم' کتاب الحیض' باب صفة غسل الجنابة' جلد 1 صفحہ 147)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ انبیاء کرام کو احتلام کبھی نہیں ہوتا جیسا کہ طبرانی میں روایت میں ہے ان کی جنابت صرف صحبت سے ہوتی ہے۔ یہ ہاتھ کا دھونا وضو سے پہلے ہے کیونکہ وضو کا ذکر آگے آرہا ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں عموماً بڑے برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا جاتا تھا، اس لئے یہاں ہاتھ دھوئے جاتے تھے، نیز ہاتھ میں گندگی کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

کہ اگر تختہ وغیرہ پر ہوتے تو پاؤں بھی دھو لیتے اور اگر کچی زمین پر ہوتے تو پاؤں غسل کے بعد دھوتے۔

زلفوں والے آدمی کے لئے اب بھی سنت ہے کہ پہلے زلفوں کا خلال کرے اور سر کو دھوئے، پھر تمام جسم کے ساتھ بھی سر پر پانی ڈالے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس سے معلوم ہوا کہ غسل سے پہلے استنجا کرنا بھی سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۱۲)

95۔ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَّصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَاَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب نفض اليدين من غسل الجنابة' جلد 1 صفحہ 41) (مسلم' کتاب الحيض' باب صفة غسل الجنابة' جلد 1 صفحہ 147)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا۔ پھر میں نے آپ کے سامنے کپڑے سے پردہ کیا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مار کر رگڑ کر ملا۔ پھر اسے دھویا پھر کلی کی اور ناک جھاڑا اور اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے دونوں قدمین شریفین کو دھویا۔ پھر میں نے آپ کو کپڑا پکڑایا تو آپ نے نہیں لیا۔ پھر آپ چلے گئے۔ اس حال میں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو جھاڑ رہے تھے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام میمونہ بنت حارث ہلالیہ عامریہ ہے، پہلے آپ کا نام برہ تھا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نام تبدیل فرمایا، زمانہ جاہلیت میں مسعود ابن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں، اس کے بعد ابو رہم کے نکاح میں آئیں، ان کے فوت ہوجانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ ۷ھ میں عمرۂ قضاء کے موقع پر مکہ معظمہ سے دس میل دور مقام سرف میں آپ سے نکاح کیا، اللہ کی شان کہ ۶۱ھ میں نکاح کی جگہ ہی آپ کی وفات ہوئی، آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیوی ہیں، جن کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے نکاح نہیں کیا۔ ام الفضل یعنی عبداللہ ابن عباس کی والدہ اور اسماء بنت عمیس کی آپ ہمشیرہ ہیں، یعنی عبداللہ ابن عباس کی خالہ۔

اگرچہ آپ تہبند باندھ کر غسل فرماتے تھے لیکن پھر بھی آپ چادر تان کر سامنے کھڑی ہوگئیں زیادتی ستر کے لیے۔ لہٰذا چاہیے یہ کہ تہبند باندھ کر غسل میں نہائے، بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں پانی کو ڈھک دیا، مگر یہ درست نہیں۔ (مرقاۃ)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

غسل کی ترتیب یہ ہوئی کہ پہلے ہاتھ دھوئے جائیں، پھر استنجاء، پھر وضو کیا جائے، پھر جسم پر بہایا جائے۔ چونکہ کچی زمین پر غسل فرمایا تھا اس لیے وضوء کے ساتھ پاؤں نہ دھوئے بلکہ بعد میں دھوئے اگر پختہ زمین پر غسل ہو تو پاؤں پہلے دھو لیے جائیں۔ خیال رہے کہ یہاں مسح سر کا ذکر نہیں یا تو حضور نے مسح کیا ہی نہیں کیونکہ سر کے دھلنے میں مسح بھی ہو جاتا ہے، یا مسح کیا تھا مگر ذکر نہیں لہٰذا یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف نہیں جس میں مسح کا ذکر ہے۔

یا اس لئے کہ کپڑا صاف نہ تھا یا آپ جلدی میں تھے، یا وقت گرمی کا تھا، جسم کی تری اچھی معلوم ہوتی تھی، یا اس لئے کہ غسل و وضو کا پانی نہ پونچھنا افضل۔ بہرحال اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پونچھنا ممنوع ہے کیونکہ پچھلی روایتوں میں پونچھنے کا ثبوت بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وضو اور غسل کے بعد جسم پر جو تری رہ جاتی ہے وہ ماء مستعمل نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۱۳)

96- وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرِ رَاْسِيْ فَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ- (مسلم' كتاب الحيض' باب حكم ضفائر المغتسلة' جلد1 صفحه149)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک ایسی عورت ہوں جو اپنے بالوں کو مضبوطی سے باندھتی ہوں تو کیا میں غسل جنابت کے لئے نہیں کھولا کروں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں تجھے اتنا ہی کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین چلو ڈال۔ پھر اپنے اوپر پانی ڈالو تو پاک ہو جاؤ گی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اسی بناء پر فقہاء فرماتے ہیں کہ عورت پر غسل میں سارے بال بھگونا فرض نہیں تمام کی جڑیں بھیگ جانا کافی ہیں۔ اگر مرد کے بال ہوں تو پورے بھگونے پڑیں گے۔ تین بار کی قید یقین حاصل کرنے کے لیے ہے ورنہ اگر ایک لپ سے ہی تمام جڑوں میں پانی پہنچ جائے تو کافی ہے۔ اور اگر تین لپوں میں بھی نہ پہنچے تو ڈالنا ضروری ہے اور اگر اتنے سخت بال بندھے ہوں کہ بغیر کھولے ہوئے تمام کی جڑیں نہ بھیگ سکیں تو کھولنا ضروری ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۱۵)

97- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَائِضًا اُنْقُضِيْ شَعْرَكِ وَاغْتَسِلِيْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب وہ حالت حیض میں تھیں کہ اپنے بالوں کو کھولو پھر غسل کرو۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(ابن ماجۃ' ابواب الطھارۃ' باب فی الحائض کیف تغتسل' جلد 1 صفحہ 47)

98- وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَأْمُرُ النِّسَاءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ فَقَالَتْ اَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ اَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّمَا اَزِيْدُ عَلَى اَنْ اُفْرِغَ عَلَى رَأْسِيْ ثَلَاثَ اِفْرَاغَاتٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم' کتاب الطھارۃ' باب حکم ضفائر المغتسلۃ' جلد1 صفحہ150)

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کے بالوں کو کھولیں تو ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ عورتوں کو یہ حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ اپنے سر (کے بالوں) کو منڈوائیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور میں اس پر کچھ اضافہ نہ کرتی کہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

99- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب الوضوء بعد الغسل' جلد1 صفحہ33) (ترمذی' ابواب الطھارات' باب فی الوضوء بعد الغسل' جلد1 صفحہ30) (نسائی' کتاب الغسل والتیمم' باب ترکِ الوضوء بعد الغسل' جلد1 صفحہ73) (ابن ماجۃ' ابواب الطھارۃ' باب فی الوضوء بعد الغسل' صفحہ43) (مسند احمد جلد6 صفحہ68)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:
کیونکہ غسل سے پہلے وضو فرما لیتے تھے، وہ وضو نماز کے لئے کافی ہوتا تھا، بلکہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کئے بھی غسل کرے اور پھر نماز پڑھ لے تو جائز ہے، کیونکہ طہارت کبریٰ کے ضمن میں طہارت صغریٰ بھی ہو جاتی ہے اور بڑے حدث کے ساتھ چھوٹا حدث بھی جاتا رہتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص ۳۲۲)

100- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل کے ساتھ اپنی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَّاحِدٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم، کتاب الغسل، باب جواز نوم الجنب، جلد1 صفحہ144)

ازواجِ مطہرات پر چکر لگایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی چند بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور سب سے آخر میں غسل فرماتے۔ ظاہر یہ ہے کہ درمیان میں وضو فرماتے ہوں گے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج حضرت خدیجہ، عائشہ، حفصہ، ام حبیبہ، ام سلمہ، سودہ، زینب، میمونہ ام مساکین، جویریہ، صفیہ رضی اللہ عنھن ہیں۔ جن میں حضرت خدیجہ کی موجودگی میں کسی سے نکاح نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتیوں کی طاقت دی گئی اور ایک جنتی میں سو مردوں کی طاقت ہوگی لہٰذا حضور میں چار ہزار مردوں کی طاقت تھی، نیز آپ کے ذمہ بیویوں کے درمیان عدل واجب نہ تھا اپنی طرف سے عدل فرماتے تھے اسی لیے ایک شب میں تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے ورنہ ہم کو ایک کی باری میں دوسری کے پاس جانا درست نہیں۔ بعض نے فرمایا کہ حضور باری والی کی اجازت سے یہ عمل فرماتے ہوں گے مگر یہ درست نہیں۔

(ازمرقاۃ وغیرہ) (مراۃ المناجیح ج۱ ص ۳۳۲)

101- وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰی نِسَآءِهٖ فِیْ لَيْلَةٍ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ غُسْلًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِاغْتَسَلْتَ غُسْلًا وَّاحِدًا فَقَالَ هٰذَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(مسند احمد جلد6 صفحہ391)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات پر ایک رات میں چکر لگایا تو ان میں سے ہر زوجہ کے پاس غسل کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ ایک ہی غسل کر لیتے تو آپ نے فرمایا اس سے زیادہ طہارت اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام اسلم ہے کنیت ابو رافع قبطی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، بدر کے سوا تمام غزوات میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہی نے پہنچائی اور اسی خوشی میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے انہیں آزاد کیا۔ ان کے باقی حالات پہلے گزر چکے ہیں۔

چونکہ ہر دفعہ غسل کے لئے ابو رافع ہی پانی لاتے ہوں گے، اس لئے انہیں اندازے سے پتا لگا کہ آپ ہر بار غسل

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جنابت فرما رہے ہیں۔ تب یہ سوال کیا اس قسم کے اظہار میں اور مسئلہ پوچھنے میں نہ عقلاً کوئی مضائقہ ہے نہ شرعاً، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل شریف سے مسائل معلوم ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر چند بار صحبت کی جائے تو ہر دفعہ نہالینا سنت ہے۔ باقی بحث اسی باب میں پہلے گزر چکی۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۴۶)

بَابُ حُكْمِ الْجُنُبِ

جنبی کے حکم کا بیان

102- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز کی طرح وضو فرماتے۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب الجنبی یتوضا... الخ' جلد 1 صفحہ 43) (مسلم' کتاب الحیض' باب جواز نوم الجنب' جلد 1 صفحہ 144) (ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب الجنب یأکل' جلد 1 صفحہ 29) (ترمذی' ابواب الطهارة' باب فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام' جلد 1 صفحہ 33) (نسائی' کتاب الطهارة' باب وضوء الجنب اذا اراد ان ینام' جلد 1 صفحہ 50) (ابن ماجۃ' ابواب الطهارة' باب من قال لا ینام الجنب حتی یتوضاء... الخ' صفحہ 43) (مسند احمد جلد 1 صفحہ 36)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ بھی سنت مستحبہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۴۶)

103- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم میں سے کوئی شخص حالت جنابت میں سوسکتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں جب وہ وضو کرے اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب الجنبی یتوضاء... الخ' جلد 1 صفحہ 43) (مسلم' کتاب الحیض' باب جواز نوم الجنب' جلد 1 صفحہ 144) (ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب الجنب یأکل' جلد 1 صفحہ 29) (ترمذی' ابواب الطهارات' باب فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام' جلد 1 صفحہ 32) (نسائی' کتاب الطهارة' باب وضوء الجنب اذا اراد ان ینام' جلد 1 صفحہ 50) (ابن ماجۃ' ابواب الطهارات' باب من قال لا ینام الجنب حتی یتوضاء... الخ' صفحہ 74) (مسند

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

احمد جلد 1 صفحہ 17)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

وہ سمجھے یہ تھے کہ شاید فوراً غسل واجب ہے اور کبھی فوراً غسل دشوار ہوتا ہے۔

یہ حکم استحبابی ہے کیونکہ وضو کر کے سونا سنت مستحبہ ہے بغیر وضو سونا نہ حرام ہے نہ مکروہ۔ (مرقاۃ وغیرہ)

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۲۹)

104- وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْيَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنبی کو یہ رخصت دی ہے کہ جب وہ کھانے پینے یا سونے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابو داؤد 'کتاب الطهارة' باب من قال الجنب يتوضا' جلد 1 صفحه 29) (مسند احمد جلد 4 صفحه 320)

105- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونا چاہتے تو وضو فرماتے اور جب کھانے یا پینے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر کھاتے یا پیتے اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی 'کتاب الطهارة' باب اقتصار الجنب على غسل يديه... الخ' جلد 1 صفحه 105)

106- وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَطْعَمُ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ (صحيح ابن خزيمة' جلد 1 صفحه 109' رقم الحديث: 218)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں کھانا چاہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر کھانا تناول فرماتے۔ اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

107- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب فی الجنب یؤخر الغسل' جلد1 صفحہ30) (نسائی' کتاب الطھارۃ' باب فی الجنب اذالم یتوضأ' جلد1 صفحہ51)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہاں فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔تصویر سے مراد جاندار کی تصویر ہے جو بلاضرورت حرمت وعزت سے رکھی جائے۔اور کتے سے مراد بلاضرورت محض شوقیہ طور پر پالا ہوا کتا ہے۔جنبی سے مراد وہ شخص ہے جو بلاضرورت شرعیہ بے غسل رہا کرے۔لہٰذا حدیث پر نہ تو یہ اعتراض ہے کہ کبھی روپیہ پیسہ میں فوٹو ہوتے ہیں جو ہر گھر میں رہتے ہیں، نہ یہ کہ کھیتی یا گھر بار کی حفاظت یا شکار کے لیے کتا پالنا جائز ہے، نہ یہ کہ رات کو جنبی وضو کرکے رات گزار سکتا ہے، نہ یہ کہ اگر ان گھروں میں فرشتے نہیں آتے تو ان لوگوں کی حفاظت یا نامۂ اعمال کی تحریر کون کرتا ہے یا ان کی جان کون نکالے گا۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۳۳۹)

108- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاٰخَرُوْنَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں قرآن پڑھاتے جب آپ جنبی نہ ہوتے۔اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے حسن قرار دیا اور ابن حبان اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب فی الجنب یقرأ القرآن' جلد1 صفحہ30) (ترمذی' ابواب الطھارۃ' باب ما جاء فی الرجل یقرأ القرآن...الخ' جلد1 صفحہ38) (نسائی' کتاب الطھارۃ' باب حجب الجنب من قراۃ القرآن' جلد1 صفحہ52) (ابن ماجۃ' ابواب الطھارۃ' باب ما جاء فی قراۃ القرآن علی غیر طھارۃ' صفحہ44) (مسند احمد جلد1 صفحہ83) (ابن حبان جلد3 صفحہ31' برقم:798)

شرح: جنبی کے احکام

ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا "جنب" کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو "جنابت" کہتے ہیں۔جنب خواہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کرے وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔ نہ زبانی پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے نہ کعبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ نہ کعبہ کا طواف کر سکتا ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطہارۃ، مطلب یوم عرفۃ افضل، ج ۱، ص ۳۴۵۔۳۴۶)

مسئلہ:۔ جنب کو ساتھ کھلانے اس کا جھوٹا کھانے اس کے ساتھ سلام و مصافحہ اور معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ جنب کو چاہیے کہ جلد سے جلد غسل کرے۔

109- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَآ اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کسی حائض اور جنبی کے لئے مسجد کو حلال قرار نہیں دیتا (یعنی مسجد میں داخل ہونے کو حلال قرار نہیں دیتا) اس حدیث کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب فی الجنب یدخل المسجد' جلد1 صفحہ 30) (صحیح ابن خزیمۃ' جماع ابواب فضائل المسجد' باب الزجر عن جلوس الجنب والحائض... الخ' جلد2 صفحہ 284' برقم: 1327)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

انہیں مسجد میں بیٹھنا بھی حرام ہے۔ یہ ہی امام اعظم کا مذہب ہے۔ امام شافعی وغیرہم کے ہاں مسجد سے گزرنا جائز ہے، وہاں ٹھہرنا حرام ہے۔ یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے۔ قرآن کریم میں جو ارشاد ہوا "وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ" وہاں "عابری سبیل" سے مراد مسافر ہے، یعنی جنابت کی حالت میں بغیر غسل نماز کے قریب نہ جاؤ ہاں اگر مسافر ہو اور پانی نہ پاؤ تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو وہاں مسجد سے گزرنا مراد نہیں، لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مالک احکام بنایا ہے فرماتے ہیں میں حلال نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ حلال و حرام حضور کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ (مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۳۸)

110- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے۔ اس حالت میں کہ میں جنبی تھا۔ پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا گھر آیا اور غسل کیا پھر میں آیا تو آپ بیٹھے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں تھے تو میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب الجنب یخرج ویمشی... الخ' جلد 1 صفحہ 42) (مسلم' کتاب الحیض' باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس' جلد 1 صفحہ 162)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ نہ فرمایا کہ میں حضور سے ملا کیونکہ آپ کا ارادہ ملنے کا نہ تھا اتفاقاً ملاقات ہوگئی، آپ تو غسل کرنے جا رہے تھے۔ محبت اور شفقت کی بنا پر نہ کہ چلنے میں امداد لینے کے لیے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا۔

یہ ہے صحابہ کا انتہائی ادب، اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال یہ تھا کہ ناپاکی کی حالت میں مصافحہ وغیرہ سب ممنوع ہے مگر حیاء اور ادب کی وجہ سے اس وقت عرض نہ کرسکے، خیال تھا کہ بعد میں مسئلہ پوچھ لوں گا چونکہ اس کے ناجائز ہونے کا یقین نہ تھا، اس لئے خاموشی اختیار کی۔

یعنی جنابت نجاست حقیقیہ نہیں تاکہ جنبی سے مصافحہ وغیرہ منع ہو۔ خیال رہے کہ کافر بھی نجس نہیں قرآن کریم میں جو مشرکوں کو نجس فرمایا گیا اس سے گندگی اعتقاد مراد ہے۔ اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جنبی کا پسینہ یا جھوٹا نجس نہیں۔ دوسرے یہ کہ غسل جنابت میں دیر لگانا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ جنابت کی حالت میں ضروری کام کاج کرنا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ جنبی سے مصافحہ، معانقہ بلکہ اس کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا جائز۔

احتیاطاً یہ سمجھے ہوئے کہ شاید جنبی پر نجس حقیقی کے احکام جاری ہوں۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص ۳۲۸)

بَابُ الْحَيْضِ
حیض کا بیان

111۔ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَّلٰكِنِّيْ اَسْاَلُ قَالَتْ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ حیض والی عورت کو کیا ہے کہ وہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی تو آپ نے فرمایا کیا تو خارجیہ ہے تو میں نے عرض کیا میں خارجیہ تو نہیں ہوں لیکن میں مسئلہ پوچھ رہی ہوں تو آپ نے فرمایا ہمیں حیض آتا تھا تو ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب فی الحائض لاتقضی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 35) (ترمذی' ابواب الطھارات' باب ماجاء فی الحائض انھا لا تقضی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 34) (بخاری' کتاب الحیض' باب لا یتقضی الحائض الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 46) (نسائی' کتاب الصوم' باب وضع الصیام عن الحائض' جلد 1 صفحہ 319) (مسلم' کتاب الحیض' باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض۔۔۔ الخ' جلد 1 صفحہ 153) (ابن ماجۃ' ابواب الطھارۃ' باب الحائض لا تقضی الصلوٰۃ' صفحہ 46) (مسند احمد جلد 6 صفحہ 231)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی نماز بھی فرض ہے روزہ بھی فرض اور حیض و نفاس دونوں سے مانع، پھر نماز کی قضا کیوں نہیں ہوتی اور روزے کی کیوں ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ کی عقلی حکمتیں پوچھنا برا نہیں، ہاں احکام شرعیہ پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔ فقیر نے ایک کتاب لکھی "اسرار الاحکام" اس میں احکام شریعت و طریقت کی عقلی حکمتیں بیان کی ہیں۔

سبحان اللہ! کیسا ایمان افروز جواب ہے کہ مجھے عقلی حکمتوں سے غرض نہیں ہم تو حکم کے تابع ہیں، چونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی قضا کا حکم دیا نماز کی قضا کا نہیں اس لیے یہ فرق ہو گیا، ہمیں عقلی حکمتوں سے کیا غرض۔ بیمار طبیب کے نسخے پینے کی کوشش کرتا ہے دواؤں کے اوزان سوچنے میں وقت ضائع نہیں کرتا۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ روزے کی قضا میں ندرت ہے کہ سال میں سات آٹھ روزے قضاء کرنے پڑتے ہیں اس لیے اس میں دشواری نہیں اور قضائے نماز میں کثرت ہے کہ ہر مہینہ سات آٹھ دن کی فی دن پانچ نمازیں قضاء کرنی پڑتیں یعنی چالیس بلکہ بعض کو پچاس نمازیں اس میں بہت دشواری ہوتی اس لیے نمازوں کی قضا نہیں روزوں کی ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم! (مرآۃ المناجیح ج ۳ ص ۲۶۰)

112۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ حَدِیْثٍ لَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنی ایک حدیث میں روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض آئے تو وہ نماز نہیں پڑھتی اور نہ روزہ رکھتی ہے اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب ترک الحائض الصوم' جلد 1 صفحہ 44) (مسلم' کتاب الایمان' باب بیان نقصان الایمان' جلد 1 صفحہ 60)

113۔ وَعَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ اُمِّہٖ مَوْلَاۃِ عَائِشَۃَ اُمِّ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ام المومنین ام

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالدِّرَجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ يَسْاَلْنَهَا عَنِ الصَّلٰوةِ فَتَقُوْلُ لَهُنَّ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَآءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبُخَارِيُّ تعليقًا.

المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عورتیں ڈبیہ میں کرسف رکھ کر بھیجتی تھیں جس میں زردی ہوتی تو ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی جلدی نہ کرو جب تک چونے کی طرح سفیدی نہ دیکھ لو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے حیض سے پاکی مراد لیتی تھیں۔ اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعلیقاً بیان کیا۔

(بخاری' کتاب الحیض' باب اقبال المحیض وادبارہ' جلد 1 صفحہ 46) (مؤطا امام مالک' کتاب الطہارۃ' باب طہر الحائض' صفحہ 43) (مصنف عبدالرزاق' کتاب الحیض' باب کیف الطہر' جلد 1 صفحہ 302' برقم: 1159)

شرح: حیض کے رنگ

مسئلہ: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیالا، خالص سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب فی الحیض، ج ۱، ص ۵۳۰)

بَابُ الْاِسْتِحَاضَةِ

استحاضہ کا بیان

114- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضَةٍ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَ فِيْ رواية للبخاري ولكن دعي الصلوة قدر الايام التي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی تھیں۔ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اب ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کا خون آتا ہے پس میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز کو چھوڑ دوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو رگ (خون) ہے حیض نہیں ہے پس جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض چلا جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

كنت تحيضين فيها ثم اغتسلی وصلی۔

روایت کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں لیکن تو نماز چھوڑ دے ان دنوں کی مقدار جن دنوں میں تجھے حیض آتا تھا پھر غسل کر اور نماز پڑھ۔

(بخاری' کتاب الغسل' باب الاستحاضة' جلد 1 صفحہ 44) (مسلم' کتاب الحیض' باب المستحاضة' جلد 1 صفحہ 151)

شرح: اِستحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو استحاضہ کہتے ہیں۔

حیض کم از کم تین دن رات ہے جو اس سے کم ہو وہ استحاضہ ہے، اور زیادہ سے زیادہ حیض ۱۰ دن ہے جو اس سے زائد ہو وہ استحاضہ ہے۔ (الہدایۃ کتاب الطہارات باب الحیض والاستحاضہ المکتبۃ العربیۃ کراچی ۱/۴۶)

115- وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَیْنِ فَقَالَ لَیْسَ ذٰلِكِ بِحَیْضٍ وَّلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَ الْحَیْضُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ عَدَدَ اَیَّامِكِ الَّتِیْ كُنْتِ تَحِیْضِیْنَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ وَتَوَضَّئِیْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

(صحیح ابن حبان جلد 3 صفحہ 265' برقم: 1351)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیش نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ایک ایک اور دو دو مہینہ مہینہ استحاضہ کا خون آتا ہے تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے۔ یہ رگ (کا خون) ہے۔ پس جب حیض آئے تو ان دنوں کی تعداد کے مطابق نماز چھوڑ دے جن دنوں میں تجھے حیض آتا تھا۔ پس جب حیض چلا جائے تو غسل کر اور ہر نماز کے لئے وضو کر۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

116- وَعَنْهَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَیَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

(صحیح ابن حبان جلد 3 صفحہ 266' برقم: 1352)

اور آپ ہی روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ پھر ایک غسل کرے اور پھر ہر نماز کے وقت وہ وضو کرے۔ اس حدیث کو ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: استحاضہ کے احکام

استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ۔ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ استحاضہ والی عورت نماز بھی پڑھے گی۔ روزہ بھی رکھے گی۔ کعبہ میں بھی داخل ہوگی۔ طواف کعبہ بھی کرے گی۔ قرآن شریف کی تلاوت بھی کر سکے گی وضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ بھی لگا سکے گی اور اسی حالت میں شوہر اس سے ہمبستری بھی کر سکے گا۔

(الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب فی الحیض، ج ا، ص ۵۴۴)

اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے، تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (یعنی ایسی صورت میں "معذور" نہیں کہلائے گی) (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۷)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ا تا ۴، بہار شریعت جلد ا حصہ دوم اور سنی بہشتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الْوُضُوْءِ

بَابُ السِّوَاكِ

117۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔ وفی روایۃ لاحمد لامرتھم بالسواك مع کل وضوء وللبخاری تعلیقًا لامرتھم بالسواك عند کل وضوء

ابواب الوضوء

مسواک کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں ہے کہ میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیقاً یہ الفاظ منقول ہیں کہ انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

(بخاری' کتاب الجمعۃ' باب السواک یوم الجمعۃ' جلد 1 صفحہ 122) (مسلم' کتاب الطھارۃ' باب السواک' جلد 1 صفحہ 128) (ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب السواک' جلد 1 صفحہ 7) (ترمذی' ابواب الطھارات' باب ما جاء فی السواک' جلد 1 صفحہ 12) (نسائی' کتاب الطھارۃ' باب الرخصۃ فی السواک بالعشی للصائم' جلد 1 صفحہ 6) (ابن ماجۃ' ابواب الطھارۃ' باب السواک' جلد 1 صفحہ 25) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 245) (بخاری' کتاب الصوم' باب السواک الرطب والیابس' جلد 1 صفحہ 259)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ حضور باذنِ الٰہی احکام کے مالک ہیں، جو چاہیں فرض کریں، جو چاہیں حرام کہ فرماتے ہیں میں فرض کردیتا۔ خیال رہے کہ یہ حدیث امام شافعی کے نزدیک اپنے ظاہر پر ہے مگر ہمارے ہاں ہر نماز سے مراد اس کا وضو ہے یعنی وضو پوشیدہ ہے، کیونکہ ابن خزیمہ، حاکم، بخاری شریف نے "کتاب الصوم" میں انہی ابوہریرہ سے یہی حدیث روایت کی مگر اس میں بجائے "صَلٰوۃٍ کے عِنْدَ کُلِّ وُضُوْءٍ" ہے اور احمد وغیرہ کی روایت ہے "عِنْدَ کُلِّ طُھُوْرٍ" وہ حدیثیں اس کی تفسیر ہیں۔ خیال رہے کہ وضو میں مسواک کی زیادہ تاکید ہے ورنہ وضو کے علاوہ پانچ جگہ اور بھی مسواک سنت ہے جیسا کہ عرض کیا گیا۔ امام احمد کی روایت میں ہے کہ مسواک کی نماز بغیر مسواک کی ستر نمازوں سے افضل ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۵۹)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

118- وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (مؤطا امام مالک' کتاب الطہارۃ' باب ماجآء فی السواک' صفحہ 61)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت پر شاق نہ ہوتا تو آپ ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتے اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

مسواک اور سواک سُوْكٌ سے بنا بمعنی مَلنا، مسواک دانتوں کے ملنے کا آلہ۔ شریعت میں مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ یہ کسی پھول یا پھلدار درخت کی نہ ہو، کڑوے درخت کی ہو، موٹائی چھنگلی کے برابر ہو، لمبائی بالشت سے زیادہ نہ ہو، دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے نہ کہ لمبائی میں، بے دانت والا انسان اور عورتیں انگلی پھیر لیا کریں۔ مسواک اتنے مقام پر سنت ہے: وضوء میں، قرآن شریف پڑھتے وقت، دانت پیلے ہونے پر، بھوک، یا دیر تک خاموشی، یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بو آنے پر۔ احناف کے ہاں مسواک سنتِ وضو ہے نہ کہ سنت نماز، لہٰذا باوضو آدمی نماز کے لیے مسواک نہ کرے۔ امام شافعی کے ہاں سنت نماز ہے نہ کہ سنت وضو اور وجہ ظاہر کہ ان کے ہاں خون وضو نہیں توڑتا تو اگر مسواک سے دانت میں خون نکل بھی آیا تو نماز درست ہوگی۔ لیکن ہمارے ہاں بہتا خون وضو توڑ دیتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۵۹)

119- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقاً.

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے اور رب کی رضا مندی کا باعث ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو سند صحیح کے ساتھ بیان فرمایا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعلیقاً۔

(بخاری' کتاب الصوم' باب السواک الرطب والیابس... الخ' جلد 1 صفحہ 259) (مسند احمد جلد 6 صفحہ 47)

(نسائی' کتاب الطہارۃ' باب الترغیب فی السواک' جلد 1 صفحہ 5)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی اس میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ خیال رہے کہ مسواک سے مسلمان کا مسواک کرنا بنیتِ عبادت مراد ہے، کفار کی مسواک اور مسلمانوں کی عادتاً مسواک اگرچہ منہ تو صاف کردے گی مگر رضائے الٰہی کا ذریعہ نہ بنے گی، نیز اگرچہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسواک میں دنیوی اور دینی بہت فوائد ہیں، مگر یہاں صرف دو فائدے بیان ہوئے۔ یا اس لئے کہ یہ بہت اہم ہیں یا کیونکہ باقی فوائد بھی ان دو میں داخل ہیں۔ منہ کی صفائی سے معدے کی قوت اور بے شمار بیماریوں سے نجات ہے اور جب رب راضی ہوگیا پھر کیا کمی رہ گئی۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۶۳)

120- وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(صحیح ابن حبان' جلد 3 صفحہ 148' برقم: 1066)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں وضو کے ساتھ ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

121- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔ اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اوسط میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(مجمع الزوائد' کتاب الطھارۃ' باب فی السواک نقلًا عن الطبرانی فی الاوسط' جلد 1 صفحہ 221)

122- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَالتِّرْمِذِيَّ۔

حضرت مقدام بن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو کس چیز سے آغاز کرتے تو آپ نے فرمایا مسواک سے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(مسلم' کتاب الطھارۃ' باب السواک' جلد 1 صفحہ 128) (ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب السواک' جلد 1 صفحہ 8)
(نسائی' کتاب الطھارۃ' باب السواک فی کل حین' جلد 1 صفحہ 6) (ابن ماجۃ' ابواب الطھارۃ' باب السواک' صفحہ 25)
(مسند احمد جلد 6 صفحہ 41)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

123- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ مبارک صاف فرماتے تھے۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب السواک' جلد 1 صفحہ 38) (ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب السواک لمن قام باللیل' جلد 1 صفحہ 8) (نسائی' کتاب الطهارة' باب السواک اذا قام من اللیل' جلد 1 صفحہ 5) (ابن ماجة' ابواب الطهارة' باب السواک' صفحہ 25) (مسند احمد جلد 5 صفحہ 382) (مسلم' کتاب الطهارة' باب السواک' جلد 1 صفحہ 128)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی وضو بلکہ استنجے سے بھی پہلے، پھر وضو میں اس کے علاوہ کیونکہ مسواک بیدار ہونے کی بھی سنت ہے اور وضو کی بھی۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۶۱)

124- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا. قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَكْثَرُ اَحَادِيْثِ الْبَابِ تَدُلُّ عَلَى اسْتِحْبَابِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بَعْدَ الزَّوَالِ وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْ كَرَاهَتِهٖ شَيْءٌ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو میں شمار نہیں کرسکتا۔ اس حدیث کو احمد ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا اور اس کی سند میں کلام ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے تعلیقاً روایت کیا ہے۔ اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں اس باب کی اکثر احادیث روزہ دار کے لئے زوال کے بعد مسواک کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور زوال کے بعد اس کے مکروہ ہونے کے متعلق کوئی حدیث ثابت نہیں۔

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 445) (ابوداؤد' کتاب الصیام' باب للصائم جلد 1 صفحہ 322) (ترمذی' ابواب الصوم' باب ما جاء فی السواک للصائم' جلد 1 صفحہ 154) (بخاری' کتاب الصوم' باب السواک الرطب والیابس' جلد 1 صفحہ 259)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ و مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ روزے میں ہر وقت ہر قسم کی مسواک بلاکراہت جائز ہے زوال سے پہلے کرے یا بعد، تر مسواک کرے یا خشک، بہرحال بلاکراہت درست ہے۔ خیال رہے کہ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ روزے دار کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے کیونکہ وہاں لفظ خلوف ہے نہ کہ لفظ بخر۔ خلوف منہ کی وہ بو ہے جو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے منہ میں پیدا ہو جاتی ہے وہ مسواک سے نہیں جاتی جیسا کہ بارہا کا مشاہدہ ہے۔ رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طور والا واقعہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیات سے ہے کہ آپ نے روزہ میں مسواک کر لی، پھر توریت لینے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا اے موسیٰ دس روزے اور رکھو تا کہ پھر وہی مہک پیدا ہو جو مسواک سے جاتی رہی ہے ورنہ مسواک سے روزے کی قضا اور پھر دس روزے رکھنے کا حکم کسی امام کے ہاں نہیں، امام شافعی کے ہاں زوال کے بعد روزے میں مسواک مکروہ ہے اور امام احمد کے ہاں آخری دن میں مکروہ مگر مذہب حنفی بہت قوی ہے۔ چنانچہ دارقطنی میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے دار کا بہترین مشغلہ مسواک ہے۔ طبرانی میں حضرت عبدالرحمن ابن غنم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ ابن جبل سے پوچھا کیا میں روزے میں مسواک کر سکتا ہوں فرمایا ہاں پوچھا دن کے کس حصہ میں فرمایا ہر حصہ میں۔ خیال رہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو رب تعالیٰ کو ایسی ہی پیاری ہے جیسے غازی کے قدم کی گرد و غبار، اگر غازی اپنے قدموں پر ویسے ہی خاک ڈال لے تو ثواب ملتا نہیں اور اگر وہ قدموں کی دھول جھاڑ دے تو ثواب گھٹتا نہیں، ایسے ہی اگر وہ روزہ دار بہ تکلف منہ میں بو پیدا کر لے تو ثواب ملتا نہیں اور اگر مسواک کرے تو ثواب گھٹتا نہیں اسی لیے بیہقی، ابن حبان، طبرانی وغیرہ میں عام صحابہ کا یہ عمل بیان ہوا کہ وہ حضرات روزے میں ہر وقت مسواک کر لیتے تھے۔ اس کی پوری تحقیق یہاں مرقاۃ میں دیکھو۔

اس حدیث کو ترمذی نے حسن فرمایا اور احمد و ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۲۳۵)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد ۱ تا ۲، جلد ۲۳، مراۃ المناجیح ج ۱، بہار شریعت جلد ۱ حصہ دوم اور سنی بہشتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ — وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

125- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاِنَّ حَفَظَتَكَ لَا تَبْرَحُ تَكْتُبُ لَكَ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى تَحْدُثَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ جب تم وضو کرنے لگو تو بسم اللہ کہہ لیا کرو کیونکہ نگہبان فرشتے جب تک تم فارغ نہ ہو گے برابر تمہاری نیکیاں لکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تم اس وضو سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الصَّغِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بے وضو ہو جاؤ۔ طبرانی نے اسے صغیر میں روایت کیا ہے اور ہیثمی فرماتے ہیں: اس کی اسناد حسن ہیں۔

(مجمع الزوائد' کتاب الطهارة' باب التسمية عند الوضوء' جلد 1 صفحه 220) (المعجم الصغير للطبرانی جلد 1 صفحه 73' قال حدثنا احمد بن مسعود الزنبری... الخ)

شرح: وضو کی سنتیں

وضو میں سولہ چیزیں سنت ہیں۔ (۱) وضو کی نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کرنا (۶) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۸) داڑھی کا انگلیوں سے خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۱۱) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) داڑھی کے جو بال منہ کے دائرہ کے نیچے ہیں ان پر گیلا ہاتھ پھرا لینا (۱۴) اعضا کو لگاتار دھونا کہ ایک عضو سوکھنے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھولے (۱۵) کانوں کا مسح کرنا (۱۶) ہر مکروہ بات سے بچنا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الفصل الثانی فی سنن الوضوء، ج۱، ص۶۔۸)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۱ تا جلد ۴، مراۃ المناجیح ج۱، بہار شریعت جلد ۱ حصہ دوم، جنتی زیور، سنی بہشتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

126- عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِاِنَآءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

وضو کے طریقہ میں وارد شدہ روایات کا بیان

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حمران روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے (پانی کا) برتن منگایا پس اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر ان کو دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' کلی کی اور ناک جھاڑا۔ پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے آپ سے کلام نہ کیا (یعنی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خیالات کو منتشر نہ ہونے دیا)۔ تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب الوضوء ثلاثًا' جلد 1 صفحہ 27) (مسلم کتاب الطہارۃ' باب صفۃ الوضوء وکمال جلد 1 صفحہ 120)

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ا کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

127- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَاَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

اکٹھے کلی کرنے اور ناک جھاڑنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور ان کو صحابیت کا شرف حاصل ہے۔ ان سے کہا گیا کہ ہمیں وضو کر کے دکھایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے تو انہوں نے ایک برتن (میں پانی) منگایا۔ برتن ٹیڑھا کر کے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ داخل کر کے پانی لیا تو ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ یہ عمل تین بار کیا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور تین بار چہرہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور دونوں کلائیوں کو کہنیوں سمیت دو دو بار دھویا۔ پھر برتن سے ہاتھ بھگو کر سر پر سامنے سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے آگے کی طرف ہاتھ پھیرا۔ پھر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ اسی طرح ہے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب من مضمض واستنشق... الخ' جلد 1 صفحہ 31) (مسلم' کتاب الطہارۃ' باب آخر فی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صفۃ الوضوء' جلد1 صفحہ123)

128- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَّجَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ۔ رَوَاهُ الدارمي وابن حبان والحاكم وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا اور کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جمع کیا (یعنی ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور اسی کے باقی ماندہ پانی سے ناک میں پانی ڈالا۔

(سنن دارمی' کتاب الصلوٰۃ' باب الوضوء مرّۃ مرۃ' صفحہ94) (ابن حبان جلد3 صفحہ150' رقم الحدیث:1073)

(مستدرک حاکم' کتاب الطہارۃ' باب الوضوء مرتین... الخ' جلد1 صفحہ150)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

استنشاق: ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا۔ ردالمحتار میں بحرالرائق سے ہے: الاستنشاق اصطلاحا ایصال الماء الی المارن ولغۃ من النشق وھو جذب الماء ونحوہ بریح الانف الی داخلہ۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱/ ۷۸، ۷۹)

اصطلاح میں استنشاق کا معنی ناک کے نرم حصہ تک پانی پہنچانا۔ اور لغت میں یہ لفظ نشق سے لیا گیا ہے جس کا معنی پانی اور اس جیسی چیز کو سانس کے ذریعہ ناک کے اندر کھینچنا۔

اُسی میں قاموس سے ہے:

المارن مالان من الانف۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۷۹)

مارن ناک کا وہ حصہ ہے جو نرم ہے۔

اور یہ یونہی ہوسکے گا کہ پانی لے کر سونگھے اور اوپر کو چڑھائے کہ وہاں تک پہنچ جائے لوگ اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اوپر ہی اوپر پانی ڈالتے ہیں کہ ناک کے سرے کو چھو کر گر جاتا ہے بانسے میں جتنی جگہ نرم ہے اس سب کو دھونا تو بڑی بات ہے ظاہر ہے کہ پانی کا بالطبع میل نیچے کو ہے اوپر بے چڑھائے ہرگز نہ چڑھے گا افسوس کہ عوام تو عوام بعض پڑھے لکھے بھی اس بلا میں گرفتار ہیں۔ کاش استنشاق کے لغوی ہی معنی پر نظر کرتے تو اس آفت میں نہ پڑتے استنشاق سانس کے ذریعہ سے کوئی چیز ناک کے اندر چڑھانا ہے نہ کہ ناک کے کنارہ کو چھو جانا وضو میں تو خیر اس کے ترک کی عادت ڈالے سے سنت چھوڑنے ہی کا گناہ ہوگا کہ مضمضہ واستنشاق بمعنی مذکور دونوں وضو میں سنتِ مؤکدہ ہیں کما فی الدرالمختار (جیسا کہ درمختار میں ہے۔)، اور سنت مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو عتاب ہی کا استحقاق ہو مگر بارہا ترک سے بلاشبہ گناہگار ہوتا ہے کما فی ردالمحتار وغیرہ من الاسفار (جیسا کہ معتبر کتاب ردالمحتار وغیرہ میں ہے۔) تاہم وضو ہو جاتا ہے اور غسل تو ہرگز

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اُترے ہی گا نہیں جب تک سارا منہ حلق کی حد تک اور سارا ارم بانسہ تک ہڈی سے کنارہ تک پانی سے دھل جائے یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر ناک کے اندر کثافت جمی ہے تو لازم کہ پہلے اسے صاف کرلے ورنہ اس کے نیچے پانی نے عبور نہ کیا تو غسل نہ ہوگا۔

درمختار میں ہے:

فرض الغسل غسل انفه حتى ما تحت الدرن ۔ (الدر المختار، کتاب الطہارۃ، مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۲۸)

غسل میں ناک کا دھونا فرض ہے یہاں تک کہ وہ حصہ بھی جو کثافت اور میل کے نیچے ہے۔

(الفتاوی الرضویۃ، ج ۱۔ ۲، ص ۵۹۴)

بَابٌ فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

129- عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَوَضَّآ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّاَفْرَدَ الْمَضْمَضَةَ مِنَ الْاِسْتِنْشَاقِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ. رَوَاهُ ابْنُ السَّكَنِ فِيْ صِحَاحِهٖ۔

(تلخیص الحبیر جلد 1 صفحہ 79)

مضمضہ اور استنشاق علیحدہ علیحدہ کرنے کا بیان

حضرت ابو وائل شقیق بن سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں علی بن ابو طالب اور عثمان بن عفان کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے تین تین بار وضو کیا اور کلی اور ناک میں پانی الگ الگ چلو سے ڈالا پھر فرمایا ہم نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ اس حدیث کو ابن سکن نے اپنی صحاح میں بیان کیا۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قلت: حضرت محقق رحمہ اللہ تعالیٰ کا مطمحِ نظر یہ ہے کہ چلو کے لفظ سے وحدت کا مفہوم الگ کردیں، اس پر ان کا استناد اس سے ہے کہ یہاں وضوئے مسنون کی نقل ہو رہی ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ مضمضہ اور استنشاق کا ذکر ہے۔ اور مسنون تین بار دھونا ہے تو وحدت کیسے مراد ہوسکتی ہے۔ اس کا معنی بس یہ ہے کہ ہر عمل کے لئے نیا پانی لیا۔ اور یہ اس سے اعم ہے کہ ایک بار لیا یا چند بار لیا تو ان کے قول "پانی کا ایک چلو لے کر اس سے مضمضہ اور استنشاق کیا" کا معنی یہ ہوگا کہ دونوں کے لئے جدید پانی لیا اگرچہ چند بار۔ تو وہ یہ نہیں بتاتا کہ مضمضہ اور استنشاق دونوں ایک ہی پانی میں ہوا جیسا کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے قائل ہیں۔ یہ ہے حضرت محقق کی مراد۔ اور وہ ہمارے زیر بحث مسئلہ میں بھی کارآمد ہے اگرچہ ان کا کلام ایک دوسرے مسئلہ کے تحت ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اقول: لکن فیہ بعد لا یخفی والمحقق عارف بہ ولذا قال یجب صرفہ لکن الشان فی ثبوت الوجوب وما استند بہ سیاق الکلام علیہ۔

اقول: لیکن اس میں نمایاں بعد ہے۔ اور حضرت محقق اس سے واقف ہیں اسی لئے فرمایا: "اسے پھیرنا" واجب ہے۔ لیکن مشکل معاملہ ثبوت وجوب ہے اور جس سے انہوں نے استناد فرمایا اس پر آگے کلام ہوگا۔

(الفتاوی الرضویہ، ج ا۔ ۲، ص ۸۶۳)

بَابُ مَا يُسْتَفَادُ مِنْهُ الْفَصْلُ

130۔ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهُ (ترمذی' ابواب الطہارۃ' باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان' جلد1 صفحہ17)

ان روایات کا بیان جن سے مضمضہ اور استنشاق الگ الگ چلوؤں سے سمجھا جاتا ہے

حضرت ابو حیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پس انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا۔ حتی کہ انہیں خوب صاف کیا۔ پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا اور تین بار چہرہ دھویا اور تین بار دونوں بازوؤں کو دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور اپنے وضو کا بچہ ہوا پانی حالت قیام میں پیا۔ پھر فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ تمہیں دکھاؤں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام عمرو ابن نصر، کنیت ابوحیہ ہے، ہمدان کے باشندے ہیں، تابعی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔

صاف معلوم ہوا کہ اعضاء کا دھونا تین تین بار سنت ہے مگر مسح ایک ہی بار۔ یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے۔

یعنی مع ٹخنوں کے تین بار دھوئے۔ اِلٰی بمعنی مع ہے اور چونکہ پہلے تین تین بار کا ذکر ہو چکا ہے اس لیے یہاں ذکر نہ کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

معلوم ہوا کہ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا سنت ہے، چونکہ اس پانی سے ایک عبادت ادا کی گئی اس لئے یہ برکت والا بھی ہے اور حرمت والا بھی، جیسے آب زمزم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدم سے پیدا ہوا اس لئے اس کی بھی حرمت ہے وہ بھی کھڑے ہو کر پیا جاتا ہے، صحابہ کبار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا غسالہ پیتے اور آنکھوں سے لگاتے تھے۔ بعض مریدین اپنے پیر کا جھوٹا پانی اور ان کا دیا ہوا تبرک کھڑے ہو کر کھاتے پیتے ہیں اس احترام کی اصل یہ احادیث ہیں۔

یعنی مجھے اس وقت وضو کی ضرورت نہ تھی تمہاری تعلیم کے لیے تمہیں وضو کر کے دکھایا۔ معلوم ہوا کہ عملی تبلیغ بھی ضروری ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۸۹)

131- وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ رَاَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللہ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاُتِیَ بِمِیْضَاةٍ فَاَصْغَاهَا عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِی الْمَآءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی ثَلَاثًا وَّغَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰی ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاَخَذَ مَآءً فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَیْهِ فَغَسَلَ بُطُوْنَهُمَا وَظُهُوْرَهُمَا مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّآئِلُوْنَ عَنِ الْوُضُوْءِ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ.

(ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیه وسلم جلد 1 صفحه 15)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ سے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پانی منگایا تو آپ کے پاس لوٹا لایا گیا تو آپ نے اسے ٹیڑھا کر کے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا تو تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ کو دھویا پھر اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ کو تین تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا پھر اپنے دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا وضو کے بارے میں سوال کرنے والے کہاں ہیں۔ میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

132- وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ نَجِیْحٍ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِیِّ قَالَ رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِالزَّاوِیَةِ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِیْ عَنْ وُّضُوْءِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ کَانَ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ کُنْتَ

حضرت راشد بن نجیح ابو محمد حمانی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زاویہ (مقام) میں دیکھا تو ان سے کہا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں خبر دیں کہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تُوَضِّئُهُ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأُتِيَ بِطَسْتٍ وَقَدَحٍ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَكْفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَانْعَمَ غَسْلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً غَيْرَ اَنَّهٗ اَمَرَّهُمَا عَلٰى اُذُنَيْهِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (المعجم الاوسط جلد 3صفحه 428' رقم الحديث:2926) (مجمع الزوائد'كتاب الطهارة' باب ما جآء في الوضوء نقلاً عن الطبراني في الاوسط' جلد 1 صفحه231)

آپ وضو کیسے کرتے تھے کیونکہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ انہیں وضو کرایا کرتے تھے تو انہوں نے کہا ہاں تو انہوں نے وضو کا پانی منگایا تو ان کے پاس ایک طشت اور پیالہ (میں پانی) لایا گیا اور ان کے سامنے رکھ دیا گیا تو انہوں نے اسے ٹیڑھا کر کے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور خوب اچھی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ (برتن سے) نکال کر اسے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں پر پھیرا اور ان کا مسح کیا۔ اس حدیث کو امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اوسط میں بیان کیا اور علامہ ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
انہیں مراتب کو طہارت میں لحاظ کیجئے تو جس عضو کا جتنا دھونا فرض ہے اُس کے ذرّے ذرّے پر ایک بار پانی تقاطر کے ساتھ اگرچہ خفیف بہہ جانا مرتبہ ضرورت میں ہے کہ بے اس کے طہارت ناممکن اور تثلیث مرتبہ حاجت میں ہے یوں ہی وضو میں منہ دھونے سے پہلے کی سنن ثلاث کہ یہ چاروں مؤکدات ہیں اور ان کے ترک میں ضرر من زاد او نقص فقد تعدی وظلم (جس نے اس سے زیادہ یا کم کیا تو اس نے حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔ ت) اور ہر بار پانی بفراغت بہنا جس سے کمال تثلیث میں کوئی شبہ نہ گزرے اور ہر ہر ذرہ عضو پر غور و تامل کی حاجت نہ پڑے یہ منفعت ہے اور غرہ و تحجیل ف کی اطاعت زینت اور کسی عضو کو قصداً چار بار دھونا فضول۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۱، ۲، ص ۷۸۴)

بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ
داڑھی کے خلال کا بیان

133- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ خَلَّلَ

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لِحْيَتَهُ بِالْمَآءِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.
(مسند احمد جلد6 صفحہ234)

فرماتے تو پانی کے ساتھ اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرماتے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: احناف کے نزدیک:

داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔ جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو، اس کا طریقہ یہ ہے کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے سے نکالے"۔ (درمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب السواک، ج۱، ص ۲۵۵)

بَابُ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

انگلیوں کے خلال کا بیان

134- عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَآئِمًا. رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ الْقَطَّانِ.

حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وضو کے متعلق خبر دیجئے فرمایا وضو پورا کرو انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک کے پانی میں مبالغہ کرو مگر جب تم روزہ دار ہو۔ اسے اصحاب اربعہ نے روایت کیا اور ترمذی ابن خزیمہ بغوی اور ابن قطان نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الطہارۃ' باب فی الاستنثار' جلد1 صفحہ19) (ترمذی' ابواب الطہارات' باب فی تخلیل الاصابع' جلد1 صفحہ16) (نسائی' کتاب الطہارۃ' باب الامر بتخلیل اللحیۃ' جلد1 صفحہ30) (ابن ماجہ' ابواب الطہارۃ' باب تخلیل الاصابع' صفحہ35) (صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الطہارۃ' جلد1 صفحہ78' رقم الحدیث:150)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام لقیط ابن عامر ابن صبرہ ہے، کنیت ابورزین عقیلی ہیں، مشہور صحابی ہیں، طائف والوں میں آپ کا شمار ہے۔ یعنی اعضاء پورے دھوؤ اور تین تین بار دھوؤ ہاتھوں، اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو، اگر پاؤں کی انگلیاں چپٹی ہوئی ہوں کہ بغیر خلال ان میں پانی نہ پہنچے تو خلال ضروری ہے، ورنہ سنت۔ حق یہ ہے کہ ہاتھوں کی انگلیوں میں بھی خلال کرنا چاہیے، اس خلال میں چھنگلی شرط نہیں جیسے بھی ہوجائے کافی ہے۔ ناک میں پانی بانسے تک پہنچانا ضروری ہے حتی کہ غسل میں فرض ہے اور اتنا چڑھانا کہ حلق میں اتر جائے بہتر ہے مگر روزے کی حالت میں صرف بانسے تک پہنچائے، اگر حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ (اشعۃ اللمعات) (مراۃ المناجیح ج۱ ص ۳۸۴)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

135- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ و ابن ماجة والتِّرْمَذِيُّ وحسنه التِّرْمَذِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

(ترمذی' ابواب الطهارة' باب فی تخليل الاصابع' جلد 1 صفحه 16) (ابن ماجه' ابواب الطهارة' باب تخليل الاصابع' صفحه 35) (مسند احمد جلد 1 صفحه 287)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

بہتر یہ ہے کہ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے ساتھ کرے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال پاؤں دھونے کے ساتھ کرے لیکن اگر یہ دونوں خلال پاؤں دھوکر کے جب بھی جائز کیونکہ واؤ صرف جمع چاہتا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۸۵)

بَابٌ فِيْ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ

کانوں کے مسح کا بیان

136- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ وَخَالَفَ بِاِبْهَامَيْهِ اِلٰى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ مَنْدَةَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پس ایک چلو لے کر اپنا چہرہ دھویا پھر ایک چلو لے کر اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو لے کر اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو لے کر اپنے سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے بیرونی حصہ پر اپنے انگوٹھوں کو پھیرا اور ان کے بیرونی اور اندرونی حصہ کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو لے کر اپنا دایاں پاؤں دھویا پھر ایک چلو لے کر اپنا بایاں پاؤں دھویا۔ اس حدیث کو ابن حبان اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا۔ ابن خزیمہ اور ابن مندہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' جلد 3صفحه 154' رقم الحديث: 1083) (صحیح ابن خزیمه' کتاب الطهارة' جلد 1 صفحه 77' برقم:148) (تلخيص الحبير' باب سنن الوضوء' جلد 1 صفحه 90)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

کلمہ کی انگلی کہ کفار عرب سبابہ کہتے تھے، یعنی گالیاں دینے والی انگلی، چونکہ گالی گلوچ کرتے وقت اس انگلی سے اشارہ کرتے جاتے تھے اس لیے اس کا یہ نام رکھا تھا۔ اسلام نے اس کا نام سباحہ یا مسبحہ رکھا یعنی تسبیح پڑھنے والی انگلی، اور اردو زبان میں اسے کلمے کی انگلی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انگلی تسبیح اور کلمے میں استعمال ہوتی ہے کہ پہلے اسی پر شمار کی جاتی ہے۔

یعنی سر کے مسح کے بعد اسی پانی سے نہ کہ دوسرے پانی سے، لہٰذا یہ حدیث حنفیوں کی دلیل ہے۔ امام شافعی کے ہاں کان کا اندرونی حصہ منہ کے ساتھ دھویا جاتا ہے اور بیرونی حصے کا سر کے ساتھ مسح ہوتا ہے۔ یہ حدیث ان کے خلاف ہے، نیز ایک ہی عضو کا دھلنا اور مسح خلاف قانون ہے۔ غسل و مسح جمع نہیں ہونا چاہیے۔ بعض آئمہ کے نزدیک کان کے مسح کے لیے الگ پانی لیتے ہیں یہ حدیث ان کے بھی خلاف ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۸۵)

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں دائیں جانب (سے آغاز کرنے کا) بیان

137- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِمَيَامِنِكُمْ. رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے آغاز کرو۔ اس حدیث کو چار محدثین نے بیان کیا اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب اللباس' باب فی الانتعال' جلد 2 صفحه 215) (ابن ماجة' ابواب الطهارة' بفب التيمن فى الوضوء' صفحه 33) (ابن خزيمة' كتاب الطهارة' جلد 1 صفحه 91' رقم الحديث: 178)

شرح: پیارے بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدھی طرف سے وضو کرنا پسند فرماتے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وضو کرتے وقت پہلے سیدھا ہاتھ مبارک دھوتے پھر بایاں۔ اسی طرح پاؤں مبارک دھوتے وقت بھی یہی ترتیب ملحوظ رکھا کرتے۔ نیز اس حدیث پاک میں کنگھا اور نعلین شریفین کے بارے میں بھی سیدھی ہی جانب سے شروع کرنا منقول ہوا۔ یعنی سر اقدس اور داڑھی مبارک میں جب کنگھا فرماتے تو پہلے سیدھی جانب سے شروع کرتے، پھر بائیں جانب۔ نیز نعلین شریفین پہنتے وقت بھی پہلے سیدھے قدم مبارک کو نعل پاک میں داخل فرماتے پھر بائیں قدم مکرم کو۔ صرف ان تین کاموں ہی کی تخصیص نہیں، جتنے بھی تکریم کے کام ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدھی جانب سے ہی شروع

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کرنا پسند فرماتے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا کہے

138۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

(مسلم' کتاب الطھارۃ'باب الذکر المستحب عقب الوضوء' جلد1صفحہ122) (ترمذی' ابواب الطھارات' باب مایقال بعدالوضوء' جلد1صفحہ18)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو اچھی طرح وضو کرے پھر کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے اسے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزہ لوگوں سے بنادے۔

شرح: مُفسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:
یعنی اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کا حشر ابوبکر صدیق کے غلاموں میں فرمائے گا کہ وہ ان سرکار کے ساتھ جنت میں جائے گا اور جیسے انہیں ہر دروازہ سے پکارا جائے گا کہ ادھر سے آؤ ایسے ہی ان کے صدقے میں اسے بھی لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ آٹھوں دروازے کھلنا حضرت صدیق اکبر کی خصوصیات میں سے ہے جیسا کہ ان کے فضائل میں آئے گا کیونکہ ان کا یہ داخلہ ان کے صدقے سے ہے۔ خیال رہے کہ اگرچہ ہر جنتی داخل ایک ہی دروازہ سے ہوگا مگر ہر دروازہ سے پکارا جانا اس کی عزت افزائی کے لئے ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ص ۲۷۷)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کا بیان

139۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے موزے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

اتاروں تو آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو میں نے ان کو باوضو پہنا تھا۔ پھر آپ نے ان دونوں پر مسح کیا۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب اذا دخل رجلیه' جلد 1 صفحہ 33) (مسلم' کتاب الطہارۃ' باب المسح علی الخفین' جلد 1 صفحہ 134)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ مسح موزے پر ہوتا ہے نہ کہ موزے میں، نیز چمڑے کے موزے پر مسح ہوگا نہ کہ باریک کپڑے یا سوت کے اس لئے مصنف نے علیٰ اور خُفَّین ارشاد فرمایا۔ خیال رہے کہ موزے کا مسح اشارۃً قرآن شریف سے اور صراحۃً بے شمار احادیث سے ثابت ہے، لہٰذا اس کا انکار گمراہی ہے۔ حضرت انس سے پوچھا گیا کہ اہل سنت کی علامت کیا ہے، فرمایا "تَفْضِيْلُ الشَّيْخَيْنِ وَحُبُّ الْخَتَنَيْنِ وَالْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ"۔ خواجہ حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے ستر صحابہ سے ملاقات کی سب موزوں پر مسح کے قائل تھے۔ امام کرخی فرماتے ہیں کہ مسح کے منکر کے کفر کا اندیشہ ہے کیونکہ موزے کا مسح متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ خیال رہے کہ ابن عباس و عائشہ صدیقہ نے اولاً اس مسح کا انکار کیا تھا، پھر تمام صحابہ کی موافقت فرمائی، حضرت عائشہ صدیقہ بھی مسح کی قائل ہیں۔ وہ جو کہا جاتا ہے کہ آپ فرماتی ہیں میرا پاؤں کٹ جائے تو اچھا موزے پر مسح کرنے سے، یہ محض غلط اور بناوٹی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۸۵)

140- عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَلْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ

(مسلم' کتاب الطہارۃ' باب التوقیت فی المسح علی الخفین' جلد 1 صفحہ 135)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھوں تو آپ نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو پس بے شک وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ پس ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مدت مسح مقرر فرمائی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ تابعی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں پیدا ہو چکے تھے، آپ کے والد ہانی صحابی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی کنیت ابوشریح رکھی، حضرت علی مرتضی کے مخصوص ساتھیوں میں سے ہیں۔

ظاہر یہ ہے کہ آپ کا سوال مدت مسح کے متعلق تھا نہ کہ طریقۂ مسح یا دلائل مسح کے متعلق، جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے۔ یعنی مسافر بحالت سفر ایک بار موزے پہن کر مسلسل تین دن ورات مسح کر سکتا ہے۔ اور مقیم ایک دن ورات۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مالک احکام ہیں کہ علی مرتضی نے اس مدت کی تعیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی۔ دوسرے یہ کہ مدتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو اول سے آخر تک ایک حال پر رہیں، یعنی مثلاً پہنتے وقت بھی مقیم ہوں اور آخر تک مقیم رہیں۔ اگر پہنتے وقت تو مقیم تھا مگر مدت ختم ہونے سے پہلے مسافر ہو گیا تو اب مسافر کی مدت پوری کرے گا۔ یوں ہی مسافر اگر مقیم ہو جائے تو مقیم کی مدت پوری کرے۔ تیسرے یہ کہ مسح کی مدت حدث کے وقت سے شروع ہوگی کہ نہ پہننے کے وقت سے، نہ مسح کے وقت سے۔ چوتھے یہ کہ شرعًا مسافر وہ ہے جو تین دن کی راہ کا سفر کرے اس سے کم سفر سے مسافر نہ ہوگا۔ ورنہ ایک دن مسافت کا مسافر اس حدیث پر عمل نہیں کر سکتا، حالانکہ حدیث ہر مسافر کو عام ہے۔ اس کی تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص۲۸۵)

141- وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهِنَّ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ الشَّافِعِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح میں مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات مدت مقرر فرمائی۔ اس حدیث کو ابن جارود اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے بیان کیا اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خطابی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

(المنتقى لابن جارود صفحه 39' رقم الحديث: 87) (تلخيص الحبير' باب المسح على الخفين' جلد 1 صفحه 157)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کا نام شریف نفیع ہے، ثقفی ہیں، مشہور صحابی ہیں، غزوۂ طائف میں ایمان لائے، آخر عمر شریف میں بصرہ میں قیام رہا، ۴۹ھ میں وہیں وفات پائی۔

اس کی پوری شرح اور اس سے مسائل کا استنباط پہلے گزر چکا۔ عام علماء کا یہی قول ہے کہ مسافر تین دن سے زیادہ اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مقیم ایک دن سے زیادہ مسح نہیں کر سکتے۔ ہاں حنفیوں کے نزدیک یہ مدت حدث کی وقت سے شروع ہو گی۔

منتقی ابن تیمیہ حنبلی کی کتاب ہے۔ (مرقاۃ) شیخ فرماتے ہیں کہ یہ خطابی کی تصنیف ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۸۷)

142- وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَحَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم سوائے جنابت کے تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں۔ لیکن پاخانے' پیشاب اور نیند سے موزے نہ اتاریں۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ترمذی خطابی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے حسن قرار دیا۔

(مسند احمد جلد 4صفحه 239 - 240) (ترمذی' ابواب الطهارات' باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم' جلد 1صفحه 27) (نسائی' کتاب الطهارة' باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر' جلد 1 صفحه 32) (صحیح ابن خزیمة' کتاب الطهارة' جلد 1 صفحه 99' رقم الحدیث: 196) (تلخیص الحبیر' باب المسح علی الخفین جلد1 صفحه 157)

شرح: مُفسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

مشہور صحابی ہیں، قبیلہ بنی مراد سے ہیں، کوفہ میں قیام رہا، حضور کے ساتھ بارہ غزووں میں شریک رہے۔

یہ حکم اجازت کا ہے نہ کہ وجوبی، کیونکہ مسافر کو تین دن تک مسح کرنا جائز ہے۔

یعنی حدث اصغر میں موزوں کا مسح درست اور حدث اکبر میں ناجائز، غسل میں پاؤں دھونا ہی فرض ہیں۔ اس عبارت میں عجیب لطف ہے کہ اِلَّا نے نفی توڑ کر ثبوت کیا، پھر لٰکِنْ نے اِلَّا کا ثبوت توڑ کر نفی پیدا کی، اس پر نحویوں نے معرکۃ الآرا بحثیں کی ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۸۷)

143- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصہ کی بہ نسبت نیچے والے حصے پر مسح کرنا بہتر ہوتا حالانکہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب کیف المسح' جلد1 صفحه 22)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر والے حصے پرمسح فرماتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ موزوں کے صرف ظاہر پر مسح ہوگا نہ کہ تلے پر جیسا کہ ہمارے امام صاحب کا قول ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر عقل حکم شرع کے خلاف ہو تو عقل مردود ہے، اور حکم شرع مقبول۔ دیکھو حضرت علی کی عقل کہتی تھی کہ موزے کے نیچے مسح ہونا چاہیئے کیونکہ زمین سے وہی حصہ لگتا ہے اور گندگی سے وہی قریب رہتا ہے مگر حکم شرعی کے مقابل آپ نے اپنی رائے چھوڑ دی۔ امام اعظم فرماتے ہیں کہ اگر دین رائے سے ہوتا تو میں پیشاب سے غسل واجب کرتا اور منی سے وضو کیونکہ پیشاب بالاتفاق نجس ہے اور منی بعض علماء کے ہاں پاک بھی ہے۔ اور میں لڑکی کو لڑکے سے دگنی میراث دیتا کیوں کہ لڑکی کمزور ہے۔ (مرقاۃ) (مراۃ المناجیح ج۱ ص۲۸۷)

144- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ ثَلَاثٌ لِّلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ لِّلْمُقِيْمِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ مسافر کے لئے تین اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات (مدت مسح ہے) اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے راوی صحیح کے رجال ہیں۔

(مسند احمد جلد6 صفحه 27) (مجمع الزوائد' کتاب الطهارة' باب التوقیت فی المسح علی الخفین نقلًا عن الطبرانی فی الاوسط' جلد1 صفحه 259) (کشف الاستار عن زوائد البزار' کتاب الطهارة' جلد 1 صفحه 157' رقم الحدیث:309)

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد ۱۔ ۱ تا ۳، مراۃ المناجیح ج۱، بہار شریعت جلد ۱ حصہ دوم اور سنی بہشتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

اَبْوَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ
وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنْ اَحَدِ السَّبِيْلَيْنِ
دونوں راستوں میں سے کسی ایک راستہ سے نکلنے والی چیز پر وضو کا بیان

145- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَنَّهٗ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ (بخاری' کتاب الوضوء' باب فی الوضوء' جلد 1صفحہ 25) (مسلم' کتاب الطھارۃ' باب وجوب الطھارۃ للصلوۃ جلد1صفحہ118)

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو حدث لاحق ہو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حتی کہ وہ وضو کرلے۔ حضرموت کے ایک شخص نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدث کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ ہوا کا خارج ہونا چاہے بے آواز ہو یا آواز کے ساتھ۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حصر ہوا کے لحاظ سے ہے، یعنی جب تک کہ ہوا نکلنے کا یقین نہ ہو تب تک وضو نہیں جاتا، یہ مطلب نہیں کہ ہوا کے سوا کسی اور چیز سے وضو نہیں جاتا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹۸)

146- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (مسلم'کتاب الحیض' باب الدلیل ان من یتقن... الخ' جلد1صفحہ158)

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ پائے پھر اس پر مشکل ہو جائے یہ بات کہ اس سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں تو وہ ہرگز مسجد نہ نکلے حتی کہ وہ آواز سنے یا بو محسوس کرے اسے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی اگر کوئی شخص مسجد میں جماعت سے نماز پڑھ رہا ہے کہ اس کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوئی لیکن بو محسوس نہ ہوئی، ہوا کے نکلنے کا یقین نہ ہوا، یونہی شبہ سا ہو گیا تو شبہ کا اعتبار نہ کرے، وہ باوضو ہے، نماز پڑھے جائے۔ آواز سننے سے مراد ہے نکلنے کا یقین۔ اس سے معلوم ہوا کہ یقینی وضو مشکوک حدث سے نہیں جاتا، ہمیں یقین ہے کہ ظہر کے وقت ہم نے وضو کیا تھا مگر ٹوٹنے کا صرف شبہ ہے یقینی نہیں تو ہمارا وضو باقی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹۴)

147- وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا فِيْ حَدِيْثِ الْمَسْحِ لٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔ (مسند احمد جلد4صفحہ 239-240)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسح والی حدیث میں مرفوعا روایت فرماتے ہیں لیکن پاخانے' پیشاب اور نیند سے (وضو ٹوٹ جائیگا) اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

148۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَئَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ (بخاری' کتاب الغسل' باب غسل المذی' جلد 1صفحہ 41) (مسلم' کتاب الطھارۃ' باب المذی' جلد1صفحہ143)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے براہ راست اس کا حکم معلوم کرنے سے مجھے شرم آتی تھی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں تو میں نے مقداد بن اسود سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھو۔ مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ وہ اپنے آلہ تناسل کو دھو کر وضو کرلیا کرے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

149۔ وَعَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ كُنْتُ اَجِدُ مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَاَرَدْتُّ اَنْ اَسْئَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ ابْنَتُهٗ عِنْدِيْ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ فَاَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (مسند حمیدی جلد1صفحہ 23' برقم: 39) (سنن نسائی' کتاب الطھارۃ' بابما ینقض الوضوء وما لا ینقض من المذی' جلد1صفحہ36)

حضرت عائش بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے ممبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں مذی سے بہت شدت پاتا تھا میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھوں اور آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں تو مجھے آپ سے (برائے راست) پوچھنے سے شرم محسوس ہوئی تو میں نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ انہوں نے (مسئلہ) پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے وضو کافی ہے۔ اس کو حمیدی نے اپنی مسند میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اقول: سیّد اور فاضل (بعض فضلا) پر خدا کی رحمت ہو۔ ہندیہ کی عبارت اس طرح ہے: مذی ناقضِ وضو ہے، اسی طرح ودی بھی اور منی جب کہ بلا شہوت نکلی ہو اس طرح کہ کوئی وزنی چیز اٹھائی جس کی وجہ سے منی نکل آئی، یا کسی اونچی جگہ سے گر پڑا تو وہ وضو واجب کرتی ہے ایسا ہی محیط میں ہے اھ عبارت انہی الفاظ کے ساتھ ختم ہوئی۔

(الفتاوی الھندیہ کتاب الصلوۃ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء نورانی کتب خانہ پشاور ا/ ۱۰) (الفتاوی الرضویہ، ج ۱، ص ۲۷۴)

150۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ

ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ایک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ اس حدیث کو ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(صحیح ابن حبان 'کتاب الطہارۃ' جلد3 صفحہ266' رقم الحدیث:1352)

شرح: اِستحاضہ کے اَحکام

اِستحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ (بار بار خون آنے کے سبب) اس کو اتنی مُہلت نہیں ملتی کہ وُضو کر کے فرض نَماز ادا کر سکے تو نَماز کا پورا ایک وَقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وُضو سے اُس وَقت میں جتنی نَمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وُضو نہ جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۷)

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ

نیند سے متعلق واردشدہ احادیث کا بیان

وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ فِيْهِ

اس بارے میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے۔

151- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَهْدِهٖ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَآءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّأُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَّاَصْلُهٗ فِيْ مُسْلِمٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ اقدس میں عشاء کی نماز کا انتظار کرتے رہتے حتیٰ کہ اونگھ کی وجہ سے ان کے سر جھک جاتے پھر وہ (اسی حال میں) نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا اور اس کی اصل مسلم میں موجود ہے۔

(ابو داؤد 'کتاب الطہارۃ' باب فی الوضوء من النوم' جلد1 صفحہ26) (ترمذی 'ابواب الطہارۃ' باب الوضوء من النوم' جلد1 صفحہ24) (مسلم 'کتاب الحیض' باب الدلیل علی ان نوم الجالس... الخ' جلد1 صفحہ163)

152- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْتَبِي النَّآئِمِ وَلَا عَلَى الْقَآئِمِ النَّآئِمِ وَلَا عَلَى السَّاجِدِ النَّآئِمِ وُضُوْءٌ حَتّٰى يَضْطَجِعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احتباء کی حالت میں سونے والے پر وضو نہیں اور نہ سجدہ کی حالت میں سونے والے پر وضو ہے۔ حتیٰ کہ وہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَإِذَا اضْطَجَعَ تَوَضَّأَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيصِ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ۔

(معرفة السنن والآثار' كتاب الطهارة' جلد1 صفحه 369' رقم الحديث: 941) (تلخيص الحبير جلد1 صفحه 120)

پہلو کے بل لیٹ جائے جب وہ پہلو کے بل لیٹ جائے تو جب وہ پہلو کے بل لیٹ جائے تو وضو کرے۔ اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معرفت میں نقل کیا ہے اور حافظ نے تلخیص میں فرمایا ہے کہ اس کی سند جید ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں لکھتے ہیں:

نیند دو شرطوں سے ناقضِ وضو ہوتی ہے:

اول یہ کہ دونوں سرین اس وقت خوب جمے نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع نہ ہو۔ جب یہ دونوں شرطیں جمع ہوں گی تو سونے سے وضو جائیگا اور ایک بھی کم ہے تو نہیں، مثلاً:

(الفتاوی الرضویہ، ج ۱۔ا، ص ۳۸۸)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۱۔ا،، مراۃ المناجیح ج ۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ

خون (نکلنے) سے وضو (کے لازم ہونے کا) بیان

153۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَهٗ قَيْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلْسٌ اَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مقال وتقدم حديث عائشة رضی اللہ عنہا فِيْ باب الاستحاضة۔

(ابن ماجة' كتاب الصلوة' باب ما جاء في البناء على الصلوة' صفحه 87)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے قے یا نکسیر یا کھانے یا پانی کی قے یا مذی آجائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز سے پھر جائے وضو کرنے اور اپنی نماز پر بنا کرے اور وہ اس دوران گفتگو نہ کرے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں کلام ہے اور ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث استحاضہ کے باب میں گزر چکی۔

154۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَعَفَ رَجَعَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ وَبَنٰى عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب انہیں نکسیر آتی تو لوٹ جاتے' وضو کرتے اور گفتگو نہ کرتے اور پھر لوٹ کر اس نماز پر بنا کرتے جو پڑھ چکے ہوتے اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(سنن الکبرٰی' کتاب الصلوٰۃ' باب ینبغی من سبعۃ الحدیث... الخ' صفحہ 259)

155- وَعَنْهُ قَالَ إِذَا رَعُفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْئُ أَوْ وَجَدَ مَذْيًا فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهٖ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(مصنف عبد الرزاق' کتاب الصلوٰۃ' باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم' جلد2 صفحہ 339)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کو نماز میں نکسیر آ جائے یا اس پر قے غالب آ جائے یا وہ مذی پائے تو وہ (نماز) سے پھر جائے اور وضو کرے پھر لوٹ کر اپنی باقی نماز کو اس نماز کے مطابق پورا کرے جو گزر چکی جب تک اس نے گفتگو نہ کی ہو۔ اسے عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: وضو توڑنے والی چیزیں

(۱) پیشاب یا پاخانہ کرنا (۲) پیشاب یا پاخانہ کے راستوں سے کسی بھی چیز یا پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا (۳) بدن کے کسی حصہ یا کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے (۴) کھانا پانی یا خون یا پت کی منہ بھر کر قے ہو جانا (۵) اسطرح سو جانا کہ بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں (۶) بے ہوش ہو جانا (۷) غشی طاری ہو جانا (۸) کسی چیز کا اس حد تک نشہ چڑھ جانا کہ چلنے میں قدم لڑکھڑائیں (۹) دکھتی ہوئی آنکھ سے پانی کا کیچڑ نکلنا (۱۰) رکوع وسجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ج ا، ص ۹۔ ۱۳ / بہار شریعت، ج ا، ح ۲، ص ۲۴)

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ
قے سے وضو (کے لازم ہونے) کا بیان

156- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَحَادِيْثُ الْبَابِ فِي الْبَابِ السَّابِقِ۔

(ترمذی' ابواب الطھارۃ' باب الوضوء من القی والرعاف' جلد1 صفحہ 25) (ابوداؤد' کتاب الصیام' باب

حضرت معدان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قے آئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا (حضرت معدان فرماتے ہیں) پھر میری ملاقات دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ابودرداء نے سچ کہا میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی ڈالا تھا۔ اس حدیث کو اصحاب ثلاثہ نے بیان کیا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الصائم یستقی عامداً' جلد 1 صفحہ 324) اور اس کی سند صحیح ہے اور گزشتہ باب میں اس کی احادیث گزرچکی ہیں۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں:

قے اگر منہ بھر ہو تو ناقضِ وضو ہے لیکن تھوڑی تھوڑی قے چند بار کر کے اتنی مقدار میں آئی کہ اگر سب یکجا ہو تو منہ بھر ہو جائے اسے یکجا مان کر نقضِ وضو کا حکم ہوگا یا نہیں؟ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۱، ص ۳۸۹)

اس مسئلے کی تفصیل جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی جلد ۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الضِّحْكِ

ہنسنے سے وضو (کے لازم ہونے) کا بیان

157- عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَتَرَدّٰى فِيْ حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ فِيْ بَصَرِهٖ ضَرَرٌ فَضَحِكَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَيُعِيْدَ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَّالْاِرْسَالُ صَحِيْحٌ فِي الْبَابِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس گڑھے میں گر گیا جو مسجد میں تھا اور ان کی بینائی میں کچھ نقص تھا تو اکثر لوگ حالت نماز میں ہنس پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جو ہنسا ہے وہ وضو اور نماز کا اعادہ کرے اسے طبرانی نے کبیر میں نقل فرمایا اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور اس باب میں مرسل روایت صحیح ہے۔

(مجمع الزوائد' کتاب الطہارۃ' باب الوضوء من الضحک نقلًا عن الطبرانی فی الکبیر' جلد 1 صفحہ 246)

158- وَعَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ اَنَّ اَعْمٰى تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْهُمْ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَيُعِيْدَ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ. (مصنف عبد الرزاق' کتاب الصلوۃ' باب الضحک والتبسم فی الصلوۃ)

حضرت ابوالعالیہ ریاحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک اندھا شخص کنویں میں گر گیا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے تو جو لوگ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ ان میں سے کچھ ہنس پڑے تو ان میں سے جو ہنسا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ وضو اور نماز کا اعادہ کریں اس حدیث کو عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں بیان فرمایا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

شرح: قہقہے سے وضو ٹوٹنا

نص کے ہوتے ہوئے قیاس کی اجازت نہیں۔ مثلاً حضرت حسن بن زیاد رحمہ اللہ سے کسی نے نماز میں قہقہہ لگانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "نماز میں قہقہہ ناقض وضو ہے" یہ سن کر سائل نے کہا: "اگر کوئی شخص نماز میں پاک دامن عورت پر تہمت لگائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا حالانکہ یہ انتہائی بڑا گناہ ہے تو نماز میں قہقہہ لگانا جو کہ اس سے ہلکا ہے اس سے وضو کیسے ٹوٹ سکتا ہے؟" لیکن سائل کا یہ قیاس نص (حدیث) کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَسِّ الذَّكَرِ

عضو مخصوص کو چھونے سے وضو کا بیان

159- عَنْ بُسْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ مَالِكٌ فِيْ الموطأ واخرون وَصَحَّحَهٗ احمد والتِّرْمَذِيُّ والدارقطني والبيهقي و فِيْ الباب احاديث اُخر

حضرت بسرہ سے روایت ہے فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے عضو خاص کو چھوئے تو وضو کرے۔ اسے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مؤطا میں بیان فرمایا اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا اور اس بارے میں دیگر روایات بھی ہیں۔

(مؤطا امام مالک 'کتاب الطھارۃ' باب الوضوء من مس الفرج' صفحہ 30) (ترمذی 'ابواب الطھارات' باب الوضوء من مس الذکر' جلد 1 صفحہ 25) (مسند احمد جلد 6 صفحہ 406) (دارقطنی 'کتاب الطھارۃ' باب ما روی فی لمس القبل والدبر والذکر... الخ' جلد 1 صفحہ 147) (سنن الکبزی للبیھقی 'کتاب الطھارۃ' باب الوضوء من مس الذکر' جلد 1 صفحہ 128)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ بسرہ بنت صفوان ابن نوفل ہیں، قرشیہ ہیں، اسدیہ ہیں، ورقہ ابن نوفل کی بھتیجی ہیں، مشہور صحابیہ ہیں۔

مس کے معنی چھونا بھی ہیں، لگنا و لگانا بھی، اور پہنچنا پہنچانا بھی، رب فرماتا ہے: "مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ" یہاں اگر چھونے کے معنی ہوں تو تھوڑی عبارت پوشیدہ ہوگی، یعنی جو عضو خاص چھوئے اور وہاں تری پائے تو وضو کرے، چھونے سے نہیں بلکہ تری نکلنے سے، جیسے رب فرماتا ہے: "اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ" یعنی تم میں سے کوئی بیت الخلاء (پاخانہ) سے آئے۔ ظاہر ہے کہ بیت الخلاء میں ہو کر آنا وضو نہیں توڑتا بلکہ وہاں پیشاب پاخانہ کرکے آنا وضو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

توڑتا ہے۔ اور اگر مس لگانے یا پہنچانے کے معنی میں ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ جب تم میں اپنی عورت سے کوئی مباشرت کرے تب وضو کرے، یعنی مَسّ بِالْیَدْ مراد نہیں بلکہ مَسّ بِالْفَرْج مراد ہے۔ ان دونوں صورتوں میں یہ حدیث بالکل ظاہر پر ہے اور اگلی حدیث کے خلاف بھی نہیں۔ حضرت امام شافعی اس حدیث کی بنا پر فرماتے ہیں کہ مس عضو خاص وضو توڑ دیتا ہے، لیکن اس حدیث سے ان کا مذہب ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ ان کے نزدیک صرف ہتھیلی یا انگلیوں کے پیٹ سے بغیر آڑ چھونا وضو توڑتا ہے۔ انگلیوں یا ہتھیلی کی پیٹھ یا کلائی، کہنی ران سے لگ جانا وضو نہیں توڑتا حالانکہ اس حدیث میں مس مطلق ہے جس میں یہ قیدیں نہیں، نیز یہ حدیث اگلی حدیث کے بھی خلاف ہوگی۔ طحاوی شریف میں ہے کہ یہاں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے۔ یہی حضرت مصعب ابن سعد کا قول ہے، یعنی جو عضو خاص چھوئے مناسب ہے کہ ہاتھ دھوئے جیسے کھانے کے وضو میں تھا۔ (از مرقاۃ لمعات وغیرہ) (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹۴)

160- وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِي أَوْ قَالَ رَجُلٌ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ أَعَلَيْهِ وُضُوْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَزْمٍ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔

حضرت طلق ابن علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو وضو کے بعد عضو خاص کو چھوئے فرمایا وہ بھی تو جسم انسانی کا ہی حصہ ہے اسے اصحاب خمسہ نے روایت کیا ابن حبان' طبرانی اور ابن حزم نے اسے صحیح قرار دیا اور ابن مدینی نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

(ابو داؤد' کتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك' جلد 1 صفحه 24) (ترمذی' ابواب الطهارات' باب ترک الوضوء من مس الذكر' جلد 1 صفحه 25) (نسائي' كتاب الطهارة' باب ترک الوضوء من ذلک' جلد 1 صفحه 38) (ابن ماجة' ابواب الطهارة' باب الرخصة في ذلك' صفحه 37) (مسند احمد جلد 4 صفحه 23) (تلخيص الحبير' باب الاحداث' جلد 1 صفحه 125) (معجم كبير للطبراني جلد 8 صفحه 401' رقم الحديث: 8233-8234-8243-8249) (صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' جلد 3 صفحه 169) (محلی ابن حزم' كتاب الطهارة' باب مس الرجل ذكر نفسه خاصة... الخ' جلد 1 صفحه 196)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی جیسے ناک، انگلی وغیرہ جسم کے اعضاء ہیں کہ ان کے چھونے سے وضو نہیں جاتا، ایسے ہی یہ بھی ایک عضو ہے کہ اس کا چھونا وضو نہیں توڑے گا۔ یہ حدیث ہمارے امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ اس عضو کے چھونے سے وضو نہیں جاتا۔ حضرت علی المرتضی، حضرت ابن عباس، عمار ابن یاسر، حذیفہ، سعد، عبداللہ ابن مسعود وغیرہم بہت صحابہ کا یہی مذہب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہے۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ناک، کان چھوؤں یا یہ عضو، برابر ہی ہے۔ حضرت سعد سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نجس ہے تو اسے کاٹ ڈالو۔ اس کی پوری بحث طحاوی شریف اور صحیح البہاری وغیرہ میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۳۰۶)

161- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءً ا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی' کتاب الطهارة' باب الوضوء بمس الفرج' جلد 1 صفحه 59)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ عضو مخصوص کو چھونے میں وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

162- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُبَالِيْ اَنْفِيْ مَسِسْتُ اَوْ اُذُنِيْ اَوْ ذَكَرِيْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔ (طحاوی' کتاب الطهارة' باب الوضوء بمس الفرج' جلد 1 صفحه 59)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنے ناک یا کان کو چھوؤں یا اپنے ذکر کو۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

163- وَعَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِنِّيْ اَحُكُّ جَسَدِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَمَسُّ ذَكَرِيْ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ (مؤطا امام محمد' باب الوضوء من مس الذكر' صفحه 55)

حضرت ارقم بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ میں اپنے بدن کو کھجاتا ہوا اس حال میں کہ میں نماز میں ہوتا ہوں تو اپنے عضو مخصوص کو چھوجاتا ہوں تو آپ نے فرمایا وہ تو تیرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کو محمد بن حسن نے مؤطا میں بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

164- وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ مِثْلُ اَنْفِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت براء ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عضو مخصوص کو چھونے کے بارے میں کہا کہ وہ تیرے ناک کی طرح ہے۔

(مؤطا امام محمد' باب الوضوء من مس الذكر' صفحه 55)

165- وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَيَحِلُّ لِيْ اَنْ اَمَسَّ ذَكَرِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کیا میرے لئے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَقَالَ اِنْ عَلِمْتَ اَنَّ مِنْكَ بَضْعَةٌ نَّجِسَةٌ فَاقْطَعْهَا۔ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (مؤطا امام محمد' باب الوضوء من مس الذكر' صفحه 58)

جائز ہے کہ میں حالت نماز میں اپنے عضو مخصوص کو چھوؤں تو آپ نے فرمایا اگر تو سمجھتا ہے کہ وہ تیرے بدن کا ایک نجس ٹکڑا ہے تو اسے کاٹ دو۔ اسے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مؤطا میں بیان فرمایا اور اس کی سند حسن ہے۔

166- وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (مؤطا امام محمد' باب الوضوء من مس الذكر' صفحه 58)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے عضو مخصوص کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تیرے بدن کا حصہ ہے۔ اسے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

167- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔ (طحاوی' کتاب الطهارة' باب الوضوء بمس الفرج' جلد1 صفحه 59)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانچ صحابہ سے روایت کرتے ہیں جن میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ' عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اور شخص ہیں کہ وہ عضو مخصوص کو چھونے میں وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

شرح: خبر واحد کو کتاب اللہ پر پیش کرنا

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے حدیث یوں روایت کی گئی "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ" یعنی جس نے اپنے ذکر کو چھوا تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔ یہ خبر واحد ہے اور اسکا مفاد یہ ہے کہ ذکر کو چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اب اس بات کی صحت کو جانچنے کے لئے ہم اسے کتاب اللہ یا خبر مشہور پر پیش کریں گے اور دیکھیں گے کہ یہ ان میں سے کسی کے مخالف تو نہیں تا کہ مخالفت کی صورت میں اسے رد اور موافقت کی صورت میں بچشم وسر قبول کرلیا جائے چنانچہ جب ہم نے اسے کتاب اللہ پر پیش کیا تو اسکے مخالف پایا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل قباء کی تعریف میں ارشاد فرمایا (فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا) ترجمہ کنز الایمان: "اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں۔" [التوبة:۱۰۸] چونکہ یہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حضرات پتھروں سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے دھوتے تھے پس اگر مس ذکر حدث ہوتا (جیسا کہ خبر واحد میں مذکور ہے) تو یہ طہارت کی بجائے تنجیس ہوتا حالانکہ آیت سے اسکا خلاف مستفاد ہوتا ہے۔ لہٰذا خبر واحد کو کتاب اللہ کے مخالف ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا جائے گا اور کتاب اللہ پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضو کا بیان

168- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(مسلم' كتاب الحيض' باب الوضوء مما مست النار' جلد1 صفحہ 157)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم ان چیزوں کے (کھانے) سے وضو کرو جسے آگ نے چھوا ہو۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہاں وضو لغوی معنی میں ہے، وضاءۃ سے مشتق ہے، بمعنی صفائی۔ شرعی معنی مراد نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آگ کی پکی چیز کھا کر ہاتھ دھونا اور کلی کرنا بہتر ہے۔ پھل فروٹ کھانے کے بعد اس کی ضرورت نہیں، جیسا کہ اگلی احادیث سے ظاہر ہو رہا ہے، نیز ایک بار حضور علیہ السلام نے گوشت کھا کر ہاتھ دھوئے، کلی کی اور فرمایا آگ کی پکی چیز کا وضو یہ ہے، اس صورت میں یہ حدیث منسوخ نہیں، کھانا کھا کر ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹۱)

169- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم' كتاب الحيض' باب الوضوء مما مست النار' جلد1 صفحہ 157)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان چیزوں سے وضو کرو جسے آگ نے چھوا ہو اسے مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: کھانے کا وضو

عکراش بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں: ہمارے پاس ایک برتن میں بہت سی ثرید اور بوٹیاں لائیں گئیں۔ میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پڑنے لگا اور رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے سامنے سے تناول فرمایا۔ پھر حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ عکراش ایک جگہ سے کھاؤ کہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے۔ اسکے بعد طبق میں طرح طرح کی کھجوریں لائیں گئیں، میں نے اپنے سامنے سے کھانی شروع

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کیں اور رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ہاتھ مختلف جگہ طباق میں پڑتا۔

پھر فرمایا کہ عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ، کہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں۔ پھر پانی لایا گیا حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے موہنہ اور کلائیوں اور سر پر مسح کرلیا اور فرمایا کہ عکراش جس چیز کو آگ نے چھوا یعنی جو آگ سے پکائی گئی ہو، اس کے کھانے کے بعد یہ وضو ہے۔

سنن الترمذي، کتاب الأطعمة، باب ماجاء في التسمية، الحديث: ۱۸۵۵، ج۳، ص۳۳۵

170- وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب من لم یتوضأ من لحم الشاۃ' جلد1 صفحہ 34)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

حضور کو بکری کا شانہ یعنی دستی بہت مرغوب تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نے گوشت کھا کر ہاتھ بھی نہ دھوئے صرف پونچھ ہی لئے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص۳۰۹)

171- وَعَنْ مَّيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہاں (بکری) کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الوضوء' باب من مضمض من السویق ولم یتوضأ' جلد1 صفحہ 34) (مسلم' کتاب الحیض' باب الوضوء مما مست النار' جلد1 صفحہ 157)

172- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضُّمْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانہ کو کاٹتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے اسے تناول فرمایا پھر آپ نے تناول فرمایا پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا۔ آپ کھڑے ہوئے چھری رکھی۔ نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کیا۔

(بخاری کتاب الوضوء' باب من لم یتوضأ من لحم الشاۃ' جلد 1 صفحہ 34) (مسلم 'کتاب الحیض' باب الوضوء مما مست النار' جلد 1 صفحہ 157)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ بڑے بہادر پہلوان تھے، جنگ بدر واحد میں مشرکین کی طرف سے لڑنے آئے، جنگ احد سے واپسی کے موقعہ پر مسلمان ہو گئے پھر موتہ میں مجاہد ہو کر گئے ۹ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حبشہ نجاشی کی طرف پیغام دے کر بھیجا ۶۰ ساٹھ ہجری میں وفات پائی۔ (اشعہ و مرقات)

اس طرح کہ پوری دستی بھنی ہوئی تھی، حضور انور چھری سے بوٹیاں کاٹتے اور کھاتے تھے یا دانت سے نوچ کر کھاتے تھے۔ احتز از بنا ہے حز سے بمعنی قطع۔

یعنی نہ تو شرعی وضو کیا نہ عرفی وضو کیا یعنی نہ ہاتھ دھوئے نہ کلی کی کیونکہ کھانا کھا کر ہاتھ دھونا کلی کرنا سنت ہے مگر واجب نہیں، یہ عمل شریف بیان جواز کے لیے ہے۔ خیال رہے کہ پختہ گوشت کے بڑے بڑے پارچ چھری سے کاٹ کر کھانا جائز ہے مگر ضرورت کی وجہ سے مگر بلا ضرورت چھری کاٹنے سے کھانا مکروہ و ممنوع ہے کہ کفار عجم کا طریقہ ہے، (اشعہ) ہاتھ سے کھانا نوچنا سنت ہے یہاں ضرورۃً یہ عمل کیا گیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۳۱)

173- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِيْ مِنْ مَّسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِكَتِفٍ فَتَعَرَّقَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ثُمَّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْتُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد نبوی کے دوسرے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے (بکری) کا شانہ منگا کر تناول فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ پھر فرمایا میں نبی پاک ص کی جگہ بیٹھا اور میں نے وہی کھایا جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھایا اور میں نے وہ ہی کیا جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے راوی ثقہ ہیں۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 62) (کشف الاستار عن زوائد البزار 'کتاب الطھارۃ' باب ترک الوضوء مما مست النار' جلد 1 صفحہ 152' رقم الحدیث: 295) (مجمع الزوائد' کتاب الطھارۃ' باب ترک الوضوء مما مست النار جلد 1

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صفحہ251)

174-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ اللَّحْمَ ثُمَّ يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَا يَمَسُّ مَآءً ا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گوشت تناول فرماتے پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کو نہ چھوتے۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(مسند احمد جلد1 صفحہ400) (مسند ابو يعلى جلد9 صفحه 182' رقم الحديث: 5274) (مجمع الزوائد' كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء مما مست النار' جلد1 صفحه 251' ولفظ ابي يعلى فما يمس قطرة مآء۔)

175-وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِالْقِدْرِ فَيَاْخُذُ الْعَرَقَ فَيُصِيْبُ مِنْهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنڈیا کے پاس سے گزرتے پھر اس سے گوشت لے کر تناول فرماتے۔ پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے اور نہ پانی کو چھوتے اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' ابو یعلیٰ اور بزار نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(مسند احمد جلد6 صفحه161) (مسند ابي يعلى جلد 7 صفحه 427' رقم الحديث: 4449) (كشف الاستار عن زوائد البزار' كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء مما مست النار' جلد1 صفحه153' رقم الحديث:298) (مجمع الزوائد' كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء مما مست النار' جلد1 صفحه253)

شرح: بیماریوں سے حفاظت کے نسخے

پیارے بھائیو! کھانے کے وضو سے مراد نماز والا وضو نہیں بلکہ اِس میں دونوں ہاتھ گٹّوں تک اور منہ کا اگلا حصہ دھونا اور کُلّی کرنا ہے۔ مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، توریت شریف میں دو بار ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کا حکم تھا، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مگر یہود نے صِرف بعد والا باقی رکھا، پہلے کا ذِکر مٹا دیا۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کی ترغیب اِس لئے ہے کہ عُموماً کام کاج کی وجہ سے ہاتھ میلے، دانت میلے ہو جاتے ہیں، اور کھانے سے ہاتھ منہ چکنے ہو جاتے ہیں لہٰذا دونوں وَقت صفائی کی جائے۔ کھانا کھا کر کُلّی کرنے والا شخص اِن شاءَ اللہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَزَّ وَجَلَّ دانتوں کے مُوذی مرض پائرِ یا (PHYORRHEA) سے محفوظ رہے گا، وُضو میں مسواک کا عادی دانتوں اور معدہ کے اَمراض سے بچا رہتا ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پیشاب کرنے کی عادت ڈالو اس سے گُردہ و مثانہ کے اَمراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ بہت مُجَرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۲)

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الْمَرْأَةِ
عورت کو چھونے سے وضو کا بیان

176- عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ وَطَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ) قَوْلاً مَّعْنَاهُ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَعْرِفَةِ وَقَالَ هٰذَا اِسْنَادُهٗ مَوْصُوْلٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ کے بارے میں کہا کہ اس کا معنی جماع کے علاوہ چھونا ہے اسے بیہقی نے معرفت میں بیان کیا اور فرمایا اس کی سند متصل صحیح ہے۔

(معرفة السنن والآثار' کتاب الطهارة' جلد2 صفحه 373' رقم الحديث:955) (سنن الكبرٰى للبيهقي' كتاب الطهارة' باب الوضوء من الملامسة جلد1 صفحه 124)

177- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِیَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَسَّهَا بِیَدِهٖ فَعَلَیْهِ الْوُضُوْءُ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِی الْمُوْطَا وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ مرد کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور اسے اپنے ہاتھ سے چھونا ملامست سے ہے۔ پس جس نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اسے اپنے ہاتھ سے چھوا اس پر وضو لازم ہے۔ اسے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے موطا میں بیان فرمایا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام مالک' کتاب الطهارة' باب الوضوء من قبلة الرجل امرأته' صفحه 31)

178- عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُّهُمَا قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَّیْسَ فِیْهَا مَصَابِیْحُ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔ (بخاری' کتاب الصلوٰۃ' باب التطوع خلف

ام المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوتی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلے کی جانب ہوتے جب آپ سجدہ فرماتے تو مجھے دبا دیتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی اور اس زمانے میں گھروں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

المرأۃ' جلد1 صفحہ73) (مسلم'کتاب الصلوۃ' باب سترۃ المصلی... الخ' جلد1 صفحہ198) میں چراغ نہ تھے۔اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ قبلہ کی طرف پاؤں نہیں پھیلاتی تھیں کہ وہ منع ہے بلکہ آپ کے پاؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتے تھے۔اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ نماز میں تھوڑا عمل جائز ہے۔دوسرے یہ کہ عورت کو چھونا وضو نہیں توڑتا اگرچہ بغیر آڑ کے ہو کیونکہ یہاں آڑ کی قید نہیں آئی۔تیسرے یہ کہ عورت کا نمازی کے آگے ہونا نماز خراب نہیں کرتا،لہٰذا یہ حدیث حنفیوں کی دلیل ہے۔

یہ بالکل ابتدائی حالت کا ذکر ہے جب کہ ضرورت کے وقت لکڑیاں جلا کر روشنی کی جاتی تھی بعد میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چراغ رائج ہوگئے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک چوہا چراغ کی جلتی بتی کھینچ کر لے گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چراغ گل کر کے سویا کرو کیونکہ چوہا اس کے ذریعے گھر میں آگ لگا دیتا ہے لہٰذا یہ حدیث چراغ والی احادیث کے خلاف نہیں۔

یعنی جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کا قیام و رکوع فرماتے ہیں اطمینان سے پاؤں پھیلائے سوئی رہتی اور جب حضور کے سجدہ کا وقت ہوتا تو مجھے دبا کر اشارہ کر دیتے جب میں پاؤں سمیٹتی تب سجدہ کے لیے جگہ بنتی اور آپ سجدہ کرتے۔

(مراۃ شرح مشکوۃ ج۶ص۳۲)

179-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ام المومنین سیّدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا میں نے ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے تلووں پر پڑا حالانکہ آپ مسجد میں تھے اور تلوے کھڑے ہوئے تھے اور آپ کہہ رہے تھے مولا میں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے اور تیری معافی کی تیری سزا سے پناہ لیتا ہوں میں تیری تعریف کی طاقت نہیں رکھتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔

اسے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(مسلم'کتاب الصلوۃ' باب مایقول فی الرکوع والسجود' جلد1 صفحہ192)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی سجدے میں گر کر دعائیں مانگ رہے تھے، مسجد نبوی چونکہ حضرت عائشہ کے حجرے سے بالکل ملی ہوئی تھی، اسی طرف دروازہ تھا اس لیے آپ کا ہاتھ اپنے بستر پر بیٹھے بیٹھے مسجد میں پہنچ گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونا وضو نہیں توڑتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے سجدے میں ہیں اور بغیر آڑ کے ام المؤمنین کا ہاتھ آپ کے تلووں شریف کو لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہ چھوڑی، نہ وضو دوبارہ کیا۔ ان انگلیوں کے قربان جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں سے لگیں، نصیب والے کما کر چلے گئے۔ شعر

جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن
مگر کیا کریں نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

(مراۃ شرح مشکوۃ ج ۲ ص ۳۲)

180- وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ مَسَّنِيْ بِرِجْلِهٖ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(نسائي' كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من مس الرجل امراته... الخ' جلد1 صفحه38)

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے جنازہ کی طرح پڑی ہوتی۔ حتیٰ کہ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے اپنے پاؤں سے چھوتے۔ اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

181- وَعَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ لَا يَتَوَضَّأُ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ (نصف الراية جلد1 صفحه74)

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بوسہ لیتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
یہ حدیث حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی قوی دلیل ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(مراۃ شرح مشکوۃ ج ۱ ص ۳۰۸)

بَابُ التَّيَمُّمِ — تیمم کا بیان

شرح: تیمم لغت میں قصد اور ارادے کو کہتے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مِنْهُ"۔شریعت میں پاکی کی نیت سے زمین پر دوبار ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں پر پھیرنے کو تیمم کہتے ہیں۔تیمم جنابت سے بھی ہوتا ہے اور بے وضو سے بھی، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے صرف نیت میں فرق ہے، تیمم صرف جنس زمین سے ہوسکتا ہے۔جنس زمین وہ ہے جو زمین سے پیدا ہو اور آگ میں نہ گلے، نہ راکھ بنے، اس کے مسائل فقہ میں دیکھو۔

(مراۃ شرح مشکوۃ ج ا ص ۴۹۴)

182- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے یہاں تک کہ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ (کرگر) گیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہار کو تلاش کرنے کے لئے رک گئے اور آپ کے ساتھ تمام قافلہ رک گیا۔اس جگہ پانی اور نہ ہی صحابہ کے ساتھ پانی تھا۔صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی اور کہا کہ تم نہیں دیکھ رہے کہ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا۔تمام لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روک لیا۔اس مقام پر پانی نہیں ہے اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ڈانٹنا شروع کیا اور کہنے لگے تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کو روک لیا ہے اور (ایسی جگہ روک لیا ہے) جہاں پانی نہیں ہے نہ صحابہ کے پاس پانی ہے۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہوکر جو کچھ اللہ نے چاہا کہتے رہے اور اپنی انگلی میری کوکھ میں چبھوتے رہے اور مجھے حرکت کرنے سے صرف یہی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

(بخاری' کتاب التیمم' جلد 1 صفحہ 48) (مسلم' کتاب الحیض' باب التیمم' جلد 1 صفحہ 160)

بات روکے ہوئے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر (سر رکھ کے) آرام فرماتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صبح اس حال میں ہوئی کہ لوگوں کے پاس پانی نہ تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیۃ تیمم نازل فرمائی تو لوگوں نے تیمم کیا تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے اے ال ابو بکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمیں ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

183- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهٗ يَكْفِيْكَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

(بخاری' کتاب التیمم' باب الصعید الطیب وضوء المسلم یہ ...الخ' جلد 1 صفحہ 49) (مسلم' کتاب المساجد' باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ ...الخ' جلد 1 صفحہ 240)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہے۔ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلان تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا تو اس نے کہا میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی موجود نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم مٹی سے تیمم کرو۔ تمہارے لئے مٹی ہے پس بے شک وہ تمہیں کافی ہے۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

شرح: تیمم کا بیان

اگر کسی وجہ سے پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل دونوں کے لئے تیمم کر لینا جائز ہے۔ مثلاً ایسی جگہ ہو کہ وہاں چاروں طرف ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو۔ یا پانی تو قریب ہی میں ہو مگر دشمن یا درندہ جانور کے خوف یا کسی دوسری وجہ سے پانی نہ لے سکتا ہو۔ پانی کے استعمال سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ اور گمان غالب ہو۔ تو ان صورتوں میں بجائے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وضواور غسل کے تیمم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج۱، ص۲۷۔۲۸)

تیمم کا طریقہ:۔ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر پہلے دل میں تیمم کی نیت کرے اور زبان سے یہ بھی کہہ دے کہ نَوَيْتُ اَنْ اَتَيَمَّمَ تَقَرُّبًا اِلَى اللهِ تَعَالٰى پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے زمین یا دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مارے پھر دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر اس طرح پھرائے کہ جہاں تک وضو میں چہرہ دھونا فرض ہے پورے چہرہ پر ہر جگہ ہاتھ پھر جائے۔ اگر بلاق یا نتھ پہنے ہو تو اس کو ہٹا کر اس کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھرائے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین یا دیوار پر مار کر اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھرائے اور جہاں تک وضو میں دونوں ہاتھوں کا دھونا فرض ہے وہاں تک ہاتھ کے ہر حصہ پر ہاتھ پھر جائے اگر ہاتھوں میں چوڑیاں یا کوئی زیور پہنے ہوئے ہو تو زیور کو ہٹا کر اس کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھرائے۔ اگر چہرہ اور دونوں ہاتھ پر بال برابر جگہ پر بھی ہاتھ نہیں پھرایا تو تیمم نہیں ہوگا اس لئے خاص طور پر اس کا دھیان رکھنا چاہیے کہ چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ہر جگہ ہاتھ پھرائے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول فی امور لابد منھا فی التیمم، ج۱، ص۲۵۔۲۶)

تیمم کے فرائض:۔ تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں۔ (۱) تیمم کی نیت (۲) پورے چہرے پر ہاتھ پھرانا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول فی امور لابد منھا۔۔۔ الخ، الاستنجاء، ج۱، ص۲۵۔۲۶)

تیمم کی سنتیں:۔ دس چیزیں تیمم میں سنت ہیں۔ (۱) بسم اللہ پڑھنا (۲) ہاتھوں کا زمین پر مارنا (۳) ہاتھوں کو زمین پر مار کر اگر غبار زیادہ لگ گیا ہو تو جھاڑنا (۴) زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا (۵) پہلے منہ پر ہاتھ پھیرنا (۶) پھر ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا (۷) چہرہ اور ہاتھوں پر لگاتار ہاتھ پھرانا۔ ایسا نہ ہو کہ چہرہ پر ہاتھ پھرا کر پھر دیر کے بعد ہاتھوں پر ہاتھ پھرائے (۸) پہلے دائیں پھر بائیں ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا (۹) انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا جب کہ ان میں غبار بھر گیا ہو۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج۱، ص۴۳۷۔۴۳۹)

مسئلہ:۔ مٹی، ریت، پتھر، گیرو وغیرہ ہر اس چیز سے تیمم ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ لوہا، پیتل، کپڑا، رانگا، تانبا، لکڑی وغیرہ سے تیمم نہیں ہو سکتا جو زمین کی جنس سے نہیں ہیں۔ یاد رکھو کہ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے وہ زمین کی جنس ہے جیسے مٹی وغیرہ اور جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جائے یا پگھل جائے وہ زمین کی جنس سے نہیں جیسے لکڑی اور سب دھاتیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول فی امور لابد۔۔۔ الخ، ج۱، ص۲۶)

مسئلہ:۔ راکھ سے تیمم جائز نہیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول فی امورلابد...الخ، ج۱،ص۲۷)

مسئلہ:۔ گچ کی دیوار اور پکی اینٹ سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو اسی طرح مٹی پتھر وغیرہ پر بھی غبار ہو یا نہ ہو بہرحال تیمم جائز ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج۱،ص۲۶۔۲۷)

مسئلہ:۔ مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی حاجت ہوگئی تو فوراً ہی تیمم کر کے جلد مسجد سے نکل جائے۔

(ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج۱،ص۴۵۸)

مسئلہ:۔ کسی وجہ سے نماز کا وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ اگر وضو کرے تو نماز قضا ہوجائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر لازم ہے کہ وضو کر کے اس نماز کو دہرائے۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج۱،ص۴۶۱۔۴۶۲)

مسئلہ:۔ اگر پانی موجود ہو تو قرآن مجید کو چھونے یا سجدہ تلاوت کے لئے تیمم کرنا جائز نہیں بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج۱،ص۴۵۸)

مسئلہ:۔ جس جگہ سے ایک شخص نے تیمم کیا اسی جگہ سے دوسرا بھی تیمم کرسکتا ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ج۱،ص۳۱)

مسئلہ:۔ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے یہ غلط ہے مسجد کی دیوار اور زمین پر بھی تیمم بلاکراہت جائز ہے۔ (بہار شریعت، ج۱،ح۲، بیان التیمم،ص۷۰)

مسئلہ:۔ تیمم کے لئے ہاتھ زمین پر مارا اور چہرہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھرانے سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کرسکتا بلکہ اس کو لازم ہے کہ دوبارہ ہاتھ زمین پر مارے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج۱،ص۲۶)

مسئلہ:۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا۔ اور ان کے علاوہ پانی کے استعمال پر قادر ہوجانے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج۱،ص۲۹)

184- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم 'کتاب المساجد' جلد 1 صفحہ 199)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم کو دوسروں لوگوں پر تین چیزوں سے بزرگی دی گئی ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئیں ہمارے لیئے ساری زمین مسجد بنادی گئی اور جب پانی نہ پائیں تو اس کی مٹی پاک کرنے والی کردی گئی۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی یہ تین چیزیں وہ ہیں جو ہماری امت کو ملیں ہمارے سوا کسی کو ان میں سے ایک بھی نہ ملی۔ خیال رہے کہ یہ تین حصر کے لیے نہیں کیونکہ اس امت کی اس کے علاوہ اور بہت سی خصوصیات ہیں۔

یعنی نمازوں کی صفیں جماعت میں اور غازیوں کی صفیں میدانِ جہاد میں ایسی اعلیٰ اور افضل ہیں جیسے مقرب فرشتوں کی صفیں بارگاہِ الٰہی میں بوقتِ عبادت۔

کہ ہر جگہ نماز ہوسکتی ہے، پچھلی امتوں کی نمازیں صرف گرجوں اور کنیسوں ہی میں ہوسکتی تھیں، زمین میں، پہاڑ، دریائی اور ہوائی جہاز وغیرہ سب داخل ہیں۔ خیال رہے کہ روڑی، قبرستان، بت خانہ، مذبحہ وغیرہ میں نماز درست نہیں۔ مگر یہ ایک عارضہ کی وجہ سے ہے اگر یہ عارضہ ہٹ جائے تو نماز درست، لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں۔

پانی نہ پانے سے مراد اس کے استعمال پر نہ قادر ہونا ہے، خواہ اس لیے کہ پانی موجود نہ ہو یا اس لیے کہ موجود تو ہو، مگر دشمن یا موذی کی وجہ سے استعمال نہ کر سکے۔ مٹی سے مراد جنس زمین کی ہر چیز ہے۔ ریتا، پتھر، کان کا نمک، پتھری، کوئلہ وغیرہ سب داخل ہیں۔ (مراۃ شرح مشکوۃ ج ۱ ص ۴۹۴)

185- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِحْتَلَمْتُ لَيْلَةً بَارِدَةً فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فَاَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ مَنَعَنِيْ مِنَ الْاِغْتِسَالِ وَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ اللهَ يَقُوْلُ (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد' کتاب الطھارۃ باب اذا خاف الجنب البرد التیمم' جلد 1 صفحہ 48)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ غزوہ ذات السلاسل کے موقع پر ایک ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہوگیا۔ پس مجھے ڈر محسوس ہوا کہ میں غسل کرنے سے ہلاک ہوجاؤں گا۔ پس میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اے عمرو تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی۔ میں نے آپ کو وہ بات بتائی جس نے مجھے غسل سے روکا تھا اور عرض کیا میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی جانوں کو قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہ فرمایا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

186- وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ حِيْنَ نَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي الْمَسْحِ بِالتُّرَابِ

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں اسوقت لوگوں میں موجود تھا جب مٹی کے ساتھ تیمم کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَرَنَا فَضَرَبْنَا وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ ثُمَّ ضَرْبَةً اُخْرٰى لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

(الدرایۃ' کتاب الطہارۃ' باب التیمم' جلد 1 صفحہ 68)

رخصت نازل ہوئی۔ جب ہم پانی نہ پائیں تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ایک ضرب چہرے کے لئے لگائیں اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کے لئے کہنیوں سمیت اسے بزار نے روایت کیا اور حافظ نے درایہ میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

187- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے ہے۔ کہنیوں تک اسے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

(دارقطنی' کتاب الطہارۃ' باب التیمم' جلد 1 صفحہ 181) (مستدرک حاکم' کتاب الطہارۃ' باب احکام التیمم' جلد 1 صفحہ 180)

188- وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَاِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ اضْرِبْ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ان کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ میں جنبی ہو گیا اور میں زمین میں لوٹ پوٹ ہوا تو انہوں نے فرمایا اس طرح مارو اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اپنے چہرہ کا مسح کیا۔ پھر اپنے ہاتھ زمین پر مار کر اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کیا کہنیوں تک۔ اسے امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا اور دارقطنی نے اور طحاوی نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(دارقطنی' کتاب الطہارۃ' باب التیمم' جلد 1 صفحہ 182) (مستدرک حاکم' کتاب الطہارۃ' باب احکام التیمم' جلد 1 صفحہ 180) (طحاوی' کتاب الطہارۃ' باب صفۃ التیمم کیف ھی' جلد 1 صفحہ 81)

189- وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْاَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی' کتاب الطهارة' باب صفة التيمم كيف هي' جلد1 صفحه 81)

میں سوال کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرہ کا مسح کیا۔ پھر دوسری ضرب لگائی تو اپنے بازوؤں کا مسح کیا۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

190- وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِالْمِرْبَدِ نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مؤطا امام مالک' کتاب الطهارة' باب العمل فی التیمم' صفحه 41)

آپ ہی سے روایت ہے کہ وہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام جرف سے لوٹے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اترے اور پاک مٹی سے تیمم کیا تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا کہنیوں تک۔ اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

191- وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً اُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (دارقطنی' کتاب الطهارة' باب التيمم' جلد1 صفحه 182)

حضرت سالم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ تیمم فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگاتے پھر ان سے اپنے چہرے کا مسح کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک اور ضرب لگاتے پھر ان سے اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کرتے کہنیوں تک اور اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹی سے نہ جھاڑتے اسے دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۱۔ ۱ تا ۴، مراۃ المناجیح ج ۱، بہار شریعت جلد ۱ حصہ دوم، جنتی زیور اور سنی بہشتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ — نماز کا بیان

بَابُ الْمَوَاقِیْتِ — نماز کے اوقات کا بیان

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

مواقیت وقتوں کی جمع ہے۔ میقات بمعنی وقت ہے، جیسے معیاد بمعنی وعدہ، میلاد بمعنی ولادت، معراج بمعنی عروج، یہاں نماز کے اوقات مراد ہیں۔ نماز کے اوقات تین قسم کے ہیں: وقت مباح، وقت مستحب اور وقت مکروہ۔ نماز کے اوقات تشریعی چیزیں ہیں جن میں عقل کو دخل نہیں مگر ان میں حکمتیں ضرور ہیں۔ یہ حکمتیں ہماری کتاب "اسرار الاحکام" میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۴۵)

192-عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتَاہُ سَائِلٌ یَسْاَلُہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالظُّھْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدْ انْتَصَفَ النَّھَارُ وَھُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْھُمْ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدْ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک سائل آیا جو آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے لگا تو آپ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اقامت کہنے کا حکم دیا پس انہوں نے فجر کی اقامت کہی جب فجر طلوع ہوگئی اور قریب نہ تھا کہ لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے (اندھیرے کی وجہ سے) پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی جب سورج ڈھل گیا اور کہنے والا کہہ رہا تھا نصف النہار ہوگیا۔ حالانکہ آپ ان سے زیادہ جانتے ہیں آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے عصر کی اقامت کہی درانحالیکہ سورج بلند ہو چکا تھا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی اقامت کہی جب سورج غروب ہوگیا پھر آپ نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ حَتّٰی کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَیْنَ هٰذَیْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب اوقات الصلوۃ الخمس' جلد1 صفحہ223)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی اقامت کہی۔ جب شفق غائب ہوگیا پھر دوسرے دن فجر کو موخر کیا حتیٰ کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سورج طلوع ہوگیا یا طلوع ہونے کے قریب ہے پھر ظہر کو موخر کیا حتیٰ کہ گزشتہ ادا کی ہوئی عصر کے وقت کے قریب ہوگیا۔ پھر عصر کو موخر کیا یہاں تک کہ جب آپ عصر سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سورج زرد پڑ گیا۔ پھر آپ نے صبح کی اور سائل کو بلا کر کہا (نمازوں) کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

193- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِهٖ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرِ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب اوقات الصلوۃ الخمس' جلد1 صفحہ223)

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کا وقت جب ہے کہ سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے قد کی برابر ہو جائے جب تک کہ عصر نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ سورج زرد نہ پڑ جائے اور نماز مغرب کا وقت جب تک ہے کہ شفق غائب نہ ہو جائے اور عشاء کی نماز کا وقت رات کے درمیانی آدھے تک ہے اور نماز صبح کا وقت صبح چمکنے سے اس وقت تک ہے کہ سورج نہ چمکے۔ جب سورج چمک جائے تو نماز سے باز رہو کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ظہر یا ظہور سے بنا یا ظہیرہ سے (دوپہری) چونکہ معراج کے بعد اولاً یہی نماز ظاہر ہوئی اور سب سے پہلے یہی پڑھی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

گئی، نیز یہ دوپہری میں ادا کی جاتی ہے لہٰذا اسے ظہر کہا جاتا ہے۔

آفتاب صبح سے دوپہر تک چڑھتا ہے اور دوپہر سے شام تک پچھم کی طرف اترتا ہے جس حد پر چڑھنا ختم ہو جائے اور اس کے بعد اترنا شروع ہو وہ نصف النہار سے آگے بڑھنے کا نام زوال ہے، یہ زوال ہی وقت ظہر کی ابتداء ہے وہی یہاں مراد ہے۔

زوال کے وقت سایہ برابر ہونا بعض ملکوں اور بعض زمانوں میں ہوگا۔ سردی میں چونکہ سورج جنوب کی طرف ہوتا ہوا جاتا ہے لہٰذا اس وقت بعض جگہ یہ سایہ چیز کے برابر ہو جاتا ہے، لیکن کبھی بعض ملکوں میں اس وقت سایہ بالکل نہیں ہوتا یا ہوتا ہے مگر بہت تھوڑا۔ جس زمانہ میں حضور نے یہ فرمایا ہوگا وہ موسم سردی کا ہوگا، لہٰذا یہ حدیث بالکل ظاہر ہے اور آیندہ حدیثوں کے خلاف نہیں جن میں اس سایہ کی مقدار تسمہ کی برابر بیان فرمائی گئی کیونکہ وہاں موسم گرمی کا ذکر ہے اور یہاں سردی کا اور ہوسکتا ہے کہ اس جملہ میں ظہر کا آخری وقت مراد ہو اور حدیث کے معنی یہ ہوں کہ آفتاب ڈھلنے سے ظہر شروع ہوتی ہے اور ایک مثل سایہ پر ختم، اس صورت میں یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کیونکہ ہمارے ہاں دو مثل پر ظہر کا وقت نکلتا ہے ان کے ہاں ایک مثل پر لیکن ان کی یہ دلیل کمزور ہے کیونکہ اس میں اصلی سایہ کا ذکر نہیں، امام شافعی کے ہاں اصلی سایہ کے علاوہ ایک مثل سایہ چاہیے۔

پہلی تفسیر پر یہ جملہ ظہر کے آخر وقت کا بیان ہے اور دوسری تفسیر پر پہلے جملہ کی تاکید ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ظہر وعصر کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں یعنی ظہر جاتے ہی عصر آ جاتی ہے۔

یہ عصر کے وقتِ مستحب کا بیان ہے یعنی دھوپ پیلی پڑنے سے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیے، ورنہ غروب آفتاب تک وقت عصر ہے، جیسا کہ مسلم و بخاری کی روایات میں ہے۔ خیال رہے کہ آفتاب ڈوبنے سے بیس منٹ قبل پیلا پڑتا ہے۔

یعنی مغرب کا وقت آفتاب ڈوبنے سے شروع ہوتا ہے اور شفق غائب ہونے پر ختم۔ امام اعظم کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے جو آسمان کے مغربی کنارے پر سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ اور امام شافعی وصاحبین کے نزدیک سرخی کا نام شفق ہے، یعنی سفیدی کا وقت امام صاحب کے نزدیک مغرب ہے، یہی قول سیدنا ابوہریرہ، امام اوزاعی اور عمر ابن عبدالعزیز کا ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک یہ وقت عشاء ہے، یہی قول سیدنا عبداللہ ابن عمر اور ابن عباس کا ہے۔ احتیاط یہ ہے کہ سفیدی آنے سے پہلے مغرب پڑھ لے اور سفیدی ڈوبنے کے بعد عشاء پڑھے تاکہ اختلاف سے بچ جائے۔

یہاں بھی وقتِ مستحب مراد ہے، یعنی مستحب یہ ہے کہ آدھی رات سے پہلے پڑھ لے ورنہ وقت عشاء صبح صادق تک رہتا ہے۔ درمیانی سے مراد یا درمیانی رات ہے، یا درمیانی آدھا یعنی راتیں لمبی بھی ہوتی ہیں، چھوٹی بھی اور درمیانی بھی، تم درمیانی رات کے آدھے تک پڑھ لو، یا پورے آدھے تک نماز پڑھ لو، نہ کم نہ زیادہ۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی سورج نکلتے وقت کوئی نماز نہ پڑھو، نہ نفل، نہ فرض۔ یہاں دو مسئلے سمجھنا چاہیئے: ایک یہ کہ تین وقت مطلقاً نماز ممنوع ہے، سورج نکلتے وقت، بیچ دوپہر یعنی نصف النہار پر، سورج ڈوبتے وقت کہ ان اوقات میں فرض ونفل نماز بلکہ سجدہ ہی حرام ہے، البتہ سورج ڈوبتے وقت آج کی عصر درست ہے۔ دوسرے یہ کہ جب تک سورج میں تیزی نہ آجائے تب تک طلوع مانا جائے گا یعنی سورج چمکنے سے بیس منٹ تک سجدہ حرام ہے۔

یعنی ایک شیطان سورج نکلتے وقت سورج کے سامنے اس طرح کھڑا ہوجاتا ہے کہ سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان معلوم ہو، تاکہ اپنے دوسرے شیاطین کو دکھائے کہ سورج کی پوجا کرنے والے مجھے پوج رہے ہیں، بہت مشرکین اس وقت سورج کو سجدہ کرتے ہیں اس کی طرف پانی پھینک کر اس کی تعظیم کرتے ہیں، مسلمانوں کو اس وقت سجدہ حرام ہے تاکہ مشرکوں سے مشابہت نہ ہو اور شیطان یہ نہ کہہ سکے کہ مسلمان مجھے سجدہ کررہے ہیں۔ خیال رہے کہ سورج ہر وقت کہیں نہ کہیں طلوع کرتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ شیطان سورج کے ساتھ اسی طرح گردش کرتا ہے کہ جہاں سورج طلوع ہورہا ہو وہاں اس وقت وہ نمودار ہوتا ہے اس کی بہت تفسیریں ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۵۴۵)

194- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْئُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْئٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْئٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْئٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ جِبْرِيلُ فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی۔ پس اس نے ان میں سے پہلی بار میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی۔ جب سایہ تسمہ کے برابر ہوگیا پھر میرے ساتھ نماز عصر پڑھی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا پھر میرے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی جب سورج غروب ہوگیا اور روزہ دار نے روزہ افطار کرلیا۔ پھر میرے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی جب شفق غائب ہوگئی۔ پھر فجر کی نماز پڑھی جب فجر طلوع ہوگئی اور روزہ دار پر کھانا حرام ہوگیا اور دوسری بار ظہر کی نماز پڑھی۔ جب ہر شے کا سایہ اس کی مثل ہوگیا گزشتہ دن کی عصر کے وقت قریب پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوگیا۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی اس کے پہلے وقت میں پھر عشاء کی نماز پڑھی اس کے آخری وقت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ و أَبُو دَاوُدَ واحمد وابْنُ خُزَيْمَةَ والدارقطني والحاكم وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ المراد بالوقت وقت الفضل جمعا بين الاحاديث

میں جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا پھر صبح کی نماز پڑھی۔ جب زمین خوب روشن ہوگئی پھر جبرئیل میری طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ آپ سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور (نمازوں کا) وقت وہ ہے جو ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ' ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ' احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن خزیمہ دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔ اس کے کتاب مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں: (ان احادیث میں) وقت سے مراد افضل وقت ہے تاکہ احادیث کے درمیان تطبیق ہوجائے۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی مواقیت الصلوٰۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 139) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب المواقیت' جلد 1 صفحہ 56) (مسند احمد جلد 1 صفحہ 333) (صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب ذکر الدلیل علی ان فرض الصلوٰۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 168) (دارقطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب امامۃ جبرئیل' جلد 1 صفحہ 258) (مستدرک حاکم' کتاب الصلوٰۃ' باب اوقات الصلوات الخمس' جلد 1 صفحہ 193)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی شبِ معراج کے سویرے جبریل امین نے دو دن مجھے نماز پڑھائی سب سے پہلے ظہر پڑھائی۔ خیال رہے کہ حضرت جبریل حضور کے استاذ نہیں بلکہ خادم ہیں، یہ نماز پڑھانا پیغامِ الٰہی پہنچانے کے لئے تھا۔ یہ عملی رسالت تھی جو ادا کی اور کبھی مقتدی امام سے افضل ہوتا ہے۔ حضور نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے نماز فجر پڑھی حالانکہ حضور نبی تھے وہ امتی، نیز اس امامت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نفل والے کے پیچھے فرض نماز درست ہے کیونکہ آج یہ نمازیں حضرت جبریل پر فرض ہوگئی تھیں، جب رب نے انہیں یہ حکم دیا تو فرض ہوگئیں۔ یہ واقعہ بیت اللہ کے دروازے سے متصل ہوا جہاں اب بھی لوگ نفل پڑھتے ہیں، یہاں حوض کی طرح جگہ نیچی ہے، غسلِ کعبہ کے وقت یہاں ہی زمزم بھرا جاتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ حضرت جبریل کی یہ تعلیم امت کے لئے تھی نہ کہ حضور کے لئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز کا طریقہ اس کے اوقات اوّل سے ہی جانتے تھے پہلی وحی جب آئی تو آپ غارِ حرا میں معتکف تھے، نیز معراج کو جاتے وقت بیت المقدس میں سارے رسولوں کو نماز پڑھا کر گئے، پھر بیت المعمور میں سارے فرشتوں کو نماز پڑھائی وہ تو نبیوں اور فرشتوں کے امام ہیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مگرامت کو تعلیم احکام کے نزول کے بعد ہوتی ہے۔

یعنی اس دن آفتاب ڈھلنے پر انسان کا سایہ جوتہ کے تسمہ کے برابر تھا کیونکہ گرمی کا موسم تھا یہ سایہ موسموں کے لحاظ سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔خیال رہے کہ یہاں سایہ سے مراد عام انسانوں کا سایہ ہے نہ کہ حضور کا سایہ، نہ حضرت جبریل کا کہ یہ دونوں نور ہیں نور کا سایہ نہیں ہوتا، حضور کا سایہ نہ تھا اگرچہ سارے عالم پر انہیں کا سایہ ہے۔اس کی تحقیق ہماری کتاب رسالہ"نور"میں دیکھو۔

اس حدیث سے امام شافعی وصاحبین نے دلیل پکڑی کہ ایک مثل پر عصر کا وقت ہوجاتا ہے۔ہمارے امام اعظم کے نزدیک دومثل پر ہوتا ہے۔مگر یہ حدیث ان کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس میں سایہ اصلی کا ذکر نہیں، حالانکہ ان بزرگوں کے نزدیک بھی عصر کا وقت سایہ اصلی کے سواء ایک مثل سایہ ہونے پر ہوتا ہے۔حق یہ ہے کہ اوقات کی یہ حدیث منسوخ ہے، جیسے کہ اس دن ہر نماز دو رکعت تھی ایسے ہی اس دن اوقات نماز یہ تھے، بعد میں نمازوں کی رکعتوں میں بھی زیادتی ہوئی اور اوقات میں بھی تبدیلی۔ان شاءاللہ اس کی تحقیق اگلے باب میں ہوگی اور ہماری کتاب"جاءالحق"حصہ دوم میں بھی ملاحظہ کرو۔ اس کی ناسخ احادیث کا بھی ذکر آرہا ہے۔

یعنی آج کل جس وقت افطار ہوتا ہے اس وقت مغرب پڑھائی سورج ڈوبتے ہی، ورنہ اس دن نہ روزہ فرض تھا نہ افطار تھا۔روزے بعد ہجرت فرض ہوئے لہٰذا حدیث پر اعتراض نہیں۔

اس کا وہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی غروب آفتاب کی سرخی کے بعد وہ سفیدی شفق ہے اس کے چھپنے پر وقت عشاء ہوجاتا ہے وہ ہی یہاں مراد ہے جیسا کہ ان شاءاللہ اگلے باب میں آرہا ہے۔

اس کا وہ ہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی آج کل جب پو پھٹنے پر روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہوتا ہے اس وقت نماز فجر پڑھائی ورنہ اس وقت نہ روزے تھے نہ سحری وافطار۔

ظاہر یہ ہے کہ آج ظہر اس وقت پڑھائی جس وقت کل عصر پڑھائی تھی، یعنی ایک مثل سایہ پر۔لہٰذا یہ حدیث بالاتفاق منسوخ ہے۔کسی کا مذہب یہ نہیں کہ ظہر کا آخر اور عصر کا اول بالکل ایک وقت ہے، سب کے نزدیک ظہر کے بعد عصر کا وقت ہوتا ہے۔بعض نے فرمایا کہ یہاں تقریبی وقت مراد ہے یعنی قریبًا ایک مثل سایہ تھا ایک مثل سے کچھ ہی پہلے۔بعض نے فرمایا کہ نماز ظہر ختم ہونے پر ایک مثل ہوا نہ کہ شروع پر۔بعض نے فرمایا کہ ایک مثل مع سایہ اصلی کے مراد ہے، یعنی کل عصر پڑھائی ایک مثل پر، علاوہ سایہ اصلی کے اوپر، آج ظہر پڑھائی ایک مثل مع سایہ اصلی کے۔غرض کہ یہ حدیث مشکلات میں سے ہے حق یہ ہے کہ منسوخ ہے۔

یہ خبر بھی بالاتفاق منسوخ ہے کیونکہ سب کے نزدیک وقت عصر آفتاب چھپنے پر ختم ہوتا ہے نہ کہ سایہ دوگنا ہونے پر بلکہ امام اعظم کے ہاں اس وقت عصر شروع ہوتی ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی مغرب دو دن ایک ہی وقت پڑھائی، امام شافعی و مالک کا یہ ہی قول ہے۔ مگر ہمارے ہاں یہ حدیث ہی منسوخ ہے۔ پچھلی حدیث میں گزر گیا کہ حضور نے دوسرے دن مغرب شفق غائب ہونے سے کچھ پہلے پڑھائی۔ اگر وقت مغرب صرف اداء نماز کے بقدر ہوتا تو اس تاخیر کے کیا معنی ہیں؟ اور وہ حدیث اس کے بعد کی ہے کیونکہ آج تو اسلام کی پہلی نمازیں ادا ہو رہی ہیں۔

یہ کلمہ حضور انکسار کے طور پر اپنے الفاظ میں ادا فرما رہے ہیں ورنہ حضرت جبریل نے نہایت ادب سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ یا حبیب اللہ، جیسے آج کوئی عالم کہے کہ مجھے جلسہ والوں نے کہا کہ تو بھی کچھ کہہ حالانکہ جلسے والے ادب سے عرض کرتے ہیں۔ حضرت جبریل صرف نام شریف لے کر کیسے پکار سکتے ہیں یہ تو حکم قرآنی کے خلاف ہے، رب فرماتا ہے: "لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ" الایہ۔

یعنی ان نمازوں میں سے جس نبی نے جو نماز پڑھی وہ ان ہی وقتوں میں پڑھی۔ خیال رہے کہ کسی نبی پر یہ پانچ نمازیں جمع نہ ہوئیں یہ اجتماع حضور کی امت کی خصوصیت ہے، لہٰذا حدیث صاف ہے بلکہ ابوداود، بیہقی، ابن ابی شیبہ کہتے ہیں حضور نے فرمایا کہ نماز عشاء تم سے پہلے کسی امت نے نہ پڑھی، ہوسکتا ہے کہ یہ نماز بعض انبیاء نے پڑھی ہوں ان کی امت پر فرض نہ ہو جیسے آج نماز تہجد ہمارے حضور پر فرض تھی ہم پر فرض نہیں۔ طحاوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت کی کہ نماز فجر حضرت آدم نے پڑھی جب توبہ قبول ہوئی، نماز ظہر حضرت ابراہیم نے پڑھی حضرت اسماعیل کا فدیہ دنبہ آنے پر، نماز عصر حضرت عزیر نے پڑھی جب سو برس کے بعد آپ زندہ ہوئے، نماز مغرب حضرت داود نے پڑھی اپنی توبہ قبول ہونے پر، مگر چار رکعت کی نیت باندھی تھی تین رکعت پر سلام پھیر دیا تھک گئے تھے لہٰذا تین ہی رہ گئیں، نماز عشاء ہمارے حضور نے پڑھی۔ بعض نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی جب آگ لینے طور پر گئے، خیریت سے نبوت لے کر آئے، بیوی صاحبہ کو بخیریت پایا کہ بچہ پیدا ہو چکا تھا۔ واللہ اعلم!

ظاہر یہ ہے کہ ان دو دنوں میں صرف حضور نے حضرت جبریل کے ساتھ نمازیں پڑھیں ان میں صحابہ ساتھ نہ تھے جیسا کہ اَمَّنِی سے معلوم ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نماز پڑھ کر پڑھنے کا حکم دیتے تھے یا حضور بطور نفل حضرت جبریل کے ساتھ پڑھتے رہے اور بعد میں صحابہ کو پڑھاتے رہے۔ خیال رہے کہ معراج کے سویرے نماز فجر نہ پڑھی گئی نہ قضاء کی گئی کیونکہ قانون بیان سے پہلے عمل کے لائق نہیں ہوا، معراج کی رات نماز فرض ہوئی اور پہلے ظہر پڑھی گئی لہٰذا آج چار نمازیں ہوئیں پھر پانچ اس کی تحقیق ہماری کتاب "تفسیر نعیمی" وغیرہ میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۴۵)

195- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَلَكَتِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا۔ پس جب سورج

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الشَّمْسُ اَذَّنَ بِلَالٌ لِلظُّهْرِ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعَصْرِ حِيْنَ ظَنَنَّا اَنَّ ظِلَّ الرَّجُلِ اَطْوَلُ مِنْهُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْفَجْرِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَاَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ الْغَدَ لِلظُّهْرِ حِيْنَ دَلَكَتِ الشَّمْسُ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعَصْرِ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَادَ يَغِيْبُ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ فِيْمَا يُرٰى ثُمَّ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا مِرَارًا ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ

ڈھل گیا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اقامت کا حکم دیا تو انہوں نے نماز (ظہر) کی اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصر کی اذان دی جب ہم یہ گمان کرنے لگے کہ آدمی کا سایہ اس سے لمبا ہوگیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغرب کی اذان دی۔ جب سورج غروب ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا۔ انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشاء کی اذان دی جس وقت دن کی سفیدی یعنی شفق غروب ہوگیا۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی اذان دی۔ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے انہیں حکم دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دن ظہر کے لئے اذان کہی جب سورج ڈھل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے مؤخر کیا حتیٰ کہ ہر شے کا سایہ اس کی ایک مثل ہوگیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اقامت کہنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ عصر کی اذان دی تو رسول اللہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

غَيْرَكُمْ فَإِنَّكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا وَلَوْلَا
اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُ بِتَاْخِيْرِ هٰذِهِ
الصَّلٰوةِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ اَوْ اَقْرَبَ مِنْ نِصْفِ
اللَّيْلِ ثُمَّ اَذَّنَ لِلْفَجْرِ فَاَخَّرَهَا حَتّٰى كَادَتِ
الشَّمْسُ اَنْ تَطْلُعَ فَاَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى
ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. قَالَ
النِّيْمَوِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الشَّفَقَ هُوَ
الْبَيَاضُ كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ
عَلَيْهِ. (مجمع الزوائد' كتاب الصلوة' باب بيان الوقت
نقلاً عن الطبراني في الواسط' جلد1 صفحه304)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے مؤخر کیا حتیٰ کہ ہر شے کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے مغرب کے لئے اذان کہی جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے مؤخر کیا۔ حتیٰ کہ قریب تھا کہ دن کی سفیدی یعنی شفق بظاہر غروب ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشاء کی اذان کہی جب شفق غروب ہو گیا۔ پھر ہم سو گئے اور کئی بار اٹھے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے سوا لوگوں میں کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں رہا۔ بے شک جب تک تم نماز کا انتظار کر رہے ہو تو تم نماز میں ہی ہو اور اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی اذان کہی تو آپ نے نماز فجر کو مؤخر کیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے اسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ علامہ نیموی نے فرمایا یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ شفق سفیدی ہے جیسا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّهْرِ

ان روایات کا بیان جو ظہر کے (وقت) کے بارے میں وارد ہوئیں

196- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو پس بے شک گرمی کی سختی جہنم کے جوش سے ہے اسے محدثین کی جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری' کتاب مواقیت الصلوٰۃ' باب الابراد بالظہر ...الخ' جلد 1 صفحہ 76) (مسلم' کتاب المساجد' باب استحباب الابراد بالظہر ...الخ' جلد 1 صفحہ 224) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب وقت صلوۃ الظہر' جلد 1 صفحہ 58) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی تاخیر الظہر ...الخ' جلد 1 صفحہ 40) (نسائی' کتاب المواقیت' باب الابراد بالظہر ...الخ' جلد 1 صفحہ 87) (ابن ماجۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب الابراد بالظہر ...الخ' جلد 1 صفحہ 49) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 256)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث ان تمام احادیث کی شرح ہے جن میں فرمایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہری میں ظہر پڑھتے تھے، اس نے بتایا کہ وہاں جاڑوں کی ظہر مراد ہے، گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرنے کا تاکیدی حکم ہے۔ اس سے حنفیوں کے دو مسئلے ثابت ہوئے: ایک یہ کہ گرمی کی ظہر ٹھنڈی کرکے پڑھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ ظہر کا وقت دو مثل سایہ تک رہتا ہے کیونکہ ایک مثل تک ہر جگہ خصوصاً عرب میں بہت تپش رہتی ہے۔ نیز بخاری، ابوداؤد و بیہقی، طحاوی، ترمذی وغیرہ نے حضرت ابوذر غفاری سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ظہر جب پڑھی جب کہ ٹیلوں کا سایہ پڑ گیا اور ٹیلہ کا سایہ ایک مثل کے بعد ہی پڑتا ہے، نیز بخاری شریف نے حضرت ابن عمر سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود ان مزدوروں کی طرح ہیں جو صبح سے ظہر تک ایک قیراط پر کام کریں، عیسائی وہ مزدور ہیں جو ظہر سے عصر تک ایک قیراط پر محنت کریں، اور تم وہ مزدور ہو جو عصر سے مغرب تک دو قیراط کے بدلے کام کریں تمہارا کام کم اور مزدوری زیادہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت عصر وقت ظہر سے کم ہے ورنہ یہ مثال درست نہ ہوتی اگر ایک مثل پر عصر شروع ہوجایا کرے تو اس کا وقت ظہر کی برابر بلکہ گرمیوں میں اس سے کہیں زیادہ ہوجائیگا۔ اس مسئلہ پر امام صاحب کے اور بہت دلائل ہیں اگر شوق ہو تو ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم کا یہ باب دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۹۸)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

197- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ نِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو موذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ٹھنڈا کرو پھر اس نے اذان کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھے تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گرمی کی سختی جہنم کے جوش سے ہے۔ پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب مواقیت الصلوٰۃ' باب الابراد بالظهر فی السفر' جلد 1 صفحه 77) (مسلم' کتاب المساجد' باب استحباب الابراد بالظهر... الخ' جلد 1 صفحه 224)

شرح: ظہر کا وقت

سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس سایہ کے علاوہ اس چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ظہر کے وقت میں مستحب یہ ہے کہ جاڑوں میں اول وقت اور گرمیوں میں دیر کر کے نماز ظہر پڑھیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الاول فی اوقات الصلوۃ، ج ۱، ص ۵۱)

سورج ڈھلنے اور دوپہر کے سایہ کے علاوہ سایہ دوگنا ہونے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک ہموار لکڑی بالکل سیدھی گاڑ دیں کہ پورب پچھم یا اتر دکھن کو ذرا بھی جھکی نہ ہو۔ اب خیال رکھو کہ جتنا سورج اونچا ہوتا جائے اس لکڑی کا سایہ کم اور چھوٹا ہوتا جائے گا۔ جب سایہ کم ہوتا رک جائے تو سمجھ لو کہ ٹھیک دوپہر ہوگئی اور اس وقت میں اس لکڑی کا جتنا بڑا سایہ ہو اس کو ناپ کر دھیان میں رکھو۔ اس کے بعد جوں ہی سایہ بڑھنے لگے تو سمجھ لو کہ سورج ڈھل گیا اور ظہر کا وقت شروع ہو گیا اور جب سایہ بڑھتے بڑھتے اتنا بڑا ہو جائے کہ دوپہر والے سایہ کو نکال کر اس لکڑی کا سایہ اس لکڑی سے دوگنا بڑا ہو جائے تو سمجھ لو کہ ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت شروع ہو گیا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الاول فی اوقات الصلوۃ، ج ۱، ص ۵۱)

جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمعۃ، ج ۲، ص ۲۵۶)

198- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ رسول

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرماتے ہیں کہ گزشتہ امتوں کی عمروں کے مقابلہ میں تمہاری عمر وہ ہے جو عصر کی نماز کے درمیان سے سورج ڈوبنے کے درمیان ہے اور تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کچھ مزدوروں سے کام کراتے ہیں تو کہے کون شخص ہے جو میرا کام کرے ایک ایک قیراط پر تو یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر مالک نے کہا کہ کون شخص ہے جو دوپہر سے عصر کی نماز تک میرا کام کرے گا ایک ایک قراط پر تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس نے کہا کہ کون میرا کام کرے گا نماز عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر، آگاہ رہو کہ تم ہی وہ ہو جو عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کرتے ہو تمہاری مزدوری دوگنی ہے تو یہود ونصاریٰ غصہ ہو کر بولے کہ کام میں ہم زیادہ ہیں اور عطیے کم ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم کیا وہ بولے نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں میں دوں اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

(بخاری کتاب الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل جلد 1 صفحہ 491)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہاں اجل بمعنی عمر ہے نہ کہ بمعنی موت، رب فرماتا ہے: "وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ" اور آیت کریمہ "اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ" میں اجل بمعنی موت ہے وہ یہاں مراد نہیں۔ یعنی پچھلی امتوں کے لحاظ سے اے میری امت والو تمہاری عمریں بہت کم ہیں لہٰذا تمہارے کام بھی تھوڑے ہی ہوں گے۔

یعنی یہود کا عمل بہت زیادہ ہے ثواب تھوڑا اور عیسائیوں کے اعمال اگرچہ یہود سے کم ہیں مگر ثواب ان کا اتنا ہی یہودی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

برابر، یہود کے احکام شرعیہ بہت سخت تھے عیسائیوں کے نرم لہٰذا یہ تشبیہ بہت موزوں ہے۔

اس تشبیہ سے اشارۃً معلوم ہو رہا ہے کہ عصر کا وقت دو مثل سایہ سے شروع ہوتا ہے کیونکہ وہ ظہر کے وقت سے کم ہے اگر ایک مثل پر شروع ہو جاتا تو ظہر کے وقت کے برابر بلکہ زیادہ بھی ہو جایا کرتا لہٰذا یہ حدیث امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قوی دلیل ہے۔

دیکھو شمسون یہودی نے ایک ہزار مہینے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی یعنی سوا اکیاسی سال مسلمانوں سے کہا گیا کہ "لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ" تمہارے لیے ایک شب قدر ایک ہزار ماہ سے بہتر ہے کہ تم صرف اس رات میں عبادت کرلو تو تم کو اس شمسون اسرائیلی سے زیادہ ثواب ملے گا تو ظاہر ہے کہ ان قوموں کو شکایت ہوگی کہ مسلمانوں پر اس رحم وکرم کی وجہ کیا ہے۔خیال رہے کہ یہ مقابلہ اصلی یہودیوں عیسائیوں سے ہے جو اس زمانہ میں تھے جب کہ ان کا دین منسوخ نہیں ہوا تھا، اب جب کہ ان کا دین منسوخ ہو چکا تو انہیں کسی عمل کا کوئی ثواب نہیں کیونکہ ثواب کے لیے ایمان شرط ہے کٹی ہوئی شاخ پانی سے سرسبز نہیں رہ سکتی۔

یعنی فضل عدل کے خلاف نہیں تم سے جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا پورا تم کو دے دیا گیا۔خیال رہے کہ یہ تشبیہ صرف زیادتی میں ہے ورنہ مسلمانوں کا ثواب ان قوموں سے دوگنا نہیں بلکہ سات سوگنا اور اس سے زیادہ تک ہے پھر اسلامی احکام ان کے احکام سے بہت نرم، ان پر چوتھائی مال زکوۃ ہم پر چالیسواں حصہ، ان کے لیے ترک دنیا تو اب ہمارے لیے رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف میں پوری زندگی ترک دنیا کا ثواب، حضور کے صدقے سے ان کو ہم سے کوئی نسبت ہی نہیں۔معلوم ہوا کہ نسبت بڑی بہاریں دکھاتی ہے مسلمانوں کی یہ عظمتیں صرف حضور کی نسبت سے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۵۲۳)

199- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَّوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَآءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ يَعْنِي الْغَلَسَ. رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تجھے خبر دیتا ہوں تو ظہر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ تیری مثل ہو جائے اور عصر کی نماز پڑھ۔جب تیرا سایہ تیری دو مثل ہو جائے اور مغرب کی نماز پڑھ جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء کی نماز اس وقت میں پڑھ جو تیرے اور رات کے تہائی حصہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

استدل الحنيفة بهذه الاحاديث على ان وقت الظهر لاينقضى بعد المثل بل يبقى بعده ووقته ازيد من وقت العصر وفى الاستدلال بها ابحاث وانى لم اجد حديثا صريحا صَحِيْحًا او ضَعِيْفًا يدل على ان وقت الظهر الى ان يصير الظل مثليه وعن الامام ابى حنيفة رحمه الله فِيْهِ قولان۔

(مؤطاامام مالک'کتاب وقوت الصلوٰۃ'صفحہ5)

کے درمیان ہے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ۔ اس حدیث کوامام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں نقل کیا اور اس سند صحیح ہے۔اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی نے فرمایا احناف نے ان احادیث سے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ ظہر کا وقت ایک مثل کے بعد ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کے بعد بھی باقی رہتا ہے اور ظہر کا وقت عصر کے وقت سے زیادہ ہے لیکن ان احادیث سے استدلال کرنے میں کئی بحثیں ہیں اور میں نے کوئی صریح صحیح حدیث یا ضعیف حدیث ایسی نہیں پائی جو اس بات پر دلالت کرے کہ ظہر کا وقت ہر چیز کے سائے کے دو مثل ہونے تک ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس بارے میں دو قول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَصْرِ

ان روایات کا بیان جو (وقت) عصر کے بارے میں وارد ہوئیں

200- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا وَشَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ولمسلم فِيْ رواية شغلونا عن الصلوٰة الوسطى صلوة العصر۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب غزوہ احزاب کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ان (کافروں کی) قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں روکے رکھا اور صلوٰۃ الوسطیٰ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے۔ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ یعنی عصر کی نماز سے مشغول رکھا۔

(بخاری'کتاب المغازی' باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب' جلد2صفحہ 590) (مسلم'کتاب المساجد' باب الدلیل لمن قال الصلوٰۃ الوسطیٰ...الخ' جلد1 صفحہ227)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الاول فی اوقات الصلوۃ، ج ۱، ص ۵۱)

جاڑوں میں عصر کا وقت تقریباً ڈیڑھ گھنٹے لمبا رہتا ہے اور گرمیوں میں قریب قریب دو گھنٹے (کچھ کم زیادہ مختلف تاریخوں میں) رہتا ہے، عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے۔ لیکن نہ اتنی تاخیر کہ سورج کی ٹکیا میں زردی آ جائے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲)

201- وَعَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ) فَقَرَأْنَاهَا مَا شَآءَ اللهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللهُ وَاللهُ أَعْلَمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب الدلیللمن قال الصلوۃ الوسطی...الخ' جلد1صفحہ 227)

حضرت شقیق بن عقبہ براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ آیت اس طرح نازل ہوئی کہ تم نمازوں کی حفاظت کرو اور عصر کی نماز کی جب تک اللہ نے چاہا ہم نے اس کو پڑھا پھر اللہ نے اس کو منسوخ کر دیا۔ پھر آیت (اس طرح) نازل ہوئی کہ تم نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو تو حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے۔ ایک شخص نے کہا تب تو صلوۃ الوسطی عصر کی نماز ہے تو حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے تجھے بتا دیا کہ وہ کیسے نازل ہوئی اور کیسے اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر دیا۔ واللہ اعلم اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

202- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صححہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صلوۃ الوسطی عصر کی نماز ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا۔

(ترمذی' ابواب الصلوۃ' باب ماجاء فی الصلوۃ الوسطی انھا العصر' جلد 1 صفحہ 45)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

کیونکہ یہ نماز دن اور رات کی نمازوں کے درمیان ہے، نیز اس وقت دن اور رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں، نیز اس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وقت دنیوی کاروبار زیادہ زور پر ہوتے ہیں اس لئے اس کی تاکید زیادہ فرمائی گئی، اکثر صحابہ کا یہی قول ہے۔

(مراۃ المناجیح ج۱ ص۵۹۶)

203- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب استحباب التکبیر بالعصر' جلد1 صفحہ225)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھے سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو وہ کھڑا ہوتا ہے اور اس نماز کے چار ٹھونگیں لگاتا ہے اور وہ اس نماز میں اللہ کو بہت کم یاد کرتا ہے۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ دنیوی کاروبار میں پھنس کر نماز عصر دیر سے پڑھنا منافقوں کی علامت ہے۔ دوسرے یہ کہ غروب سے ۲۰ منٹ پہلے کراہت کا وقت ہے، وقت مستحب میں عصر پڑھنا چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ رکوع اور سجدہ بہت اطمینان سے کرنا چاہیئے، حضور نے جلد باز سجدے کو مرغ کے چونچ مارنے سے تشبیہ دی جو وہ دانہ چگتے وقت زمین پر جلدی جلدی مارتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص۵۹۶)

204- وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِّلْعَصْرِ مِنْهُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز تمہاری نسبت جلدی پڑھتے تھے اور تم نماز عصر آپ کی نسبت جلدی پڑھتے ہو۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد' جلد6 صفحہ289) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ماجاء فی تاخیر صلوٰۃ العصر' جلد1 صفحہ42)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عصر کی نماز وقت شروع ہوتے ہی نہ پڑھے کچھ دیر سے پڑھے۔ اگر حضور وقت شروع ہوتے ہی پڑھا کرتے تو یہ حضرات اس سے پہلے کیسے پڑھ سکتے، لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کی تاخیر عصر پر قوی دلیل ہے۔ حضرت ام سلمہ ان سے فرما رہی ہیں کہ اگر تم سنت کی اتباع چاہتے ہو تو عصر دیر سے پڑھا کرو۔

(مراۃ المناجیح ج۱ ص۵۸۱)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں واردشدہ روایات کا بیان

205- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا النسائی۔

حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھاتے جب سورج غروب ہو جاتا اور پردے میں چھپ جاتا۔ اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا ہے سوائے امام نسوائی رحمۃ اللہ علیہ کے۔

(بخاری' باب مواقیت الصلوٰۃ' باب وقت المغرب' جلد 1 صفحہ 79) (مسلم' کتاب المساجد' باب بیان ان اول وقت المغرب... الخ' جلد 1 صفحہ 228) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب وقت المغرب' جلد 1 صفحہ 60) (ابن ماجہ' کتاب الصلوٰۃ' باب وقت صلوٰۃ المغرب' صفحہ 50) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' بابما جاء فی وقت المغرب' جلد 1 صفحہ 42) (مسند احمد جلد 4 صفحہ 51)

شرح: مغرب کا وقت

سورج ڈوبنے کے بعد سے مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق غائب ہونے تک رہتا ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الاول فی اوقات الصلوۃ، ج۱،ص۵۱)

شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سورج ڈوبنے کی سرخی کے بعد پچھم میں صبح صادق کی سپیدی کی طرح اتر دکھن میں پھیلی رہتی ہے مغرب کے وقت کی لمبائی ہمارے دیار میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ تقریباً ہوا کرتی ہے۔ اور ہر روز جتنا لمبا فجر کا وقت ہوتا ہے اتنا ہی لمبا مغرب کا وقت بھی ہوتا ہے۔

(شرح وقایہ، کتاب الصلوۃ، باب اوقات الصلوات الخمس، ج۱،ص۱۴۷)

206- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ اُمَّتِي بِخَيْرٍ اَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی۔ جب تک نماز مغرب میں اتنی نہیں کرے گی کہ تارے چمکنے لگیں۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب وقت المغرب' جلد 1 صفحہ 60) (مسند احمد جلد 4 صفحہ 147)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فطرت سے مراد اسلام ہے، یا سنت انبیاء، یا اسلام کی دائمی سنت۔

اس سے معلوم ہوا کہ مغرب میں اتنی تاخیر مکروہ ہے جب تارے خوب چمک جائیں اور سارے تارے ظاہر ہو کر گھنے پڑ جائیں، جیسے روافض کی مغرب کا وقت۔ یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ شفق سفیدی کا نام ہے نہ کہ سرخی کا، سفیدی میں وقت مغرب رہتا ہے کیونکہ تاروں کا گھتنا اور گھنا پڑنا سرخی کے وقت نہیں ہوتا، سفیدی کے وقت ہوتا ہے اس وقت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کا آخری وقت قرار دیا، اسے تاخیر مغرب فرمایا، قضاء نہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان شاء اللہ اہل سنت خیر پر ہیں اور رہیں گے کیونکہ یہ مغرب جلدی پڑھتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۷۲)

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

عشاء کی نماز کے بارے میں وارد شدہ روایت کا بیان

207- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ و ابن ماجة والتِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا میں انہیں رات کے تہائی حصہ یا نصف رات تک نماز کو مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 250) (ترمذی' ابواب الصلٰوۃ' باب ما جاء فی تاخیر العشاء الآخرۃ' جلد 1 صفحہ 42)

(ابن ماجۃ' کتاب الصلٰوۃ' باب وقت العشاء' جلد 1 صفحہ 50)

شرح: عشاء کا وقت

شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق کی سپیدی ظاہر ہونے تک ہے لیکن عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کرنی مستحب ہے اور آدھی رات تک مباح ہے۔ اور آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

(البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، ج ۱ ص ۴۳۰)

208- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِّصَلٰوةِ الْعِشَآءِ حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہم نے ایک رات نماز عشاء کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ آدھی رات

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قَالَ فَجَاءَ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْ تُمُوْهَا وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمَذِيَّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

[illegible] کے قریب [illegible] تشریف لائے انہیں نماز پڑھائی اور فرمایا اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ پھر فرمایا دوسرے لوگ نماز پڑھ کے اپنے بستروں میں ہیں اور تم اس وقت تک نماز میں ہی شمار ہوگے جب تک تم نماز کا انتظار کررہے ہو۔ اگر کمزور کی کمزوری بیمار کی بیماری اور ضرورت مند کی ضرورت کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا۔ بسوائے ترمذی احمد ابن خزیمہ کے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی' کتاب المواقیت' باب ما یستحب من تاخیر العشاء) (ابن ماجۃ' کتاب الصلٰوۃ' باب وقت صلٰوۃ العشاء' جلد1 صفحہ50) (ابو داؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب وقت صلٰوۃ العشاء الاٰخرۃ' جلد1 صفحہ61) (مسند احمد جلد3 صفحہ5) (ابن خزیمۃ' کتاب الصلٰوۃ' باب استحباب تاخیر صلٰوۃ العشاء' جلد1 صفحہ177' رقم الحدیث:345)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

نماز پڑھنے سے مراد پڑھنے کا ارادہ کرنا ہے۔ صحابہ کرام کا طریقہ یہ تھا کہ حضور خواہ کتنی ہی دیر میں تشریف لاتے مگر نہ حضور کو نماز کے لئے بلاتے تھے نہ اکیلے پڑھ لیتے اور نہ اپنی جماعت علیحدہ کر لیتے، وہ سمجھتے تھے کہ حضور کے ساتھ قضا علیحدہ ادا سے افضل ہے۔۔

شطر لیل سے مراد تقریبًا آدھی رات ہے یعنی تہائی۔ اَخَّرْتُ سے معلوم ہوا کہ حضور کو نمازیں آگے پیچھے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، آپ بعطاءِ الٰہی احکامِ شرعیہ کے مالک ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگرچہ نماز کا انتظار مطلقًا عبادت ہے مگر مسجد میں بیٹھ کر انتظار بڑی عبادت، اسی لئے اس حالت میں انگلیوں میں انگلی ڈالنا منع ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۵۸۰)

209- وَعَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصَلِّ الْعِشَاءَ اَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تُغْفِلْهَا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔ (طحاوی' کتاب الصلٰوۃ' باب مواقیت الصلٰوۃ' جلد1 صفحہ110)

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابو موسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف دیکھا کہ تو رات کی نماز جس حصہ میں چاہے پڑھ اور اس میں غفلت نہ کر اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

210- وَعَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب مواقیت الصلوٰۃ جلد1 صفحہ110)

حضرت عبیدہ بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نماز عشاء میں کوتاہی یعنی تاخیر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا طلوع فجر۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ دَلَّ الْحَدِيْثَانِ عَلٰى اَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ يَبْقٰى بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلَا يَخْرُجُ بِخُرُوْجِهٖ فَبِهَا الْجَمْعُ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ كُلِّهَا يَثْبُتُ اَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ مِنْ حِيْنِ دُخُوْلِهٖ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ اَفْضَلُ وَبَعْضُهٗ اَوْلٰى مِنْ بَعْضٍ وَاَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا يَخْلُوْ مِنَ الْكَرَاهَةِ۔

محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں کہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عشاء کا وقت آدھی رات گزرنے کے بعد طلوع فجر تک باقی رہتا ہے اور نصف رات گزرنے سے ختم نہیں ہوتا۔ تمام احادیث کے درمیان تطبیق اسی طرح ہوگی کہ عشاء کا وقت اس کے داخل ہونے سے لے کر نصف رات تک افضل ہے اور اس میں بھی بعض حصہ بعض حصے سے اولیٰ ہے اور آدھی رات کے بعد کا وقت کراہت سے خالی نہیں۔

شرح: عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے، کہ باعثِ تقلیل جماعت ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص ۳۲، "البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، ج۱، ص ۴۳۰)

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ

اندھیرے میں نماز پڑھنے کے بارے میں وارد شدہ روایات

211- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

سیدہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مومنوں کی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر میں حاضر ہوتیں۔ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی۔ پھر وہ اپنے گھروں کو پلٹ کر جاتیں۔ جب نماز پڑھ لیتی تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی بھی پہچان نہ سکتا۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب مواقیت الصلٰوۃ' باب وقت الفجر' جلد 1 صفحہ 82) (مسلم' کتاب المساجد' باب استحباب التکبیر بالصبح...الخ' جلد 1 صفحہ 230)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ اندھیرا یا تو مسجد کا ہوتا تھا کیونکہ مسجد نبوی بہت گہری تھی یا وقت کا کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اول وقت میں ادا فرماتے تھے ان نمازی عورتوں کی وجہ سے تاکہ اندھیرے ہی میں اپنے گھر چلی جائیں پھر عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تب یہ حکم بھی بدل گیا۔ پہلی صورت میں یہ حدیث محکم اور ہمارے واسطے لائق عمل ہے۔ دوسری صورت میں یہ عمل اس وقت کے لحاظ سے ہے اور حضور کی خصوصیات سے۔ ہم نے توجیہیں اس لئے کیں کہ آگے فجر اجیالے میں پڑھنے کا حکم آرہا ہے اس توجیہ کی بنا پر یہ فعلی حدیث اس قولی کے خلاف نہ ہوگی۔ غالبًا یہ بیبیاں سلام پھیرتے ہی دعا سے پہلے چلی جاتی تھیں جیسا کہ فَتَنْصَرِفُ کی "ف" سے معلوم ہو رہا ہے اور مرد دعا کے بعد جاتے تھے تاکہ عورتوں اور مردوں کا اختلاط نہ ہو۔ خیال رہے کہ حضرت عمر فاروق نے عورتوں کو مسجد سے روک دیا حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کی تائید کی اور فرمایا کہ اگر حضور انور بھی آج کے حالات دیکھتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے افسوس ان لوگوں پر جو اس دور میں اپنی عورتوں کو بے پردہ سینما اور بازاروں میں بھیجیں۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۵۶۱)

212- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّھْرَ بِالْھَاجِرَۃِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اِذَا کَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر دوپہری میں پڑھتے تھے اور عصر جب کہ سورج صاف ہوتا اور مغرب جب کہ سورج ڈوب جاتا ہے اور عشاء جب لوگ زیادہ ہوتے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب تھوڑے ہوتے تو دیر میں پڑھتے اور صبح اندھیرے میں۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب مواقیت الصلٰوۃ' باب وقت العشاء اذا اجتمع الناس...الخ' جلد 1 صفحہ 80) (مسلم' کتاب المساجد' باب استحباب التکبیر بالصبح' جلد 1 صفحہ 230)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس کی شرح پہلے گزر گئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وقت میں گنجائش ہو تو لوگوں کے اجتماع کا خیال رکھا جائے۔ ریل کا ساوقت نہ ہو کہ نمازی ہوں یا نہ ہوں نماز پڑھ لی جائے۔ دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کہ اگر لوگ کم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہوتے تو عشاء دیر سے پڑھتے۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۹۸)

213- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودِنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَيَأْتِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلّٰى مَرَّةً أُخْرٰى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ التَّغْلِيْسَ حَتّٰى مَاتَ لَمْ يَعُدْ إِلٰى أَنْ يُّسْفِرَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَفِيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَّالزِّيَادَةُ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ. (ابوداؤد' كتاب الصلوٰة' باب المواقيت' جلد 1 صفحه 57) (صحيح ابن حبان' كتاب الصلوٰة' جلد4 صفحه 25' رقم الحديث:1492)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے اوقات بیان کئے۔ میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں شمار کیں۔ پس میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر زوال آفتاب کے بعد پڑھی اور کبھی گرمی شدید ہونے کے وقت اسے مؤخر فرماتے اور میں نے آپ کو نماز عصر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب سورج خوب بلند اور روشن تھا۔ اس میں زردی آنے سے پہلے آدمی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذوالحلیفہ پہنچ جاتا۔ اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو اور سورج غروب ہوتے ہی نماز مغرب پڑھی اور نماز عشاء اس وقت پڑھی۔ جبکہ افق میں سیاہی آگئی اور کبھی اس میں تاخیر کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں اور نماز فجر ایک مرتبہ اندھیرے میں پڑھی اور دوسری مرتبہ اسے خوب روشن کر کے پڑھا پھر آپ کی نماز اس کے بعد اندھیرے میں رہی۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ نے دوبارہ اسے روشنی میں نہیں پڑھا۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند میں کلام ہے اور اس میں الفاظ کی زیادتی محفوظ نہیں ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِسْفَارِ

ان روایات کا بیان جو روشنی میں نماز پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئیں

214۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةً لِّغَیْرِ مِیْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَیْنِ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلَّی الْفَجْرَ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِهَا۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ولمسلم قبل وقتها بغلس۔

(بخاری' کتاب الحج' باب متی یصلی الفجر بجمع' صفحه 228) (مسلم' کتاب الحج' باب استحباب زیادة التغلیس...الخ' جلد1 صفحه 417)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ سوائے دو نمازوں کے کہ آپ نے مغرب اور عشاء کو جمع کیا اور فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھی۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے اسے اس کے وقت سے پہلے اندھیرے میں پڑھا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سفر میں جمع بین الصلوتین نہ کیا یعنی چند نمازیں بیک وقت نہ پڑھیں، وہاں جمع صوری تھا کہ ظہر آخر وقت میں پڑھی اور عصر اول وقت میں، رہا غزوہ خندق میں چند نمازیں یکدم پڑھنا وہ جمع نہ تھا بلکہ قضاء پڑھی گئی تھیں، جمع اور ہے قضاء کچھ اور۔

یعنی مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو حقیقتاً جمع فرمایا کہ مغرب عشاء کے وقت میں پڑھی اور دوسری عرفات میں کہ وہاں عصر ظہر کے وقت میں پڑھی، چونکہ وہ جمع صلوتین دن میں اور سب کے سامنے ہوا تھا اسی لیے اس کا علیحدہ نام نہ لیا اور مزدلفہ میں نمازوں کا اجتماع رات میں تھا جس میں سارے حجاج جمع نہ تھے اس لیے صرف اس کا ذکر صراحۃً علیحدہ بھی کر دیا لہٰذا حدیث واضح ہے دو نمازوں سے مراد عرفہ ومزدلفہ کی نمازیں ہیں۔

یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر خوب اجیالا میں پڑھتے تھے مگر آج مزدلفہ میں پو پھٹنے کے بعد اندھیرے میں پڑھی، یہ حدیث امام اعظم قدس سرہ کی قوی دلیل ہے کہ ہمیشہ فجر اجیالہ میں پڑھی جائے، صرف مزدلفہ میں اندھیرے منہ پڑھے کیونکہ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی نماز فجر پو پھوٹتے ہی پڑھتے ہوتے تو آج وقت معتاد سے پڑھنے کے کیا معنی، کیا وقت سے پہلے پڑھ لی ہرگز نہیں لہٰذا قول احناف قوی ہے، یہاں تمام آئمہ کے ہاں وقت سے مراد وقت معتاد ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲۲)

215۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ وَّالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وفی روایة له فلما طلع الفجر قال ان النبی صلی الله علیه وسلم كان لا يصلی هذه الساعة الا هذه الصلوٰة فی هذا المكان من هذا اليوم قال عبدالله هما صلوتان تحولان عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما ياتی الناس المزدلفة والفجر حين يبزغ الفجر قال رايت النبی ﷺ يفعله. (بخاری کتاب الحج باب متی یصلی الفجر بجمع وروایة اخری جلد1صفحہ228) (بخاری کتاب الحج باب من اذن واقام لکل واحد منهما جلد 1 صفحہ227)

کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مکہ المکرمہ کی طرف نکلا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو انہوں نے دو نمازیں پڑھیں۔ ہر نماز کو الگ ایک اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھا اور ان کے درمیان رات کا کھانا تناول فرمایا۔ پھر طلوع فجر کے وقت فجر کی نماز پڑھی۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ فجر طلوع ہو گئی اور کوئی کہہ رہا تھا کہ فجر طلوع نہیں ہوئی۔ پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں۔ اس جگہ یعنی مغرب اور عشاء پس لوگ مزدلفہ نہ آتے۔ یہاں تک کہ وہ عشاء کے آخری وقت میں داخل ہوں اور فجر کی نماز اس وقت میں پڑھیں۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب فجر طلوع ہوئی تو عبداللہ بن مسعود کہنے لگے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دن اس جگہ اس گھڑی میں صرف یہی نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئی۔ مغرب کی نماز بعد اس کے کہ لوگ مزدلفہ آ جائیں اور فجر کی نماز جب فجر طلوع ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح کرتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

شرح: فجر کا وقت

صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے تک ہے اس درمیان جب چاہیں فجر کی نماز پڑھ لیں۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اتنا اجالا ہو جانے کے بعد پڑھیں کہ مسجد کے نمازی ایک دوسرے کو دیکھ کر پہچان لیں۔ صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے آسمان کے پوربی کناروں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ یہ روشنی پورے آسمان پر پھیل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔ صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ صبح صادق جاڑوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمیوں میں لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الاول فی اوقات الصلوۃ، ج ۱، ص ۵۱)

216- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْفِرُوْا بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ قَالَ لِأُجُوْرِكُمْ. رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَأَصْحَابُ السُّنَنِ وَإِسْنَادُهٗ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح کو خوب روشن کیا کرو۔ پس بے شک اس میں تمہارے لئے زیادہ اجر یا اس میں تمہارے لئے زیادہ ثواب ہے۔ اس کو حمیدی اور اصحاب سنن نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمیدی جلد 1 صفحہ 199 برقم: 409) (ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب وقت الصبح' جلد 1 صفحہ 61) (ترمذی' ابواب الصلٰوۃ' باب ما جاء فی الاسفار بالفجر' جلد 1 صفحہ 40) (دارمی' کتاب الصلٰوۃ' باب الاسفار بالفجر' صفحہ 143) (ابن ماجۃ' ابواب مواقیت الصلٰوۃ' باب وقت صلٰوۃ الفجر' صفحہ 49) (نسائی' کتاب المواقیت' باب الاسفار' جلد 1 صفحہ 94) (نصب الرایۃ جلد 1 صفحہ 238)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ فجر اجیالے میں پڑھنی چاہیئے۔ خیال رہے کہ تاریکی میں فجر پڑھنے کی عملی حدیثیں تو ہیں مگر قولی حدیث کوئی نہیں۔ ان احادیث میں احتمال ہے کہ شاید مسجد کی تاریکی ہو نہ کہ وقت کی مگر اس حدیث میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی، اسی لئے صحابہ کرام فجر اجیالے میں پڑھتے تھے، جیسا کہ بہت احادیث سے ثابت ہے۔ ہم نے وہ احادیث اپنی کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں جمع کی ہیں۔ اس حدیث کی تائید دو چیزوں سے ہوتی ہے: ایک یہ کہ مسلم، بخاری نے سیدنا ابن مسعود سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں فجر کی نماز روزانہ کے وقت سے پہلے پڑھی تو اگر حضور روز پو پھٹتے ہی فجر پڑھتے ہوتے تو آج مزدلفہ میں کس وقت پڑھی؟ کیا وقت شروع ہونے سے پہلے پڑھ لی؟ لہٰذا اس حدیث کا یہی مطلب ہوگا کہ روزانہ اجالے میں پڑھتے تھے آج اندھیرے میں پڑھی، یہی حنفیوں کا مذہب ہے۔ دوسرے یہ کہ نماز فجر بہت چیزوں میں نماز مغرب کے حکم میں ہے، مغرب میں اجالا سنت ہے تو یہاں بھی اجالا ہی چاہیے، ہاں وہاں اجالا اول وقت ہوتا ہے، فجر میں آخر وقت۔ اس کی پوری بحث "جاء الحق" میں دیکھو۔

ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، نیز یہ حدیث ابن ماجہ، بیہقی، ابوداؤد، طیالسی اور طبرانی میں بھی ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱، ص ۵۷۶)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

217- وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهٖ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ الزَّيْلَعِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ۔ (نسائی،کتاب المواقیت،باب الاسفار، جلد1صفحہ194)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی انصار قوم کے کچھ افراد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نماز فجر کو جتنا زیادہ روشن کر کے پڑھو گے تمہیں اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ اس نسائی نے روایت کیا اور حافظ نے زیلعی میں فرمایا۔ یہ حدیث سند صحیح کے ساتھ مروی ہے۔

218- وَعَنْ هُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّيْ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ نَوِّرْ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَبْصُرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِّنَ الْاَسْفَارِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَّابْنُ عَدِيٍّ وَّالطَّيَالِسِيُّ وَاِسْحٰقُ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا رافع بن خدیج کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا صبح کی نماز کو خوب روشن کر دو حتی کہ لوگ روشنی کی وجہ سے تیر پھینکنے کی جگہ کو دیکھ لیں۔ اس حدیث کو ابن ابی حاتم، ابن عدی، طیالسی، اسحاق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند ابی داؤد طیالسی صفحہ 129، رقم الحدیث: 961) (المعجم الکبیر للطبرانی صفحہ 278، رقم الحدیث: 4414) (کتاب العلل، احادیث فی الصلوۃ جلد1 صفحہ143، برقم: 400)

219- وَعَنْ بَيَانٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثْنِيْ بِوَقْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ عِنْدَ دُلُوْكِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتَيْكُمُ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرِ وَكَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْعِشَآءَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ وَيُصَلِّي الْغَدَاةَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَفْتَحُ الْبَصَرُ كُلُّ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقْتٌ اَوْ قَالَ صَلٰوةٌ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ

حضرت بیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا وقت بیان فرمائیں تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز تمہاری پہلی نماز اور عصر کے درمیان پڑھتے اور مغرب کی نماز غروب آفتاب کے وقت پڑھتے اور عشاء کی نماز غروب شفق کے وقت پڑھتے اور صبح کی نماز طلوع فجر کے وقت پڑھتے جب ہر چیز نظر آنے لگتی۔ ان تمام

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حَسَنٌ۔ (مسند ابی یعلی جلد7صفحہ76'رقم الحدیث:
1249(4004)(مجمع الزوائد'کتاب الصلوۃ'باب بیان
الوقت'جلد1صفحہ304)

اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے یا فرمایا نما زہے۔ابو یعلی نے اسے روایت کیا اور ہیثمی نے فرمایا اس کی سند حسن ہے۔

220- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ أَفْقَهُ لَكُمْ إِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

(طحاوی'کتاب الصلوۃ' باب وقت الفجر' جلد 1 صفحہ126)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس نماز کو خوب روشن کر کے پڑھو۔ پس بے شک یہ تمہارے لئے بڑی سمجھداری کی بات ہے تم اپنی ضروریات کے لئے فارغ ہونا چاہتے ہو۔ اسے عبدالرزاق اور ابوبکر بن شیبہ او طحاوی نے بیان فرمایا اور اس کی سند صحیح ہے۔

221- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهِ أَسْفِرْ أَسْفِرْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا کہ وہ اپنے موذن کو فرمارہے تھے کہ صبح کو روشن کر کے پڑھ صبح کو روشن کر کے پڑھ اسے عبدالرزاق اور ابوبکر بن شیبہ اور طحاوی نے بیان فرمایا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبد الرزاق'کتاب الصلوۃ' باب وقت الصبح' جلد1 صفحہ569) (مصنف ابن ابی شیبۃ'کتاب الصلوات'
باب من کان ینوبها...الخ' جلد1 صفحہ321) (طحاوی'کتاب الصلوۃ' باب وقت الفجر' جلد1 صفحہ123)

222- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن مسعود کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے تو آپ صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھتے۔اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی'کتاب الصلوۃ' باب وقت الفجر' جلد1 صفحہ125) (مصنف عبدالرزاق'کتاب الصلوۃ' باب وقت الصبح'

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جلد1 صفحہ 568) (مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الصلوات' باب من کان ینور بھا ویسفر... الخ' جلد1 صفحہ 321)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں:

وقت نماز فجر کا طلوع یا انتشار صبح صادق سے ہے علی اختلاف المشائخ اور انتہا اس کی طلوع اول کنارہ شمس ہے اور ہمارے علماء کے نزدیک مردوں کو دواما ہر زمان و ہر مکان میں اسفارِ فجر یعنی جب صبح خوب روشن ہو جائے نماز پڑھنا سنت ہے۔ (الفتاوی الرضویہ، ج۵، ص ۳۳۴)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَبْوَابُ الْاَذَانِ — اذان کا بیان

شرح: اذان کے لغوی معنی اعلان و اطلاع عام ہے۔ رب فرماتا ہے: "وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" اور فرماتا ہے: "فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ"۔ شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے۔ سب سے پہلی اذان ہے جبریل امین نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد ۱ھ میں شروع ہوئی جس کا واقعہ آگے آ رہا ہے۔ (درمختار) خیال رہے کہ اذان نماز پنجگانہ اور جمعہ کے سوا کسی نماز کے لیے سنت نہیں۔ نماز کے علاوہ ۹ جگہ اذان کہنا مستحب ہے: بچے کے کان میں، آگ لگتے وقت، جنگ میں، جنات کے غلبہ کے وقت، غمزدہ اور غصے والے کے کان میں، مسافر جب راستہ بھول جائے، مرگی والے کے پاس، میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر۔ (درمختار، وشامی) مرقات میں ہے کہ حضرت علی مرتضٰے فرماتے ہیں ایک دن مجھے حضور نے غمگین پایا فرمایا علی! اپنے کان میں کسی سے اذان کہلوالو، اذانِ نماز اسلامی شعار میں سے ہے اگر کوئی قوم اذان چھوڑ دے تو ان پر جہاد کیا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ امام اعظم کے نزدیک اذان و تکبیر یکساں ہیں، تکبیر میں صرف "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" زیادہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۶۰۲)

بَابٌ فِيْ بَدْءِ الْاَذَانِ — اذان کی ابتدا کا بیان

223- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادِيْ لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ آئے تو جمع ہو کر اوقات نماز کا اندازہ لگا لیتے تھے نمازوں کی اذان کوئی نہ دیتا تھا ایک دن اس بارے میں مشورہ کیا بعض نے کہا کہ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح بنا لو اور بعض بولے کہ یہود کے بگل کی طرح بنا لو تب حضرت عمر نے فرمایا کسی کو نماز کی منادی کرنے کیوں نہیں بھیج دیتے تب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال اٹھو نماز کی منادی کرو اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب بدء الاذان' جلد 1 صفحہ 85) (مسلم 'کتاب الصلوٰۃ' باب بدء الاذان' جلد 1 صفحہ 164)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

محلوں میں جا کر پکار آئے "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" مسلمانوں نماز تیار ہے، یہ وہ شرعی اذان نہ تھی جواب رائج ہے وہ تو حضرت عبداللہ ابن زید کی خواب پر کہلوائی گئی جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے، لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں، اسی لئے آپ نے عرض کیا "اَوَلَا تُبْعَثُوْنَ" تم لوگ بھیجتے کیوں نہیں۔

مسلمانوں کے محلوں میں جا کر، اس حدیث کی بناء پر بعض مورخین نے دھوکا کھایا کہ انہوں نے اذان کو حضرت عمر کی رائے سے سمجھا، درست وہی ہے جو ابھی عرض کیا گیا۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۱۰)

224- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت انس سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود اور عیسائیوں کا ذکر کیا تب حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب بدء الاذان' جلد 1 صفحہ 85) (مسلم 'کتاب الصلوٰۃ' باب بدء الاذان' جلد 1 صفحہ 164)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی بعد ہجرت نماز کی اطلاع کا کوئی قاعدہ نہ تھا، اندازے سے مسلمان مسجد میں جمع ہو جاتے اور جماعت ہو جاتی، جب مسلمان زیادہ ہو گئے تو صحابہ نے نماز کے اعلان کی تدابیر سوچیں، بعض نے رائے دی کہ نماز کے وقت آگ جلا دی جایا کرے اس پر اعتراض ہوا کہ یہ طریقہ یہود کا ہے، بعض نے کہا کہ ناقوس (گھنٹا) بجائے جائے اس پر اعتراض ہوا کہ یہ طریقہ عیسائیوں کا ہے وہ اپنی عبادات کے وقت گھنٹے بجاتے ہیں، اسلامی اعلان ان سے ممتاز چاہیے۔ خیال رہے کہ بعض یہود اپنی عبادت کے اعلان کے لئے سنکھ یا بگل بجاتے تھے، بعض لوگ آگ جلاتے تھے، یہاں ان کی ایک جماعت کا ذکر ہے۔

یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو تکبیر کے کلمے ایک ایک بار کہتے ہیں، جیسے شوافع اور موجودہ وہابی مگر ان کی یہ دلیل بہت ضعیف ہے کیونکہ یہاں اذان میں ترجیع کا ذکر نہیں حالانکہ یہ حضرات اذان ترجیع کے قائل ہیں، نیز اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ تکبیر کے سارے کلمے ایک ایک بار ہوں حالانکہ یہ حضرات "اللہ اکبر" چار بار اور "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" دو بار کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہاں اذان اور تکبیر سے شرعی اذان مراد نہیں بلکہ لغوی اعلان واطلاع مراد ہے، یعنی حضور نے اس وقت یہ رائے دی کہ حضرت بلال محلوں میں جا کر بار بار نماز کا اعلان کریں اور پھر جب نمازی مسجد میں جمع ہو جائیں اور جماعت کھڑی ہونے لگے تو اہل مسجد کو جمع کرنے کے لئے ایک بار کہہ دیں کہ اٹھو جماعت تیار ہے، ورنہ شرعی اذان تو عبداللہ ابن زید وغیرہم صحابہ نے خواب میں دیکھی انہوں نے بارگاہ نبوی میں پیش کی تب سب سے پہلے فجر کے وقت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دی گئی۔ لہٰذا یہ حدیث ان بزرگوں کی دلیل ہرگز نہیں بن سکتی۔ یعنی تکبیر کے سارے کلمات ایک بار کہے جائیں مگر "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ" دوبار۔ اب بھی یہ حدیث وہابیوں کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں "اِلَّا الْاِقَامَۃَ" ایوب راوی کا اپنا قول ہے حضور کے الفاظ طیبہ نہیں، نیز "اللہ اکبر" چار بار اب بھی نہیں آیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۰۲)

225- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَّجُلٌ يَّحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَذَكَرَ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَائَهٗ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَا اَرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب کیف الاذان' جلد 1 صفحہ 71) (مسند احمد جلد 4 صفحہ 43)

حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناقوس کو حکم فرمایا تا کہ اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے تو میرے پاس سے ایک آدمی گزرا جبکہ میں سویا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے بندے کیا تم ناقوس بیچتے ہو تو اس نے کہا کہ تم اس کا کیا کرو گے۔ میں نے کہا ہم اس کے ذریعے نماز کے لئے بلائیں گے۔ اس نے کہا کیا میں تمہاری اس سے بہتر چیز پر رہنمائی نہ کروں۔ میں نے اس سے کہا کیوں نہیں تو انہوں نے کہا تم کہو اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا تو اس نے اذان اور اقامت کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں وہ چیز بتائی جو میں نے دیکھی تھی تو آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ سچا خواب ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ پس میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتاتا رہا اور وہ اذان کہتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر میں جب اسے سنا تو اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور عرض کیا یارسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں نے بھی وہ کچھ دیکھا جو اس نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اسے ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ انصاری ہیں، خزرجی ہیں، دوسری بیعت عقبہ میں ستر انصاریوں میں آپ بھی تھے، بدر اور تمام غزووں میں حضور انور کے ساتھ رہے، آپ خود بھی صحابی ہیں اور والدین بھی صحابی، آپ کا لقب صاحب اذان ہے کیونکہ انہی کی خواب پر اسلام میں اذان جاری ہوئی ۱ھ میں آپ نے یہ خواب دیکھا اور ۳۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی، ۶۴ سال کی عمر شریف ہوئی، مدینہ پاک میں مدفون ہوئے۔

یہاں امر سے بمعنی ارادۂ امر ہے، جیسا کہ مرقاۃ میں معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادۂ مبارک ناقوس بجانے کا ہو چکا تھا۔ غالب یہ ہے کہ یہ عارضی ارادہ ہوگا کہ جب تک اس بارے میں وحی نہ آئے تب تک ناقوس سے کام لیا جائے، ورنہ حضور معراج کی رات ملائکہ سے اذان سن چکے تھے جیسا کہ اسی جگہ مرقاۃ میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ انسان بیداری میں جس خیال میں رہتا ہے خواب میں بھی وہی کرتا اور کہتا ہے انہیں خواب میں ناقوس دیکھ کر نماز یاد آئی۔ صوفیائے فرماتے ہیں کہ جس خیال میں جیو گے، اسی خیال میں مرو گے اور محشر میں اٹھو گے۔ خیال رہے کہ رب تعالیٰ نے دوسرے احکام کی طرح حضور پر اذان کی وحی نہ بھیجی بلکہ صحابہ کے خواب کو درمیان میں رکھا، تاکہ لوگوں کو ان حضرات کی عظمت کا پتا لگے اور لوگ جانیں کہ جب ان بزرگوں کی خوابیں ایسی ہیں تو ان کی بیداری کے احکام کیسے پاکیزہ ہوں گے۔ دیکھو اذان جیسا اسلامی شعار صحابہ کے خواب کا نتیجہ ہے ان کی نیند پر ہم جیسے لاکھوں کی بیداریاں قربان۔

جس میں یہود ونصاریٰ سے مشابہت بھی نہ ہو اور نماز کے اعلان کے ساتھ اللہ کا ذکر اور نماز کی ترغیب بھی ہو جائے، بے معنی آواز بھی نہ ہو۔

یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ اذان میں ترجیع نہیں اور تکبیر کے کلمات ایک ایک نہیں کیونکہ اذان کی اصل یہ خواب ہے، نیز اسی پر صحابہ کا عمل رہا۔ خیال رہے کہ اقامت میں "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" کا بڑھانا اور فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کی زیادتی حضور کے اجتہادی حکم سے ہوئی۔

کیونکہ ہم نے بھی یہ اذان معراج میں فرشتوں کی زبانی سنی تھی۔ اے عبداللہ رب نے تمہیں خواب میں دکھا کر ہمیں اشارۃً فرمایا کہ اے حبیب! وہی فرشتوں والی اذان کیوں نہیں کہلواتے۔ خیال رہے کہ یہاں ان شاء اللہ برکت کے لئے نہ کہ شک کے لئے، جیسے رب نے فرمایا: "لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ "۔ اس حدیث سے معلوم

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہوا کہ مومن کے خواب خصوصاً جب کہ نبوت کے ذریعہ اس کی تصدیق ہوجائے وحی کے حکم میں ہیں، پھر نبی کی خواب کا کیا پوچھنا، ابراہیم علیہ السلام خواب میں دیکھ کر اپنے فرزند کو ذبح کرنے پر تیار ہوگئے۔ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: نفس کے خیالات، شیطانی وسوسے، ربانی الہام۔ پہلے دو خواب اضغاث احلام کہلاتے ہیں اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ تیسرے خواب رویاء صادقہ۔ خواب کی پوری تحقیق ان شاء اللہ "کتاب الرؤیا" میں کی جائے گی۔

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اذان میں بلند آواز محبوب ہے، لہٰذا لاؤڈ اسپیکر پر اذان بہت بہتر۔ دوسرے یہ کہ یہ جائز ہے ایک آدمی اذان بتاتا جائے دوسرا اذان کہتا جائے۔

یعنی میں نے وہی اذان حضرت بلال کو بتائی جو فرشتہ سے سنی تھی جس میں ترجیع نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ اسلام کی پہلی اذان بغیر ترجیع کے ہوئی اور سیدنا بلال آخر تک یہی اذان دیتے رہے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم نے حضرت عبداللہ ابن زید کا خواب کشف سے معلوم کیا یا آپ نے عبداللہ ابن زید کو فرشتے سے گفتگو کرتے خواب میں دیکھا تھا کیونکہ ابھی آپ سے کسی نے حضرت عبداللہ کی خواب بیان نہ کی۔ مرقاۃ نے فرمایا ظاہر یہی ہے کہ جناب عمر نے کشف سے معلوم کیا۔

مرقاۃ نے یہاں فرمایا کہ اس رات دس سے زیادہ صحابہ نے قریباً یہی خواب دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خدا کا شکر کیا، ابن قیم نے "کتاب الروح" میں لکھا کہ مسلمانوں کی خوابوں کا اجتماع اجتماع مسلمین کی طرح معتبر ہے اس پر یہی حدیث پیش کی۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۱۶)

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّرْجِيعِ

ترجیع کے بارے میں واردشدہ روایات کا بیان

226- عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثم يعود فيقول اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اذان سکھائی اور فرمایا اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ مؤذن لوٹے اور کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الہ الا اللہ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَاَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ بِتَثْنِيَةِ التَّكْبِيْرِ۔ (نسائی' کتاب الاذان' باب کیف الاذان' جلد1 صفحہ 103) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب کیف الاذان' جلد1 صفحہ 73) (ابن ماجۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب الترجیع الاذان' صفحہ 52) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب الامر بشفع الاذان' جلد1 صفحہ 164)

مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کے لئے آؤ نماز کے لئے آؤ فلاح کی طرف آؤ فلاح کی طرف اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے نسائی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے اور اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے تکبیر کے دو بار ذکر کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ مشہور صحابی ہیں، آپ کا نام سَمُرہ یا اَوس، یا سلمان، یا سلمے ہے، اپنی کنیت میں مشہور ہوئے۔ ان کے باقی حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

اس کا نام ترجیع ہے، یعنی اذان میں شہادتیں پہلے آہستہ دوبار کہنا، پھر بلند آواز سے دوبار کہنا یہ شوافع کے ہاں سنت ہے، حنفیوں کے نزدیک نہیں، دلائل ابھی آتے ہیں۔

یہ حدیث وہابیوں کی انتہائی دلیل ہے کہ اذان میں ترجیع ہے۔ امام اعظم فرماتے ہیں عبداللہ ابن زید کے خواب میں جو فرشتے نے اذان کی تعلیم دی اس میں ترجیع نہ تھی، نیز خود عبداللہ ابن زید نے جب وہ خواب بارگاہ نبوی میں پیش کی اس میں بھی ترجیع نہ تھی، نیز حضرت بلال جو امام المؤذنین ہیں ان کی اذان میں ترجیع منقول نہیں، نیز عبداللہ ابن مکتوم جو مسجد نبوی شریف کے نائب مؤذن تھے ان کی اذان میں بھی ترجیع منقول نہیں، نیز حضرت سعد قرظی مسجد قباء کے مؤذن کی اذان میں بھی ترجیع منقول نہیں۔ رہی حدیث ابو محذورہ، ان کی روایت سخت متعارض ہیں، اور ان میں اضطراب ہے، اور مضطرب و متعارض حدیث قابل عمل نہیں۔ چنانچہ طبرانی نے انہیں ابو محذورہ سے جو اذان نقل کی اس میں ترجیع نہیں۔ طحاوی شریف نے ابو محذورہ کی اذان میں دوبار اللہ اکبر کا ذکر کیا اور یہاں ترجیع کا بھی ذکر ہے، نیز صحابہ کرام نے ابو محذورہ کی روایت پر عمل نہ کیا، چنانچہ حضرت علی، حضرت بلال، حضرت ثوبان، حضرت سلمہ ابن اکوع وغیرہم رضی اللہ عنہم اذان و تکبیر کے کلمات دو ۲ دو ۲ بار کہتے اور کہلواتے تھے۔ عنایہ شرح ہدایہ نے فرمایا کہ حضرت ابو محذورہ کو زمانہ کفر میں توحید و رسالت سے سخت نفرت تھی، اسلام کے بعد انہیں اذان کا حکم ملا تو یہ شرم کی وجہ سے شہادتین آہستہ کہہ گئے تب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حضور نے فرمایا کہ پھر زور سے کہو۔ فتح القدیر نے فرمایا کہ حضرت ابومحذورہ ... لئے تھے، اس لئے یہ کلمات دوبارہ کہلوائے گئے۔ ہماری تفسیر کی بناء پر حضرت ابومحذورہ کی حدیث میں نہ تعارض ہوگا نہ اضطراب کیونکہ ترجیع والی روایات میں خصوصی واقعہ کا ذکر ہے اور دیگر روایات میں عام حالات کا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۶۰۳)

227- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

انہی سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اذان' انیس کلمے اور اقامت کے سترہ کلمہ سکھائے۔ اسے ترمذی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ماء جاء فی الترجیع فی الاذان' جلد 1 صفحہ 48) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب کیف الاذان' جلد 1 صفحہ 73)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

حنفیوں کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہیں اور اقامت کے سترہ۔ یہ حدیث اقامت کے دو ۲ دو ۲ بار ہونے پر حنفیوں کی قوی دلیل ہے کیونکہ اگر اس کے کلمات ایک ایک بار ہوتے تو ۱۳ کلمے ہوتے نہ کہ سترہ، لہٰذا یہ حدیث گزشتہ حدیث ابن عمر کی ناسخ ہے۔ رہے اذان کے ۱۹ کلمے اس کے متعلق عرض کیا جاچکا ہے کہ یہ حضرت شہادتیں آہستہ پڑھ گئے تھے، اس لئے دوبارہ آواز سے کہلوائے گئے، اس دن ۱۹ کلمے کہے، لہٰذا یہ واقعہ گزشتہ حدیث ابن عمر کے خلاف نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۶۰۵)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَدَمِ التَّرْجِیْعِ

عدم ترجیع میں وارد شدہ روایات

228- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو تم میں سے بھی کوئی شخص دل سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ پھر مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو وہ بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔ پھر مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب استحباب القول مثل قول المؤذن... الخ' جلد 1 صفحہ 167)

اِلَّا بِاللهِ کہے۔ پھر مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہے۔ پھر مؤذن کہے اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ کہے تو وہ بھی کہے اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ۔ پھر مؤذن کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تو وہ بھی کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تو وہ جنت میں داخل ہو جائیگا۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ مؤذن سے مراد نماز کے لیے اذان دینے والا ہے کیونکہ دوسری اذانوں کا جواب دینا سنت سے ثابت نہیں۔ اَحَدُكُمْ سے مراد ہر وہ مسلمان ہے جو جواب اذان دینے پر قادر ہو، لہٰذا اس سے نماز پڑھنے والا، استنجا کرنے والا وغیرہ علیحدہ ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ جواب دینے والا "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" بھی کہے اور لاحول بھی پڑھے تا کہ اس حدیث پر بھی عمل ہو جائے اور گزشتہ پر بھی۔ اس وقت لاحول پڑھنا اس لیے ہے تا کہ شیطان دور رہے اور نماز کی حاضری آسان ہو۔

ظاہر یہ ہے کہ مِنْ قَلْبِهٖ کا تعلق سارے جواب سے ہے، یعنی اذان کا پورا جواب سچے دل سے دے کیونکہ بغیر اخلاص کوئی عبادت قبول نہیں۔ اگر جنت سے وہی جنت مراد ہے جو قیامت کے بعد ملے گی تو دَخَلَ بمعنی مستقبل ہے اور اگر جنت سے مراد دنیا کی جنت ہے، یعنی عبادات کی توفیق، اچھی زندگی تو دَخَلَ ماضی کے معنی میں ہے، رب فرماتا ہے: "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ" یعنی اللہ سے ڈرنے والے کے لئے دو جنتیں ہیں: ایک دنیا میں، ایک آخرت میں۔ (مرقاۃ) (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۱۹)

229- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّ بِالْبُوْقِ وَاَمَرَ بِالنَّاقُوْسِ فَنُحِتَ فَاُرِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ فِي الْمَنَامِ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فَقُلْتُ لَهٗ يَا عَبْدَ اللهِ تَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ اُنَادِيْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُوْلُ اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بگل کا ارادہ کر لیا اور ناقوس کا حکم دیا۔ پس وہ بنا لیا گیا تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دکھایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس پر دو سبز چادریں تھیں ۔ وہ ایک ناقوس اٹھائے ہوئے تھا تو میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے کیا تم ناقوس بیچتے ہو تو اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے تو میں نے کہا میں اس کے ساتھ نماز کے لئے بلاؤں گا۔ اس نے کہا کیا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأٰى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فَقَصَّ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَأٰى رُؤْيَا فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَلْقِهَا عَلَيْهِ وَلْيُنَادِ بِلَالٌ فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ أُلْقِيْهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِيْ بِهَا فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَأٰى. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَ احمد و صححه التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبُخَارِيُّ فيما حكاه عنه التِّرْمِذِيُّ فِي العلل. (ابن ماجة' كتاب الصلوٰة' باب بدء الاذان' جلد 1 صفحه 51) (ابوداؤد' كتاب الصلوٰة' باب كيف الاذان' جلد 1 صفحه 71) (مسند احمد جلد 4 صفحه 43) (ترمذى' ابواب الصلوٰة' باب منا جاء فى بدء الاذان' جلد 1 صفحه 48) (صحيح ابن خزيمة' جماع ابواب الاذان' باب ذكر الخبر المفسر... الخ' جلد 1 صفحه 191)

میں اس سے بہتر چیز پر تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ میں نے اس سے کہا وہ کیا ہے تو اس نے کہا تو کہہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہیں وہ چیز بتائی جو انہوں نے خواب میں دیکھی اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے ایک شخص دیکھا جس پر دو سبز چادریں تھیں۔ وہ ایک ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔ پھر واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھی نے خواب دیکھا ہے تم بلال کے ساتھ مسجد جاؤ اور انہیں وہ کلمات بتاؤ اور بلال اذان دے کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا۔ میں ان کو وہ کلمات بتاتا اور وہ پکارتے جاتے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز سنی تو وہ نکلے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' اللہ کی قسم میں نے بھی وہی دیکھا جو اس نے دیکھا۔ اسے ابن ماجہ ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اسے کتاب العلل میں بیان فرمایا اور صحیح قرار دیا۔

بَابٌ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

اقامت (کے الفاظ) ایک ایک مرتبہ کہنے کا بیان

230- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وزاد بعضهم الا الاقامة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا وہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت اور بعض نے الا الاقامہ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب الاذان مثنی مثنی' جلد 1 صفحہ 85) (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب الامر ان یشفع الاذان' جلد 1 صفحہ 164) (ترمذی' ابواب الصلوۃ' باب ماجاء فی افراد الاقامۃ' جلد 1 صفحہ 48) (ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب فی الاقامۃ' جلد 1 صفحہ 75) (نسائی' کتاب الاذان' باب تثنیۃ الاذان' جلد 1 صفحہ 103) (ابن ماجۃ' کتاب الصلوۃ' باب افراد الاقامۃ' جلد 1 صفحہ 53) (مسند احمد جلد 3 صفحہ 103)

231- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دو دو بار تھی اور تکبیر ایک بار سواء اس کے کہ مؤذن کہتا تھا قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 85) (ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب فی الاقامۃ' جلد 1 صفحہ 76) (نسائی' کتاب الاذان' باب تثنیۃ الاذان' جلد 1 صفحہ 103)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی کلمات اذان دو بار کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار۔ خیال رہے کہ یہ حدیث اگر صحیح ہو تو یا منسوخ ہے یا اس کی تاویل واجب۔ مخالفین اس سے اپنا مدعا ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اذان کی دونوں شہادتوں میں ترجیع کے قائل ہیں جس سے یہ دونوں کلمے چار چار بار کہے جاتے ہیں۔ اور یہاں آیا کہ اذان کے سارے کلمے دو دو بار کہے جاتے تھے، نیز وہ حضرات اقامت میں اولاً تکبیر چار بار اور آخر میں دو بار کہتے ہیں مگر یہاں آیا کہ اقامت کے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سارے کلمے ایک ایک بار ہیں، نیز اگر تکبیر کے کلمات ایک ایک بار ہوتے تو صحابہ کرام حضور کے بعد یہ عمل چھوڑ نہ دیتے۔ بیہقی شریف میں ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اقامت ایک ایک بار کہہ رہا ہے، آپ ناراض ہوئے اور فرمایا "اِجْعَلْهَا مَثْنٰى مَثْنٰى لَا اُمَّ لَكَ" یعنی تیری ماں مرے دو دو بار کہہ، اب دو ہی صورتیں ہیں: یا اس حدیث کو منسوخ مانو جس کی ناسخ اگلی حدیث ہے یا اس میں یہ تاویل کی جائے کہ یہ دائمی عمل نہ تھا بلکہ کبھی کسی عارضہ کی بناء پر ہوا تھا یا اذان اور اقامت کے لغوی معنی مراد لئے جائیں جیسے پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص ۴۰۴)

232- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللهُ اَكْبَرُ فَذَكَرَ الْاَذَانَ بِتَرْبِيْعِ التَّكْبِيْرِ بِغَيْرِ تَرْجِيْعٍ وَّالْاِقَامَةَ فُرَادٰى اِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَخْرَجَهٗ. اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 43) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب کیف الاذان' جلد1 صفحہ71)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے میرے پاس چکر لگایا اس حال میں کہ میں سو رہا تھا تو اس نے کہا تم اس طرح کہو اَللهُ اَكْبَرُ پھر اس نے اذان کا ذکر کیا۔ چار بار تکبیر کے ساتھ بغیر ترجیع کے اور اقامت ایک ایک بار سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ابوداؤد نے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابٌ فِيْ تَثْنِيَةِ الْاِقَامَةِ

دو دو بار اقامت کہنے کا بیان

233- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَجُلًا قَامَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰى حَائِطٍ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَاَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى. رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے بیان فرمایا کہ عبداللہ بن زید انصاری نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص کھڑا تھا اور اس پر دو سبز چادریں تھیں۔ پس وہ دیوار پہ کھڑا ہوا تو اس نے دو دو مرتبہ اذان اور دو دو مرتبہ اقامت کہی۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الاذان والاقامۃ' باب ماجاء فی الاذان والاقامۃ کیف ھو' صفحہ 203)

234- وَعَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ

آپ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن زید

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ الْأَذَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى وَأَقَامَ مَثْنَى مَثْنَى وَقَعَدَ قَعْدَةً رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

انصاری نے خواب میں اذان دیکھی تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ بلال سکھاؤ تو انہوں نے دو دو بار اذان کہی اور دو دو بار اقامت کہی۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب الاقامۃ' جلد 1 صفحہ 93)

235- وَعَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أُرِيَ الْأَذَانَ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عَلِّمْهُنَّ بِلَالًا قَالَ فَتَقَدَّمْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُقِيمَ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْخِلَافِيَاتِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔ (الدرایۃ' باب الاذان' جلد 1 صفحہ 115' نقلًا عن البیھقی فی الخلافیات)

حضرت ابو عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید انصاری کو از والد خود از دادا خود بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہیں اذان دکھائی گئی۔ دو دو بار اور اقامت دو دو بار۔ آپ فرماتے ہیں میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ کلمات حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھاؤ۔ آپ فرماتے ہیں میں آگے بڑھا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اقامت کہنے کا حکم دیا۔ اسے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافیات میں بیان کیا اور حافظ نے درایہ میں کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

236- وَعَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَذَانَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَذَانُهُ وَإِقَامَتُهُ مَثْنَى مَثْنَى۔ رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

حضرت شعبی عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کی اذان سنی۔ پس آپ کی اذان اور اقامت دو دو بار تھی۔ اسے ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور یہ حدیث مرسل قوی ہے۔

(المسند الصحیح لابی عوانۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب تاذین النبی علیہ السلام' جلد 1 صفحہ 331)

237- وَعَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اذان انیس

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ والنسائی والدارمی وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

کلمے اور اقامت سترہ کلمے سکھائے۔ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ' نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی الترجیع فی الاذان' جلد 1 صفحہ 48) (نسائی' کتاب الاذان جلد 1 صفحہ 103) (دارمی' کتاب الصلوٰۃ' باب الترجیع فی الاذان' جلد 1 صفحہ 141)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

حنفیوں کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہیں اور اقامت کے سترہ۔ یہ حدیث اقامت کے دو۲ دو۲ بار ہونے پر حنفیوں کی قوی دلیل ہے کیونکہ اگر اس کے کلمات ایک ایک بار ہوتے تو ۱۳ کلمے ہوتے نہ کہ سترہ، لہٰذا یہ حدیث گزشتہ حدیث ابن عمر کی ناسخ ہے۔ رہے اذان کے ۱۹ کلمے اس کے متعلق عرض کیا جاچکا ہے کہ یہ حضرت شہادتیں آہستہ پڑھ گئے تھے، اس لئے دوبارہ آواز سے کہلوائے گئے، اس دن ۱۹ کلمے کہے، لہٰذا یہ واقعہ گزشتہ حدیث ابن عمر کے خلاف نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۰۵)

238- وَعَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً الْاَذَانُ اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَالْاِقَامَةُ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اللهُ اَكْبَرُ

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان انیس کلمے اور اقامت سترہ کلمے سکھائی۔ اذان یہ ہے اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ۔ پھر انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان مفصل ذکر کی اور فرمایا اقامت سترہ کلمے اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ اس حدیث کو ابن ماجہ ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(ابن ماجة' كتاب الصلوٰة'باب الترجيع في الاذان' صفحه 52) (ابوداؤد'كتاب الصلوٰة'باب كيف الاذان' جلد1صفحه73)

239-وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابومحذورہ کو دو دو مرتبہ اذان اور دو دو مرتبہ اقامت کہتے ہوئے سنا۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(طحاوی'کتاب الصلوٰة'باب الاقامة کیف ھی' جلد1صفحه95)

240-وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ بِلَالًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ وَكَانَ يَبْدَأُ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيْرِ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو دو مرتبہ اذان کہتے اور دو دو مرتبہ اقامت کہتے اور آپ تکبیر سے آغاز کرتے اور تکبیر پر اختتام کرتے۔ اسے عبدالرزاق طحاوی اور دارقطنی نے بیان فرمایا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبد الرزاق' كتاب الصلوٰة' باب بدء الاذان' جلد1صفحه462) (طحاوی' كتاب الصلوٰة' باب الاقامة' جلد1صفحه94) (دارقطنی'کتاب الصلوٰة'باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیھا' جلد1صفحه242)

241-وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(طحاوی'کتاب الصلوٰة'باب الاقامة' جلد1صفحه94)

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بلال کو دو دو مرتبہ اذان اور دو دو مرتبہ اقامت کہتے ہوئے سنا۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

242- وَعَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بِلَالًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى۔ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔

حضرت عون بن ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دو دو بار اذان کہتے اور دو دو بار اقامت کہتے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(دارقطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب ذکر الاقامۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 242) (معجم الکبیر للطبرانی جلد 22 صفحہ 101' رقم الحدیث: 246) (مجمع الزوائد' باب کیف الاذان وقال رجالہ ثقات' جلد 1 صفحہ 330)

243- وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا لَمْ يُدْرِكِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْقَوْمِ اَذَّنَ وَاَقَامَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت یزید بن ابوعبید سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ جب جماعت کے ساتھ نماز نہ پائیں تو وہ اذان اور اقامت کہتے اور اقامت دو دو بار کہتے۔ اسے دارقطنی نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(دارقطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب ذکر الاقامۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 241)

244- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ ثَوْبَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ.

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو دو بار اذان کہتے اور دو دو بار اقامت کہتے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور یہ مرسل حدیث ہے۔

(طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب الاقامۃ' جلد 1 صفحہ 95)

245- وَعَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ مُّجَاهِدٍ ذُكِرَ لَهُ الْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ اِسْتَخَفَّهُ الْاُمَرَآءُ الْاِقَامَةُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت فطر بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک ایک مرتبہ اقامت کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے امراء نے کم کر دیا۔ اقامت دو دو بار ہے۔ اسے عبدالرزاق' ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبدالرزاق' کتاب الصلوٰۃ' باب بدء الاذان' جلد 1 صفحہ 463) (طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب بدء الاذان' جلد 1 صفحہ 95)

شرح: اذان کی ابتداء

مسجد نبوی کی تعمیر تو مکمل ہو گئی مگر لوگوں کو نمازوں کے وقت جمع کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا جس سے نماز باجماعت کا انتظام ہوتا، اس سلسلہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ فرمایا، بعض نے نمازوں کے وقت آگ جلانے کا مشورہ دیا، بعض نے ناقوس بجانے کی رائے دی مگر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے ان طریقوں کو پسند نہیں فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تجویز پیش کی کہ ہر نماز کے وقت کسی آدمی کو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بھیج دیا جائے جو پوری مسلم آبادی میں نماز کا اعلان کردے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ نمازوں کے وقت لوگوں کو پکار دیا کریں۔ چنانچہ وہ "الصلوٰۃُ جامعۃٌ" کہہ کر پانچوں نمازوں کے وقت اعلان کرتے تھے، اسی درمیان میں ایک صحابی حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اذان شرعی کے الفاظ کوئی سنا رہا ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کو بھی اسی قسم کے خواب نظر آئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو منجانب اللہ سمجھ کر قبول فرمایا اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ تم بلال کو اذان کے کلمات سکھا دو کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔ چنانچہ اسی دن سے شرعی اذان کا طریقہ جو آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا شروع ہو گیا۔ (المواہب اللدنیۃ والزرقانی، باب بدء الأذان، ج ۲، ص ۱۹۴۔۱۹۷ ملخصاً)

بَابُ مَا جَآءَ فِي "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ"

ان روایات کا بیان جو الصلوٰۃ خیر من النوم کے بارے میں نازل ہوئیں

246- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ مسنون ہے کہ جب مؤذن فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو (اس کے بعد) الصلوٰۃ خیر من النوم کہے۔ اسے ابن خزیمہ دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا اور فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔

(صحیح ابن خزیمۃ' جلد 1 صفحہ 202' رقم الحدیث: 386) (دارقطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب ذکر الاقامۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 243) (سنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الصلوٰۃ' باب التثویب فی اذان الصبح' جلد 1 صفحہ 423)

247- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْاَذَانُ الْاَوَّلُ بَعْدَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ. اَخْرَجَهُ السِّرَاجُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ وَسَنَدُهٗ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ پہلی اذان میں حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم (کے الفاظ ہیں) دو مرتبہ۔ اسے سراج' طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا اور حافظ نے تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی' باب التثویب فی اذان الصبح' جلد 1 صفحہ 423) (تلخیص الحبیر جلد 1 صفحہ 201' نقلاً عن الطبرانی والسراج والبیہقی)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

248- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ و اَبُوْدَاوٗدَ مُخْتَصَرًا وَّصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت عثمان بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد اور ام عبدالملک بن ابو محذورہ نے ابو محذورہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ حنین سے نکلے پھر آگے حدیث بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی تھا کہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم (کے الفاظ ہیں دو مرتبہ) ہے۔ اسے نسائی ابو داؤد نے مختصراً بیان کیا اور اسے ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا۔

(نسائی' کتاب الصلوٰۃ' باب الاذان فی السفر' جلد 1 صفحہ 104) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب کیف الاذان' جلد 1 صفحہ 72) (صحیح ابن خزیمۃ' باب التثویب فی اذان الصبح' جلد 1 صفحہ 201)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

(الصلوٰۃ خیر من النوم) یہ داخلی تثویب ہے، یعنی اعلان کے بعد اعلان سواء فجر کے کسی اور اذان میں کہنا بدعت سیئہ ہے، ہاں اذان و اقامت کے درمیان تثویب متاخرین علماء نے مستحب جانی۔ (کتب فقہ و مرقات) اس تثویب کے لئے الفاظ مقرر نہیں، مسلمان جو چاہیں مقرر کرلیں۔ بعض جگہ "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله" پڑھ دیتے ہیں یہ بھی ٹھیک ہے کہ درود بھی ہے، تثویب بھی۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۹۸)

تثویب کیا ہے؟

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسلمانوں کو نماز کی اطلاع اذان سے دے کر پھر دوبارہ اطلاع دینا اور وہ شہروں کے عرف پر ہے جہاں جس طرح اطلاع مکرر رائج ہو وہی تثویب ہے خواہ عام طور پر ہو جیسے "صلاۃ" کہی جاتی ہے یا خاص طریقہ پر، مثلاً کسی سے کہا اذان ہوگئی یا جماعت کھڑی ہوتی ہے یا امام آگئے یا کوئی قول یا فعل ایسا جس میں دوبارہ اطلاع دینا ہو وہ سب تثویب ہے اور اس کا اور صلاۃ کا ایک حکم ہے یعنی جائز، جس کی اجازت سے عامہ کتب مذہب متون مثل تنویر (۱) الابصار و وقایہ (۲) ونقایہ (۳) وغرر الاحکام (۴) وکنز (۵) وغرر الاذکار (۶) ووافی (۷) وملتقی (۸) واصلاح (۹) نور الایضاح (۱۰) وشروح مانند درمختار (۱۱) وردالمحتار (۱۲) وطحطاوی (۱۳) وعنایہ (۱۴) ونہایہ (۱۵) وغنیۃ (۱۶) شرح منیہ وصغیری (۱۷) وبحرالرائق

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(۱۸) ونہر الفائق (۱۹) وتبیین الحقائق (۲۰) وبرجندی (۲۱) وقہستانی (۲۲) ودرر (۲۳) وابن ملک (۲۴) وکافی (۲۵) ومجتبیٰ (۲۶) وایضاح (۲۷) وامداد الفتاح (۲۸) ومراقی الفلاح (۲۹) وحاشیہ مراقی للعلامۃ الطحطاوی (۳۰) وفتاویٰ مثل ظہیریہ (۳۱) وخانیہ (۳۲) وخلاصہ (۳۳) وخزانۃ المفتین (۳۴) وجواہر اخلاطی (۳۵) وعالمگیری (۳۶) وغیرہا مالا مال ہیں، وھو الذی علیہ عامۃ الائمۃ المتاخرین والخلاف خلاف زمان لا برھان (عام ائمہ متاخرین اسی پر ہیں اور یہ اختلاف زمانی اختلاف ہے برہانی نہیں۔)

مختصر الوقایہ میں ہے:

التثویب حسن فی کل صلاۃ۔ (مختصر الوقایۃ فی مسائل الہدایہ فصل الاذان نور محمد کارخانہ تجارت کراچی ص ۱۲)

(تثویب ہر نماز کے لئے بہتر ہے۔)

متن علامہ غزی تمرتاشی میں ہے:

یثوب الا فی المغرب (مغرب کے علاوہ ہر نماز کے لئے تثویب کہی جائے۔ت) شرح محقق علائی میں ہے:

یثوب بین الاذان والاقامۃ فی الکل للکل بما تعارفوہ الخ (اذان اور اقامت کے درمیان متعارف ومروجہ طریقہ پر تمام نمازوں میں ہر ایک کے لئے تثویب کہی جائے۔الخ)

(درمختار فصل الاذان مجتبائی دہلی ۱/ ۶۳) (الفتاوی الرضویہ، ج ۵، ص ۳۶۰-۳۶۲)

بَابٌ فِيْ تَحْوِيْلِ الْوَجْهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا

(اذان میں) چہرے کو دائیں بائیں پھیرنے کا بیان

249- عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاٰى بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اذان دے رہے تھے۔ میں ان کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ منہ کو دائیں بائیں کر رہے تھے اذان میں۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب ھل یتبع المؤذن فاہ... الخ، جلد 1 صفحہ 88) (مسلم، کتاب الصلوۃ، باب سترۃ المصلی... الخ، جلد 1 صفحہ 196)

250- وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوٰى عُنُقَهُ يَمِيْنًا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ (وادی) ابطح کی طرف نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَّشِمَالاً وَّلَمْ يَسْتَدِرْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (ابوداؤد' كتاب الصلوة' باب المؤذن يستديل فی اذانه' جلد1صفحه77)

پس جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو انہوں نے اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا اور وہ خود نہ پھرے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

251- وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ واحمد و ابوعوانة وقال التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

آپ ہی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا اور پھرتے ہوئے اور وہ اپنے منہ کو دائیں بائیں پھیر رہے تھے اور ان کی دونوں انگلیاں ان کے کانوں میں تھی۔ اسے ترمذی احمد اور ابوعوانہ نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی' ابواب الصلوة' باب ما جاء في ادخال الاصبع الاذن عند الاذان' جلد1صفحه 49) (مسند احمد جلد4صفحه308)(ابوعوانة'كتاب الصلوة'باب بيان اذان بلال واقامته' جلد1صفحه329)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علماء نے اقامت میں بھی دہنے بائیں منہ پھیرنے کا حکم دیا ہے اور بعض نے اسے اس صورت کے ساتھ خاص کیا ہے کہ کچھ لوگ ادھر ادھر منتظر اقامت ہوں، درمختار میں ہے: ويلفت فيه و كذا فيها مطلقا۔

(درمختار، باب الاذن، مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱/ ۶۳)

(اذان میں منہ پھیرے اور اسی طرح تکبیر میں بھی ہر حال میں۔ ت)

قنیہ میں ہے: الاصح ان الصلاة عن يمينه والفلاح عن شماله. مت. شم. قع. ضح. والاقامة كذلك اھ ای مجد الائمة الترجمانی وشرف الائمة المكی والقاضی عبد الجبار والايضاح اوضياء الائمة الحجبی۔ (قنیہ، باب الاذان مطبعۃ مشتہرۃ بالمہانیۃ انڈیا، ص ۱۹و۲۰)

اصح یہ ہے کہ حی علی الصلاۃ کے وقت دائیں اور حی علی الفلاح کے وقت بائیں جانب منہ پھیرے مت، شم، قع، ضح۔ اور اسی طرح اقامت میں بھی اھ یعنی "مت" سے مجد الائمہ ترجمانی، "شم" سے شرف الائمہ المکی، "قع" سے قاضی عبدالجبار اور "ضح" سے ایضاح یا ضیاء الائمہ الحجی مراد ہیں۔

اُسی میں ملتقط سے ہے:

لايحول راسه فی الاقامة عند الصلاة والفلاح الالاناس ينتظرون الاقامة. (قنیہ باب الاذان)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تکبیر کے اندر حی علی الصلوٰۃ اور حی الفلاح پر دائیں بائیں سر نہ پھیرے مگر اس صورت میں کہ جب لوگ تکبیر کا انتظار کر رہے ہوں۔ (الفتاوی الرضویہ، ج ۵ ص ۴۱۳-۴۱۴)

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ

اذان سنتے وقت کیا کہے؟

252- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو اسی کی مثل کہو جو موذن کہہ رہا ہے۔ اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب ما یقول اذا سمع المنادی' جلد 1 صفحہ 86) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب استحباب القول مثل قول المؤذن...الخ' جلد 1 صفحہ 166) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما یقول اذا سمع اذا اذّن المؤذن' جلد 1 صفحہ 51) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب ما یقول اذا اذّن المؤذن' جلد 1 صفحہ 77) (ابن ماجۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب ما یقال اذا اذّن المؤذن' صفحہ 53) (نسائی' کتاب الاذان' باب القول مثل ما یقول المؤذن' جلد 1 صفحہ 109) (مسند احمد جلد 3 صفحہ 90)

253- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ ابوداؤد.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو تم میں سے بھی کوئی شخص اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ پھر جب موذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ پھر جب موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو وہ بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔ پھر جب موذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے پھر جب موذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔ پھر جب موذن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ جس نے یہ کلمات) صدق دل سے کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسے امام مسلم

(مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب استحباب القول مثل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قول المؤذن... الخ' جلد 1 صفحہ 167) (ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب مایقول اذااذّن المؤذّن) رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ مؤذن سے مراد نماز کے لیے اذان دینے والا ہے کیونکہ دوسری اذانوں کا جواب دینا سنت سے ثابت نہیں۔ اَحَدُ کُمْ سے مراد ہر وہ مسلمان ہے جو جواب اذان دینے پر قادر ہو، لہٰذا اس سے نماز پڑھنے والا، استنجا کرنے والا وغیرہ علیحدہ ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ جواب دینے والا "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" بھی کہے اور لاحول بھی پڑھے تاکہ اس حدیث پر بھی عمل ہوجائے اور گزشتہ پر بھی۔ اس وقت لاحول پڑھنا اس لیے ہے تاکہ شیطان دور رہے اور نماز کی حاضری آسان ہو۔

ظاہر یہ ہے کہ مِن قلبه کا تعلق سارے جواب سے ہے، یعنی اذان کا پورا جواب سچے دل سے دے کیونکہ بغیر اخلاص کوئی عبادت قبول نہیں۔ اگر جنت سے وہی جنت مراد ہے جو قیامت کے بعد ملے گی تو دَخَلَ بمعنی مستقبل ہے اور اگر جنت سے مراد دنیا کی جنت ہے، یعنی عبادات کی توفیق، اچھی زندگی تو دَخَلَ ماضی کے معنی میں ہے، رب فرماتا ہے: "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ" یعنی اللہ سے ڈرنے والے کے لئے دو جنتیں ہیں: ایک دنیا میں، ایک آخرت میں۔ (مرقاۃ) (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۱۹)

254- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب استحباب القول مثل قول المؤذن' جلد 1 صفحہ 166)

حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت لازم ہے اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ کلمات اذان سارے دہرائے "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" بھی "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" بھی اور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

"اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" بھی۔ اگلی حدیث میں آرہا ہے کہ "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" پر لَاحَوْلَ پڑھے۔ چاہیئے کہ دونوں ہی کہہ لیا کرے تا کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے، بعض مؤذن اذان سے پہلے ہی درود شریف پڑھ لیتے ہیں اس میں بھی حرج نہیں، ان کا ماخذ یہ ہی حدیث ہے۔ شامی نے فرمایا کہ اقامت کے وقت درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ خیال رہے کہ اذان سے پہلے یا بعد بلند آواز سے درود پڑھنا بھی جائز بلکہ ثواب ہے، بلا وجہ اسے منع نہیں کہہ سکتے۔

خیال رہے کہ وسیلہ سبب اور توسل کو کہتے ہیں، چونکہ اس جگہ پہنچنا رب سے قرب خصوصی کا سبب ہے، اس لیے وسیلہ فرمایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ "امید کرتا ہوں" تواضع اور انکساری کے لئے ہے ورنہ وہ جگہ حضور کے لئے نامزد ہو چکی ہے۔ (مرقاۃ و اشعہ) ہمارا حضور کے لیے وسیلہ کی دعا کرنا ایسا ہی ہے جیسے فقیر امیر کے دروازے پر صدا لگاتے وقت اس کی جان و مال کی دعائیں دیتا ہے تا کہ بھیک ملے، ہم بھکاری ہیں، حضور داتا، انہیں دعائیں دینا، مانگنے، کھانے کا ڈھنگ ہے۔

یعنی میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کی شفاعت ضرور کروں گا۔ یہاں شفاعت سے خاص شفاعت مراد ہے، ورنہ حضور ہر مؤمن کے شفیع ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بہت قسم کی ہے۔ شفاعت کی پوری بحث اور اس کی قسمیں ہماری کتاب "تفسیر نعیمی" جلد سوم میں دیکھو۔ (مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۱۸)

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَعْدَ الْاَذَانِ

اذان کے بعد کیا کہے؟

255۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاۤءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَّانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اذان سنتے وقت یہ کہا کرے یا اللہ اس عام دعوت اور کامل نماز کے رب محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور بزرگی دے اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب الدعاء عند النداء' جلد 1 صفحہ 86)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مقام کا نام "وسیلہ" ہے اور قیامت میں حضور کے مقام کا نام "مقام محمود" ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دولہا بنائے جائیں گے، سارے اولین و آخرین، کفار و

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مؤمنین، انبیاء و مرسلین، بلکہ خود رب العالمین حضور کی ایسی تعریفیں کریں گے جو آج ہمارے خیال و وہم سے وراء ہیں، وہ مقام نہ معلوم کیسا عظیم الشان ہے جس کا رب نے قرآن شریف میں اعلان فرمایا اور ہم لوگوں کو ہر اذان کے بعد اس کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا، اسی مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم "شفاعت کبریٰ" فرمائیں گے اور یہیں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر "دروازہ شفاعت" کھلے گا۔

یعنی اس دعا کی برکت سے اسے ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا اور وہ میری شفاعت عامہ و خاصہ کا مستحق ہوگا۔ مرقاۃ نے فرمایا کہ اذان کے بعد دعا بہت قبول ہوتی ہے، لہٰذا مصیبت زدہ کو چاہیئے کہ اس وقت دعا مانگا کرے اسی لیے مسلمان اس دعا کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے ہیں "وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ" خدایا ہمیں ان کی شفاعت نصیب کر۔

(مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۲۰)

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِهٖ

طلوع فجر سے پہلے اذان فجر کے بارے میں وارد شدہ روایات کا بیان

256- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بلال رات کو اذان دیتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان دے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب الاذان بعد الفجر' جلد 1 صفحہ 87) (مسلم' کتاب الصیام' باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر... الخ' جلد 1 صفحہ 349)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

غالباً ہمیشہ صبح کی دو اذانیں ہوا کرتی تھیں ایک تہجد اور سحری کے لئے، دوسری نماز فجر کے لئے، پہلی اذان سیدنا بلال دیتے تھے اور دوسری اذان سیدنا ابن ام مکتوم۔ اب بھی مدینہ منورہ میں تہجد کی اذان ہوتی ہے چونکہ ان دونوں اذانوں کی آوازوں اور طریقہ ادا میں فرق ہوتا تھا اس لیے لوگوں کو اشتباہ نہ ہوتا تھا۔

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اذان صرف نماز کے لئے خاص نہیں اور مقاصد کے لیے بھی ہو سکتی ہے۔ دیکھو سیدنا بلال کی یہ اذان سحری کو جگانے کے لئے ہوتی تھی۔ دوسرے یہ کہ فجر یا دیگر اذانیں اگر وقت سے پہلے ہو جائیں تو وقت میں کہنی پڑیں گی۔ دیکھو سیدنا بلال کی اذان پر اکتفا نہ کی گئی، امام اعظم کا یہی مذہب ہے۔ امام شافعی کے ہاں اذان فجر وقت سے پہلے بھی جائز ہے، اسی حدیث کی بناء پر مگر یہ دلیل کمزور ہے ورنہ دوبارہ اذان کی کیا ضرورت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تھی۔ تیسرے یہ کہ نابینا کو اذان کے لیے مقرر کر سکتے ہیں جب کہ اسے وقت بتانے والا کوئی ہو۔ چوتھے یہ کہ ایک مسجد میں دو یا زیادہ موذن ہو سکتے ہیں۔ پانچویں یہ کہ سحری کو جگانے کے لیے اذان دینا جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے مگر یہ جب ہوگا جب لوگ اس اذان سے شبہ میں نہ پڑ جائیں ورنہ ہرگز نہ دی جائے۔ ہمارے ملک میں اذان صبح صادق کی علامت ہے اگر یہاں سحری کی اذان دی گئی تو کوئی فجر کے شبہ میں سحری نہ کھا سکے گا یا کوئی دوسری اذان کو پہلی سمجھ کر دن میں کھا کر روزہ خراب کریگا اس لیے اب ہرگز اس پر عمل نہ کیا جائے۔ بہت سی چیزیں عہد صحابہ میں درست تھیں، اب ممنوع ہیں۔ دیکھو اُس زمانہ میں جوتا پہن کر مسجد میں آنا اور مع جوتے نماز پڑھنا مروج تھا اب ممنوع ہے۔ پختہ مکان بنانے منع تھے، اب جائز ہے۔ کھیتی باڑی سے لوگوں کو روکا گیا تھا اب ضروری ہے۔ زکوۃ کے مصرف آٹھ تھے اب سات ہیں۔ حالات بدل جانے سے ہنگامی احکام بدل جاتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۲۱)

257- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَآئِمُكُمْ وَلِيَنْتَبِهَ نَآئِمُكُمْ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز تم میں سے کسی ایک کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ پس بے شک وہ تورات کے وقت اذان دیتا ہے یا فرمایا ندا دیتا ہے تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے اور سونے والا بیدار ہو جائے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب الاذان قبل الفجر' جلد 1 صفحہ 87) (مسلم' کتاب الصیام' باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر' جلد 1 صفحہ 350)

258- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَغُرَّنَّ اَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِّنَ السَّحُوْرِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم' کتاب الصیام' باب بیان ان الدخول فی الصوم... الخ' جلد 1 صفحہ 350)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے کسی ایک کو ہرگز بلال کی اذان سحری کھانے سے دھوکے میں نہ رکھے اور نہ ہی یہ سفیدی (یعنی صبح کاذب) حتیٰ کہ روشنی پھیل جائے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

صبح دو ہوتی ہیں: صادق اور کاذب۔ صبح کاذب مشرق و مغرب میں بھیڑیئے کی دم کی طرح لمبی سفیدی ہے جو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ظاہر ہوکر غائب ہوجاتی ہے۔اس سے کچھ دیر بعد جنوباً شمالاً سفیدی نمودار ہوتی ہے جو بعد میں پھیل جاتی ہے اس کا نام صبح صادق ہے۔اسی وقت سے دن شروع ہوتا ہے۔سبحان اللہ! حضور نے ایک لفظ "مستطیل" فرما کر صدہا مسئلے بیان فرمادیئے۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۶۲)

259- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ فَاِنَّ فِيْ بَصَرِهٖ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ ، وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (طحاوی' کتاب الصلوۃ' باب التاذین للفجر ای وقت ... الخ' جلد1 صفحہ97)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو ہرگز بلال کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے۔پس بے شک ان کی نظر میں کچھ کمزوری ہے۔اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

260- وَعَنْ شَيْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَنَدْتُّ اِلٰى حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ اَبُوْ يَحْيٰى؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ اُرِيْدُ الصِّيَامَ قَالَ وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ وَلٰكِنْ مُؤَذِّنُنَا هٰذَا فِيْ بَصَرِهٖ سُوْءٌ اَوْ قَالَ شَيْءٌ وَّاِنَّهٗ اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (المعجم الکبیر للطبرانی جلد 7صفحہ 312' رقم الحدیث: 7228) (مجمع الزوائد جلد 3صفحہ 153' نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر والاوسط) (الدرایۃ جلد1 صفحہ120)

حضرت شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سحری کھائی پھر میں مسجد آیا اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ انور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تو میں نے دیکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سحری تناول فرمارہے ہیں تو آپ نے فرمایا ابویحییٰ میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا آؤ صبح کے کھانے کی طرف تو میں نے عرض کی میں تو روزے کی نیت کرچکا ہوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی روزے کی نیت کرچکا تھا لیکن ہمارے مؤذن کی نظر میں کچھ کمزوری ہے اور بے شک اس نے طلوع فجر سے پہلے اذان دیدی۔پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لائے اور کھانا ترک فرمادیا اور اذان نہیں دیتے تھے حتیٰ کہ صبح (صادق) طلوع ہوجائے۔اسے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

261- وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبدالعزیز بن ابی روّاد نے نافع اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کے طلوع ہونے سے پہلے اذان دے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا وَسِنَانُ فَظَنَنْتُ اَنَّ الْفَجْرَ طَلَعَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَادِيَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا اَنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ ثُمَّ اَقْعَدَهُ اِلٰى جَنْبِهِ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (سنن الکبری' کتاب الصلوٰۃ' باب روایۃ من روی النھی عن الاذان قبل الوقت' جلد 1 صفحہ 383)

دی' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہیں کس چیز نے اس پر مائل کیا؟ انہوں نے کہا: میں جب جاگا تو اونگھ رہا تھا' میں نے سمجھا کہ صبح طلوع ہوچکی ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ مدینہ منورہ میں تین مرتبہ اعلان کرواؤ کہ اذان دینے والا بندہ نیند میں تھا' پھر انہیں اپنے پاس بٹھالیا' ایسے میں فجر طلوع ہوگئی۔ یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہیں۔

262- وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مَقَامِهِ فَيُنَادِيَ اَنَّ الْعَبْدَ نَامَ فَرَجَعَ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ فِي الْاِمَامِ هُوَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ لَّيْسَ فِيْ رِجَالِهٖ مَطْعُوْنٌ فِيْهِ۔ (دارقطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب ذکر الاقامۃ...الخ' جلد 1 صفحہ 244)

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات تاریکی میں اذان دیدی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ لوٹ جائیں اور اعلان کریں کہ بندہ سورہا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوٹ گئے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور امام میں کہا کہ یہ حدیث مرسل جید ہے۔ اس کے رواۃ میں سے کوئی ایسا راوی نہیں جس میں طعن کیا گیا ہو۔

263- وَعَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِيْ مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يَّاْتِيْ بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ فَاِذَا رَاٰهُ اَذَّنَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب الاذان فوق المنارۃ' جلد 1 صفحہ 77) (الدرایۃ جلد 1 صفحہ 120)

بنونجار کی ایک عورت بیان کرتی ہیں میرا گھر مسجد کے ارد گرد گھروں میں سب سے اونچا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سحری کے وقت آکر اس پر بیٹھ جاتے اور طلوع فجر کا انتظار کرتے رہتے۔ پس جب دیکھتے (کہ فجر طلوع ہوگئی ہے) تو اذان کہتے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور حافظ نے درایہ میں کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

264- وَعَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَکَانَ لَا یُؤَذِّنُ حَتّٰی یُصْبِحَ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب موذن اذان دیتا تو کھڑے ہو کر فجر کی دو رکعتیں پڑھے۔ پھر مسجد تشریف لے جاتے اور کھانا ترک کر دیتے اور آپ اذان نہیں کہنے دیتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جائے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب التاذین للفجر ای وقت... الخ' جلد 1 صفحہ 97) (الجوھر النقی مع السنن الکبریٰ' کتاب الصلوٰۃ' باب روایۃ من روی النہی عن الاذان قبل الوقت نقلاً عن البیہقی' جلد 1 صفحہ 384)

265- وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَا کَانُوْا یُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِیْ مُصَنَّفِہٖ وَاَبُو الشَّیْخِ فِیْ کِتَابِ الْاَذَانِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

سیدہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں صحابہ اذان نہیں کہتے تھے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے اسے ابوبکر بن ابوشیبہ نے اپنے مصنف میں بیان فرمایا اور ابو الشیخ نے کتاب الاذان میں اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الاذان' باب من کرہ ان یؤذن المؤذن قبل الفجر' جلد 1 صفحہ 214) (الدرایۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب الاذان نقلاً عن ابی الشیخ' جلد 1 صفحہ 120)

شرح: مسئلہ:۔ وقت ہونے کے بعد اذان پڑھی جائے۔ اگر وقت سے پہلے اذان ہو گئی تو وقت ہونے پر دوبارہ اذان پڑھی جائے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفتہ واحوال المؤذن، ج۱، ص۵۳)

266- وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُقَالُ لَہٗ مَسْرُوْحٌ اَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاَمَرَہٗ عُمَرُ اَنْ یَرْجِعَ فَیُنَادِیَ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارُقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔ (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب فی الاذان قبل دخول الوقت' جلد 1 صفحہ 79) (دارقطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب ذکر الاقامۃ' جلد 1 صفحہ 344)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موذن کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں جنہیں مسروح کہا جاتا تھا کہ انہوں نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ لوٹ جائیں اور اعلان کریں۔ اسے ابوداؤد اور دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ ثَبَتَ بِھٰذِہِ الْاَخْبَارِ اَنَّ

اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صَلٰوةَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاَمَّا اَذَانُ بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ طُلُوْعِهٖ فَاِنَّمَا كَانَ فِيْ رَمَضَانَ لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْقَائِمُ لَا لِلصَّلٰوةِ وَاَمَّا فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ فَكَانَ ذٰلِكَ خَطَأً مِّنْهُ لِظَنِّهٖ اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ وَاللهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

احادیث سے ثابت ہوا کہ فجر کی اذان فجر کا وقت داخل ہونے کے بعد ہی دی جائیگی اور رہا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طلوع فجر سے پہلے اذان دینا تو وہ صرف رمضان میں ہوتا تھا تا کہ سونے والا بیدار ہوجائے اور قیام کرنیوالا لوٹ جائے اور غیر رمضان میں طلوع فجر سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اذان دینا آپ کی خطا تھی کہ انہوں نے یہ گمان کرلیا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے۔ واللہ اَعلم بالصواب!

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَذَانِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی اذان کے بارے میں وارد روایات کا بیان

267- عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو شخص نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو سفر کا ارادہ رکھتے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تم دونوں (سفر) پر نکل جاؤ تو تم اذان اور اقامت کہو۔ پھر تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب الاذان للمسافر... الخ' جلد 1 صفحہ 87) (مسلم' کتاب المساجد' باب من احق بالامامۃ' جلد 1 صفحہ 236)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام مالک، کنیت ابوسلیمان ہے، قبیلۂ بنی لیث سے ہیں، ایک وفد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، ۲۰ دن حاضری رہی، بصرہ میں قیام کیا، عبدالملک کے زمانہ میں ۷۴ھ میں وہیں وفات پائی۔

وداع ہونے کے لیے ۲۰ دن قیام کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مدینہ سے چلتے وقت خدمت اقدس میں حاضر ہونا سنت صحابہ ہے۔ اب بھی حجاج مکہ معظمہ سے چلتے وقت طواف وداع کرتے ہیں اور مدینہ پاک سے رخصت ہوتے وقت سلام وداع عرض کرتے ہیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی اذان وتکبیر کوئی بھی کہہ دے مگر امامت بڑا ہی کرے۔ سفر کی قید اس لیے لگائی کہ سفر میں کوئی امام مقرر نہیں ہوتا، مسجدوں میں جو امام مقرر ہوگا وہی امامت کرے گا چھوٹا ہو یا بڑا، جیسا کہ دیگر روایات میں ہے۔ بڑے میں بہت تفصیل ہے۔ علم میں بڑا، قرأت قرآن میں بڑا، تقویٰ اور پرہیزگاری میں بڑا، عمر میں بڑا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان سے امامت افضل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سفر میں بھی حتی الامکان جماعت سے نماز پڑھنی چاہیئے، نیز اگر دو آدمی بھی ہوں تو بھی جماعت کرلیں الگ الگ نہ پڑھیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر اذان کو فرض فرمایا مگر صحیح یہی ہے کہ اذان سنت ہے۔ ہاں شعار دین میں سے ہیں کہ اس کے روکنے پر جہاد واجب ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱، ص ۴۲۲)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ جَوَازِ تَرْكِ الْاَذَانِ لِمَنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ

گھر میں نماز پڑھنے والے کے لئے اذان چھوڑ دینے کے جواز کا بیان

268- عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا اَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ دَارِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا وَلَمْ يَأْمُرْ بِاَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ. (مصنف ابن ابی شیبۃ 'کتاب الاذان' باب من کان یقول یجزیه ان یصلی... الخ' جلد1 صفحہ 220)

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علقمہ روایت کرتے ہیں۔ ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے ان کے گھر میں تو انہوں نے فرمایا کیا انہوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھی ہے تو ہم نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو اور آپ نے اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا اسے ابن ابی شیبہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وجیز امام کردری میں ہے:

ويكره للرجال اداء الصلوة بجماعة فى مسجد بلا اعلامين لا فى المفازة والكروم والبيوت.الخ

مردوں کے لئے مسجد میں فرائض کی جماعت اذان واقامت کے بغیر مکروہ ہے، جنگل، گھنے باغوں اور گھروں میں مکروہ نہیں الخ۔ (فتاویٰ بزازیہ علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ فصل الاول فی الاذان، مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ۴/ ۲۲)

اقول: قوله بلا اعلامين اى بدون الجمع بينهما فنافى الكراهة هو الايتان بهما لا باحدهما بدليل قوله لا فى المفازة الخ فان ترك اعلام الشروع مكروه مطلقا ولو فى المفازة وقد نص على الاساءة فى تركهما.

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قولہ (یعنی مجتمعین) اس کا قول بہما یعنی اذان و اقامت کو جمع کیے بغیر لہذا منافی کراہت دونوں کے ساتھ نماز جماعت ادا کرنا ہے نہ صرف ایک کے ساتھ اس کا قول لافی المفازة الخ اس پر دلیل ہے کیونکہ جماعت کے ساتھ اذان کا ترک ہر حال میں مکروہ ہے خواہ جنگل میں ہو اور ان دونوں کے ترک پر اساءت کی تصریح ہے۔

درر و غرر علامہ مولیٰ خسرو میں ہے:

(أتی بهما) ای الاذان والاقامة (المسافر والمصلی فی المسجد جماعة وفی بیته بمصر وکره للاول) ای المسافر (ترکها) ای الاقامة (وللثانی) ای للمصلی فی المسجد (ترکه) ای الاذان (ایضا) ای کالاقامه. (الدرر و الغرر مع شرح غرر الاحکام باب الاذان مطبوعہ مطبع احمد کامل الکائنہ فی دارالسعادت مصر ۱/۵۶)

(ان دونوں کو بجالائے) یعنی اذان و اقامت کے ساتھ (مسافر اور نمازی مسجد میں جماعت کے لئے اور شہر میں گھر پر نماز ادا کرنے والا، اور پہلے کے لئے مکروہ ہے) یعنی مسافر کے لئے (اس کا چھوڑنا) یعنی تکبیر کا (اور دوسرے کے لئے) یعنی مسجد میں نماز ادا کرنے والے کے لئے (اس کا چھوڑنا) یعنی اذان کا (بھی) یعنی اقامت کی طرح مکروہ ہے۔

(الفتاوی الرضویہ، ج ۷، ص ۹۲)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۱، بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان

269۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ بِمَكَّةَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَالْكَعْبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 325) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ درانحالیکہ آپ مکہ میں تھے تو کعبہ آپ کے سامنے ہوتا تھا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: قبلہ کی تبدیلی

جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں رہے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے مگر ہجرت کے بعد جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو خداوند تعالیٰ کا یہ حکم ہوا کہ آپ اپنی نمازوں میں "بیت المقدس" کو اپنا قبلہ بنائیں۔ چنانچہ آپ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے مگر آپ کے دل کی تمنا یہی تھی کہ کعبہ ہی کو قبلہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بنایا جائے۔ چنانچہ آپ اکثر آسمان کی طرف چہرہ اٹھا اٹھا کر اس کے لئے وحیِ الٰہی کا انتظار فرماتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قلبی آرزو پوری فرمانے کے لئے قرآن کی پ ۲، البقرۃ: ۱۴۴ آیت نازل فرمادی کہ چنانچہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلۂ بنی سلمہ کی مسجد میں نمازِ ظہر پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز ہی میں یہ وحی نازل ہوئی اور نماز ہی میں آپ نے بیت المقدس سے مڑ کر خانہ کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کر لیا اور تمام مقتدیوں نے بھی آپ کی پیروی کی۔ اس مسجد کو جہاں یہ واقعہ پیش آیا "مسجد القبلتین" کہتے ہیں اور آج بھی یہ تاریخی مسجد زیارت گاہ خواص و عوام ہے جو شہر مدینہ سے تقریباً دو کیلومیٹر دور جانب شمال مغرب واقع ہے۔

270- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ اس دوران کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز میں مشغول تھے کہ ان کے پاس ایک آنیوالا آیا اور اس نے کہا کہ گزشتہ رات نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ کعبہ کی طرف منہ کرلیں پس تم بھی کعبہ کی طرف منہ کرلو تو ان کے چہرے شام کی طرف تھے تو وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الصلوۃ' باب ماجاء فی القبلۃ ... الخ' جلد1 صفحہ58) (مسلم' کتاب المساجد' باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ' جلد1 صفحہ200)

271- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهِ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهُ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهُ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهُ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پہلی مرتبہ مدینہ تشریف لائے تو اپنے انصار ننھیال یا اپنے ماموں کے پاس اترے اور بے شک آپ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی جانب منہ کرکے نماز پڑھی اور آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی جانب ہو اور بے شک آپ نے سب سے پہلی نماز جو بیت اللہ کی طرف پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی تو آپ کے ساتھ نماز پڑھنے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.
(بخاری' کتاب الایمان' باب الصلوۃ من الایمان)

والوں میں سے ایک شخص نکلا تو اس کا گزر مسجد والوں کے پاس سے ہوا۔ درانحالیکہ وہ رکوع میں تھے تو اس نے کہا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ المکرمہ کی جانب نماز پڑھی۔ پس وہ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

272-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهُ وقواه البخاري. (ترمذی' ابواب الصلوۃ' باب ما جاء ان بين المشرق والمغرب قبلة' جلد1 صفحہ79)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت اور صحیح قرار دیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا۔

273-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو نماز کے ارادہ سے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب الصلوۃ' باب وجوب القرأۃ فی کل رکعۃ' جلد1 صفحہ170) (بخاری' کتاب الاستیذان' باب من رد فقال علیک السلام' جلد2 صفحہ924)

274-وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَ صَفَهَا ثُمَّ قَالَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ

حضرت نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے صلوۃ الخوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اس کا طریقہ بیان فرمایا۔ پھر کہنے لگے اگر یہ خوف اس سے زیادہ سخت ہو تو تم پیدل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھو یا سواری کی حالت میں قبلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے یا قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے بغیر حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَلْبُخَارِیُّ۔ (بخاری' کتاب التفسیر' باب قوله عزوجل وَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا۔۔۔الخ' جلد1صفحہ 651)

ہیں میرا یہی خیال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی سخت خوف کے موقعہ پر جب اس طرح نماز پڑھنا بھی ممکن نہ ہو تو غازی نماز قضا نہ کریں بھاگتے دوڑتے، پیدل یا سوار جیسے ہو سکے پڑھ لیں مگر پڑھیں وقت میں۔ خیال رہے کہ غزوہ خندق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ نمازیں قضاء فرما دینا اس خوف کی بنا پر نہ تھا کیونکہ وہاں اس وقت دشمن موجود ہی نہ تھا وقت تنگ تھا، کھدائی زیادہ تھی، نمازوں کا وقت کھدائی میں صرف ہوا، لہٰذا واقعہ خندق نہ منسوخ ہے نہ اس کے مخالف کیونکہ جنگ میں غازیوں کو صرف اپنی جانوں کا خطرہ ہوتا ہے اور جنگ خندق میں سارا مدینہ خطرے میں تھا۔

کیونکہ صحابی کا وہ قول جو عقل سے وراء ہو حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے، اس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے بھی ہو رہی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا"۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص ۳۴۶)

275۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر جس جانب متوجہ ہوتے' نفل پڑھتے تھے اور وتر بھی سواری پر پڑھتے سوائے اس کے کہ سواری پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' ابواب تقصیر الصلوٰۃ' باب سینزل للمکتوبۃ' جلد1 صفحہ 148) (مسلم' کتاب صلوٰۃ المسافرین' باب جواز صلوٰۃ النافلۃ علی الدابۃ۔۔۔الخ' جلد1 صفحہ 244)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی سفر میں نوافل سواری پر ادا فرماتے، ان کے لیے سفر نہ توڑتے اور اس کی پرواہ نہ کرتے کہ رخ قبلہ کو ہو یا نہ ہو، وہاں اس آیت پر عمل تھا "فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ"۔ یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شرح ہے جس میں حضرت ابن عمر نے سفر میں نفل پڑھنے والوں پر ناراضی کا اظہار کیا۔ معلوم ہوا کہ وہاں مراد سفر توڑ کر نفل پڑھنا تھا۔

یہ حکم اس وقت تھا جب وتر واجب نہ ہوئے تھے صرف سنت تھے، اب چونکہ وتر واجب ہیں لہٰذا وہ سواری پر نہیں پڑھے جاسکتے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ وتر کے لیے زمین پر اترتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضور صلی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے، یہ واقعہ وتر کے وجوب کے بعد کا ہے۔ (مرقاۃ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۰)

276- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ. أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے سر کے اشارہ کے ساتھ سواری پر نفل پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس جانب آپ متوجہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' ابواب تقصیر الصلوٰۃ' باب سینزل للمکتوبۃ' جلد 1 صفحہ 148) (مسلم' کتاب صلوٰۃ المسافرین' باب جواز صلوٰۃ النافلۃ علی الدابۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 244)

شرح: استقبال قبلہ کے چند مسائل

پوری نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا نماز کی شرط اور ضروری حکم ہے۔ لیکن چند صورتوں میں اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کرے پھر بھی نماز جائز ہے۔ مثلاً

مسئلہ:۔ جو شخص دریا میں کسی تختہ پر بہا جا رہا ہو اور اسے صحیح اندیشہ ہو کہ منہ پھیرنے سے ڈوب جائے گا اس طرح کی مجبوری سے وہ قبلہ کی طرف منہ نہیں کر سکتا۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ جس رخ بھی نماز پڑھ سکتا ہے پڑھ لے۔ اس کی نماز ہو جائے گی۔ اور بعد میں اس نماز کو دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، الباب الثالث، الفصل الثالث فی استقبال القبلۃ، ج ۱، ص ۶۳)

مسئلہ:۔ بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر سکے اور وہاں دوسرا ایسا کوئی آدمی بھی نہیں ہے جو کعبہ کی طرف اس کا منہ کر دے تو اس مجبوری کی حالت میں جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہو جائے گی اور اس نماز کو بعد میں دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، الباب الثالث، الفصل الثالث فی استقبال القبلۃ، ج ۱، ص ۶۳)

مسئلہ:۔ چلتی ہوئی کشتی میں اگر نماز پڑھے تو تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کر دے اور جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کی طرف منہ پھیرتا رہے اگرچہ فرض نماز ہو یا نفل۔ (غنیۃ المستملی، فروع فی شرح الطحاوی، ص ۲۲۵)

مسئلہ:۔ اگر یہ نہ معلوم ہو کہ قبلہ کدھر ہے اور وہاں کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو نمازی کو چاہیے کہ اپنے دل میں سوچے اور جدھر قبلہ ہونے پر دل جم جائے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔ اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، الباب الثالث، الفصل الثالث فی استقبال القبلۃ، ج ۱، ص ۶۴)

مسئلہ:۔ جس طرف دل جم گیا تھا ادھر منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا پھر نماز کے درمیان ہی میں اس کی یہ رائے بدل گئی کہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قبلہ دوسری طرف ہے یا اس کو اپنی غلطی معلوم ہوگئی تو اس پر فرض ہے کہ فوراً ہی اس طرف گھوم جائے اور پہلے جتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی اسی طرح اگر نماز میں اس کو چاروں طرف بھی گھومنا پڑا پھر بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔ اور اگر رائے بدلتے ہی یا غلطی ظاہر ہوتے ہی دوسری طرف نہیں گھوما۔ اور تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر لگا دی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب مسائل التحری فی القبلۃ، ج ۲، ص ۱۴۴)

مسئلہ: ۔نمازی نے اگر بلا عذر قصداً جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا تو اگرچہ فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ پھرا لیا پھر بھی اس کی نماز ٹوٹ گئی اور وہ پھر سے نماز پڑھے۔ (صغیری شرح منیۃ المصلی، شرائط الصلاۃ، الشرط الرابع ص ۱۲۵)

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ — نمازی کے (سامنے) سترہ کا بیان

شرح: سُترہ

سترہ سُتر سے بنا ہے، بمعنی ڈھانپنا۔ سترہ کے لغوی معنی ہیں چھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں سترہ وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھے تاکہ اس سترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں، اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (۱ ۱/۲ فٹ) اور موٹائی ایک انگل چاہیے۔ بغیر سترہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام مگر حرم شریف کی مسجد میں جائز ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اگر صف اول میں لوگوں نے خالی جگہ چھوڑی ہو تو بعد میں آنے والا صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا وہاں پہنچے اور جگہ پر کرے کیونکہ اس میں قصور جماعت والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱)

277۔ عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے کہ اس پر کتنا گناہ لازم آیا تو اس کے نزدیک چالیس (سال) کھڑے رہنا نمازی کے آگے سے گزرنے کی بہ نسبت بہتر ہوتا۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الصلوٰۃ' باب اسم المار بین یدی المصلی' جلد 1 صفحہ 73) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب سترۃ المصلی... الخ' جلد 1 صفحہ 197)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ صحابی ہیں، ابی ابن کعب کے بھانجے، آپ کا نام عبداللہ ابن حارث ابن صمہ انصاری ہے، امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

ظاہر یہ ہے کہ چالیس سال فرمایا ہوگا جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ مطلب اس کا ظاہر ہے۔ چالیس کا عدد اس لیے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر حال چالیس پر ہی تبدیل ہوتا ہے، ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ، پھر چالیس دن تک خون، پھر چالیس دن تک جمی بوٹی، پھر پیدائش کے بعد چالیس دن تک ماں کو نفاس، پھر چالیس سال تک عمر کی پختگی اس لیئے بعد وفات چالیس روز تک مسلسل فاتحہ کی جاتی ہے اور چالیسویں کی فاتحہ اہتمام سے ہوتی ہے۔(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵)

278- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب سترۃ المصلی...الخ' جلد1صفحہ195)

سیّدہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نمازی کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔ اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

279- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ.

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو وہ اس کا سترہ بن جاتی ہے اور جب اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو بے شک اس کی نماز کو گدھا' عورت اور سیاہ کتا توڑ دیتے ہیں۔ میں نے ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سیاہ سرخ اور زرد رنگ کے کتے میں کیا فرق ہے تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا جیسا کہ تو نے کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(مسلم' کتاب الصلوۃ' باب سترۃ المصلی...الخ' جلد 1 صفحہ 197) (ترمذی' ابواب الصلوۃ' باب ما جاء انہ لا یقطع الصلوۃ الا الکلب...الخ' جلد 1 صفحہ 79) (ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب ما یقطع الصلوۃ' جلد 1 صفحہ 102) (نسائی'

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کتاب القبلة' باب ذکر ما یقطع الصلوٰۃ وما لا یقطع' جلد1صفحہ122) (ابن ماجۃ' ابواب اقامۃ الصلوات' باب ما یقطع الصلوٰۃ' صفحہ68) (مسند احمد جلد5صفحہ151)

280- وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب سترۃ المصلی... الخ' جلد1صفحہ195)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کی مثل کوئی چیز رکھ لے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے۔ ان چیزوں کی جو اس کے پیچھے سے گزریں۔ اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

281- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتا' گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ اسے بزار نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار' کتاب الصلوٰۃ' باب مایقطع الصلوٰۃ' جلد1صفحہ281' برقم:582)

282- وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَآءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَّحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ نَحْوَهٗ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب من قال الکلب لایقطع الصلوٰۃ' جلد1صفحہ104) (نسائی' کتاب القبلة' باب ذکر مایقطع الصلوٰۃ وما لا یقطع... الخ' جلد1صفحہ123)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے صحراء میں تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے تو آپ نے کھلے صحراء میں نماز پڑھائی حلانکہ آپ کے سامنے سترہ بھی نہ تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیل رہی تھیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور نسئی نے اسی کی مثل بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

283- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ عَلٰى حِمَارٍ فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں اور بنو ہاشم کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ پس ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يُصَلِّيْ فَنَزَلْنَا عَنْهُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ يَأْكُلُ مِنْ بَقْلِ الْأَرْضِ أَوْ قَالَ نَبَاتِ الْأَرْضِ فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَكَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ لَا رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ (مسند ابو یعلی جلد 4صفحہ 113' برقم: 96(2423)

سامنے سے گزرے درانحالیکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ پس ہم اس سے اتر گئے اور گدھے کو زمین سے گھاس چرنے کے لئے چھوڑ دیا (راوی کو شک ہے کہ بقل الارض کہا یا نبات الارض) پھر ہم آپ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے (تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے) ایک شخص نے کہا کیا ان کے سامنے نیزہ تھا تو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس حدیث کو ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

284- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حِمَارٌ فَقَالَ عَيَّاشُ بْنُ رَبِيْعَةَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُسَبِّحُ آنِفًا سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(دار قطنی' کتاب الصلٰوۃ' باب صفۃ السھو فی الصلٰوۃ واحکامہ... الخ' جلد 1 صفحہ 367)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو لوگوں کے سامنے سے گدھا گزرا تو حضرت عیاش بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین مرتبہ کہا سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا ابھی کون سبحان اللہ کہہ رہا تھا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں تھا۔ بے شک میں نے سنا ہے کہ گدھا نماز کو توڑ دیتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

285- وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔ اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام مالک' کتاب قصر الصلٰوۃ فی السفر' باب الرخصۃ فی المرور بین یدی المصلی' صفحہ 140)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

286- وَعَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ عبداللہ بن عیاش بن ابو ربیعہ کہتے ہیں کہ کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اسکی سند صحیح ہے۔

(طحاوی 'کتاب الصلٰوۃ' باب المرور بین یدی المصلی... الخ' جلد 1 صفحہ 312)

شرح: نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں ۱۵ اَحکام

(۱) میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے مَوضعِ سُجود تک گزرنا جائز ہے۔ مَوضعِ سُجود سے مُراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے وہ مَوضعِ سُجود ہے۔ اس کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴، دُرِّ مختار ج ۲ ص ۴۷۹)

مَوضعِ سُجود کا فاصلہ اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے لہٰذا میدان میں نمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حرج نہیں۔ (قانون شریعت حصہ اوّل ص ۱۱۴)

(۲) مکان اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے اگر سُترہ (یعنی آڑ) نہ ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۳) نمازی کے آگے سُترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں (اَیضاً)

(۴) سُترہ کم از کم ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اُونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہئے۔ (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۴۸۴)

(۵) دَرَخت، آدمی اور جانور وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے۔ (غُنیہ ص ۳۶۷)

(۶) انسان کو اِس حالت میں سُترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو کہ نمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۸۴)

(اگر نماز پڑھنے والی کے چہرے کی طرف کسی نے مُنہ کیا تو اب کراہت نمازی پر نہیں اُس مُنہ کرنیوالی پر ہے)

(۷) ایک شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو جو نمازی سے قریب ہے وہ گنہگار ہوگا اور دوسرے کیلئے یہ پہلا شخص سُترہ (یعنی آڑ) بھی بن گیا۔ (عالمگیری، ج 1، ص 104)

(۸) اگر کوئی اس قدر اونچی جگہ پر نماز پڑھ رہی ہے کہ گزرنے والی کے اَعضاء نمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گزرنے میں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ 3 ص 183 مکتبۃ المدینہ)

(۹) دو عورتیں نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہیں اِس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک نمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑی ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسری گزر جائے۔ پھر دوسری پہلی کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو جائے۔ اب پہلی گزر جائے پھر وہ دوسری جدھر سے آئی تھی اُسی طرف ہٹ جائے۔

(عالمگیری ج 1 ص 104، رَدُّ الْمُحتار ج 2 ص 483)

(۱۰) کوئی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہے تو نمازی کو اجازت ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ "سُبْحٰنَ اللہ" کہے یا جہر (یعنی بلند آواز سے) قراءت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عملِ کثیر ہو گیا تو نماز ہی جاتی رہی۔

(دُرِّمختار، رَدُّ الْمُحتار، ج ۲ ص ۴۸۵)

(۱۱) تسبیح و اشارہ دونوں کو بلاضرورت جمع کرنا مکروہ ہے۔ (دُرِّمختار، ج ۲ ص ۴۸۶)

(۱۲) عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تصفیق (تَص ۔ فِیق) سے منع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پُشت پر مارے۔ (ایضا)

(۱۳) اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر خلافِ سنّت ہوا (ایضا ص ۴۸۷)

(۱۴) طواف کرنے والی کو دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۲ ص ۴۸۲)

(۱۵) سعی کے دوران نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں۔

287- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَّادْرَءُوْا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(طحاوی' كتاب الصلوة' باب المرور بين يدى المصلى...الخ' جلد1 صفحه312)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جتنی تم استطاعت رکھتے ہو اسے نماز سے دور کرو۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی نمازی کے آگے سے کسی چیز کا گزر جانا نماز کو باطل نہیں کرتا لہٰذا یہ حدیث توڑنے کی روایت کے خلاف نہیں کہ وہاں حضورِ قلبی کا توڑنا مراد ہے نہ کہ اصل نماز کا اور یہاں اصل نماز توڑنے کی نفی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۴)

288- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو وہ اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ دے۔ اگر وہ نہ پائے تو عصٰی گاڑ دے اور اگر وہ بھی نہ پائے تو خط کھینچ دے۔ پھر اس کے آگے سے گزرنے والی کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے گی۔ اسے ابوداؤد ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب الخط اذا لم یجد عصا' جلد 1 صفحہ 100) (ابن ماجۃ' کتاب الصلٰوۃ' باب ما یستر المصلی' صفحہ 68) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 249)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگل موٹی کوئی چیز جیسا کہ پچھلی احادیث میں صراحتاً گزر گیا۔ بعض نمازی اپنے آگے چاقو یا پیالہ وغیرہ رکھ لیتے ہیں سخت غلطی کرتے ہیں وہ حدیث کا مطلب نہیں سمجھے۔

خط کھینچنے کی حدیث مضطرب ہے ضعیف بھی۔ دیکھو مرقات، لمعات وغیرہ۔ اس لیے اکثر علماء نے اس پر عمل نہ کیا وہ خط کو محض بے کار سمجھتے ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ اس خط کی وجہ سے سامنے گزرنے کا اثر نماز پر نہ ہوگا اس کی نماز خراب نہ ہوگی مگر اس سے گزرنا جائز نہ ہوگا اور گزرنے والا گنہگار بھی ہوگا اسی لیے یہاں لَایَضُرُّہٗ فرمایا یعنی نمازی کو مضر نہیں نہ کہ گزرنے والے کو، مگر صحیح قول جمہور ہی کا ہے کیونکہ خط نہ تو آڑ بنتا ہے نہ کسی کو نظر ہی آتا ہے تو اس کا ہونا نہ ہونا یکساں ہے۔

(مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۰)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۷، مراۃ المناجیح ج ۲، بہارِ شریعت جلد ۱ حصہ سوم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں کا بیان

289- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں محل بنائے گا۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(مسلم' کتاب المساجد' باب فضل بناء المساجد ... الخ' جلد 1 صفحہ 201) (بخاری' کتاب الصلوٰۃ' باب من بنی مسجدًا' جلد 1 صفحہ 64)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من بنی اللہ مسجدا زاد فی روایۃ ولو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ زاد فی روایۃ من در و یاقوت۔ (مسند احمد بن حنبل　مروی از مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما　دارالفکر بیروت ۱/۲۴۱) (سنن ابن ماجہ　ابواب المساجد باب من بنی للہ مسجدا　ایچ ایم سعید کمپنی کراچی　ص ۵۴) (المعجم الاوسط　حدیث ۵۰۵۵ مکتبۃ المعارف الریاض ۶/۲۷)

جو اللہ عزوجل کے لئے مسجد بنائے اگرچہ ایک چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر، اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل تیار فرمائے گا۔

اور اس میں ہر وہ شخص جو کسی قدر چندہ سے شریک ہوا، داخل ہے۔ ساری مسجد بنانے پر یہ ثواب موقوف نہیں۔ مدینہ طیبہ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنائی، پھر امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں زیادت فرمائی، پھر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کی تعمیر میں افزائش فرمائی، اس پر یہی حدیث روایت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۱۶، ص ۴۲۵)

290- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلَآئِکَةُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔ (بخاری' کتاب الاذان' باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ' جلد 1 صفحہ 89) (مسلم' کتاب المساجد' باب فضل الصلوٰۃ المکتوبۃ جماعۃ' جلد 1 صفحہ 234)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے گھر اور بازار میں نماز سے پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب کا کام ہے وہ اس طرح کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور اسے نماز ہی (گھر سے) نکالنے والی ہو۔ ہو کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر اس کے لئے اس قدم کے بدلے ایک درجہ بلند ہوگا اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائیگا۔ پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہو (ان الفاظ کے ساتھ) کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما اور تم میں سے کوئی ایک اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہاں بازار سے مراد دکان ہے نہ کہ بازار کی مسجد، بعض مسجدوں میں ۲۵ کا ثواب ہے، بعض میں ۲۷ کا، بعض میں ۵۰۰ کا، جیسی مسجد ہو، جیسی جماعت، جیسا امام ویسا ثواب، لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں جو کوئی اپنے گھر میں جماعت کرالے وہ بھی مسجد کے ثواب سے محروم ہے۔

معلوم ہوا کہ گھر سے وضو کر کے مسجد کو جانا ثواب ہے کیونکہ یہ چلنا عبادت ہے اور عبادت باوضو افضل۔ بعض لوگ بیمار پرسی کرنے باوضو جاتے ہیں۔

یہ گنہگاروں کے لیے ہے۔ نیک کاروں کے لئے ہر قدم پر دو نیکیاں اور دو درجے بلند کیونکہ جس چیز سے گنہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں اس سے بے گناہوں کے درجے بڑھتے ہیں۔

غالبًا یہاں صلوۃ سے مراد اخروی رحمت ہے اور رحم سے مراد دنیوی رحمت یا صلوٰۃ سے مراد خاص رحمت ہے اور رحم سے مراد عام رحمت، اور بہت سی توجیہیں ہوسکتی ہیں۔

یعنی انتظار نماز کے سوا اور کسی وجہ سے مسجد میں نہیں بیٹھتا گویا نماز ہی میں رہتا ہے، اسی لیے اس وقت انگلیوں کی "تشبیک" منع ہے۔

یعنی فرشتوں کی یہ دعائیں اس وقت تک ملیں گی جب تک وہ کسی نمازی کو ستائے نہیں، اور وہاں ریح نہ نکالے۔ خیال رہے کہ غیر معتکف کو مسجد میں ریح نکالنا منع ہے، معتکف چونکہ مسجد ہی میں رہتا ہے اس لئے اسے معافی ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۶۲)

291- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک شہروں کی پسندیدہ جگہیں ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے بڑی جگہ ان کے بازار ہیں۔ اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(مسلم 'کتاب المساجد' باب فضل الجلوس فی مصلاه... الخ' جلد 1 صفحہ 236)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

کیونکہ مسجدوں میں اکثر ذکر اللہ کے لیے حاضری ہوتی ہے اور بازاروں میں اکثر جھوٹ، فریب، غیبت وغیرہ، اگرچہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کبھی مسجدوں میں بھی جوتی چور اور بازاروں میں بھی اولیاء اللہ چلے جاتے ہیں اسی لیے فرمایا گیا کہ تم ان لوگوں میں سے ہونا کہ جن کا جسم بازار میں اور دل مسجد میں ہے، ان میں سے نہ ہو جن کا جسم مسجد میں اور دل بازار میں ہو۔ خیال رہے کہ یہاں شہروں سے مراد عام شہر ہیں۔ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ ان سے علیحدہ ہیں۔ وہاں کے تو گلی کوچے بازار وغیرہ سب خدا کو پیارے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ" اور فرماتا ہے: "لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ"۔ کیوں نہ ہو کہ یہ محبوب کی نگریاں ہیں ؎

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پاء کی حرمت پہ لاکھوں سلام

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۵۶)

292- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اس کے ماسوا میں ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ سوائے مسجد حرام کے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب الحج' باب فضل الصلوٰة بمسجدی مکة والمدینة' جلد1 صفحه 447) (بخاری' کتاب التهجد والتطوع' باب فضل الصلوٰة فی مسجد مکة... الخ' جلد1 صفحه 159)

293- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھ پر میری امت کے کارثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ وہ کوڑا کرکٹ جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اسے ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰة' باب کنس المسجد' جلد1 صفحه 66)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں جھاڑو دینا، اس کی دیواروں اور چھت کی مرمت کرنا بہترین عمل ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۵۶)

294- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّ كَفَّارَتُهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دَفْنُهَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الصلوۃ' باب کفارۃ البزار فی المسجد' جلد 1 صفحہ 59) (مسلم' کتاب المساجد' باب النھی عن البصلق فی المسجد...الخ' جلد 1 صفحہ 207)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
اس سے معلوم ہوا کہ مسجد کے پکے فرش اور وہاں کی چٹائیوں، مصلّوں پر ہرگز نہ تھوکے کیونکہ وہاں اسے دفن نہ کر سکے گا۔ یہ ان مسجدوں کے لیے حکم تھا جہاں کے فرش کچے تھے اور وہ بھی سخت ضرورت کے موقعہ پر جب کہ نماز میں کھنکار آ جائے اور باہر جانے کا موقعہ نہ ہو، بلا وجہ وہاں تھوکنا منع اور اہانت کے لیے وہاں تھوکنا کفر ہے۔
(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۶۸)

295- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس بدبودار درخت سے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو ان چیزوں سے اذیت ہوتی ہے۔ جن چیزوں سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب نھی من اکل ثوما وبصلا...الخ' جلد 1 صفحہ 209) (بخاری' کتاب المساجد' باب ماجاء فی الثوم والنی...الخ' جلد 1 صفحہ 118)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
یعنی جو کچی پیاز یا کچا لہسن کھائے تو جب تک منہ سے بو آتی ہو تب تک کسی مسجد میں نہ آئے، لہٰذا حقہ پی کر، کچی مولی یا گندنا کھا کر بھی نہ آئے، نیز جس کے کپڑوں یا منہ سے بدبو ظاہر ہو مسجد میں نہ آئے، گندہ دہن کا حکم بھی یہی ہے۔ خیال رہے کہ تمام دنیا کی مسجدیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں، لہٰذا مَسْجِدَنَا یعنی ہماری مسجد فرمانا درست ہے۔ اس سے صرف مسجد نبوی مراد نہیں، جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔ بعض روایات میں بجائے مَسْجِدَنَا کے اَلْمَسَاجِدَ ہے۔
یعنی اگر مسجد انسانوں سے خالی بھی ہو تب بھی وہاں بدبو لے کر نہ جائے کہ وہاں رحمت کے فرشتے ہر وقت رہتے ہیں اس کی بدبو سے ایذاء پائیں گے۔ خیال رہے کہ مسجد کے فرشتے رحمت کے فرشتے ہیں، ان کی طبیعت نازک اور ان کا احترام زیادہ ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ فرشتے تو ہر انسان کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں تو چاہیے کہ کبھی یہ چیزیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نہ کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ساتھی فرشتوں کی طبیعت اور قسم کی بنائی ہے۔علماء فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے کسی مجمع میں بدبو دار منہ یا کپڑے لے کر نہ جائے تا کہ لوگوں کو ایذاء نہ پہنچے۔(مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۶۷)

296-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں خرید وفروخت کر رہا ہے تو تم کہو کہ اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

(ترمذی' کتاب البیوع' باب النھی عن البیع فی المسجد' جلد 1 صفحہ 247) (دارمی' کتاب الصلوٰۃ' باب النھی عن استنشاد الضالۃ فی المسجد...الخ' صفحہ 170) (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی مع ترجمۃ نبوی لیل ونہار صفحہ 128' برقم:176)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

معلوم ہوا کہ گناہ پر بددعا دینا جائز ہے۔بہتر یہ ہے کہ اسے سنا کر بددعا دے تا کہ تبلیغ بھی ہو جائے۔خرید وفروخت سے مراد صرف خرید وفروخت کی باتیں بھی ہیں اور وہاں مال حاضر کر کے بیچنا بھی۔

اس کی شرح گزر چکی کہ ڈھونڈنے سے مراد شور مچا کر تلاش کرنا ہے۔(مراۃ المناجیح ج ا ص ۶۹۱)

297-وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهُ بُيُوْتِ اَصْحَابِهٖ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَآءَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَآ اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا لِجُنُبٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب فی الجنب یدخل المسجد' جلد 1 صفحہ 30)

سیّدہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے بعض صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجدوں کی طرف کھلتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو۔پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور لوگوں نے کچھ بھی نہ کیا۔اس امید پر کہ شاید اجازت نازل ہو جائے کچھ دیر بعد آپ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اولاً بعض صحابہ کے گھر کے دروازے مسجد نبوی شریف میں تھے جن کی وجہ سے گھروں میں آنا جانا مسجد کے راستے سے ہوتا تھا۔ حکم دیا کہ ان گھروں کے دروازے اور طرف نکالو یہ موجودہ دروازے بند کردو۔

یعنی اگر دروازے مسجد میں رہے تو جنبی، حائضہ، نفساء مسجد سے گزریں گے حالانکہ انہیں مسجد میں بیٹھنا بھی حرام ہے۔ یہ ہی امام اعظم کا مذہب ہے۔ امام شافعی وغیرہم کے ہاں مسجد سے گزرنا جائز ہے، وہاں ٹھہرنا حرام ہے۔ یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے۔ قرآن کریم میں جو ارشاد ہوا "وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ" وہاں "عابری سبیل" سے مراد مسافر ہے، یعنی جنابت کی حالت میں بغیر غسل نماز کے قریب نہ جاؤ ہاں اگر مسافر ہو اور پانی نہ پاؤ تو تیمم کرکے نماز پڑھ لو وہاں مسجد سے گزرنا مراد نہیں، لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو مالک احکام بنایا ہے فرماتے ہیں میں حلال نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ حلال و حرام حضور کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۳۸)

298- وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَوْ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالٰی عنہ یا ابواسید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہئے وہ کہے اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم 'کتاب صلٰوۃ المسافرین... الخ' باب مایقول اذا دخل المسجد' جلد 1 صفحہ 248)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ابوداؤد وغیرہ کی روایت میں ہے کہ مسجد میں قدم رکھتے وقت یہ کہے "بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" پھر یہ دعا پڑھ لے۔ خیال رہے کہ مسلمان مسجد میں صرف عبادت کے لیے آتا ہے اور اکثر طلب روزی کے لیے مسجد سے نکلتا ہے، لہٰذا آتے وقت رحمت اور جاتے وقت فضل مانگنا بہتر ہے۔ (مرقاۃ وغیرہ) (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۴۳)

299- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ: رَوَاہُ

حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ وہ دو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَلشَّیْخَانِ۔ رکعتیں (نفل) پڑھے۔ اسے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(مسلم' کتاب صلوۃ المسافرین'باب استحباب تحیۃ المسجد...الخ' جلد 1صفحہ 248) (بخاری' کتاب الصلوۃ'جلد 1 صفحہ 63'باب اذا دخل احدکم المسجد...الخ)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ نفل "تحیۃ المسجد" ہیں جو مسجد میں داخلے کے وقت پڑھے جاتے ہیں جب کہ وقت کراہت نہ ہو، لہٰذا فجر اور مغرب کے سواء باقی نمازوں میں یہ نفل پڑھنا مستحب ہے۔خیال رہے کہ یہ حکم عام مسجدوں کے لیے ہے، مسجد حرام کے لیے بجائے ان نوافل کے طواف بہتر ہے اور یہ حکم غیر خطیب کے لئے ہے، خطیب جمعہ کے دن مسجد میں آتے ہی خطبہ پڑھے گا۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۶۶)

300- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ بَعْدَ مَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ. (مسند احمد جلد 2 صفحہ 537) (مجمع الزوائد' کتاب الصلوۃ' باب فیمن خرج من المسجد بعد الاذان' جلد2 صفحہ 5)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد سے نکلا۔ اس کے بعد کے مؤذن نے اذان کہہ لی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا بہرحال یہ تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ پھر فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم دیا جب تم مسجد میں ہو پھر نماز کے لئے اذان کہی جائے تو تم میں سے کوئی ایک مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حکم اس کے لیے ہے جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو اور بلا عذر مسجد سے جائے واپسی کا ارادہ نہ ہو لہٰذا جو نماز پہلے ہی پڑھ چکا ہے، پھر اذان ہوئی وہ مسجد سے جاسکتا ہے، ایسے ہی اذان کے بعد استنجاء وغیرہ کرنے پھر لوٹنے کے ارادے سے جاسکتا ہے، ایسے ہی اگر یہ دوسری مسجد کا امام یا جماعت کا منتظم ہو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۹۸)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۸ ، مراۃ المناجیح ج ۱، بہارِ شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

عورتوں کا مسجدوں میں جانا

301- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاءُ كُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا ابْن مَاجَة.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دیا کرو۔ اسے ابن ماجہ کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب خروج النسآء الی المساجد... الخ' جلد 1 صفحہ 119) (مسلم 'کتاب الصلوۃ' باب خروج النسآء الی المساجد اذا لم یترتب علیہ فتنۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 183) (نسائی 'کتاب المساجد' باب النھی عن منع النساء... الخ' جلد 1 صفحہ 115) (ابوداؤد 'کتاب الصلوۃ' باب ما جاء فی خروج النسآء الی المسجد' جلد 1 صفحہ 84) (ترمذی 'ابواب السفر' باب فی خروج النسآء الی المساجد' جلد 1 صفحہ 127) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 143)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داؤد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد اپنے زمانہ میں تھا:

لو ادرك رسول الله صلى الله تعالى عله وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء نبى اسرائيل۔ (صحیح مسلم　باب خروج النساء الی المساجد　نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۱۸۳)

اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انھیں مسجد سے منع نہ فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔

پھر تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی، پہلے جوان عورتوں کو پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی، یہاں تک کہ حکم ممانعت عام ہوگیا، کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ ولالہ تھیں اب صالحات ہیں یا جب فاحشات زائد تھیں اب صالحات زیادہ ہیں یا جب فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں یا جب کم تھے اب زائد ہیں، حاشہ بلکہ قطعاً یقیناً اب معاملہ بالعکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں، جب اگر ایک فاسقہ تھی اب ہزار ہیں، اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا يأتى عام الا والذى بعده شر منه۔ (صحیح البخاری　باب لایأتی الزمان الخ　قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۴۷) (فتح الباری شرح البخاری باب لایأتی الزمان الخ، دار المعرفۃ بیروت ۱۳/ ۱۷)

جو سال بھی آئے اس کے بعد والا اس سے برا ہی ہوگا۔

بلکہ عنایہ امام اکمل الدین بابرتی میں ہے کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فرمایا، وہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں، فرمایا: اگر زمانہ اقدس میں حالت یہ ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

حیث قال ولقد نھی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا فقالت لو علم البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماعلم عمر ماأذن لکن فی الخروج۔ (العنایہ علی حاشی فتح القدیر باب الامامة　نوریہ رضویہ سکھر　۱/۳۱۷)

وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد جانے سے روک دیا، وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے کر گئیں، انھوں نے فرمایا: اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دیکھتے جو حضرت عمر نے دیکھا تو وہ بھی مسجد جانے کی اجازت نہ دیتے۔

پھر فرمایا: فاجتمع به علماؤنا ومنعوا الشواب عن الخروج مطلقا امام العجائز فمنھن ابوحنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الخروج فی الظھر والعصر دون الفجر والمغرب والعشاء والفتوی الیوم علی کراھة حضورھن فی الصلوات کلھا الظھور الفساد۔

(العنایہ علی حاشی فتح القدیر باب الامامة　نوریہ رضویہ سکھر　۱/۳۱۷)

اسی سے ہمارے علماء نے استدلال کیا، اور جوان عورتوں کو جانے سے مطلقاً منع فرمایا۔ رہ گئیں بوڑھی عورتیں، ان کے لیے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر وعصر میں جانے سے ممانعت اور فجر، مغرب اور عشاء میں اجازت رکھی، اور آج فتوی اس پر ہے کہ تمام نمازوں میں ان کی بھی حاضری منع ہے اس لیے کہ خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔

(الفتاوی الرضویہ، ج۹ص ۵۴۹_۵۵۰)

302- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کی بندیوں کو مسجد جانے سے نہ روکو اور ان کو چاہیے کہ وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد جلد2 صفحہ438) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب ماجاء فی خروج النسآء الی المسجد' جلد1 صفحہ84)

(ابن خزیمہ' جماع ابواب صلوٰۃ النساء فی الجماعۃ جلد3 صفحہ90' رقم الحدیث:1679)

303- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللهُ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کی بندیوں مسجدوں سے نہ روکو اوران کو چاہیے کہ وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' بزار رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد' جلد5صفحہ192) (کشف الاستار' کتاب الصلوٰۃ جلد1 صفحہ222' رقم الحدیث:445) (المعجم الکبیر للطبرانی جلد5صفحہ248' رقم الحدیث: 5239) (مجمع الزوائد' کتاب الصلوٰۃ' باب خروج النسآء الی المساجد...الخ' جلد2صفحہ32)

304- عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے ہیں جو اب عورتوں نے حال بنایا ہے تو آپ ضرور انہیں مسجدوں سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب خروج النسآء الی المساجد...الخ' جلد1 صفحہ119) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب خروج النسآء الی المساجد...الخ' جلد1 صفحہ183)

305- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبودار دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو اس حدیث کو مسلم ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب خروج النسآء الی المساجد...الخ' جلد1 صفحہ183) (ابوداؤد' کتاب الترجل' باب فی طیب امرأۃ للخروج' جلد2صفحہ219) (نسائی' کتاب الزینۃ' باب النھی للمرأۃ ان تشھد الصلوٰۃ...الخ' جلد2 صفحہ282)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

کیونکہ اس وقت اندھیرا ہوتا ہے، فساد کا خطرہ زیادہ ہے۔ معلوم ہوا کہ اس زمانے میں بھی عورتوں کو نہایت سخت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

پابندیوں کے ساتھ مسجدوں میں آنے کی اجازت تھی حالانکہ وہ زمانہ خیر تھا، دھونی کی خوشبو کپڑوں میں نہایت معمولی بستی ہے مگر اس پر بھی انہیں نکلنے سے منع کیا گیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۵)

306- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ حُمَيْدٍ امْرَاَةِ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَكَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلٰوةَ مَعِيْ وَصَلٰوتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ وَصَلٰوتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ دَارِكِ وَصَلٰوتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلٰوتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتُكِ فِيْ مَسْجِدِيْ قَالَ فَاَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهٖ فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ (مسند احمد جلد 6 صفحہ 371)

حضرت عبداللہ بن سوید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی پھوپھی ابوحمید ساعدی کی بیوی ام حمید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہے اور تیرے گھر میں تیری نماز بہتر ہے۔ تیری بیٹھک میں پڑھی ہوئی نماز سے اور تیری بیٹھک میں نماز بہتر ہے۔ گھر میں نماز سے اور تیری گھر میں نماز بہتر ہے۔ اپنے محلّہ کی مسجد سے اور اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میری مسجد میں نماز پڑھنے سے راوی فرماتے ہیں اس عورت نے حکم دیا تو اس کے لئے اس کے گھر کے آخری اور تاریک کونے میں ایک مسجد بنادی گئی۔ پس وہ اسی میں نماز پڑھتی رہی حتیٰ کہ اس کا وصال ہوگیا۔

307- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا صَلَّتِ امْرَاَةٌ خَيْرٌ لَّهَا مِنْ قَعْرِ بَيْتِهَا اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ اَوْ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَخْرُجُ فِيْ مَنْقَلَيْهَا يَعْنِيْ خُفَّيْهَا۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کسی عورت نے نماز نہیں پڑھی جو اس کے لئے اس کے گھر کی پوشیدہ جگہ نماز پڑھنے سے بہتر ہو۔ سوائے مسجد حرام یا مسجد نبوی کے مگر وہ عورت جو اپنے موزے پہن کر نکلے۔ اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 9 صفحہ 339، رقم الحدیث: 9472) (مجمع الزوائد، باب خروج النسآء الی المساجد... الخ، جلد 2 صفحہ 34)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہاں حجرے سے مراد صحن ہے کیونکہ اس کی طرف حجرے کے دروازے ہوتے ہیں اس لیے مجازًا اسے حجرہ کہہ دیا گیا۔ ۱۲

مخدع سامان کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں یہ خدع سے ہے، بمعنی چھپانا اور بیت رہنے کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں بیتوتت سے ہے، بمعنی شب گزارنا، سامان کی کوٹھڑی دوسری کوٹھڑی کے پیچھے ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ عورت کے لیے پردہ بہت اہم ہے لہٰذا جس قدر پردے میں نماز پڑھے گی اسی قدر بہتر ہوگا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۷)

308- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ اِذَا كَانَ لَهَا خَلِيْلٌ تَلْبَسُ الْقَالِبَيْنِ تَطُوْلُ بِهَا لِخَلِيْلِهَا فَاَلْقَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ اَخْرِجُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجَهُنَّ اللّٰهُ قُلْنَا مَا الْقَالِبَيْنِ قَالَ رَفِيْصَتَيْنِ مِنْ خُشُبٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے مرد اور عورتیں اکٹھے نماز پڑھتے تھے۔ پس عورت کا جب کوئی دوست ہوتا تو وہ قالبین پہن کر اس کے لئے نمایاں ہوجاتی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر حیض مسلط کر دیا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے ہیں۔ ان کو نکالو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نکالا ہم نے کہا قالبین کیا ہے تو فرمایا لکڑی کے بنے ہوئے جوتے۔ طبرانی نے اسے کبیر میں روایت کیا ہے اور ہیثمی فرماتے ہیں: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(المعجم الكبير للطبراني جلد 9 صفحه 342، رقم الحديث: 9484) (مجمع الزوائد، باب خروج النساء الى المساجد...الخ، جلد 2 صفحه 35)

309- وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْرِجُ النِّسَآءَ مِنَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقُوْلُ اُخْرُجْنَ اِلٰى بُيُوْتِكُنَّ خَيْرٌ لَّكُنَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت ابوعمرو شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے اور فرماتے اپنے گھروں کی طرف نکل جاؤ۔ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(المعجم الكبير للطبراني جلد 9 صفحه 340، رقم الحديث: 9475) (مجمع الزوائد، كتاب الصلوة، باب خروج النساء الى المساجد، جلد 1 صفحه 35)

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد ۷ تا ۹، مرآۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلوٰةِ
نماز کے طریقہ کا بیان

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلوٰةِ بِالتَّكْبِيْرِ
تکبیر کے ساتھ نماز کے آغاز کا بیان

310- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلوٰةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز کے ارادہ سے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ۔ اسے شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاستیذان' باب من رد فقال علیک السلام' جلد 2 صفحہ 924) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب وجوب القرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 170)

311- وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلوٰةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا النسائی وَفِیْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ.

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔ اسے نسائی کے علاوہ پانچ محدثین نے بیان کیا ہے اور اس کی سند میں کمزوری ہے

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی تحریم الصلوٰۃ وتحلیلها' جلد 1 صفحہ 55) (ابوداؤد' کتاب الطهارۃ' باب فرض الوضوء' جلد 1 صفحہ 9) (ابن ماجۃ' کتاب الطهارۃ' باب مفتاح الصلوٰۃ الطهور صفحہ 24) (مسند احمد جلد 1 صفحہ 123)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

کہ جیسے بغیر کنجی قفل نہیں کھلتا، ایسے ہی وضو، غسل یا تیمم کے بغیر نماز شروع نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے کہ جو وضو اور تیمم نہ کر سکے وہ نماز نہ پڑھے۔

یعنی حج کا احرام تلبیہ سے بندھتا ہے کہ تلبیہ کہتے ہی حاجی پر صدہا چیزیں حرام ہو جاتی ہیں، ایسے ہی نماز کا احرام تکبیر سے بندھتا ہے کہ تکبیر کہتے ہی کلام، سلام، کھانا، پینا سب حرام۔ نیز جیسے حج کے احرام سے کھلنا سر منڈانے سے ہوتا ہے، ایسے ہی نماز کا احرام سے کھلنا سلام سے ہوتا ہے کہ سلام پھیرتے ہی مذکورہ بالا تمام چیزیں حلال۔ خیال رہے کہ تکبیر تحریمہ سب کے نزدیک فرض ہے مگر سلام امام شافعی و مالک و احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک فرض، اور ہمارے امام صاحب کے یہاں واجب ہے۔ ان بزرگوں کی دلیل یہی حدیث ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ان اعرابی کی دلیل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی تعلیم دی اس میں سلام کا ذکر نہیں۔ اگر فرض ہوتا تو ضرور ذکر فرمایا جاتا، اس حدیث کی بنا پر ہم سلام کی فرضیت کا انکار کرتے ہیں، اس حدیث کی بنا پر سلام کے وجوب کے قائل، ہمارا عمل دونوں حدیثوں پر ہے۔ تکبیر وسلام کے پورے مسائل کتب فقہ میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۰۰)

312- وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابن ماجہ' کتاب الصلوۃ' باب افتتاح الصلوۃ' جلد 1 صفحہ 58)

313- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيْرُ وَانْقِضَاؤُهَا التَّسْلِيْمُ. رواه ابو نعيم فِيْ كتاب الصلوة وقال الحافظ فِي التلخيص وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی چابی تکبیر ہے اور اس کا اختتام سلام ہے۔ اسے ابو نعیم نے کتاب الصلوۃ میں روایت کیا اور حافظ نے تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(تلخیص الحبیر' باب صفۃ الصلوۃ نقلاً عن ابی نعیم فی کتاب الصلوۃ' جلد 1 صفحہ 216)

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۵ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِحْرَامِ وَبَيَانِ مَوَاضِعِهٖ

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ اٹھانے کی جگہوں کا بیان

314- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے کندھوں کے برابر ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الافتتاح' جلد 1 صفحہ 103) (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب استحباب رفع الیدین... الخ' جلد 1 صفحہ 168)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کی شرح ابھی گزر چکی کہ گئے کندھوں تک رہتے اور انگوٹھے کانوں تک۔

اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ آخر وقت تک کیا۔ حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن زبیر نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً کیا تھا پھر چھوڑ دیا، نیز سیدنا ابن مسعود، عمر ابن خطاب، علی مرتضی، براء ابن عازب، حضرت علقمہ وغیرہم بہت صحابہ سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے، نیز ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے حضرت مجاہد سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیر اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ معلوم ہوا کہ سیدنا ابن عمر کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے، نیز رسالہ آفتاب محمدی میں ہے کہ حضرت ابن عمر کی حدیث چند روایتوں سے منقول ہے جس میں سے ایک روایت میں یونس ہے جو سخت ضعیف ہے، دوسری اسناد میں ابو قلابہ ہے جو خارجی المذہب تھا (دیکھو تہذیب)، تیسری اسناد میں عبید اللہ ہے یہ پکا رافضی تھا، چوتھی اسناد میں شعیب ابن اسحاق ہے جو مرجیہ مذہب کا تھا۔ غرض کہ رفع یدین کی احادیث کی اکثر اسنادوں میں بد مذہب خصوصاً روافض بہت شامل ہیں کیونکہ یہ ان کا عمل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ روافض کے تقیہ کی وجہ سے امام بخاری کو بھی پتہ نہ لگا ہو، لہٰذا مذہب حنفی نہایت قوی ہے کہ نمازوں میں سوا تکبیر تحریمہ کے اور کہیں رفع یدین نہ کیا جائے۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲)

315- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَ صححه احمد والتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھاتے۔ آخر تک حدیث بیان کی۔ اسے پانچ محدثین نے روایت کیا اور احمد اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب ما یستفتح به الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 110) (ابن ماجة' کتاب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین اذا رفع رأسه من الرکوع' صفحہ 62) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب رفع الیدین حذو المنکبین' جلد 1 صفحہ 140) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین عند الرکوع' جلد 1 صفحہ 59) (مسند احمد جلد 1 صفحہ 93)

316- عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مَنْكِبَيْهِ اَلْحَدِيْثَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلاَّ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمَذِيُّ۔

تک کہ انہیں اپنے دونوں کندھوں کے برابر کردیتے۔ نسائی کے علاوہ اس حدیث کو پانچ محدثین نے بیان کیا اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب افتتاح الصلوۃ' جلد 1 صفحہ 106) (ترمذی' ابواب الصلٰوۃ' باب رفع الیدین عند الرکوع' جلد 1 صفحہ 59) (ابن ماجۃ' کتاب الصلٰوۃ' باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع' جلد 1 صفحہ 62) (مسند احمد جلد 5 صفحہ 424)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
اس طرح کہ ہاتھ کے گٹے کندھوں کے مقابل ہوتے اور انگوٹھے کانوں کے مقابل لہٰذا یہ حدیث مسلم، بارری کی اس روایت کے خلاف نہیں جو ابھی آ رہی ہے جس میں یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے کیونکہ وہاں انگوٹھے مراد ہیں جو لوگ کندھوں سے انگوٹھے لگاتے ہیں وہ اس حدیث پر عمل نہیں کرسکتے، حنفیوں کا عمل اس پر بھی ہے اور اس پر بھی، لہٰذا یہ حدیث حنفیوں کے بالکل خلاف نہیں، بلکہ موافق ہے۔ کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو جہاں اس پر بیس حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔ حدیثوں کو جمع کرنا ضروری ہے نہ کہ کسی حدیث کو چھوڑنا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱)

317- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلاَّ ابْنَ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اونچا کر کے اٹھاتے۔ اسے پانچ محدثین نے بیان کیا۔ سوائے ابن ماجہ کے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی' ابواب الصلٰوۃ' باب فی نشر الاصابع' جلد 1 صفحہ 56) (ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع' جلد 1 صفحہ 110) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب رفع الیدین مدًّا' جلد 1 صفحہ 141) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 375)

318- وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ انہیں اپنے دونوں کانوں کے برابر کردیتے اور ایک روایت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب استحباب الرفع الیدین خذو المنکبین... الخ' جلد1صفحہ168)

میں ہے حتیٰ کہ وہ انہیں اپنے دونوں کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر کرتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں، مطلب وہی ہے کہ انگوٹھے کانوں تک اٹھیں اور گئے کندھوں تک۔ کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی بہت احادیث ہیں جو ہم نے اپنی کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں جمع کر دی ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۴)

319- وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ اُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم' کتاب الصلوۃ' جلد1صفحہ173)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ ہمام نے اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا اپنے دونوں کانوں تک۔ اسے امام مسلمؒ نے روایت کیا۔

320- وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلٰى صُدُوْرِهِمْ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَّاَكْسِيَةٌ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا۔ وائل بن حجر فرماتے ہیں پھر میں ان کے پاس آیا تو وہ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھ اپنے سینوں تک اٹھا رہے تھے اور ان پر لمبی ٹوپیاں اور چادریں تھیں۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب رفع الیدین' باب وضع یدہ الیمنٰی علی الیسرٰی' جلد1 صفحہ105)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

الحمدللہ! یہ وہی چیز ہے جو فقیر نے ابھی عرض کی تھی اور یہ حدیث ان تمام حدیثوں کی شرح ہے جن میں کندھوں یا کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اس حدیث نے ان دونوں کو جمع کر دیا، حنفیوں کا اسی پر عمل ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد ۵ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان

321۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَآ اَعْلَمُهٗ اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھے نماز میں ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں یہی جانتا ہوں آپ نے یہ حدیث نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کی ہے۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری ‘کتاب الاذان‘ باب وضع الیمنٰی علی الیسرٰی فی الصلٰوۃ‘ جلد 1 صفحہ 102)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ انصاری ہیں، خزرجی ہیں، قبیلہ بنی ساعدہ سے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت پندرہ برس کے تھے، مدینہ میں آخری صحابی آپ ہی ہیں، یعنی سب سے آخر میں آپ ہی کا انتقال ہوا۔

ذراع کلائی سے لے کر کہنی تک کو کہتے ہیں، یہاں ناف کے نیچے کلائی پر ہاتھ رکھنا مراد ہے اگر سینہ پر ہاتھ رکھنا مراد ہوتا تو مرد کی قید نہ ہوتی کیونکہ عورتیں سینہ پر ہاتھ رکھتی ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۷)

322۔ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ و مسلم۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب وہ نماز میں داخل ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور تکبیر کہی پھر آپ نے اپنا کپڑا اوڑھ لیا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مسلم نے روایت کیا۔

(مسلم‘ کتاب الصلٰوۃ‘ باب وضع یدہ الیمنٰی علی الیسرٰی...الخ‘ جلد 1 صفحہ 173) (مسند احمد‘ جلد 4 صفحہ 317)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کا نام وائل ابن حجر ابن ربیعہ ابن وائل ابن یعمر ہے، کنیت ابوحمیدہ، قبیلہ بنی حزم سے ہیں، حضرموت کے شاہزادہ تھے، جب اسلام لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور نے ان کے لیے اپنی چادر بچھادی اور اپنے قریب بٹھالیا اور فرمایا کہ تم نے اللہ کے لیے بہت دراز سفر کیا اور بہت دعائیں دیں، حضرموت کا حاکم بنایا۔ اس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سے معلوم ہوا کہ آپ کو ہمیشہ حاضری بارگاہ میسر نہ تھی۔

چونکہ سردی زیادہ تھی اس لیے ہاتھ لپیٹ لیے۔ معلوم ہوا کہ نماز میں ہاتھ کھولنا ضروری نہیں، چادر وغیرہ میں ہاتھ لپیٹ کر یا ڈھک کر بھی جائز ہے۔

سوائے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام اماموں کے ہاں نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہیں، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں ہاتھ چھوڑنا سنت ہیں۔ یہ حدیث تمام اماموں کی دلیل ہے، نیز داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ان سب کے ہاں سنت ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ ناف کے اوپر ہاتھ رکھے یا نیچے، ہمارے ہاں نیچے رکھنا سنت ہے۔ فقیر نے جاء الحق" حصہ دوم میں اس پر چودہ حدیثیں پیش کیں جس میں لفظ تحت السرہ یعنی ناف کے نیچے صراحتًا مذکور ہے۔ چنانچہ ابن ابی شیبہ نے سند صحیح سے جس کے سارے راوی ثقہ ہیں انہیں وائل ابن حجر سے روایت کی کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے ناف کے نیچے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھا۔ دارقطنی، بیہقی، رزین، کتاب الاٰثار، مصنفہ امام محمد ابن حزم وغیرہم نے مختلف صحابہ سے مرفوع و موقوف حدیثیں نقل کیں جن سب میں تحت السرہ موجود ہے، نیز ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں ادب کا اظہار ہے۔ غلام مولیٰ کے سامنے ایسے ہی کھڑے ہوتے ہیں، کہنی پر ناف سے اوپر ہاتھ رکھنا پہلوانوں کا طریقہ ہے جو کشتی لڑتے وقت خم ٹھونک کر مقابل کے سامنے آتا ہے۔ اس کی پوری تحقیق "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶)

323- وَعَنْهُ قَالَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر اور کلائی پر رکھا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 318) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 141) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین' جلد 1 صفحہ 105)

324- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھتے تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ چار محدثین نے بیان کیا اور اس کی سند حسن

Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisa

https://archive.org/details/@madni_library

ہے۔

(نسائی' کتاب الافتتاح' باب فی الامام اذا رأی الرجل... الخ' جلد 1 صفحہ 141) (ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب وضع الیمنٰی علی الیسرٰی' جلد 1 صفحہ 110) (ابن ماجہ' کتاب الصلٰوۃ' باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلٰوۃ' جلد 1 صفحہ 59)

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ

دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھنے کا بیان

325- عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ نَظَرٌ وَّزِيَادَةُ عَلٰى صَدْرِهٖ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اپنے سینے کے اوپر اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بیان اور اس کی سند میں نظر ہے اور علی صدرہ کے الفاظ کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔

(صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الصلٰوۃ' جلد 1 صفحہ 243' رقم الحدیث: 479)

326- وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ وَرَأَيْتُهٗ يَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ وَوَصَفَ يَحْيٰى الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَوْقَ الْمَفْصِلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ لٰكِنْ قَوْلُهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ. (مسند احمد جلد 5 صفحہ 226)

حضرت قبیصہ بن حلب رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی دائیں اور بائیں جانب پھرتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ انہوں نے یہ اپنے سینہ پر رکھا اور حضرت یحیٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بیان کیا کہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر جوڑ کے اوپر رکھا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے لیکن علی صدرہ کا قول غیر محفوظ۔

شرح: نماز میں ہاتھ باندھنے کا حنفی طریقہ:

علامہ محمد ابراہیم حلبی علیہ رحمۃ اللہ الحلی تحریر فرماتے ہیں: "بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے: مرد ناف

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کے نیچے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل (دائیں بائیں) رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے۔ عورت اور خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی کو رکھے۔ (غنیۃ المستملی، صفۃ الصلاۃ، ص ۳۰۰)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھ لے۔ (بہار شریعت حصہ ۳، ص ۹۰)

327- وَعَنْ طَاؤسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يَشُدُّ بِهِمَا عَلٰى صَدْرِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ وَإِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيْثُ أُخَرُ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ.

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر انہیں حالت نماز میں اپنے سینے پر باندھتے اس کو ابوداؤد نے مراسیل میں بیان کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔ علامہ نیموی فرماتے تھیں اس بارے اور بھی احادیث ہیں لیکن سب کی سب ضعیف ہیں۔

(مراسیل ملحقة سنن ابی داؤد 'کتاب الصلوٰۃ' باب ما جآء فی الاستفتاح 'صفحہ 6)

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۶، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فَوْقَ السُّرَّةِ

ہاتھوں کو ناف کے اوپر رکھنے کا بیان

328- عَنْ جَرِيْرِ نِ الضَّبِّيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُمْسِكُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ عَلَى الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَزِيَادَةُ فَوْقَ السُّرَّةِ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ.

حضرت جریر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ ناف کے اوپر کلائی پر رکھ کر پکڑے ہوئے تھے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا اور ناف کے اوپر کے الفاظ کی زیادتی محفوظ نہیں ہے۔

(ابوداؤد 'کتاب الصلوٰۃ' باب وضع الیمنٰی علی الیسرٰی فی الصلوٰۃ هذا الحدیث موجود فی بعض نسخ ابی داود دون بعض نقلناہ من مطبوعہ المصر وایضا موجود فی حواشی طبع مکتبہ امدادیہ' ملتان (پاکستان)' جلد 1 صفحہ 280' رقم الحدیث:756)

329- وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ

حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَمَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنْ اَسْاَلَ سَعِیْدًا اَیْنَ تَکُوْنُ الْیَدَانِ فِی الصَّلٰوۃِ فَوْقَ السُّرَّۃِ اَوْ اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّۃِ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ سَعِیْدٌ فَوْقَ السُّرَّۃِ۔ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَاِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ۔

(سنن الکبرٰی للبیہقی، کتاب الصلوۃ، باب وضع الیدین علی الصدر... الخ، جلد2صفحہ31)

مجھے حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھوں کہ نماز میں دونوں ہاتھ ناف کے اوپر ہوں گے یا ناف کے نیچے پس میں نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ناف کے اوپر ہوں گے۔ اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علماء احناف (اللہ تعالیٰ ان پر لطف وکرم عام فرمائے) کے نزدیک حکم یہ ہے کہ خواتین نماز میں سینے پر ہاتھ باندھیں، اس مسئلہ پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے۔ علماء کا جم غفیر نے یہ بات اپنی اپنی کتب میں بغیر اختلاف نقل کی ہے، چنانچہ علامہ محمد بن محمد بن محمد المعروف ابن امیر الحاج حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے منیہ کی شرح میں فرمایا: تیسرا ۳ مقام ہاتھ رکھنے کے بارے میں ہمارے علماء نے فرمایا کہ مرد ناف کے نیچے اور عورت سینہ پر ہاتھ باندھے اھ ملخصا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ عورت اپنے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے جیسا کہ جم غفیر نے تصریح کی ہے (حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی) (۲۔ حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی)

لاجرم علّامہ ابراھیم بن محمد بن ابراھیم حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ در غنیہ ایں مسئلہ را متفق علیہا گفت و حدیث اگر بموافق معلوم نیست بمخالف ھم واردنیست ومن ادعی فعلیہ البیان ولھذا محقق حلبی در حلیہ فرمود: ثم انما قلنا ان المرأۃ تضع یمناھا علی یسرھا علی صدرھا لانہ استر لھا فیکون ذلک فی حقھا اولی لما عرف من ان الاولی اختیار ماھو استرلھا من الامور الجائزۃ کل منھا لھا من غیر منع شرعی عنہ وخصوصا فی الصلٰوۃ ایں است آنچہ درباری النظر رونماید وانما۔ اور علامہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے غنیۃ میں اس مسئلہ پر اتفاق علما کی تصریح کی ہے اور اگر کوئی حدیث اس کے موافق نہیں ملتی تو اس کی مخالفت میں بھی وارد نہیں م اگر کوئی دعوٰی کرتا ہے ت دلیل پیش کرے، اسی لیے محقق حلبی نے حلیہ میں فرمایا: ہم نے جو یہ کہا کہ عورت اپنا دایاں ہاتھ بایں ہاتھ پر اپنے سینے پر باندھے یہ اس لیے کہ عورت کے لئے اس میں زیادہ ستر ہے لہٰذا یہ اس کے حق میں اولیٰ ہے کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ عورت کے حق میں جتنے بھی امور جائز ہیں ان میں سے اسی کو اختیار کرنا بہتر ہے جو سب سے زیادہ ستر کا سبب ہو خصوصا حالتِ نماز میں زیادہ خیال رکھنا چاہیے، یہ تو وہ ہے جو ظاہر نظر میں آیا ہے۔ (حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی)

اقول وباللہ التوفیق میرسد کہ ایں مسئلہ را بحدیثے جید الاسناد رنگِ اثبات وہم تقریرش آنچناں کہ در محل وضع از سید عالم دو صورت مروی است یکے زیر ناف بستن و دروے احادیث عدیدہ وارد است اجلہا ماروی ابوبکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ قال

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حدثنا وکیع عن موسی بن عمیر عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی صلاۃ تحت السرۃ۔ امام علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ تعالی در تخریج احادیث اختیار شرح مختار فرماید سندہ جید ورواتہ کلھم ثقات اقول: (میں کہتا ہوں) اللہ کی توفیق سے کہ اس مسئلہ پر ایک حدیث جید الاسناد پیش کروں اس کی تقریر یوں ہے کہ حضورؐ سے ہاتھ باندھنے کی دو صورتیں مروی ہیں ایک صورت زیرِ ناف کی ہے اور اس بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں سب سے اہم روایت وہ ہے جسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں ذکر کیا کہ ہمیں وکیع نے موسیٰ بن عمیر سے علقمہ بن وائل بن حجر نے اپنے والد گرامی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے دورانِ نماز نبی اکرم کو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھے دیکھا ہے۔ امام علامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمہ اللہ تعالی اختیار شرح مختار کی احادیث کی تخریج کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ وضع الیمین علی الشمال من کتاب الصلوۃ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/۳۹۰) (تخریج احادیث شرح مختار للقاسم بن قطلوبغا)

دوم بر سینہ نہادن و دریں باب ابن خزیمہ را حدیثے است در صحیح خودش ہم از وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ: قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ دوسری ۲ صورت سینے پر ہاتھ باندھنے کی ہے اس بارے میں ابن خزیمہ اپنے صحیح میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی روایت لائیں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھنے کا شرف پایا تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھیں ہیں۔ (صحیح ابن خزیمہ باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلوۃ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۲۴۳)

وازانجا کہ تاریخ مجہول است و ہر دو روایت ثابت و مقبول ناچار کار بترجیح افتاد چوں نیک نگریم بنائے ایں امر بلکہ تمام افعال صلاۃ بر تعظیم است و معہود و معلوم عند التعظیم دست زیر ناف بستن است، ولہٰذا امام محقق علی الاطلاق در فتح فرماید: فیحال علی المعھود من وضعھا حال قصد التعظیم فی القیام والمعھود فی الشاھد منہ تحت السرۃ ۲ ۔

(۲ فتح القدیر باب صفت الصلوۃ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۲۴۹)

چونکہ اس کی تعریف کا علم نہیں کہ کون سی روایت پہلے کی ہے اور کون سی بعد کی، اور دونوں روایات ثابت و مقبول ہیں تو لاجرم دونوں میں سے کسی ایک کو ترجیح ہوگی جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں اور مسلم و معروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے لہٰذا امام محقق علی الاطلاق نے فتح میں فرمایا ہے: قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے اور قیام میں تعظیما ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہی معروف ہے۔ (الفتاوی الرضویہ، ج ۶، ص ۱۴۷۔۱۴۸)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۶، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ

ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنے کا بیان

330- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

(مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلوات' باب وضع الیمین علی الشمال' جلد 1 صفحہ 390)

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ ناف کے نیچے اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

331- وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ اَوْ سَاَلْتُهٗ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ اَضَعُ قَالَ یَضَعُ بَاطِنَ کَفِّ یَمِیْنِهٖ عَلٰی ظَاهِرِ کَفِّ شِمَالِهٖ وَیَجْعَلُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ۔ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

(مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلوات' باب وضع الیمین علی الشمال' جلد 1 صفحہ 391)

حضرت حجاج بن حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابومجلز کو سنا یا راوی نے کہا کہ میں نے اس سے پوچھا کہ میں ہاتھ کیسے رکھوں تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہر کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے اور ان دونوں کو ناف سے نیچے رکھے۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوۃ باب وضع الیمین علی الشمال ج ۱ ص ۳۹۱

332- وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ یَضَعُ یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ۔ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھے۔ ناف کے نیچے اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلوات' باب وضع الیمین علی الشمال' جلد 1 صفحہ 390)

بَابُ مَا یَقْرَأُ بَعْدَ تَکْبِیْرَةِ الْاِحْرَامِ

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟

333- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْکَاتَةً قَالَ اَحْسِبُهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قَالَ فُلْتُ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَآءَۃِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ.

کہ انہوں نے کہا تھوڑی دیر تو میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ خاموش رہتے ہیں۔ کیا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جو دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کی اور مجھے خطاؤں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔ اسے سوائے ترمذی کے محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب ما یقرأ بعد التکبیر، جلد 1 صفحہ 103) (مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقرأۃ، جلد 1 صفحہ 219) (نسائی، کتاب الافتتاح، باب الدعاء بین التکبیر والقرأۃ، جلد 1 صفحہ 142) (ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب السکتۃ عند الافتتاح، جلد 1 صفحہ 113) (ابن ماجہ، کتاب الصلوۃ، باب افتتاح الصلوۃ، صفحہ 59) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 231)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی تلاوتِ قرآن سے پہلے خاموش رہتے تھے جہر نہ کرتے تھے جیسا کہ آئندہ کلام سے معلوم ہو رہا ہے۔

یہ ہے عشق و ادب کا اجتماع! سوال سے پہلے اپنی قربانی کا ذکر، پھر آپ کا عمل شریف پوچھا تاکہ خود بھی اس کی نقل کر کے رحمتِ الٰہی کے مستحق ہو جائیں۔

یعنی مجھے خطاؤں سے بہت دور رکھ یا جو خطائیں مجھ سے واقع ہو چکیں انہیں مجھ سے دور کر جیسے مشرق مغرب سے نہیں مل سکتی ایسے وہ خطائیں مجھ سے نہ مل سکیں۔ پہلی صورت میں دعائے عصمت ہے اور دوسری صورت میں تعلیم امت۔

۴؎ خیال رہے کہ سفید کپڑے کو بہت احتیاط سے صاف کرتے ہیں کیونکہ اس کا معمولی دھبہ دور سے نظر آتا ہے اس لیے سفید کپڑے کا ذکر فرمایا۔

۵؎ یعنی مجھے اپنی مغفرت و رحمت کے ٹھنڈے پانی سے غسل دے دے جس سے طہارت بھی حاصل ہو اور ٹھنڈک و راحت بھی، یہ عجیب قسم کی تمثیل ہے۔ خیال رہے کہ ان جیسی تمام دعاؤں میں ہم گنہگاروں کو تعلیم دینا مقصود ہے، ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح طیب و طاہر تھے، ہیں اور رہیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو بہت بلند و بالا ہے۔ جس

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پر حضور کی نگاہ کرم ہوجائے وہ پاک ہوجائے، رب فرماتا ہے: "وَيُزَكِّيهِمْ" ہمارے نبی لوگوں کو پاک فرماتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج۲ص۱۴)

334- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ.

(مسلم' كتاب صلوة المسافرين وقصرها' باب صلوة النبي صلى الله عليه وسلم ودعائه بالليل' جلد 1 صفحه263)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میں ہر باطل سے جدا ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ پس تو میرے تمام گناہوں کو معاف کردے۔ بے شک تیرے سوائے کوئی گناہ نہیں بخشتا اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے صرف تو ہی اچھے اخلاق کی ہدایت دیتا ہے اور مجھ سے برے اخلاق کو دور کردے اور تیرے سوا کوئی بھی مجھ سے برے اخلاق کو دور نہیں کرسکتا۔ میں حاضر ہوں۔ تمام بھلائیاں تیرے قبضہ قدرت میں ہیں اور برائی تیری طرف منسوب نہیں۔ میں تیری ہی طرف پناہ پکڑتا ہوں تو بابرکت اور بلند ہے۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور جب رکوع میں جائے پھر اسی طرح آخر تک حدیث بیان کی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صلوٰۃ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللیل میں روایت کیا ہے۔

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
نسائی کی روایت سے ثابت ہے کہ یہ نماز نفل تھی۔ابن حبان اور دارقطنی کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز تھی، مسلم کی اس روایت سے ظاہر ہے کہ سرکار مدینہ ہر نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے۔مرقات میں ہے کہ یہ دعائیں شروع اسلام میں تھیں بعد میں "سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ" الخ عموماً پڑھتے تھے۔ظاہر ہے کہ حضور قدرے بلند آواز سے پڑھتے تھے ورنہ حضرت علی مرتضٰی کو کیسے پتہ چلتا۔

مطلقاً پیدا کرنے کو خلق کہا جاتا ہے اور بغیر مثال پیدا کرنے (ایجاد) کو فطرت، یعنی میں نے اپنا ظاہر باطن عمل اور نیت اللہ کے لیے خالص کردیئے۔ضروری ہے کہ یہ کہتے وقت انتہائی خشوع دل میں موجود ہوتا کہ رب کے سامنے جھوٹا نہ ہو۔

حنیف حنفٌ سے بنا، بمعنی میل۔حنیف وہ جو ہر برے دین اور برے عمل، برے خیالات، برے لوگوں سے الگ ہو اور حق پر قائم ہو، اب دین ابراہیم کو حنیف کہا جاتا ہے۔مشرکین سے مراد کفار ہیں۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ کھرا مومن اور خالص ہونا کمال ہے، ملاوٹ والا ہونا عیب ہے، کھرا سونا، خالص دودھ قابلِ قدر ہے ایسے ہی کھرا مومن خالص سنی لائق احترام۔دوسرے یہ کہ اپنے ایمان کا اعلان ضروری ہے، ایمان چھپانا تقیہ کرنا منع۔

نُسُك، نُسْكَةٌ کی جمع ہے، بمعنی عبادت۔اصطلاح میں ارکان حج، قربانی، مطلق عبادت کو نُسُك کہا جاتا ہے مگر عموماً قربانی کو نُسُك بولتے ہیں۔

۵؎ مسلم سے مراد رب کا مطیع ہے، رب فرماتا ہے: "فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ" یعنی میں رب کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں، بعض روایات میں ہے "اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ" میں پہلا مطیع ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے عابد وساجد بندے ہیں کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نور پیدا ہوا جو ہزاروں سال رب کی عبادت میں مشغول رہا، نیز میثاق کے دن سب سے پہلے حضور ہی کی روح مبارک نے کہا سب نے حضور سے سن کر کہا۔اس معنی سے حضور کے سوا کوئی پہلا مسلم نہیں ہم اپنے کو پہلا مسلم اپنی اولاد اور اپنے ماتحت کے لحاظ سے کہہ سکتے ہیں یا یہ معنی ہوں گے کہ خدایا تیرے احکام کی اطاعت پہلے میں کروں گا۔(از اشعہ)

خیال رہے کہ اس قسم کی ساری دعائیں امت کی تعلیم کے لیے ہیں ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے محفوظ ہیں اور آپ کی خطاؤں کی مغفرت ہو چکی ہے جس کا اعلان قرآن شریف میں بھی ہوا، جو اس قسم کی دعائیں دیکھ کر حضور کو گنہگار مانے وہ بے دین ہے۔

اللہ تعالٰی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ درجہ کے اخلاق عطا فرمائے اور ہر بد خلقی سے محفوظ، فرماتا ہے: "اِنَّكَ لَعَلٰی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خُلُقٍ عَظِيْمٍ" پھر حضور کا یہ دعا مانگنا طلب استقامت کے لیے ہے جیسے ہم سب دعا کرتے ہیں "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ"۔

اگر چہ ہر خیر و شر کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس بارگاہ کا ادب یہ ہے کہ خیر کو اس کی طرف نسبت کیا جائے اور شر کو اپنی طرف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: "وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ" جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ بیماری کو اپنی طرف نسبت کیا اور شفا کو رب کی طرف، خضر علیہ السلام نے فرمایا: "فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا" میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں اس لیے رب تعالیٰ کو رب البیت، ربّ محمد کہتے ہیں۔ رب کلاب وغیرہ کہنا منع ہے۔ لہٰذا حدیث بالکل واضح ہے اور اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ خیر و شر رب کی طرف سے ہے کہ وہاں خلق مراد ہے اور یہاں نسبت۔

زیادتی خیر ہمیشگی خیر کو برکت کہا جاتا ہے اور وہم و گمان سے اونچا ہونا تعالیٰ کہلاتا ہے اسی لیے یہ دو کلمات رب کے ساتھ خاص ہیں ان کی شان تو یہ ہے۔ شعر

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
پہچان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

گزشتہ گناہوں پر ندامت و شرمندگی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا ارادہ توبہ ہے اور معافی چاہنا استغفار۔ ہم لوگ گناہ کر کے توبہ کرتے ہیں اور خاص بندے گناہ نہیں کرتے اور توبہ کرتے ہیں، خاص الخاص نیکیاں کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں کہ خدایا تیری شان کے لائق ہم سے نیکی نہ ہو سکی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۲)

335- وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَاُ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

(نسائی کتاب الافتتاح باب الدعاء بین التکبیر والقراۃ صفحہ 143)

حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نفل پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میں ہر باطل سے جدا ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری قربانیاں اور مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے پھر (اس کے بعد) قرأت کرتے۔ اس کو نسائی نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ انصاری ہیں، اوسی اشہی ہیں، سواء غزوہ تبوک باقی تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، حضرت مصعب ابن عمیر کے ہاتھ شریف پر مدینہ پاک میں ایمان قبول کیا، مسلمانوں کے اختلاف پر آپ گوشہ نشیں رہیں ۳۶ھ میں وفات پائی، آپ فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔

یہ حدیث گزشتہ ساری حدیثوں کی شرح ہے جس نے بتادیا کہ نماز کی یہ ساری دعائیں اور اذکار نوافل میں ہیں، احناف یہی کہتے ہیں کہ فرائض و واجبات میں صرف "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" پڑھے نفل میں جو چاہے، یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے۔

اس کی شرح گزر چکی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقبول مومن وہ ہے جس کا دل ہر بے دین اور ہر بے دینی سے متنفر ہو، کسی برائی کی طرف نہ جھکے یہی حنیف کے معنی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں حنیف فرمایا۔

یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۹)

336- وَعَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِيْ كِتَابِهِ الْمُفْرَدِ فِي الدُّعَاءِ وَاِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

حضرت حمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو کہتے یا اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے طبرانی اپنی کتاب المفرد باب فی الدعاء میں نقل کیا اور اس کی سند جید ہے۔

(الدراية فی تخريج احاديث الهداية' كتاب الصلوٰة' باب صفة الصلوٰة نقلًا عن الطبرانی فی الدعآء' جلد 1 صفحه129)

337- وَعَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت اسود رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب نماز کا آغاز کرتے تو کہتے اے اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے دارقطنی اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(دارقطنی 'کتاب الصلوٰۃ' باب دعاء الاستفتاح التکبیر' جلد 1 صفحہ 300) (طحاوی 'کتاب الصلوٰۃ' باب مایقال بعد تکبیرۃ الافتتاح' جلد 1 صفحہ 136)

338- وَعَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ یَقُوْلُ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ یُسْمِعُنَا ذٰلِکَ۔ رَوَاہُ الدَّارُقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

(دارقطنی 'کتاب الصلوٰۃ' باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر' جلد 1 صفحہ 302)

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز کا آغاز کرتے تو کہتے اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں یہ کلمات سناتے تھے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۶، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ چہارم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ التَّعَوُّذِ وَقِرَاءَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَتَرْکِ الْجَھْرِ بِھِمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

تعوذ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا اور انہیں اونچا نہ پڑھنا

(فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

339- عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَتَعَوَّذُ۔ رَوَاہُ الدَّارُقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

(دارقطنی 'کتاب الصلوٰۃ' باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر' جلد 1 صفحہ 300)

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جب وہ نماز کا آغاز کرتے تو تکبیر کہتے۔ پھر کہتے یا اللہ میں تیری حمد کے ساتھ تیری تعریف کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر آپ تعوذ پڑھتے اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی

For.More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سند صحیح ہے۔

340- وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانُوْا یُسِرُّوْنَ التَّعَوُّذَ وَالْبَسْمَلَةَ فِی الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نماز میں تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھتے تھے۔ اس حدیث کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(الدرایۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب صفۃ الصلوٰۃ نقلاً عن سعید بن منصور' جلد 1 صفحہ 135)

341- وَعَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِی الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت نعیم مجمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ حتیٰ کہ جب وہ غیر المغضوب علیہم والا الضالین پر پہنچے تو آمین کہا اور وہ جب بھی سجدہ کرتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر کھڑے ہوئے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اور جب سلام پھیرا تو کہنے لگے مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نماز میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔ اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن خزیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن جارود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی' کتاب الافتتاح' باب قرأۃ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' جلد 1 صفحہ 144) (طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب قرأۃ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' جلد 1 صفحہ 137) (صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 251' رقم الحدیث: 499) (صحیح ابن حبان' کتاب الصلوٰۃ' جلد 4 صفحہ 145' رقم الحدیث: 1798) (مستدرک حاکم' کتاب الصلوٰۃ' باب ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قرأ فی الصلوٰۃ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم... الخ' جلد 1 صفحہ 232) (منتقی ابن جارود' باب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صفة الصلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' صفحہ 72' برقم: 184) (سنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب الصلوٰۃ' باب المفتاح القرأۃ' جلد2صفحہ46)

342- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ (بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ). رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. وزاد مسلم لا یذکرون بسم اللہ الرحمن الرحیم فِیْ اوّل قرآءۃ ولا فِیْ اخرھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ قرأت کے شروع میں پڑھتے اور قرأت کے آخر میں۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب مایقرأ بعد التکبیر' جلد1 صفحہ103) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسملۃ' صفحہ172)

343- وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسملۃ' جلد1 صفحہ173)

344- وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

انہی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان میں سے کسی ایک کو بھی جہراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ اسے امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور دیگر محدثین اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی' کتاب الافتتاح' باب ترک الجھر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم' جلد1 صفحہ145)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

345- وَعَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْاِسْلَامِ يَعْنِيْ مِنْهُ قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ(رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی ترک الجهر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' جلد 1 صفحہ 57)

حضرت ابن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں مجھے میرے والد نے نماز کی حالت میں سنا کہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ رہا تھا تو انہوں نے کہا اے بیٹے یہ ایک نیا کام ہے تو اپنے آپ کو نئے کام سے بچا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی کو نہیں دیکھا کہ اس کے نزدیک اسلام میں نئے کام سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چیز ہو اور فرمانے لگے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے ہوئے نہیں سنا پس تو بھی نہ کہہ جب تو نماز پڑھے الحمد للہ رب العالمین کہہ (کر نماز شروع کر) اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام حافظ عقیلی کتاب الضعفاء میں لکھتے ہیں:

لایصح فی الجهر بالبسملة حدیث مسند ۲؎۔ ذکرہ فی عمدۃ القاری۔

(عمدۃ القاری باب مایقول بعد التکبیر مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ بیروت ۵/۲۸۸)

بسم اللہ میں کوئی حدیث مسند صحیح نہیں، اسے عمدۃ القاری میں ذکر کیا گیا ہے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: لم یصح فی الجهر حدیث ۳؎۔ ذکرہ فی عنایۃ القاضی۔

(عنایۃ القاضی علی تفسیر البیضاوی مبحث البسملۃ مطبوعہ دار صادر بیروت ۱/۳۱)

جہر تسمیہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ اسے عنایۃ القاضی میں ذکر کیا گیا۔

یہی امام دارقطنی جب مصر تشریف لے گئے کسی مصری کی درخواست سے دربارہ جہر ایک جز تصنیف فرمایا بعض مالکیہ نے قسم دے کر پوچھا کہ اس میں کون سی حدیث صحیح ہے آخر براہ انصاف اعتراف فرمایا کہ:

کل ماروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی الجهر فلیس بصحیح۔ ذکرہ الامام

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الزيلعي عن التنقيح عن مشايخه عن الدار قطني والمحقق في الفتح۔
(نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ کتاب الصلوۃ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ریاض الشیخ ۱/۳۵۹)

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر میں جو کچھ روایت کیا گیا ہے اس میں کچھ صحیح نہیں۔ اس کو امام زیلعی نے اپنے مشائخ کی تنقیح قرار دے کر دار قطنی سے نقل کیا ہے اور محقق نے فتح القدیر میں ذکر کیا۔

امام ابن الجوزی نے کہا: لم يصح عنه صلى الله تعالى عليه وسلم في الجهر شيء[2]۔ ذكره القاري في المرقاة۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوۃ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۲/۲۸۶)

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر بسم اللہ میں کوئی روایت صحیح نہیں۔ اسے ملا علی قاری نے مرقاۃ میں ذکر کیا۔

یہاں تک کہ تنقیح میں احادیث جہر لکھ کر فرما گئے: هذه الاحاديث في الجملة لا تحسن بمن له علم بالنقل ان يعارض بها الاحاديث الصحيحة، ولولا ان يعرض للمتفقة شبهة عند سماعها فيظنها صحيحة لكان الاضراب عن ذكرها اولى، ويكفي في ضعفها اعراض المصنفين للمسانيد والسنن عن جمهورها[3]۔ (نصب الرایہ بحوالہ التنقیح کتاب الصلوۃ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ریاض الشیخ ۱/۳۵۸)

ان احادیث کو صحیح احادیث کے معارض قرار دینا نقل کے فن میں علم والے کو درست نہیں۔ اگر ان روایات کو فقیہ کو غلط فہمی کی بنا پر صحیح گمان کرنے کا خدشہ نہ ہوتا تو ان کو ذکر نہ کرنا مناسب تھا، اور ان روایات کے ضعف پر دلیل تمام مسانید و سنن کے مصنفین کا ان کو ذکر نہ کرنا ہی کافی ہے۔

خلاصہ یہ کہ وہ احادیث نہ احادیث صحیحہ کے مقابل نہ ذکر کے قابل، ولہٰذا مصنفان مسانید و سنن نے ان کے ذکر سے اعراض کیا نقله في نصب الراية (اس کو نصب الرایہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ت) خود پیشوائے وہابیہ ابن القیم نے اپنی کتاب مسمی بالہدیٰ میں لکھا: فصحيح تلك الاحاديث غير صريح وصريحها غير صحيح[4]۔ نقله امام الوهابية الشوكاني في نيل الاوطار۔ (نیل الاوطار باب ما جاء فی بسم اللہ الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۲/۲۲۸)

ان حدیثوں میں جو صحیح ہے وہ جہر میں صریح نہیں اور جو جہر میں صریح ہے وہ صحیح نہیں۔ اس کو وہابیوں کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں ذکر کیا ہے۔

امام زیلعی تبیین الحقائق میں فرماتے ہیں: الحاصل ان احاديث الجهر لم تثبت۔ اثره السيد الازهري في الفتح۔ (تبیین الحقائق فصل اذا اراد الدخول فی الصلوۃ مطبوعہ مکتبہ امیریہ بولاق مصر ۱/۱۱۲)

خلاصہ یہ کہ جہر کی حدیثیں ثابت نہ ہوئیں۔ سید ازہری نے اس کو فتح میں نقل کیا ہے۔

امام زیلعی نصب الرایہ میں فرماتے ہیں: فهذه الاحاديث كلها ليس فيها صريح صحيح، وليست مخرجة في شيء من الصحيح ولا المسانيد ولا السنن المشهورة وفي رواتها الكذابون والضعفاء

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

والمجاھیل ۲؎ الخ۔(نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ کتاب الصلوٰۃ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ریاض الشیخ ۱/۳۵۵)

ان حدیثوں میں کوئی حدیث صریح وصحیح نہیں، نہ یہ صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں مروی ہوئیں ان کی روایتوں میں کذاب، ضعیف، مجہول لوگ ہیں الخ۔

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں: احادیث الجھر لیس فیھا صریح بخلاف حدیث الاخفاء فانہ صحیح صریح ثابت مخرجہ فی الصحیح والمسانید المعروفۃ والسنن المشھورۃ ۳؎۔

(عمدۃ القاری النوع الرابع اختلاف الفقہاء فی البسملۃ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۵/۲۹۱)

جہر کی حدیثوں میں کوئی حدیث صحیح وصریح نہیں بخلاف حدیث اخفا کہ وہ صحیح وصریح اور صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں ثابت ہے۔(الفتاوی الرضویہ، ج ۷، ص ۶۸۳۔ ۶۸۴)

346-وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْجَهْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. (طحاوی 'کتاب الصلوٰۃ' باب قرأۃ بسم اللّٰہ فی الصلوٰۃ' جلد1صفحہ140)

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جہراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ دیہاتیوں کا کام ہے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷۔۶، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ چہارم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي قِرَآءَةِ الْفَاتِحَةِ

سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

347-عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے فاتحۃ الکتاب (یعنی سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری'کتاب الاذان'باب وجوب القرأۃللامام والمأموم...الخ' جلد1صفحہ104) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ'باب وجوب القرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ...الخ' جلد1صفحہ169) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب من ترک القرأۃ فی صلوتہ' جلد1صفحہ119) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء انہ لا صلوٰۃ لا بفاتحۃ الکتاب' جلد1صفحہ145) (ابن ماجہ' ابواب الصلوٰۃ'باب القرأۃ خلف الامام' صفحہ60) (مسند احمد جلد5صفحہ314)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

احناف کے نزدیک سورۂ فاتحہ واجب ہے فرض نہیں، بعض اماموں کے نزدیک فرض ہے۔ وہ حضرات حدیث کے یہ معنے کرتے ہیں کہ جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز صحیح نہیں، ہم اس کے معنی یہ کرتے ہیں کہ جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز کامل نہیں، یعنی لائے نفی جنس کی خبر ان کے ہاں صَحِیْحٌ ہے، ہمارے ہاں کَامِلٌ مگر مذہب حنفی نہایت قوی ہے اور ان کا یہ ترجمہ نہایت مناسب چند وجوہ سے: ایک یہ کہ حنفی ترجمہ کی صورت میں یہ حدیث قرآن کی اس آیت کے خلاف نہ ہوگی "فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" اور ان بزرگوں کے ترجمہ پر یہ حدیث اس آیت کے سخت خلاف ہوگی کیونکہ قرآن سے معلوم ہو رہا ہے کہ مطلقًا تلاوت کافی ہے اور حدیث کہہ رہی ہے کہ بغیر فاتحہ نماز نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ اسی حدیث کے آخر میں آرہا ہے کہ جو سورۂ فاتحہ اور ساتھ کچھ اور نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اور ان بزرگوں کے ہاں سورت ملانا فرض نہیں تو ایک ہی لفظ سے سورۂ فاتحہ فرض ماننا اور ضم سورت فرض نہ ماننا کچھ عجیب سی بات ہے۔ تیسرے یہ کہ اگلی حدیث ابو ہریرہ میں حنفی معنی صراحۃً آرہے ہیں کہ جو نماز میں الحمد نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے اور حدیث کی شرح حدیث سے ہو تو قوی ہے، نیز حنفیوں کے نزدیک فاتحہ مطلقًا پڑھنے سے مراد مطلقًا پڑھنا ہے حقیقتًا ہو یا حکمًا۔ اکیلا امام حقیقتًا فاتحہ پڑھے گا اور مقتدی حکمًا کہ امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا مانا جائے گا مگر بعض کے نزدیک یہاں حقیقتًا پڑھنا ہی مراد ہے ان کے ہاں مقتدی پر بھی فاتحہ پڑھنا فرض ہے لیکن حنفیوں کی توجیہ نہایت ہی قوی ہے چند وجوہ سے: ایک یہ کہ اس صورت میں یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہ ہوگی "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" الخ۔ ان لوگوں کی تفسیر کے مطابق آیت و حدیث میں سخت تعارض ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اس صورت میں یہ حدیث مسلم شریف کی اس روایت کے خلاف نہ ہوگی "وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا"۔ تیسرے یہ کہ حنفی ترجمے کے مطابق رکوع میں ملنے والا بلا تکلف رکعت پالے گا مگر ان لوگوں کو اس مسئلے پر بہت مصیبت پیش آئے گی کہ بغیر فاتحہ پڑھے رکعت کیسے پالی۔ چوتھے یہ کہ بعض صورتوں میں وہ لوگ اس حدیث پر عمل نہیں کر سکتے مثلاً مقتدی فاتحہ کے بیچ میں تھا کہ امام نے رکوع کر دیا اس کے لیے یہ حدیث وبال جان بن جائے گی لہٰذا مذہب حنفی نہایت ہی قوی ہے اور یہ حدیث ان کے بالکل خلاف نہیں۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۰)

348- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی پس وہ نماز ناتمام ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ تین بار کیا۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(مسلم'کتاب الصلوٰۃ' باب وجوب القرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ' جلد 1 صفحہ 170)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث گزشتہ حدیث کی تفسیر ہے اس نے صراحتاً بتادیا کہ بغیر سورۃ فاتحہ نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ ناقص ہوتی ہے یعنی سورۂ فاتحہ نماز میں فرض نہیں بلکہ واجب ہے، لہٰذا یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۱)

349- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَن صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناتمام ہے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 142) (ابن ماجہ'کتاب الصلوٰۃ' باب القرأۃ خلف الامام' صفحہ 61) (طحاوی'کتاب الصلوٰۃ' باب القرأۃ خلف الامام' جلد 1 صفحہ 148)

350- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا یہ کہ ہم سورۃ فاتحہ اور قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھیں۔ اس حدیث کو ابو داؤد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابویعلیٰ ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد'کتاب الصلوٰۃ' باب من ترک القراۃ فی صلاتہ' جلد 1 صفحہ 118) (مسند احمد جلد 3 صفحہ 30) (صحیح ابن حبان'کتاب الصلوٰۃ' جلد 4 صفحہ 140' رقم الحدیث: 1787) (مسند ابی یعلی جلد 2 صفحہ 417' رقم الحدیث: 236(1210)

351- وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى قَرِيْبًا

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں اور یہ صحابی ہیں کہ ایک شخص آیا درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے تو اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب نماز

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مِّنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰی رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَمَكِّنْ لِّرُكُوْعِكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِّسُجُوْدِكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاجْلِسْ عَلٰی فَخِذِكَ الْيُسْرٰی ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(مسند احمد جلد4صفحہ340)

پڑھی۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو نماز دوبارہ پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیسے نماز پڑھوں مجھے سکھا دیجئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف منہ کرلے تو تکبیر کہہ پھر ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ پڑھ پھر (قرآن میں سے) جو چاہے پڑھ پس جب تو رکوع میں جائے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی پشت کو پھیلا دے اور اطمینان سے رکوع کر پس جب تو (رکوع سے) اپنا سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی رکھ (یعنی سیدھا کھڑا ہوجا) حتی کہ ہڈیاں اپنی جگہ کی طرف لوٹ آئیں پس جب تو سجدہ کرے تو اطمینان سے سجدہ کر پس جب تو (سجدے سے) اپنا سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا پھر ایسا تو ہر رکعت میں کر اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ انصاری خذرجی ہیں، آپ کی کنیت ابومعاذ ہے، خود بدری ہیں اور آپ کے والدان نقیبوں میں سے تھے جو ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں مبلغ مقرر ہوئے۔ مالک ابن رافع اور خلاد ابن رافع کے بھائی ہیں، قبیلہ خزرج میں سب سے پہلے آپ اسلام لائے، آپ جنگ جمل وصفین میں حضرت علی مرتضٰی کے ساتھ تھے۔ (اشعہ)

یہ آنے والے حضرت رفاعہ کے بھائی خلاد ابن رافع تھے، انہوں نے ناقص یا فاسد نماز پڑھی تھی ان کا واقعہ ابھی تھوڑے فرق کے ساتھ گزر گیا۔

کیونکہ بالکل نہیں پڑھی یا کامل نہیں پڑھی۔ خیال رہے کہ فرض رہ جانے سے نماز قطعاً نہیں ہوتی اس کا لوٹانا فرض ہے اور واجب رہ جانے سے نماز سخت ناقص ہوتی ہے اس کا لوٹانا واجب ہے، یہ فرمان شریف دونوں معنی کا احتمال رکھتا ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں قبلہ رو ہونا شرط ہے اور تکبیر تحریمہ رکن، اگر کوئی تکبیر پہلے کہہ دے اور قبلہ رخ بعد میں ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

یعنی سورۃ فاتحہ کے سوا قرآن کی کوئی اور سورت بھی پڑھ لو، یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے کہ نماز میں سورۃ فاتحہ بھی واجب ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں بھی واجب۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں سورۃ فاتحہ فرض اور دوسری سورت ملانا سنت۔ یہ حدیث ان کے خلاف ہے کیونکہ ان دونوں چیزوں کے لیے ایک "اِقْرَاْ" ارشاد ہوا۔ خیال رہے کہ اور سورت کا پڑھنا واجب مگر اس کے مقرر کرنے میں کہ کون سی پڑھے نمازی کو اختیار ہے، سورۃ فاتحہ میں نمازی کو کوئی اختیار نہیں اس لیے مَاشَاءَ اللہ فرمایا گیا۔ شوافع اس مَاشَاءَ اللہ سے سورۃ کا سنت ہونا ثابت نہیں کر سکتے، حنفیوں نے "اِقْرَاْ" کا بھی لحاظ رکھا ہے اور مَاشَاءَ اللہ کا بھی، مطلقاً سورت کو واجب جانا اور تعین میں اختیار دیا۔

یعنی اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ خیال رہے کہ رکوع میں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھنا سنت ہے اور اطمینان واجب۔

یعنی پورے کھڑے ہو جاؤ، چونکہ صرف کام بتائے ہیں اس لیے پڑھنے کے کلمات ارشاد نہ فرمائے۔

۸۔ یعنی اطمینان سے ادا کرو کہ تین تسبیح بقدر ٹھہرو، سجدے میں ہاتھوں کا زمین پر لگنا ہمارے ہاں سنت ہے، شوافع کے ہاں فرض۔ اس عبارت سے ان کا مذہب ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ تسکین سے مراد اطمینان ہے۔

یعنی نماز میں جب بیٹھو تو بائیں ران پر اس طرح کہ داہنا قدم کھڑا ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ نماز کے دونوں قعدوں کی نشست یکساں ہے یعنی بائیں ران پر بیٹھنا یہ ہی حنفی کہتے ہیں۔

۱۰۔ یعنی وضو کے بعد کلمہ پڑھنا سنت ہے، بعض روایات میں آتا ہے کہ "اِنَّا اَنْزَلْنَا" پڑھے، بہتر ہے کہ دونوں پڑھ لے۔

یعنی اگر قرآن شریف بالکل یاد نہ ہو تو اس کی بجائے یہ پڑھ لو "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ"۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ وہ نو مسلم جو ابھی قرآن یاد نہ کر سکا ہو وہ نماز میں بجائے قرآن یہی پڑھے۔ ہمارے ہاں صرف ایک دفعہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں سات دفعہ۔ غالباً یہ صاحب اس وقت نو مسلم تھے اس لیے یہ اجازت دی گئی ورنہ تلاوت نماز میں فرض ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۳)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد۔ ۶تا۷، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے قرات کا بیان

352- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ. رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِیْثُ ابی ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ و عائشۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا. قَالَ النِّیْمَوِیُّ وفی الاستدلال بھذہ الاحادیث نظر.

اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کو شیخین نے روایت کیا اور حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی حدیث اس سے پہلے گزر چکی۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے استدلال کرنے میں اعتراض ہے۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب وجوب القرأۃ الامام والمأموم' جلد 1 صفحہ 104) (مسلم 'کتاب الصلٰوۃ' باب وجوب القرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 169)

353- وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِکُمْ قُلْنَا نَعَمْ ھٰذًّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَإِنَّہُ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِھَا. رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ الْقِرَاءَۃِ وَآخَرُوْنَ. (ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب من ترک القرأۃ فی صلوتہ' جلد 1 صفحہ 119) (ترمذی' ابواب الصلٰوۃ' باب ما جاء انہ لا صلٰوۃ الا بفاتحۃ الکتاب' جلد 1 صفحہ 57) (جزء القرأۃ للبخاری صفحہ 8)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ رہے تھے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قرات کی تو آپ کو قرات کرنے میں دقت پیش آئی جب فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرات کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو سوائے سورۃ فاتحہ کے کیونکہ جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اسے ابوداؤد اور ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جزء القراۃ میں۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ فِیْہِ مَکْحُوْلٌ وَّھُوَ یُدَلِّسُ رَوَاہُ مُعَنْعَنًا وَّقَدِ اضْطَرَبَ فِیْ إِسْنَادِہٖ وَمَعَ ذٰلِکَ قَدْ تَفَرَّدَ بِذِکْرِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عُبَادَۃَ فِیْ طَرِیْقِ مَکْحُوْلٍ مُّحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ وَھُوَ لَا یُحْتَجُّ بِمَا انْفَرَدَ بِہٖ فَالْحَدِیْثُ مَعْلُوْلٌ بِثَلَاثَۃٍ

علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک راوی مکحول ہے جو کہ مدلس ہے اور عن عن کے الفاظ سے روایت کرتا ہے اور اس کی سند میں اضطراب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ حدیث حضرات عبادہ سے نقل کرنے میں محمود بن ربیع کا ذکر صرف محمد بن اسحاق نے کیا ہے اور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وُجُوْہٍ۔

جس سند میں محمد بن اسحاق منفرد ہو اس روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا لہٰذا یہ حدیث تین وجوہ سے معلول ہے۔

354- وَعَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ رَبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ اَبْطَأَ عُبَادَۃُ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَاَقَامَ اَبُوْ نُعَیْمِ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوۃَ فَیُصَلِّیْ اَبُوْ نُعَیْمٍ بِالنَّاسِ وَاَقْبَلَ عُبَادَۃُ وَاَنَا مَعَہٗ حَتّٰی صَفَفْنَا خَلْفَ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَّاَبُوْ نُعَیْمٍ یَّجْھَرُ بِالْقِرَاءَۃِ فَجَعَلَ عُبَادَۃُ یَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَۃَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ یَّجْھَرُ قَالَ اَجَلْ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلٰوتِ الَّتِیْ یُجْھَرُ فِیْھَا الْقِرَاءَۃُ قَالَ فَالْتَبِسَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ ھَلْ تَقْرَءُوْنَ اِذَا جَھَرْتُ بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ بَعْضُنَا اِنَّا لَنَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَاَنَا اَقُوْلُ مَا لِیْ یُنَازِعُنِی الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَھَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ الْقِرَاءَۃِ وَخَلْقِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ وَاٰخَرُوْنَ وَفِیْہِ مَسْتُوْرٌ۔ قَالَ النِّیْمَوِیُّ اِنَّ حَدِیْثَ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ فِی التِّبَاسِ الْقِرَاءَۃِ قَدْ رُوِیَ بِوُجُوْہٍ کُلُّھَا ضَعِیْفَۃٌ۔

(ابو داؤد' کتاب الصلوۃ' باب من ترک القراۃ فی صلوتہ' جلد 1 صفحہ 119) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب قراۃ ام

حضرت نافع بن محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز میں دیر سے پہنچے تو ابونعیم موذن نے اقامت کہی اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے تو حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ ہم نے ابونعیم کے پیچھے صف بنالی اور حضرت ابونعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہراً قرأت کر رہے تھے تو حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ ابونعیم جہراً قرأت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا یہی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ان نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی جن میں جہراً قرأت کی جاتی ہے تو قرأت میں آپ کو دقت پیش آئی جب فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا جب میں جہراً قرأت کروں تو تم بھی اس وقت پڑھتے ہو۔ ہم میں سے بعض نے کہا ہم اسی طرح کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو میں بھی کہہ رہا تھا مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا جب میں قرآن پڑھ رہا ہوں تو سورۃ فاتحہ کے علاوہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھا کرو۔ اس کو ابوداؤد نسائی اور بخاری نے جزء القراءۃ و خلق افعال العباد میں روایت کیا اور دیگر محدثین نے اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

القرآن خلف الامام فیما جہر بہ الامام' جلد 1 صفحہ 146)

(جزء القرأۃ للبخاری صفحہ 22' برقم:33)

اس میں ایک روای مستور الحال ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ قرأت کے ملتبس ہونے میں عبادہ بن صامت کی حدیث کئی وجوہ سے روایت کی گئی وہ ساری کی ساری ضعیف ہیں۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
معلوم ہوا کہ مقتدی کی غلطی کا امام پر اثر پڑتا ہے۔ دیکھو مقتدیوں نے اپنے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کی جس کا اثر یہ ہوا کہ حضور کو لقمہ لگ گیا جیسے اگر مقتدی کی طہارت درست نہ ہو تو امام کو لقمہ لگتا ہے۔
یہ حدیث ان حضرات کی دلیل ہے جو امام کے پیچھے قرأت کے قائل ہیں کیونکہ اس میں صراحتاً مقتدیوں کو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا گیا لیکن اس میں چند طرح گفتگو ہے: ایک یہ کہ یہ حدیث ابو ہریرہ کی حدیث کے خلاف ہے جو ابھی اس کے بعد آرہی ہے جس میں جہری نمازوں میں مقتدی کو مطلقاً قرأت سے منع کر دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ یہ حدیث حضرت جابر، علقمہ، عبداللہ ابن مسعود، عبداللہ ابن عباس، زید ابن ثابت، عبداللہ ابن علی، علی مرتضیٰ، حرت عمر کی ان احادیث کے خلاف ہے جن میں امام کے پیچھے مطلق خاموشی کا حکم دیا گیا ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ حدیث حکم قرآنی کے بھی خلاف ہے، رب نے فرمایا: "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا"۔ چوتھے یہ کہ اس حدیث کے متعلق امام ترمذی نے فرمایا کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس میں صرف اتنا ہے "لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" یعنی اس میں مقتدی کا ذکر نہیں لہٰذا یہ حدیث نا قابل عمل ہے یا منسوخ ہے۔
یہ الفاظ بظاہر ہمارے مخالفین کے بھی خلاف ہیں کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جہری نماز میں میرے پیچھے صرف الحمد پڑھا کرو اور احناف کی نماز میں الحمد اور سورت سب پڑھ لیا کرو حالانکہ وہ حضرات بھی مقتدی کو سورت پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۰)

355- وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ يَقْرَاُ فَسَكَتُوْا فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَائِلُوْنَ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَاْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھا چکے تو آپ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم امام کے پیچھے اپنی نماز میں قرأت کرتے ہو جبکہ امام قرأت کر رہا ہو تو صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے پس تین مرتبہ آپ نے یہ کلمات دہرائے تو کسی کہنے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نَفْسِهٖ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَاٰخَرُوْنَ وَاَعَلَّهُ الْبَيْهَقِيُّ بِاَنَّ هٰذِهِ الطَّرِيْقَ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ۔

(جزء القراۃ للبخاری صفحہ 23' برقم: 35) (سنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الصلوۃ' باب من قال لا یقرأ خلف الامام علی الاطلاق' جلد2صفحہ166)

والے نے یا کہنے والوں نے کہا ہم اس طرح کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو اور تم میں سے ایک سورۃ فاتحہ اپنے دل میں پڑھ لیا کرے اسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جزء القراۃ میں اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو معلول قرار دیا اس وجہ سے کہ اس کی سند غیر محفوظ ہے۔

356- وَعَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَاُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَثًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

(مسند احمد جلد5صفحہ60)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' محمد بن ابو عائشہ اصحاب رسول میں سے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم قرأت کرتے ہو جب امام قرأت کر رہا ہو آپ نے یہ دو یا تین مرتبہ فرمایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو سوائے اس کے کہ تم میں کوئی سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

357- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُسِمَتِ الصَّلٰوةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کی نماز نا تمام ہے۔ ابو ہریرہ سے کہا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا اس کو دل میں پڑھ لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا۔ بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم'کتاب الصلوٰۃ'باب وجوب القراۃ فی کل رکعۃ'جلد1صفحہ169)

بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میر ثناء بیان کی جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبدوایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا اور جب بندہ کہتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم الصراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتا: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث گزشتہ حدیث کی تفسیر ہے اس نے صراحتاً بتادیا کہ بغیر سورۂ فاتحہ نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ ناقص ہوتی ہے یعنی سورۂ فاتحہ نماز میں فرض نہیں بلکہ واجب ہے، لہٰذا یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے۔

یہ حضرت ابوہریرہ کی اپنی رائے ہے اسی لیے آپ اس پر کوئی حدیث مرفوع پیش نہیں فرماتے بلکہ ایک حدیث سے اس مسئلے کا استنباط کرتے ہیں ان کی رائے پر ہر جگہ عمل نہیں ہوسکتا، بعض جگہ بہت دشواریاں پیش آئیں گی مثلاً یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے فاتحہ پڑھ رہا تھا یہ ابھی بیچ میں تھا کہ امام نے کہا "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" اب یہ بے چارہ آمین کہے یا نہیں یا مقتدی بیچ فاتحہ میں تھا کہ امام نے رکوع کردیا یہ مقتدی رکوع میں جائے یا نہیں وغیرہ۔ خیال رہے کہ حضرت ابوہریرہ کا یہ ارشاد پہلے کا ہے بعد میں خود انہیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو جیسا کہ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ میں ہے اور مشکوٰۃ شریف میں اس باب میں آرہا ہے، لہٰذا یہ قول خود ان کے اپنے نزدیک متروک ہے یا اس کے معنی یہ ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے معنی ومطالب دل میں سوچو ان پر غور کرو کیونکہ پڑھنا زبان سے ہوسکتا ہے، دل میں سوچنا ہوتا ہے نہ کہ پڑھنا۔ (ازمرقات) اس صورت میں حدیث بالکل ظاہر ہے کسی توجیہ کی ضرورت نہیں۔

یہاں نماز سے مراد سورۂ فاتحہ ہے یعنی جب سورۂ فاتحہ اتنی اہم ہے کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عین نماز فرمایا تو چاہیے اس کا پڑھنا یا اس میں غور کرنا بہت ضروری ہے۔ خیال رہے کہ اَلْحَمْدُ کی سات آیتیں ہیں۔ پہلی تین آیتیں "مٰلِكِ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یَوْمِ الدِّیْنِ" تک اللہ کی حمد ہیں اور آخری تین آیتیں اِھْدِنَا سے "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" تک دعا، درمیان کی آیت "اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" آدھی ثنا ہے آدھی دعا، لہٰذا یہ فرمان بالکل درست ہے کہ الحمد آدھی آدھی ہی ہوئی ہے۔

۴؎ یعنی سورۂ فاتحہ آدھی دعا ہے تو جو بندہ اسے پڑھے میں اس کی دعا ضرور قبول کروں گا یا بعینہ اس کا سوال پورا کروں گا یا اس کی مثل اور نعمتیں دوں گا یا اس سے کوئی آفت ٹال دوں گا جیسا کہ قبولیت دعاء کا قانون ہے۔

۵؎ یعنی ادھر بندہ الحمد پڑھ کر رب کی حمد کرتا ہے ادھر رب تعالیٰ فرشتوں سے یہ فرماتا ہے۔ یہ بندے کی خوش نصیبی ہے کہ اس کی تھوڑی سی زبان کی حرکت سے اس کا نام رب کی بارگاہ میں اس عزت سے آجائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جز نہیں کیونکہ یہاں الحمد سے ذکر شروع ہوا بسم اللہ کا ذکر نہ ہوا لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے۔

یہ خطاب بھی حاضرین بارگاہ فرشتوں سے ہے جو رب تعالیٰ بطور فخر و اظہار خوشی فرماتا ہے، ثناء و حمد قریبًا ایک ہی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ حمد سے ظاہری کمالات کا بیان ہو اور ثنا سے مراد پوشیدہ کمالات کا اظہار یا حمد سے مراد شکر ہو اور ثناء سے مراد مطلقًا تعریف۔

یعنی میری ایسی بڑائی بیان کی جو میرے سوا کسی کو حاصل نہیں کیونکہ قیامت کے دن کی بادشاہی صرف رب تعالیٰ کی صفت ہے۔

کیونکہ عبادت اللہ کے لیے ہے اور استعانت یعنی مدد بندے کے لیے ہے لہٰذا یہ آیت رب و بندے کے درمیان ہے۔

یعنی بندے اپنے ہر کام میں خصوصًا عبادات میں مجھ سے مدد مانگ رہا ہے میں اس کی ضرور مدد کروں گا، اس کے بعد بھی جو دعائیں مانگے گا قبول کروں گا۔

۱۰؎ یعنی خدایا مجھے اس راستہ کی ہدایت دے جو تیرے انعام والے بندے کا راستہ ہے، اولیاء، صالحین، شہید اور صدیقین کا۔ معلوم ہوا کہ وہ دین حق ہے جس میں اولیاء اللہ ہوں، وہ صرف اہلِ سنت والجماعت کا دین ہے کہ ان کے سوا کسی فرقہ میں اولیاء اللہ نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ "انعمت علیھم" پر وقف ہے ورنہ فاتحہ کی آیات سات نہ ہوں گی کیونکہ یہاں بسم اللہ کو الحمد میں شامل نہیں کیا گیا، لہٰذا یہ حدیث احناف کی دلیل ہے۔

یعنی جو کچھ اس سورت میں مانگے اور جو اس کے بعد مانگے وہ سب اسے دوں گا، بعض مشائخ کا طریقہ ہے کہ وہ دعا کرتے وقت الحمد شریف پڑھا کرتے ہیں ان کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۱)

358- وَعَنْهُ قَالَ اِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَاقْرَأْ بِهَا وَاسْبِقْهُ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ اٰمِيْنَ مَنْ وَّافَقَ ذٰلِكَ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ بِهِمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ اٰثَارٌ اُخَرُ عَنِ الصَّحَابَةِ۔

(جزء القرأة للبخاری صفحہ 73، رقم الحدیث:153)

جب امام سورۃ الفاتحہ پڑھے تو تو بھی اسے پڑھ اور اس میں تو (اس سے) سبقت لے جا۔ پس بے شک جب امام کہے ولا الضالین تو فرشتے کہتے ہیں آمین۔ جو اس کے موافق ہو گیا تو یہ اس لائق ہے کہ ان کی دعا قبول کی جائے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دیگر آثار بھی منقول ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ نماز میں الحمد کے ختم پر امام بھی آمین کہے گا۔ دوسرے یہ کہ ہماری حفاظت کرنے والے اور نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے نمازوں میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں ولا الضالین پر آمین کہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ آمین بالکل آہستہ کہنی چاہیے کیونکہ فرشتے آہستہ ہی آمین کہتے ہیں جو ہم نہیں سنتے اگر ہم آمین چیخ کر کہیں تو ہماری آمین فرشتوں کی آمین کے خلاف ہوگی پھر ہماری بخشش کیسے ہو۔ چوتھے یہ کہ رب کی بارگاہ میں وہی نیکی قبول ہوتی ہے جو نیک بندوں کی طرح ہو ان کی نقل پیاری ہے۔ دیکھو فرمایا گیا کہ جس کی آمین فرشتوں کی سی ہوگی اس کی مغفرت ہوگی۔

اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی الحمد نہ پڑھے کیونکہ فرمایا گیا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو یہ نہ فرمایا کہ جب تم ولا الضالین کہو تو آمین کہو۔ لہٰذا یہ حدیث احناف کی دلیل ہے۔

۳۔ فقیر کو آہستہ آہستہ آمین کی چھبیس ۲۶ حدیثیں اور دو آیتیں ملیں مگر نماز میں بالجہر آمین کی کوئی صریح حدیث نہ ملی جس میں نماز کا ذکر ہوا اور لفظ جہر ہو۔ اس کی پوری بحث فقیر کی کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ آمین دعا ہے (قرآن کریم) اور دعا آہستہ مانگنی چاہیے (قرآن کریم) احادیث میں جہاں آمین سے مسجد گونجنے کا ذکر ہے وہاں نماز کا ذکر نہیں اور جہاں نماز کا ذکر ہے وہاں جہر نہیں بلکہ "مد بھا صوتہ" ہے یا "رفع بھا صوتہ" جس کے معنی ہیں آمین آواز کھینچ کر کہی۔

خیال رہے کہ ان جیسی تمام حدیث میں موافقت سے مراد کیفیت میں موافقت ہے نہ کہ وقت میں کیونکہ فرشتوں کی آمین کہنے کا تو یہی وقت ہے جب امام ولا الضالین کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین جیسی ہوگی اسکی بخشش ہوگی یعنی جیسے فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں ایسے یہ بھی آہستہ کہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۳)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد۔ ۷۔ ۶، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الْجَهْرِيَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کو ترک کرنے کا بیان اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے

شرح: اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآنِ کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارجِ نماز، اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لئے گوش برآواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سُننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قرأت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو۔ غرض اس آیت سے قرأت خَلْفَ الْاِمَام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حُجت قرار دیا جا سکے۔ قرأت خَلْفَ الْاِمَام کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔ " لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ " مگر اس حدیث سے قرأت خَلْفَ الْاِمَامِ کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جب کہ حدیث قِرَاْءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ سے ثابت ہے کہ امام کا قرأت کرنا ہی مقتدی کا قرأت کرنا ہے تو جب امام نے قرأت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قرأت حُکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قرأت کہاں رہی، یہ قرأت حُکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قرأت کرنے سے آیت کا اِتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔ (پ۹، الاعراف: ۲۰۴)

359- عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تم میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کرائے اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور یہ صحیح حدیث ہے۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 415) (مسلم 'کتاب الصلوٰۃ' باب التشہد فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 174)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

360- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا تا کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اس حدیث کو سواء ترمذی کے پانچ محدثین نے بیان کیا ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔

(ابوداؤد 'کتاب الصلوٰۃ' باب الامام لیصلی من تعوذ' جلد 1 صفحہ 89) (نسائی 'کتاب الافتتاح' باب تاویل قولہ اذا قرئ القرآن' جلد 1 صفحہ 146) (ابن ماجۃ' ابواب الصلوٰۃ' باب اذا قرأ الامام فانصتوا' صفحہ 61) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 376)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی مقتدی پر اعمال نماز میں امام کی پیروی واجب ہے نہ کہ اقوال میں لہٰذا جو کام کر رہا ہو مقتدی پر بھی کرنا واجب ہیں حتی کہ حنفی مقتدی شافعی امام کے پیچھے نماز فجر پڑھے، امام بعد رکوع قنوت نازلہ پڑھے تو حنفی مقتدی پر اس وقت کھڑا رہنا واجب ہے اگرچہ قنوت نہ پڑھے، اس کا ماخذ یہی حدیث ہے۔ یہاں اقوال کی پیروی کسی کے نزدیک مراد نہیں۔

یعنی امام کے پیچھے قرآن بالکل نہ پڑھو نہ فاتحہ نہ دوسری سورت، خواہ امام آہستہ تلاوت کر رہا ہو یا زور سے، خواہ تم تک اس کی آواز پہنچ رہی ہو یا نہ۔ یہ حدیث ابو ہریرہ مسلم میں بھی ہے جیسا کہ پہلی فصل میں گزر چکا۔ اس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا" اسی پر جمہور صحابہ کا عمل ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرآن بالکل نہ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث امام اعظم ابوحنیفہ کی قوی دلیل ہے، اسی حدیث کی بنا پر امام مالک واحمد جہری نمازوں میں مقتدی کو خاموشی کا حکم دیتے۔ بعض حنبلی لوگ فرماتے ہیں کہ مقتدی امام کے سکتوں میں الحمد کی آیتیں پڑھے، بعض کے نزدیک امام الحمد پڑھ کر خاموش رہے، پھر مقتدی پڑھے۔ حتی کہ امام شافعی کا ایک قول ہے کہ جہری نماز میں مقتدی خاموش رہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث کتنی اہم ہے اور امام اعظم کا مذہب کتنا قوی ہے۔ اس کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۳)

361- وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ ابْنِ اُکَیْمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً نَظُنُّ اَنَّھَا الصُّبْحُ فَقَالَ ھَلْ قَرَأَ

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں از زہری از ابن اکیمہ کہ میں نے ابو ہریرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی ہمارے خیال میں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (ابن ماجه' كتاب الصلوٰة' باب اذا قرأ الامام فانصتوا' صفحه 61)

وہ صبح کی نماز تھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی ایک نے قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے قرأت کی ہے تو آپ نے فرمایا بے شک میں بھی کہہ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہے۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

معلوم ہوا کہ ساری جماعت صحابہ میں صرف ان صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے الحمد پڑھی باقی کسی نے نہ پڑھی، انہوں نے بھی بے خبری کی وجہ سے پڑھی۔

یعنی تمہارے پڑھنے کا مجھ پر یہ اثر پڑا کہ مجھے قرآن میں لقمے لگنے لگے۔ اس کی تحقیق ابھی ہم کر چکے کہ مقتدی کی قرأت کا امام پر اثر پڑتا ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ انہوں نے چیخ کر قرأت کی ہو ورنہ حضور نہ پوچھتے کہ کیا تم نے قرأت کی ہے۔

یعنی اس فرمان کے بعد صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جہری نمازوں میں تلاوت بالکل چھوڑ دی نہ الحمد پڑھی نہ اور سورت۔ خیال رہے کہ نسخ کی ترتیب یہ ہے کہ اولاً مسلمان نماز میں باتیں بھی کرتے تھے اور امام کے پیچھے فاتحہ بھی پڑھتے تھے جب یہ آیت اتری "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ" تو نماز میں کلام بند ہو گیا، پھر اس حدیث سے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے الحمد پڑھنا بند ہو گئی، پھر یہ آیت اتری "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ " الخ، تب امام کے پیچھے قرأت بالکل بند ہو گئی، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ نسخ کی یہ ترتیب تفسیر خازن وغیرہ میں دیکھو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ" میں قرآن سے مراد خطبہ ہے اور آیت میں خطبہ کے وقت خاموشی کا حکم دیا گیا ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ اس آیت کے نزول کے وقت جمعہ فرض ہی نہیں ہوا تا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔

نیز یہ حدیث امام مالک و شافعی نے بھی روایت کی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، ابن حبان نے فرمایا کہ صحیح ہے، بیہقی و حمیدی نے اسے ضعیف کہا۔ (مرقات) یعنی یہ حدیث مختلف اسنادوں سے محدثین کو ملی، بعض کو صحیح اسناد سے، بعض کو حسن سے، بعض کو ضعیف سے، ہر ایک نے اپنی اسناد کے مطابق اسے حسن یا صحیح وغیرہ کہا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۱)

362۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ اَوْ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم' كتاب الصلوٰة' باب نهى المامور عن جهره بالقرأة خلف امامه' جلد1 صفحه172)

پڑھائی تو ایک شخص آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھنا شروع ہوگیا۔ پس جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم میں سے کس نے قرأت کی؟ یا فرمایا تم میں سے کون قرأت کرنے والا ہے تو ایک شخص نے عرض کیا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا

تمام نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کو ترک کرنے کا بیان

363-وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقِرَاءَةَ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

حضرت ابوالاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھ پر قرأت خلط ملط کردی اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(طحاوی' كتاب الصلوٰة' باب القرأة خلف الامام' جلد1 صفحه149) (مسند احمد جلد1 صفحه 451) (كشف الاستار عن زوائد البزار' باب القرأة خلف الامام' جلد1 صفحه239' برقم:488) (مسند ابی یعلیٰ' جلد8 صفحه423' رقم الحديث: 5006) (مجمع الزوائد جلد2 صفحه 110' وقال الهيثمى ورجال احمد رجال الصحيح) (مجمع الزوائد' جلد2 صفحه110' فتشت ولم اجده فى المعجم الكبير)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فقیر کہتا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو افاضل صحابہ و مومنین سابقین سے ہیں حضر و سفر میں ہمراہِ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہِ نبوت میں بے اذن لئے جانا اُن کے لئے جائز تھا بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ وروش سرورِ انبیاء علیہ التحیۃ والثنا سے جو چال ڈھال ابن مسعود کو ملتی پائی کسی کی نہ پائی،

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

خود حضور اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

رضیت لامتی ما رضی لھا ابن ام عبد و کرھت لامتی ما کرہ لھا ابن ام عبد۔

(مجمع الزوائد　باب ما جاء فی عبداللہ بن مسعود　مطبوعہ دارالکتاب بیروت ۹/۲۹۰)

میں نے اپنی امت کے لئے وہ پسند کیا جو عبداللہ بن مسعود اس کے لئے پسند کرے اور میں نے اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اُس کے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔ گویا ان کی رائے حضور والا کی رائے اقدس ہے اور معلوم ہے کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے فاتحہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھتے تھے اور ان کے سب شاگردوں کا یہی وتیرہ تھا۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ٦، ص ٢٤٣)

364- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَآءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَآءَةٌ. رَوَاهُ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْمُوَطَّا وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔ اس کو حافظ احمد بن منیع نے اپنی مسند میں اور محمد بن حسن نے موطا میں طحاوی اور دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام محمد، باب القرأة فی الصلوۃ خلف الامام، صفحہ 96) (طحاوی، کتاب الطھارۃ، باب القرأۃ خلف الامام، جلد 1 صفحہ 149) (دارقطنی، کتاب الصلوۃ، باب ذکر قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان لہ امام... الخ، جلد 1 صفحہ 323) (بغیۃ الالمعی فی تخریج الزیلعی حاشیۃ نصب الرایۃ، نقلاً عن مسند احمد بن منیع، جلد 2 صفحہ 7)

365- وَعَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَآءَةُ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ. رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (مؤطا امام مالک، کتاب الصلوۃ، باب ترک القرأۃ خلف الامام فیما جھر بہ، صفحہ 68)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت کافی ہے اور جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو چاہئے کہ وہ قرأت کرے۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے موطا میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

366- عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ واسناده صَحِيْحٌ۔

حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہ پڑھی مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام مالک' کتاب الصلوۃ' باب ما جاء فی ام القرآن' صفحہ 66) (ترمذی' ابواب الصلوۃ' باب ما جاء فی ترک القرأۃ خلف الامام اذا جهر بالقرأۃ' جلد 1 صفحہ 71) (طحاوی' کتاب الصلوۃ' باب القرأۃ خلف الامام' جلد 1 صفحہ 149)

367- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ باب سجود التلاوة۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب سجود التلاوۃ' جلد 1 صفحہ 115)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زید بن ثابت سے امام کے ساتھ قرأت کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قرأت نہیں۔ اسے مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باب سجود التلاوۃ میں روایت کیا ہے۔

368- وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَا يُقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(طحاوی' کتاب الصلوۃ' باب القرأۃ خلف الامام' جلد 1 صفحہ 151)

حضرت عبیداللہ بن مقسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا (یعنی امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں) تو انہوں نے کہا امام کے پیچھے کسی نماز میں کوئی قرأت نہیں کی جائے گی۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

369- وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَّسَيَكْفِيْكَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ۔ رَوَاهُ

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تو قرأت سے خاموش رہ پس بے شک نماز

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

میں مشغولیت ہے اور اس میں تجھے امام ہی کافی ہے۔ اس کو امام طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی 'کتاب الصلوٰۃ' باب القراۃ خلف الامام' جلد 1 صفحہ 150) (المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 9 صفحہ 303' رقم الحدیث: 9311)

370- وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِيَئَ فُوْهُ تُرَابًا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(طحاوی 'کتاب الصلوٰۃ' باب القراۃ خلف الامام' جلد 1 صفحہ 150)

حضرت علقمہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کاش کے وہ شخص جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے اس کے منہ کو مٹی سے بھر دیا جائے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

371- وَعَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ لَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(طحاوی 'کتاب الصلوٰۃ' باب القراۃ خلف الامام' جلد 1 صفحہ 151)

حضرت ابو جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا میں قرأت کروں۔ اس حال میں کہ امام میرے سامنے ہو تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

372- وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ قُرْاٰنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَ هٰذَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيْرُ وَأَنَا إِلٰى جَنْبِهٖ لَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ اٰثَارُ التَّابِعِيْنَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

حضرت کثیر بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا ہر نماز میں قرأت ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو قوم سے ایک شخص نے کہا کیا یہ واجب ہے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے کثیر اور میں آپ کے پہلو میں تھا میرے خیال میں امام جب لوگوں کو امامت کرا رہا ہو تو ان کی طرف سے کافی ہے۔ اسے دار قطنی احمد اور طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔ اور اس بارے میں تابعین سے آثار منقول

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہیں۔

(دارقطنی 'کتاب الصلوٰۃ' باب ذکر قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان لہ امام... الخ' جلد 1 صفحہ 332) (طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب القرأۃ خلف الامام' جلد 1 صفحہ 148) (مسند احمد جلد 6 صفحہ 448)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مذہب حنفیہ دربارہ قرأت مقتدی عدم اباحت وکراہت تحریمیہ ہے۔ نماز سرّی میں روایت استحباب کہ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف نسبت کی گئی محض ضعیف کما بسط المحقق علی الاطلاق فقیہ النفس مولٰنا کمال الملۃ والدین محمد رحمہ اللہ تعالٰی کما قالہ فی الدر المختار۔ جیسا کہ محقق علی الاطلاق فقیہ النفس مولٰنا کمال الملۃ والدین محمد (ابن ہمام) رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ جیسا کہ دُرِ مختار میں بیان کیا گیا ہے۔

خود تصانیفِ امام محمد میں جابجا عدم جواز مصرح آثار میں فرماتے ہیں یہی مذہب ہمارا مختار اور اسی پر عامہ حدیث و اخبار وارد، اور فرمایا ایک جماعتِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرأتِ مقتدی کو مفسدِ نماز کہتی ہے اور قوی الدلیلین پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔

مؤطا میں بہت آثار روایت فرمائے جن سے عدمِ جواز ثابت

قالہ الشیخ مولٰنا عبدالحق المحدث الدھلوی قدس اللہ سرہ العزیز فی اللمعات (یہ بات شیخ محقق حضرت مولانا عبدالحق دہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ نے اشعۃ اللمعات میں کہی ہے۔ت) بایں ہمہ خلاف تصریحات امام ایک روایت مرجوحہ مجروحہ سے نماز سری میں جواز خواہ استحباب قرأت اُن کا مذہب ٹھہرانا اور فقہ حنفی میں اس کا وجود سمجھنا محض باطل و وہم عاطل۔ ہمارے علمائے مجتہدین بالاتفاق عدمِ جواز کے قائل ہیں اور یہی مذہب جمہور صحابہ وتابعین کا ہے حتیٰ کہ صاحب ہدایہ امام علامہ برہان الملۃ والدین مرغینانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دعوٰی اجماعِ صحابہ کیا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(الفتاوی الرضویہ، ج۶،ص ۲۴۳)

بَابُ تَأْمِيْنِ الْاِمَامِ

امام کے آمین کہنے کا بیان

373- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو بس بے شک جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اسے محدثین کی ایک

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب جهر الامام بالتامین' جلد 1 صفحه 108) (مسلم' کتاب الصلٰوة' باب التسبیح والتحمید والتامین' صفحه 176) (ترمذی' ابواب الصلٰوة' باب ما جاء فی فضل التامین' جلد 1 صفحه 58) (ابوداؤد' کتاب الصلٰوة' باب التامین وراء الامام' جلد 1 صفحه 135) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب جهر الامام بآمین' جلد 1 صفحه 147) (ابن ماجه' کتاب الصلٰوة' باب الجهر بآمین' صفحه 61) (مسند احمد جلد 2 صفحه 459)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نماز کی ہر رکعت میں امام ومنفرد کو ولاالضالین کے بعد آمین کہنا سنت ہے۔ جہری نماز میں مقتدی بھی ہر رکعت میں کہیں اور غیر جہری رکعت یا سری نماز میں ولاالضالین ایسی خفی آواز میں کہا کہ اس کے کان تک پہنچی تو اس وقت بھی یہ آمین کہے ورنہ نہیں اور آمین سے سجدہ سہو کسی وقت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (الفتاوی الرضویہ، ج۶ ص ۲۰۳)

374-وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ولمسلم نحوه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو بس بے شک جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کی مثل روایت ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب جهر الامام بالتامین' جلد 1 صفحه 108) (مسلم' کتاب الصلٰوة' باب التسبیح والتحمید والتامین' جلد 1 صفحه 176)

375- وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذْ قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُحِبْكُمُ اللهُ. رَوَاهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمارے لئے سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی تو فرمایا جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرلو پھر تم میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کرائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisa

https://archive.org/details/@madni_library

مُسْلِمٌ۔ (مسلم 'کتاب الصلوٰة' باب التشهد فی الصلوٰة' جلد1صفحہ174)

کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

376-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهٗ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. رَوَاهُ اَحْمَدُ والنسائی والدارمی وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد جلد2صفحہ233) (نسائی 'کتاب الافتتاح' باب جهر الامام بآمین' جلد1صفحہ147) (سنن دارمی' کتاب الصلوٰة' باب فی فضل التامین' جلد1صفحہ147)

بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّامِيْنِ

اونچی آواز سے آمین کہنے کا بیان

377-عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُّضْطَرِبٌ۔

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے پڑھا "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" تو کہا آمین اپنی آواز کھینچ کر۔ اسے ابو داؤد' ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور یہ مضطرب حدیث ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰة' باب التامین وراء الامام' جلد1صفحہ135) (ترمذی' ابواب الصلوٰة' باب ماجاء فی التامین' جلد1صفحہ57)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس حدیث سے نماز میں اونچی آمین کہنا ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا چند وجہ سے: ایک یہ کہ یہاں نماز کا ذکر نہیں، ممکن ہے کہ نماز کے علاوہ یہ تلاوت اور آمین ہوئی ہو۔ دوسرے یہ کہ یہاں "مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ" ہے مَدَّ کے معنی چیخنا نہیں بلکہ اس کے معنی ہیں کھینچنا، دراز کرنا، اس کا مقابل قصر ہے اسی لیے مہلت دینے، ڈھیل دینے کو مد کہا جاتا ہے، رب فرماتا ہے: "وَيَمُدُّهُمْ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فِی طُغْیَانِهِمْ " یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم آمین کا الف اور میم مد کے ساتھ پڑھتے تھے، بروزن قالین قصر سے نہیں جیسے کریم، یہی معنی ظاہر ہیں۔ تیسرے یہ کہ امام احمد، دار قطنی، حاکم، مستدرک، طبرانی، ابو داؤد طیالسی، ابو یعلیٰ موصلی نے انہی وائل ابن حجر سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جب "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" پڑھا تو "قَالَ اٰمِیْنَ وَ اَخْفٰی بِهَا صَوْتَهٗ"۔ اور ابو داؤد و ترمذی، ابن ابی شیبہ نے انہی وائل ابن حجر سے روایت کی "وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ"۔ اخفٰی کے معنی ہیں آہستہ پڑھا اور خَفَضَ کے معنی ہیں پست آواز سے پڑھا تو اب یہاں مَدَّ کے ایسے معنی کرنے چاہیں جو وہاں کے اَخفٰی اور خَفَضَ کے خلاف نہ ہوں یعنی آواز کھینچی اس لیے یہاں جَهَرَ نہیں بلکہ مَدَّ آیا کیونکہ اخفاء کا مقابل مَدَّ نہیں بلکہ جہر ہے رب فرماتا ہے: "یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی"۔ جن احادیث میں "رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ" ہے وہاں بھی "رَفَعَ مَدَّ" کا ترجمہ ہے اور یہی معنی ہیں کہ آواز کھینچ کر پڑھا۔ غرض کہ ایسی حدیث آج تک نہ مل سکی جس میں نماز کا ذکر ہو اور آمین کے لیے لفظ جہر ہو، نیز اونچی آمین کہنا حکم قرآن کے خلاف ہے کیونکہ آمین قرآن کی آیت نہیں بلکہ دعا ہے، رب فرماتا ہے: "قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا" اور دعا آہستہ کہنی چاہیے، رب فرماتا ہے: "اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً" اس کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۹۸)

378- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ اٰمِیْنَ۔ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِیُّ وَالْحَاكِمُ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ لِیْنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورۃ الفاتحہ سے فارغ ہوتے تو اپنی آواز بلند کرتے اور آمین کہتے۔ اسے دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

(مستدرک حاکم' کتاب الصلوۃ' باب کان اذا فرغ من ام القرآن... الخ' جلد 1 صفحہ 223) (دارقطنی' کتاب الصلوۃ' باب التامین فی الصلوۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 335)

379- وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمِّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّاْمِیْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ حَتّٰی یَسْمَعَهَا اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَیَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ۔

حضرت ابو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتے تو آمین کہتے۔ حتیٰ کہ پہلی صف والے اس کو سنتے پس اس سے مسجد گونج اٹھتی اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(ابن ماجہ کتاب الصلوۃ' باب الجھر بآمین' صفحہ 62)

380۔ وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا صَلَّتْ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعَتْهُ وَهِيَ فِيْ صَفِّ النِّسَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهْوَيْهِ فِيْ مُسْنَدِهِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْهِ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 25 صفحہ 158' رقم الحدیث: 383) (الدرایۃ' کتاب الصلوۃ' باب صفۃ الصلوۃ نقلا ابن راھویہ' جلد 1 صفحہ 139)

سند ضعیف ہے۔

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولا الضالین کہا تو آمین کہا تو انہوں نے اسے سنا حالانکہ وہ عورتوں کی صف میں تھیں۔ اسے ابن راھویہ نے اپنی مسند میں روایت کیا اور طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا اور اس حدیث کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہیں جو کہ ضعیف ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ جھرا آمین کہنا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ ہی خلفائے اربعہ سے اور اس بارے میں جو روایات آئی ہیں وہ ضعف سے خالی نہیں۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آمین بالجہر امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ہے اگر کوئی سنی شافعی مذہب آمین بآواز کہے وہ بلاتکلف حنفیوں کی جماعت میں شریک ہو بلکہ بشرائط مذکورہ کتب فقہ وہ امامت کرے ہم اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے کہ ہم اور وہ سب حقیقی بھائی ہیں، ہمارا باپ اسلام، ہماری ماں سنت سید الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام۔ مگر یہاں جو آمین بالجہر والے ہیں یہ غیر مقلد وہابی ہیں یہ اللہ ورسول کی توہین کرنے والے ہیں یہ ہمارے ائمہ کرام کو گالیاں دینے والے ہم کو مشرک کہنے والے ہیں ان کی شرکت جماعت حنفی سے ضرور ضرر ہے کہ ان کے عقائد باطلہ تکذیب خدا وتوہین رسول کے باعث ان کی نماز ہی نہیں تو جماعت میں ان کا کھڑا ہونا بالکل ایسا ہے کہ ایک شخص بے نماز بیچ میں داخل ہے اس سے صف قطع ہوگی اور صف کا قطع کرنا حرام، حدیث میں فرمایا:

من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله ۳؎۔

(سنن ابوداؤد، باب تسویۃ الصفوف، مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۹۷)

جو صف کو ملائے اللہ اسے اپنی رحمت سے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ اسے اپنی رحمت سے جدا کر دے گا۔

حدیث میں حکم فرمایا کہ نماز میں خوب مل کر کھڑے ہو کہ بیچ میں شیطان نہ داخل ہو۔ یہاں آنکھوں دیکھا شیطان

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صف میں داخل ہے یہ جائز نہیں تو بشرط قدرت اسے ہرگز اپنی جماعت میں نہ شامل ہونے دیں اور جو مجبور ہے معذور ہے۔

(الفتاوی الرضویہ، ج ۷، ص ۱۵۳)

بَابُ تَرْكِ الْجَهْرِ بِالتَّامِيْنِ

اونچی آواز سے آمین نہ کہنا

قَالَ عَطَآءٌ اٰمِيْنَ دُعَآءٌ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آمین دعا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے رب کو پکارو عاجزی کرتے ہوئے اور چپکے چپکے۔

381- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ يستفاد منه ان الامام لا يجهر بآمين.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں (نماز) کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے۔ امام سے جلدی نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اسے مسلم نے روایت کیا۔ نیموی فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام جہراً آمین نہیں کہے گا۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ائتمام الماموم بالامام جلد 1 صفحہ 177)

382- وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةٌ اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةٌ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَاَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اِلَيْهِمَا اَوْ فِيْ رَدِّهٖ عَلَيْهِمَآ اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن جندب اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باہم گفتگو ہوئی تو سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن جندب نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے ایک سکتہ جب امام تکبیر تحریمہ کہے اور دوسرا جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے یاد کرلیا اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا انکار کیا۔ ان دونوں نے اس بارے میں ابی ابن کعب کی طرف خط لکھا تو حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ

Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَالِحٌ۔ (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب السکتۃ عند الافتتاح' جلد1صفحہ113)

تعالیٰ عنہ نے جو ان کی طرف لکھایا جو انہیں جواب دیا اس میں یہ تھا کہ سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحیح یاد رکھا اسے ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

383- وَعَنْهُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِهِمْ سَكَتَ سَكْتَتَيْنِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ سَكَتَ اَيْضًا هُنَيَّةً فَاَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ اُبَيٌّ اِلَيْهِمْ اَنَّ الْاَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مسند احمد جلد5صفحہ23) (سنن دارقطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب موضع سکتات... الخ' جلد1صفحہ336)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب انہیں نماز پڑھاتے تو دو سکتے کرتے جب نماز کا آغاز کرتے اور جب ولا الضالین کہتے تب بھی تھوڑی دیر خاموش کہتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر انکار کیا تو انہوں نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لکھا تو انہوں نے جواباً ان کی طرف لکھا یہ معاملہ ایسا ہی ہے جیسے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" پڑھنے کے لیے کیونکہ یہ تکبیر اور سورۂ فاتحہ کے درمیان ہوتی ہے لہٰذا یہ سکوت بمعنی عدم جہر ہے نہ کہ بالکل خاموشی، اس سکوت پر تمام آئمہ کا اتفاق ہے۔

حق یہ ہے کہ اس خاموشی میں حضور آہستہ آمین کہتے تھے اور اگلی سورت کے لیئے آہستہ بسم اللہ پڑھتے تھے لہٰذا یہ حنفیوں کے بالکل خلاف نہیں، شوافع کے ہاں یہ خاموشی آرام لینے کے لیئے تھی اور امام مالک کے ہاں یہ خاموشی اسی لیے تھی کہ مقتدی اس وقت سورۂ فاتحہ پڑھ لیں کیونکہ ان کے ہاں مقتدی امام کے ساتھ فاتحہ نہیں پڑھتا بلکہ بعد میں پڑھتا ہے مگر احناف کی توجیہ بہت قوی ہے اس سکوت کے بارے میں اور بہت سی روایتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۶)

384- وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَاَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَاَخْفٰى بِهَا صَوْتَهٗ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پس جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا اور اس کے ساتھ اپنی آواز کو پست کردیا اور اپنا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی وَسَلَّمَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ الطَّیَالَسِیُّ وَالدَّارُ قُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔ وَفِیْ مَتْنِہٖ اِضْطِرَابٌ۔

دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ اسے احمد‘ ترمذی‘ ابوداؤد طیالسی دار قطنی حاکم اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے اور اس کے متن میں اضطراب ہے۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 316) (ترمذی‘ ابواب الصلوٰۃ‘ باب ما جاء فی التامین‘ جلد 1 صفحہ 58) (ابو داؤد الطیالسی صفحہ 138‘ رقم الحدیث: 1024) (دارقطنی‘ کتاب الصلوٰۃ‘ باب التامین فی الصلوٰۃ‘ جلد 1 صفحہ 334) (مستدرک حاکم‘ کتاب التفسیر‘ باب آمین یخفض الصوت۔

385- وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِاٰمِیْنَ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَّاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے نہ ہی تعوذ اور نہ ہی آمین۔ اسے طحاوی اور ابن جریر نے روایت کیا اس کی سند ضعیف ہے۔

(طحاوی‘ کتاب الصلوٰۃ‘ باب قراءۃ بسم اللّٰہ فی الصلوٰۃ‘ جلد 1 صفحہ 140)

شرح: آمین دعا ہے اور دعا کے اخفاء کا قرآن عظیم میں حکم ہے اور حدیث مرفوع بھی اسی کا افادہ فرماتی ہے کہ:

واذا قال ولا الضالین قولوا امین فان الامام یقولها ۔۲۔ (۲۔ سنن النسائی کتاب الافتتاح باب جہر الامام آمین نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/۱۴۷) (مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/۲۷۰)

جب امام ولا الضالین کہے تم آمین کہو کہ امام بھی کہے گا۔

معلوم ہوا کہ آہستہ کہے گا۔

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(الفتاوی الرضویہ، ج۲۹، ص ۳۹۴)

386- وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ خَمْسٌ یُّخْفِیْهِنَّ الْاِمَامُ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَالتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاٰمِیْنَ وَاَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں امام آہستہ کہے گا۔ سبحانک اللّٰھم وبحمدک‘ تعوذ‘ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آمین اور اللّٰھم ربنا لک الحمد اسے عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(مصنف عبدالرزاق کتاب الصلوٰۃ باب مایخفی الامام جلد2صفحہ 87)

شرح: آہستہ آواز سے آمین کہنا

احناف کے نزدیک ہر نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا اور نماز جہری ہو یا سرّی آمین آہستہ کہے مگر غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک جہری نماز میں امام و مقتدی بلند آواز سے آمین کہیں۔ آہستہ آمین کہنا حکمِ خدا و رسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کے موافق ہے چیخ سے آمین کہنا قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اور سنت کے بھی مخالف ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً" ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ"

(پ۸، الاعراف: ۵۵)

چونکہ آمین بھی دعا ہے۔ لہٰذا یہ بھی آہستہ کہنی چاہیے، رب تعالیٰ تو اپنے علم و قدرت کے اعتبار سے ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے پھر چیخنے کی کیا ضرورت ہے۔ بخاری و مسلم، احمد، مالک، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کی معافی اس نمازی کے لیے ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہوگی اور ظاہر ہے فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں ہم نے ان کی آمین آج تک نہ سنی تو چاہیے کہ ہماری آمین بھی آہستہ ہوتا کہ فرشتوں کی موافقت ہو اور گناہوں کی معافی ہو۔ جو لوگ چیخ کر آمین کہتے ہیں وہ فرشتوں کی آمین کی مخالفت کرتے ہیں۔

(ماخوذ از جاء الحق، مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ، ص ۵۱۸، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی)

اب ہاتھوں کے اٹھانے کو کہتے ہیں! احناف اہل سنت کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا خلاف سنت اور ممنوع ہے مگر وہابی غیر مقلد ان دونوں وقتوں میں رفع یدین کرتے ہیں اور اس پر بہت تشدد کرتے ہیں۔ مسلم و ابوداود نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے قریب تک اٹھاتے تھے (پھر نماز سے فارغ ہونے تک) نہ اٹھاتے تھے (سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع، الجزء الاول، ص ۲۹۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت) طحاوی شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نماز کی کسی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ (شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب التکبیر للرکوع الخ، ج ۱، ص ۲۸۸، دارالکتب العلمیہ بیروت)

علاوہ ازیں جن احادیث میں رفع یدین کا حکم ہے وہ تمام منسوخ ہیں (ماخوذ از جاء الحق)

مصنف عبدالرزاق کتاب الصلوٰۃ باب مایخفی الامام ج ۲ ص ۸۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ قِرَاءَةِ السُّوْرَةِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ

پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کا بیان

387- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ وَیُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی مَا لَا یُطِیْلُ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ وَهٰکَذَا فِی الْعَصْرِ وَهٰکَذَا فِی الصُّبْحِ. رَوَاهُ الشَّیْخَانِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے اور ہمیں کوئی آیت سنا دیتے اور پہلی رکعت میں جتنی قرأت کرتے اتنی دوسری رکعت میں نہ کرتے اور اسی طرح عصر اور فجر کی نماز میں کرتے۔ اسے شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب یقرأ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب القرأۃ فی الظهر والعصر' جلد1 صفحہ185)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

نماز فرض کی رکعتوں میں چند طرح فرق ہے: ایک یہ کہ اگلی دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے، آخری رکعات میں نفل۔ دوسرے یہ کہ اول رکعتیں بھری پڑھی جاتی ہیں بعد کی خالی۔ تیسرے یہ کہ فجر، مغرب، عشاء میں اول رکعتوں میں امام اونچی تلاوت کرتا ہے بعد والیوں میں آہستہ۔ چوتھے یہ کہ اول کی دو رکعتیں سفر و حضر ہر حالت میں پڑھی جاتی ہیں مگر آخری دو رکعتیں سفر میں معاف ہو جاتی ہیں۔ یہ تمام مسائل حدیث سے ثابت ہیں جن میں سے ایک مسئلہ یہاں آیا کہ اول رکعتیں بھری پڑھو آخری خالی۔

یعنی ظہر و عصر کی نمازوں میں سرکار ایک آدھ آیت زور سے پڑھ دیتے تاکہ صحابہ کرام کو معلوم ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فلاں سورت پڑھ رہے ہیں، اب ہم کو یہ جائز نہیں ہم لوگ اخفاء نمازوں میں ایک آیت بھی آواز سے نہیں پڑھ سکتے، یہ حضور کی خصوصیات سے ہے۔

یعنی رکعت اول بمقابلہ دوسری رکعت کے کچھ دراز پڑھتے یا اس لیے کہ اس میں سبحانك اللّٰھم، اعوذ، بسم اللہ بھی ہے، رکعت دوم میں یہ نہیں یا اس لیے کہ رکعت اول میں قرأت کچھ زیادہ فرماتے تاکہ پیچھے آنے والے شرکت کر سکیں۔ احناف کے نزدیک فتویٰ اسی پر ہے کہ ہر نماز میں اول رکعت دوسری سے کچھ دراز پڑھے خصوصًا نماز فجر کہ اس میں پہلی رکعت زیادہ دراز کرے۔ لہٰذا یہ حدیث احناف کے خلاف نہیں بلکہ ان کی مؤید ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۶)

388- عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ　　حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا التِّرْمَذِيَّ.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ اس حدیث کو ترمذی کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری کتاب الاذان باب الجھر فی المغرب جلد 1 صفحہ 105) (مسلم کتاب الصلوۃ باب القراۃ فی الصبح جلد 1 صفحہ 187) (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب قدر القراۃ فی المغرب جلد 1 صفحہ 118) (نسائی کتاب الافتتاح باب القراۃ فی المغرب بالطور جلد 1 صفحہ 154) (ابن ماجۃ کتاب الصلوۃ باب القراۃ فی صلوۃ المغرب صفحہ 60) (مسند احمد جلد 4 صفحہ 84)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی مغرب کی دونوں رکعتوں میں پوری سورۃ طور پڑھتے تھے یا طور کی بعض آیات جو کچھ بھی ہو یہ بیان جواز کے لیے ہے ورنہ مغرب میں قصار مفصل کی سورتیں پڑھنا مستحب ہے، سورۂ طور میں ۴۹ آیات ہیں اگر یہ پوری سورت مغرب میں پڑھی جاوے تو بھی وقت تنگ نہیں ہوتا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۹)

389- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ الاعراف پڑھی تو اس کو دو رکعتوں میں تقسیم فرمایا۔ اسے نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی کتاب الافتتاح باب القراۃ فی المغرب بالمّص جلد 1 صفحہ 154)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری سورت دو رکعتوں میں پڑھی۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ تارے آسمان میں سیاہی آنے تک وقت مغرب رہتا ہے سفیدی وقت عشاء نہیں ورنہ اتنی بڑی سورت دو رکعتوں میں پھر بقیہ نماز کا ادا کرنا مشکل ہوتا، لہٰذا یہ حدیث حنفیوں کی دلیل ہے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل بیان جواز کے لیے ہے، ورنہ مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا افضل ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثری عمل تھا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۷۵)

390- وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ.

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں تھے تو انہوں نے عشاء کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۃ والتین

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

والزیتون پڑھی اسے شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری'کتاب الاذان'باب الجهر فی العشآء' جلد 1صفحه 105) (مسلم' کتاب الصلوة'باب القرأة فی العشآء' جلد1صفحه 187)

391- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ وَلَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَوْ ظَنِّيْ بِكَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

(بخاری'کتاب الاذان'باب یطول فی الاولیین...الخ' جلد 1صفحه 106) (مسلم' کتاب الصلوة'باب القرأة فی الظهر والعصر' جلد1صفحه 186)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سعد (بن ابی وقاص) سے کہا لوگوں نے ہر چیز میں تیری شکایت کی حتیٰ کہ نماز میں بھی تو انہوں نے کہا بہر حال میں تو پہلی دو رکعتوں میں قرأت لمبی کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر اور میں اس کوتاہی نہیں کرتا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز میں اقتداء کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا تو نے سچ کہا تمہارے بارے میں یہی گمان تھا اسے شیخین نے بیان کیا۔

392- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم سورۃ فاتحہ پڑھیں (اور قرآن مجید میں سے) جو آسان ہو پڑھیں اس کو ابوداؤد' ابو یعلیٰ' ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد'کتاب الصلوة'باب من ترک القرأة فی صلوته' جلد1صفحه118) (مسند احمد جلد3صفحه3) (مسند ابی یعلی جلد2صفحه 417' رقم الحدیث:236) (صحیح ابن حبان جلد4صفحه 140' رقم الحدیث:1787)

شرح: عام غیر مخصوص:

عام کے حکم سے اگر کسی فرد کو بھی خارج نہ کیا جائے تو اسے "عام غیر مخصوص" کہتے ہیں۔ جیسے اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: (فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ)

ترجمہ کنزالایمان: اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔" [المزمل:۲۰]

اس آیت مبارکہ میں لفظ "ما" عام ہے اور اس کے حکم یعنی قراءت سے کسی فرد (آیت یا سورت) کو خاص نہیں کیا گیا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کے کسی بھی مقام سے جتنا چاہو نماز میں تلاوت کرو۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
فرض قراءت نماز میں ایک آیت سے ادا ہو جاتا ہے اب یہ نہ کہیں گے کہ الحمد شریف کی پہلی آیت فرض تھی باقی اُس کا غیر بلکہ الحمد اور سورت بلکہ سارا قرآن مجید اگر ایک رکعت میں ختم کرے سب زیر فرض داخل ہوں گے کہ

فاقرأوا ما تیسر من القراٰن۔

(پس قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اُتنا پڑھو۔ت) کا فرد ہے ولہٰذا اگر سورۂ فاتحہ پڑھ کر سُورت ملانا بھول گیا اور وہاں یاد آیا تو حکم ہے رکوع کو چھوڑے اور قیام کی طرف عود کر کے سورت پڑھے اور رکوع میں جائے حالانکہ واجب کے لئے فرض کا چھوڑنا جائز نہیں ولہٰذا اگر پہلی التحیات بھول کر پورا کھڑا ہو گیا اب عود کی اجازت نہیں مگر سُورت کے لئے خود شرع نے عود کا حکم دیا کہ جتنا قرآن مجید پڑھا جائے گا سب فرض ہی میں واقع ہو گا تو یہ واجب کی طرف عود نہیں بلکہ فرض کی طرف، ولہٰذا اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا نماز نہ ہوگی کہ پہلا رکوع عود الی الفرض کے سبب زائل ہو گیا تو جس طرح الحمد اور سورت دونوں سے فرض ہی ادا ہوتا ہے یوں ہی دونوں خطبوں سے بھی کہ سب مطلق۔

فاسعوا الی ذکر اللہ

(اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ کر آؤ۔) کے تحت میں داخل ہے۔(الفتاوی الرضویہ، ج۸،ص ۳۱۲)
مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۷ تا۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

393- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا فْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَّقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ فِي السُّجُوْدِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَالِكِ بْنِ

رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے جب وہ رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور جب وہ رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد اور آپ سجدے میں ایسا نہیں کرتے تھے اسے شیخین نے روایت کیا۔ اس کتاب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَلْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں: اس بارے میں ابوحمید ساعدی مالک بن حویرث وائل بن حجر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات موجود ہیں۔

(بخاری'کتاب الاذان' باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی۔۔۔الخ' جلد1 صفحہ102) (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین۔۔۔الخ' جلد1 صفحہ169)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ آخر وقت تک کیا۔ حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن زبیر نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً کیا تھا پھر چھوڑ دیا، نیز سیدنا ابن مسعود، عمر ابن خطاب، علی مرتضی، براء ابن عازب، حضرت علقمہ وغیرہم بہت صحابہ سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے، نیز ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے حضرت مجاہد سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیر اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ معلوم ہوا کہ سیدنا ابن عمر کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے، نیز رسالہ آفتاب محمدی میں ہے کہ حضرت ابن عمر کی حدیث چند روایتوں سے منقول ہے جس میں سے ایک روایت میں یونس ہے جو سخت ضعیف ہے، دوسری اسناد میں ابو قلابہ ہے جو خارجی المذہب تھا (دیکھو تہذیب)، تیسری اسناد میں عبیداللہ ہے یہ پکا رافضی تھا، چوتھی اسناد میں شعیب ابن اسحاق ہے جو مرجیہ مذہب کا تھا۔ غرض کہ رفع یدین کی احادیث کی اکثر اسنادوں میں بدمذہب خصوصاً روافض بہت شامل ہیں کیونکہ یہ ان کا عمل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ روافض کے تقیہ کی وجہ سے امام بخاری کو بھی پتہ نہ لگا ہو، لہٰذا مذہب حنفی نہایت قوی ہے کہ نمازوں میں سوا تکبیر تحریمہ کے اور کہیں رفع یدین نہ کیا جائے۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲)

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ وَاظَبَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَامَ حَيًّا

ان روایات کا بیان جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع میں رفع یدین پر مواظبت فرمائی جب تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ رہے

394- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی. رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَھُوَ حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ بَلْ مَوْضُوْعٌ.

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدے میں ایسا نہیں فرماتے یہ نماز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمیشہ رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اسے بیہقی نے روایت کیا اور یہ ضعیف حدیث ہے بلکہ یہ موضوع حدیث ہے۔

(نصب الرایۃ'کتاب الصلوٰۃ'جلد 1صفحہ 409) (والدرایۃ جلد 1صفحہ 153) (وتلخیص الحبیر جلد 1 صفحہ218'نقلًا عن البیہقی)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہرگز کسی حدیث میں ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع یدین فرمایا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا خلاف ثابت ہے۔نہ احادیث میں اسکی مدت مذکور۔ہاں حدیثیں اس کے فعل وترک دونوں میں وارد ہیں۔(الفتاوی الرضویۃ،ج۶،ص ۱۵۴)

بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْقِیَامِ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ

دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنا

395- عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلَی النَّبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

(بخاری' کتاب الاذان'باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین' جلد1صفحہ102)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے' تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے جب رکوع میں جاتے تو رفع یدین کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب وہ دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کرتے تھے اسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

آخر وقت تک کیا۔حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن زبیر نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً کیا تھا پھر چھوڑ دیا، نیز سیدنا ابن مسعود، عمر ابن خطاب، علی مرتضی، براء ابن عازب، حضرت علقمہ وغیرہم بہت صحابہ سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے، نیز ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے حضرت مجاہد سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیر اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔معلوم ہوا کہ سیدنا ابن عمر کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے، نیز رسالہ آفتاب محمدی میں ہے کہ حضرت ابن عمر کی حدیث چند روایتوں سے منقول ہے جس میں سے ایک روایت میں یونس ہے جو سخت ضعیف ہے، دوسری اسناد میں ابوقلابہ ہے جو خارجی المذہب تھا (دیکھو تہذیب)، تیسری اسناد میں عبیداللہ ہے یہ پکا رافضی تھا، چوتھی اسناد میں شعیب ابن اسحاق ہے جو مرجیہ مذہب کا تھا۔غرض کہ رفع یدین کی احادیث کی اکثر اسنادوں میں بد مذہب خصوصاً روافض بہت شامل ہیں کیونکہ یہ ان کا عمل ہے۔ہوسکتا ہے کہ روافض کے تقیہ کی وجہ سے امام بخاری کو بھی پتہ نہ لگا ہو، لہٰذا مذہب حنفی نہایت قوی ہے کہ نمازوں میں سوا تکبیر تحریمہ کے اور کہیں رفع یدین نہ کیا جائے۔اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲)

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ

396۔ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (نسائی 'کتاب الافتتاح' باب رفع الیدین للسجود' جلد1 صفحہ165)

سجدے کے لئے رفع یدین کا بیان

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر فرماتے اسے نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ

آپ کا نام مالک، کنیت ابوسلیمان ہے، قبیلۂ بنی لیث سے ہیں، ایک وفد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، ۲۰ دن حاضری رہی، بصرہ میں قیام کیا، عبدالملک کے زمانہ میں ۹۴ھ میں وہیں وفات پائی۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں، مطلب وہی ہے کہ انگوٹھے کانوں تک انگلیاں اور گٹے کندھوں تک۔ کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی بہت احادیث ہیں جو ہم نے اپنی کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں جمع کردی ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲)

غیر مقلدین آدھی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور آدھی کو چھوڑ دیتے ہیں رفع یدین کے لئے اسکو دلیل بناتے ہیں اور اس میں موجود کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے مسئلے کو چھوڑ دیتے ہیں بیس دن ساتھ رہنے والے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر عمل کرتے ہیں اور مستقل ساتھ رہنے والے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کو چھوڑ دیتے ہیں۔

397- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع میں اور سجدے میں رفع یدین فرماتے تھے۔ اس حدیث کو ابو یعلی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند ابی یعلی جلد 6 صفحہ 399' رقم الحدیث: 997(3752) (مصنف ابن ابی شیبہ' کتاب الصلوٰۃ' باب من کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 235) (مجمع الزوائد' کتاب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ' جلد 2 صفحہ 101)

شرح: مطلق لفظ سنّت دونوں قسموں کو شامل ہے دونوں قسمیں یہ ہیں: (۱) سنتِ مؤکدہ جس کا نام سنتِ ہدیٰ ہے (۲) سنت غیر مؤکدہ جس کا نام سنتِ زائدہ ہے۔ (ردالمحتار کتاب الطہارۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۷۱)

بحر الرائق سنن نماز مسئلہ رفع یدین للتحریمہ میں ہے:

انه من سنن الهدى فهو سنة مؤكدة ۳

(البحر الرائق کتاب الصلوۃ باب صفۃ الصلوۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۳۰۲)

وہ سنن ہدیٰ سے ہے تو وہ سنتِ مؤکدہ ہے۔

398- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَعِنْدَ التَّكْبِيْرِ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع کے لئے تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے اور سجدے کی تکبیر کے وقت اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(المعجم الاوسط جلد 1 صفحہ 39' رقم الحدیث: 16) (مجمع الزوائد' کتاب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ'

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جلد1صفحہ102)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ابھی ہم عرض کر چکے کہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نماز میں رفع یدین نہ کرتے تھے اور یہاں حضرت نافع کی روایت میں آ گیا کہ کرتے تھے ان دونوں روایتوں کو جمع کرلو کہ پہلے کرتے تھے بعد میں نہ کرتے تھے یعنی نسخ کے پتہ لگنے پر رفع یدین چھوڑ دیا، از طحاوی۔ فقیر نے "جاء الحق" حصہ دوم میں رفع یدین نہ کرنے کی پچیس حدیثیں جمع کی ہیں وہاں مطالعہ کرو۔

لطیفہ: مکہ معظمہ میں امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسئلہ رفع یدین میں مناظرہ ہوا، امام اوزاعی نے رفع یدین کے لیے حضرت ابن عمر کی حدیث پیش کی، امام اعظم نے جواب دیا کہ مجھ سے حماد نے روایت کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوائے تکبیر اولیٰ کے کبھی رفع یدین نہ کرتے اور فرمایا کہ میری حدیث کے تمام راوی بڑے فقیہ و عالم ہیں، لہٰذا تمہاری حدیث سے یہ حدیث راجح ہے۔ مرقات، فتح القدیر وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۳)

399- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَسْجُدُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ورواته كلهم ثقات الا اسمعيل بن عياش وهو صدوق وفى روايته عن غير الشاميين كلام۔ (ابن ماجہ'کتاب الصلوٰۃ' باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع' صفحہ62)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا کہ آپ نے دونوں کندھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے جب نماز کا آغاز کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ سوائے اسماعیل بن عیاش کے وہ ویسے تو صدوق ہیں لیکن غیر شامیوں سے ان کی روایت میں کلام ہے۔

400- وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّيْنَ فَحَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَرٰى

حضرت حصین بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو عمرو بن مرہ نے کہا کہ ہم نے حضرمیوں کی مسجد میں نماز پڑھی تو مجھ سے علقمہ بن وائل نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یدین فرماتے جس وقت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

أَبَاكَ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلاَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ وَعَبْدُ اللّٰهِ لَمْ يَحْفَظْ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّمَا رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(سنن دارقطنی'کتاب الصلوۃ'باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح'جلد1صفحہ291)

نماز کا آغاز کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نخعی) نے فرمایا میرے خیال میں تو ہمارے باپ نے صرف اسی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے اسے کیسے یاد کرلیا اور عبداللہ نے اسے آپ سے یاد نہ کیا۔ پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رفع یدین صرف نماز کے شروع میں ہی ہے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کا نام وائل ابن حجر ابن ربیعہ ابن وائل ابن یعمر ہے، کنیت ابوحمیدہ، قبیلہ بنی حزم سے ہیں، حضرموت کے شاہزادہ تھے، جب اسلام لانے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور نے ان کے لیئے اپنی چادر بچھادی اور اپنے قریب بٹھالیا اور فرمایا کہ تم نے اللہ کے لیئے بہت دراز سفر کیا اور بہت دعائیں دیں، حضرموت کا حاکم بنایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو ہمیشہ حاضری بارگاہ میسر نہ تھی۔

سوائے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام اماموں کے ہاں نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہیں، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں ہاتھ چھوڑنا سنت ہیں۔ یہ حدیث تمام اماموں کی دلیل ہے، نیز داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ان سب کے ہاں سنت ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ ناف کے اوپر ہاتھ رکھے یا نیچے، ہمارے ہاں نیچے رکھنا سنت ہے۔ فقیر نے "جاء الحق" حصہ دوم میں اس پر چودہ حدیثیں پیش کیں جس میں لفظ تحت السرہ یعنی ناف کے نیچے صراحتاً مذکور ہے۔ چنانچہ ابن ابی شیبہ نے سند صحیح سے جس کے سارے راوی ثقہ ہیں انہیں وائل ابن حجر سے روایت کی کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے ناف کے نیچے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھا۔ دارقطنی، بیہقی، رزین، کتاب الاثار، مصنفہ امام محمد، ابن حزم وغیرہم نے مختلف صحابہ سے مرفوع وموقوف حدیثیں نقل کیں جن سب میں تحت السرہ موجود ہے، نیز ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں ادب کا اظہار ہے۔ غلام مولیٰ کے سامنے ایسے ہی کھڑے ہوتے ہیں، کہنی پر ناف سے اوپر ہاتھ رکھنا پہلوانوں کا طریقہ ہے جو کشتی لڑتے وقت خم ٹھونک کر مقابل کے سامنے آتا ہے۔ اس کی پوری تحقیق "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔

ابھی کچھ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ رفع یدین کی یہ تمام حدیثیں منسوخ ہیں اس کا ناسخ ذکر کیا جاچکا۔ واقعی اولاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے تھے لیکن آخر حیات تک نہ کیا یہاں بھی ایک بار دیکھنے کا ذکر ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس طرح کہ سر مبارک ہاتھوں کے بیچ میں رہا، یہ حدیث حنفیوں کی بڑی دلیل ہے کہ سجدہ میں ہاتھ کندھوں کے سامنے نہ رہے بلکہ سر کے آس پاس ایسے رہیں کہ اگر کان کی گدیا سے قطرہ گرے تو ہاتھ کے انگوٹھے پر گرے۔

(مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶)

401- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ لَمْ يُصِبْ مَنْ جَزَمَ بِأَنَّهُ لَا يَثْبُتُ شَيْءٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى نَسْخِهِ فَلَيْسَ لَهُ دَلِيْلٌ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا مِثْلُ دَلِيْلِ مَنْ قَالَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي غَيْرِ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ.

(جزء رفع الیدین للبخاری مترجم صفحہ 68)

حضرت یحییٰ بن ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جزء رفع الیدین میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ اس کتاب کے مرتب علامہ نیموی فرماتے ہیں وہ لوگ درستگی کو نہیں پہنچے جنہوں نے یہ یقین کرلیا کہ سجدے کے لئے رفع یدین کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور جنہوں نے اس کے منسوخ ہونے کا قول کیا ہے اس کے پاس ان کے نسخ پر سوائے اس کے اور کوئی دلیل نہیں جیسا کہ اس شخص کی دلیل ہے جنہوں نے کہا تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں ہے۔

بَابُ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي غَيْرِ الْإِفْتِتَاحِ

تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین ترک کرنے کا بیان

402- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھائی تو سوائے پہلی مرتبہ کے رفع یدین نہیں کیا۔ اسے اصحاب ثلاثہ نے روایت کیا اور یہ صحیح ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع' جلد 1 صفحہ 109) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین عندالرکوع' جلد 1 صفحہ 59) (نسائی' کتاب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین والرخصۃ فی ترک ذٰلک' جلد 1

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صفحہ 161)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

علقمہ چند ہیں۔ یہاں علقمہ ابن قیس ابن مالک مراد ہیں جو مشہور تابعی ہیں اور حضرت ابن مسعود کے ساتھیوں میں سے آپ کی ملاقات خلفاء راشدین سے بھی ہے۔

یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ رکوع میں جاتے آتے رفع یدین نہیں۔ حضرت ابن مسعود بڑے فقیہ صحابی اور آخردم تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر اور حضر کے ساتھی ہیں، حضور کی نماز پر جیسے آپ مطلع ہو سکتے ہیں ایسے دوسرے وہ صحابہ جو کبھی کبھی حاضر بارگاہ ہوتے تھے مطلع نہیں ہو سکتے تھے، دارقطنی اور ابن عدی نے انہی حضرت ابن مسعود سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی نمازیں پڑھی ہیں اور حضرت صدیق اکبر و فاروق کی اقتداء میں بھی جن میں سے کوئی بزرگ سوائے تکبیر تحریمہ کے اور کسی وقت نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، نیز بہت صحابہ کرام سے اسی طرح روایتیں ہیں۔ ہم نے رفع یدین نہ کرنے کی پچیس حدیثیں اپنی کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں جمع کی ہیں۔ خیال رہے کہ حضرت ابن مسعود صحابہ اور تابعین کے مجمع میں یہ نماز پڑھ کر دکھاتے اور کوئی آپ پر اعتراض نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ وہ تمام حضرات رفع یدین نہ کرنے پر متفق تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۹۸)

403- وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ. رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَهُوَ اَثَرٌ صَحِیْحٌ.

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا وہ صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور یہ صحیح اثر ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوۃ' باب التکبیرات' جلد 1 صفحہ 156) (مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الصلوۃ' باب من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود' جلد 1 صفحہ 237)

404- وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُ بَعْدُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ.

حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد رفع یدین نہ کرتے اسے طحاوی ابوبکر ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوۃ' باب التکبیرات' جلد 1 صفحہ 154) (مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الصلوۃ' باب من کان

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یرفع یدیہ... الخ' جلد 1 صفحہ 236) (سنن الکبرٰی للبیہقی 'کتاب الصلٰوۃ' من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح' جلد 2 صفحہ 80)

405- وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَسَنَدُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز کی صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ' ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معرفت میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی 'کتاب الصلٰوۃ' باب التکبیرات' جلد 1 صفحہ 155) (مصنف ابن ابی شیبۃ 'کتاب الصلٰوۃ' باب من کان یرفع یدیہ... الخ' جلد 1 صفحہ 237) (معرفۃ السنن والآثار 'کتاب الصلٰوۃ' جلد 2 صفحہ 429' رقم الحدیث: 3308)

406- وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا فِي الْإِفْتِتَاحِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوائے آغاز کے نماز کی کسی چیز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اسے طحاوی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

(طحاوی 'کتاب الصلٰوۃ' باب التکبیرات' جلد 1 صفحہ 156) (مصنف ابن ابی شیبۃ 'کتاب الصلٰوۃ' باب من کان یرفع یدیہ... الخ' جلد 1 صفحہ 236)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابی بکرۃ قال ثنا قال سفیان عن المغیرۃ قال قلت لابراھیم حدیث وائل انہ رأی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع فقال ان کان وائل رأہ مرۃ یفعل ذلک فقد رأہ عبداللہ خمسین مرۃ لا یفعل ذلک ۳ ـ

(شرح معانی الآثار باب التکبیر عند الرکوع مطبوعہ ایچ ایم سعید ۱/۱۵۴)

ابوبکرہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہا ہمیں مومل نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی ہے مغیرہ سے اور مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابراہیم نخعی سے حدیث وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا ابراہیم نے فرمایا وائل نے اگر ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔

صحیح مسلم شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ۔

(صحیح مسلم　باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ الخ　مطبوعہ اصح المطابع کراچی　۱/۱۸۱)

کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دُمیں ہیں قرار سے رہو نماز میں۔

اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا۔ اور حاظر مبیح پر مقدم ہے۔ ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا حنفیہ کو ان کی تقلید چاہیے، شافعیہ وغیرہم اپنے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کریں کوئی محلِ نزاع نہیں، ہاں وہ حضرات تقلیدِ ائمہ دین کو شرک وحرام جانتے اور باآنکہ علمائے مقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعداء اپنے لئے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمہ مسلمین واثارت فتنہ بین المومنین کرنا چاہتے بلکہ اسی کو اپنا ذریعہ شہرت وناموری سمجھتے ہیں اُن کے راستے سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہیے۔ مانا کہ احادیث رفع ہی مرجح ہوں تاہم آخر رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج۶ص ۱۵۴۔۱۵۵)

407- وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَصْحَابُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَہُمْ اِلَّا فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ قَالَ وَکِیْعٌ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ. رَوَاہُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ. قَالَ النِّیْمَوِیُّ الصَّحَابَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَمَنْ بَعْدَہُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِیْ ہٰذَا الْبَابِ وَاَمَّا الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ فَلَمْ یَثْبُتْ عَنْہُمْ رَفْعُ الْاَیْدِیْ فِیْ غَیْرِ تَکْبِیْرَۃِ الْاِحْرَامِ. وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ. (مصنف ابن ابی شیبۃ 'کتاب الصلوٰۃ' باب من کان یرفع یدیہ... الخ' جلد1 صفحہ 236)

حضرت ابواسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب صرف نماز کے آغاز میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اس حدیث کے راوی وکیع فرماتے ہیں پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ اس حدیث کو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیموی فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والوں نے اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے لیکن خلفائے اربعہ سے سوائے تکبیر تحریمہ کے ہاتھوں کو اٹھانا ثابت نہیں اللہ ہی درست بات کو زیادہ جاننے والا ہے۔

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، اور جاء الحق کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ

رکوع، سجدے اور اٹھنے کے لئے تکبیر کہنے کا بیان

408- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِیْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اٹھتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے پیٹھ اٹھاتے تو کہتے "سمع اللہ لمن حمدہ" پھر کھڑے کھڑے کہتے "ربنا لك الحمد" پھر جب جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر ساری نماز میں یونہی کرتے حتی کہ اسے پوری کر لیتے اور دو رکعتوں میں بیٹھنے کے بعد جب اٹھتے تو بھی تکبیر کہتے۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب التکبیر اذا قام من السجود، جلد 1 صفحہ 109) (مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب اثبات التکبیر فی کل خفض...الخ، جلد 1 صفحہ 169)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

جب اکیلے نماز پڑھتے نہ کہ جماعت میں کیونکہ جماعت میں امام صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتا ہے اور مقتدی صرف "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" دونوں کلمے صرف اکیلا نمازی ہی جمع کرتا ہے اگرچہ اکیلا نمازی یہ کلمات آہستہ کہتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم امت کے لیے آہستہ کلمات بھی کبھی آواز سے فرمادیتے تھے اسی لیے صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ حضور ظہر میں فلاں سورتیں پڑھتے تھے اور عصر میں فلاں۔

خلاصہ یہ کہ سوائے رکوع سے اٹھنے کے باقی نماز کی ہر حرکت میں تکبیر کہنا چاہیے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸)

409- وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کرتے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تو ہر دفعہ جب جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے پس جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مشابہ نماز پڑھنے والا ہوں۔ اس

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اتمام التکبیر فی الرکوع' جلد 1 صفحہ 109)

حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: تین قسم کے لوگ

کہا گیا ہے کہ نماز سے فارغ ہونے والے لوگ تین قسم کے ہیں۔

(۱) ایک گروہ وہ ہے جو پچیس نمازوں کا ثواب پانے والا ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو امام کے رکوع کے بعد تکبیر کہتے اور رکوع کرتے ہیں۔ (۲) دوسرا گروہ وہ ہے جو ایک نماز کا ثواب حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ وہ ہیں جو امام کے ساتھ برابری کرتے ہیں (۳) تیسرا گروہ وہ ہے جو نماز کے بغیر ہوتا ہے۔ یہ وہ ہیں جو امام سے سبقت کرتے ہیں۔

(لباب الاحیاء صفحہ ۶۹)

410- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری' کتاب الاذان' باب یکبر وھو ینھض من السجدتین' جلد 1 صفحہ 114)

حضرت سعید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو سعید نے نماز پڑھائی اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت جہراً تکبیر کہتے اور جب سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

411- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَّخَفْضٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهٗ. (مسند احمد جلد 1 صفحہ 386) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب التکبیر للسجود' جلد 1 صفحہ 164) (ترمذی' ابواب الصلٰوۃ' باب ما جاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود' جلد 1 صفحہ 59)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں نیچے جھکتے اور اوپر اٹھتے وقت اور قیام و قعود کے وقت تکبیر کہتے اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بیان کیا۔

412- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ ثَلَاثٌ كَانَ يَفْعَلُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَّكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تین چیزیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اونچا کر کے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مُنْتَيَةٌ وَّكَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(نسائی' کتاب الافتتاح' باب رفع الیدین مدًّا)

اٹھاتے اور قراءت سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرتے اور ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے اسے امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:

سنت یہ ہے کہ سمع اللہ کا سین رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں اور حمدہ کی "ہ" سیدھا ہونے کے ساتھ ختم، اسی طرح ہر تکبیر انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ اللہ اکبر کا الف شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم ہو۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۶، ص ۱۸۹)

بَابُ هَيْئَاتِ الرُّكُوْعِ

رکوع کی حالتوں کا بیان

413- عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَّضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بند کیا پھر انہیں اپنی دونوں رانوں کے درمیان رکھ دیا تو میرے والد نے مجھے منع کیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور حکم دیا گیا تو ہم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔ اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا

(بخاری' کتاب الاذان' باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع' جلد 1 صفحہ 109) (مسلم' کتاب المساجد' باب الندب الی وضع الایدی... الخ' جلد 1 صفحہ 202) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ماجاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع' جلد 1 صفحہ 59) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب التطبیق' جلد 1 صفحہ 159) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود... الخ' جلد 1 صفحہ 126) (ابن ماجہ' کتاب الصلوٰۃ' باب وضع الیدین علی الرکبتین' صفحہ 63) (مسند احمد)

شرح: رکوع:

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۶۵)

اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسئلہ ۳۲: کوزہ پشت (کبڑا) کہ اس کا کُب حدِ رکوع کو پہنچ گیا ہو، رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔
(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۷۰)

414- وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ رَكَعَ فَجَافٰی یَدَیْهِ وَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ وَفَرَّجَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ مِنْ وَّرَآءِ رُكْبَتَیْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَآئِیْ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ.

حضرت ابومسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو (بغلوں سے) دور رکھا اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں اپنے گھٹنوں کے آگے کشادہ رکھیں اور فرمایا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ' نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 120) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود' جلد 1 صفحہ 126) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب مواضع اصابع الیدین فی الرکوع' جلد 1 صفحہ 159)

415- وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ لَوْصُبَّ عَلٰی ظَهْرِهٖ مَآءٌ لَّاسْتَقَرَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ وَالْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اگر آپ کی پشت مبارک پر پانی ڈال دیا جاتا تو وہ ٹھہر جاتا۔ اسے امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبیر اور اوسط میں بیان کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(المعجم الاوسط جلد 6 صفحہ 316' برقم الحدیث: 5672) (مجمع الزوائد' کتاب الصلوٰۃ' باب صفۃ الرکوع نقلًا عن الطبرانی فی الکبیر وابی یعلٰی' جلد 2 صفحہ 123)

شرح: رکوع کے بعض خاص مسائل

مسئلہ: رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔
(فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج ۱، ص ۲۵۹)

مسئلہ: رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔ (الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج ۱، ص ۵۰)

حدیث میں ہے: "اس شخص کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، الحديث: ۸۵۵، ج۱، ص ۳۲۵)

یہ حدیث ابوداود و ترمذی ونسائی وابن ماجہ و داری نے ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الخشوع في الصلاة، الحديث: ۷۴۲، ج۱، ص ۲۶۳)

اس حدیث کو بخاری ومسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ: عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔

(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج۲، ص ۲۴۰) (والفتاوى الرضوية، ج۶، ص ۳۴۵)

بَابُ الْاِعْتِدَالِ وَالطَّمَانِيْنَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ میں اعتدال کا بیان

416۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا عَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک (اعرابی) شخص نے آکر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ پس وہ شخص لوٹ گیا اور اس نے اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے پڑھی تھی پھر وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ نے فرمایا وعلیک السلام پھر فرمایا لوٹ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین بار ہوا پھر اس آدمی نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے سکھلائیے تو آپ نے فرمایا جب تم

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری' کتاب الاذان' باب امر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یتم رکوعہ بالاعادة' جلد 1 صفحہ 109) (مسلم' کتاب الصلوٰة' باب وجوب قرأة الفاتحة فی کل رکعة... الخ' جلد1 صفحہ 170)

نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتو تکبیر کہو پھر قرآن کا جو حصہ تمہارے لئے آسان ہو پڑھو پھر رکوع کروحتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرلو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہوجاؤ پھر سجدہ کروحتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اپنا سر اٹھاؤ حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کروحتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرلو پھر نماز کی ہر رکعت اسی طرح پڑھو۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ آنے والے حضرت خلاد ابن رافع انصاری ہیں جو جنگ بدر میں شہید ہوئے، یہ واقعہ سیدنا ابوہریرہ نے اپنی نگاہ سے نہیں دیکھا بلکہ کسی صحابی سے سن کر بیان فرمارہے ہیں کیونکہ حضرت خلاد بدر ۲ھ میں شہید ہوگئے۔ اور حضرت ابوہریرہ ۷ھ میں اسلام لائے مگر چونکہ تمام صحابہ عادل ہیں اس لیے دیکھنے والے کا نام مذکور نہ ہونا مضر نہیں۔

غالبًا یہ نماز نفل تحیۃ المسجد تھے جو جلدی جلدی تعدیل ارکان کے بغیر ادا کر لیے گئے تھے یا اس میں کوئی اور نقصان رہ گیا تھا۔

اس مضمون سے چند مسائل معلوم ہوئے: ایک یہ کہ مسجد نبوی میں آنے والا نمازیوں کو عمومی سلام الگ کرے اور حضور انور کو علیحدہ۔ اب بھی زائرین حاضری شریف کے وقت دو رکعتیں پڑھ کر مواجہہ اقدس میں حاضری دے کر سلام عرض کرتے ہیں، اللہ ہم سب کو نصیب کرے۔ دوسرے یہ کہ سلام میں علیکم بھی کہہ سکتے ہیں علیک بھی۔ تیسرے یہ کہ واجب رہ جانے سے نماز لوٹالینی واجب ہے۔ خیال رہے کہ بھول کر واجب چھوٹ جانے پر سجدہ سہو واجب ہے اور عمدًا چھوڑنے سے نماز لوٹانا واجب۔ چوتھے یہ کہ نماز میں تعدیل ارکان، یعنی اطمینان سے ادا کرنا واجب ہے کیونکہ یہ بزرگ جلدی سے ادا کر کے آگئے تھے اسلیئے نماز دوبارہ پڑھوائی گئی۔

یعنی ہر دفعہ یہ نماز پڑھ کر آتے سلام عرض کرتے اور لوٹا دیئے جاتے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی ہی دفعہ انہیں نماز کا طریقہ نہ سکھایا بلکہ کئی بار پڑھوا کر پھر بتایا تا کہ یہ واقعہ انہیں یاد رہے اور مسئلہ خوب حفظ ہوجائے کہ جو چیز مشقت وانتظار سے ملتی ہے وہ دل میں بیٹھ جاتی ہے، جیسے ایک صحابی بغیر سلام کیے حاضر ہوگئے تو فرمایا پھر لوٹ کر جاؤ اور سلام کرکے آؤ، لہٰذا اس میں علماء کو طریقہ تبلیغ کی تعلیم بھی ہے۔

۵ یعنی جو سورت یا آیت تمہیں یاد ہو وہ پڑھو اس حدیث کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے "فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مِنَ الْقُرْاٰنِ"۔ اس آیت اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں بلکہ مطلقاً تلاوت فرض ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء قبلہ کو منہ اور تکبیر وغیرہ فرائض کے سلسلے میں مطلق قرأت کا ذکر کیا نہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کا۔ جن احادیث میں آتا ہے کہ بغیر سورۃ فاتحہ نماز نہیں ہوتی وہاں مراد ہے کہ نماز کامل نہیں ہوتی لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں، یہ حدیث امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بہت قوی دلیل ہے۔ خیال رہے کہ بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتوں سے کم پڑھنے کو قرأت قرآن یا تلاوت قرآن نہیں کہا جاتا۔ لہٰذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ قرآن کا ایک لفظ بھی پڑھنا نماز کے لیئے کافی ہونا چاہیے حالانکہ تم اس کے قائل نہیں۔

اس کا نام ہے تعدیل ارکان، یعنی نماز کے ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا کہ ہر رکن میں تین تسبیح کی بقدر ٹھہرنا۔ یہ تعدیل امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں فرض ہے، ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل نہ ہونے پر فرمایا لَمْ تُصَلِّ تم نے نماز پڑھی ہی نہیں جس کے بغیر نماز بالکل نہ ہو وہ فرض ہوتا ہے۔ امام اعظم کے نزدیک تعدیل فرض نہیں بلکہ واجب ہے کہ جس کے رہ جانے سے نماز ناقص واجب اعادہ ہوتی ہے لیکن فرض ادا ہو جاتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ لَمْ تُصَلِّ میں کمالِ نماز کی نفی آتی ہے یعنی تم نے کامل نماز نہیں پڑھی کیونکہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی میں اسی حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ان کاموں کو پورا کرو گے تو تمہاری نماز پوری ہوگی اور اگر ان میں سے کچھ کم کرو گے تو تمہاری نماز ناقص ہوگی۔ معلوم ہوا کہ تعدیل کے بغیر نماز ناقص ہوگی باطل نہیں لہٰذا یہ واجب ہے فرض نہیں، نیز تعدیل فرض ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اول ہی سے بتادیتے انہیں بغیر فرض ادا کیئے نماز بار بار پڑھنے کی اجازت نہ دیتے کیونکہ اس کے بغیر وہ نمازیں بالکل بے کار تھیں اور فعل عبث تھا اور واجب کے بغیر ان نمازوں میں کچھ ثواب مل گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں تلاوت قرآن فرض ہے مگر یہ حکم فرض نماز کے علاوہ میں ہے فرض کی پہلی دو رکعتوں میں تلاوت فرض باقی میں نفل، چونکہ ان بزرگ نے تحیۃ المسجد نفل ادا کیئے تھے لہٰذا انہیں یہ حکم دیا گیا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۹)

417۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے درمیان وقفہ اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے سوائے قیام اور قعود کے (اپنی حیثیت کے اعتبار سے) یہ تمام افعال برابر ہوتے تھے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(بخاری' کتاب الاذان' باب حد اتمام الرکوع...الخ' جلد1 صفحہ109) (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب اعتدال ارکان الصلوۃ وتخفیفھا فی تمام' جلد1 صفحہ189)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی قیام تو تلاوت کی وجہ سے اور قعود التحیات، درود اور دعاؤں کی وجہ سے دراز ہوتے تھے۔ ان کے سوا باقی ارکان رکوع، سجدہ وغیرہ برابر ہوتے تھے نہ بہت دراز نہ بہت مختصر بلکہ درمیانے، یہ عام نمازوں کا ذکر ہے۔ سورج گرہن کی نماز میں رکوع سجدہ قیام کے برابر تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۹۵)

418- وَعَنْ رِّفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى قَرِيْبًا مِّنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَنَحْوِ مَا صَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَّ فَمَكِّنْ لِّسُجُوْدِكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(مسند احمد جلد4 صفحہ340)

حضرت رفاعۃ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص آیا درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے تو اس نے آپ کے قریب نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کر بے شک تیری نماز نہیں ہوئی۔ اس نے پھر اسی طرح نماز پڑھی۔ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نماز لوٹاؤ بے شک تیری نماز نہیں ہوئی تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے سکھلایئے تو آپ نے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو تو تکبیر کہہ پھر سورۃ فاتحہ پڑھ پھر (قرآن میں سے) جو چاہو پڑھو پس جب تو رکوع کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی پشت کو پھیلا کر اطمینان سے رکوع کر جب تو (رکوع) سے اپنا سر اٹھائے تو اپنی پشت کو سیدھا کر حتیٰ کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں کی طرف لوٹ جائیں پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر جب تو (سجدہ سے) اپنا سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا پھر ایسا تو ہر رکعت اور سجدہ میں کر۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس
کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ انصاری خذرجی ہیں، آپ کی کنیت ابو معاذ ہے، خود بدری ہیں اور آپ کے والدان نقیبوں میں سے تھے جو ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں مبلغ مقرر ہوئے۔ مالک ابن رافع اور خلاد ابن رافع کے بھائی ہیں، قبیلہ خزرج میں سب سے پہلے آپ اسلام لائے، آپ جنگ جمل و صفین میں حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ تھے۔ (اشعہ)

یہ آنے والے حضرت رفاعہ کے بھائی خلاد ابن رافع تھے، انہوں نے ناقص یا فاسد نماز پڑھی تھی ان کا واقعہ ابھی تھوڑے فرق کے ساتھ گزر گیا۔

کیونکہ بالکل نہیں پڑھی یا کامل نہیں پڑھی۔ خیال رہے کہ فرض رہ جانے سے نماز قطعاً نہیں ہوتی اس کا لوٹانا فرض ہے اور واجب رہ جانے سے نماز سخت ناقص ہوتی ہے اس کا لوٹانا واجب ہے، یہ فرمان شریف دونوں معنی کا احتمال رکھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں قبلہ رو ہونا شرط ہے اور تکبیر تحریمہ رکن، اگر کوئی تکبیر پہلے کہہ دے اور قبلہ رخ بعد میں تو نماز نہیں ہوگی۔

یعنی سورۃ فاتحہ کے سوا قرآن کی کوئی اور سورت بھی پڑھ لو، یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے کہ نماز میں سورۃ فاتحہ بھی واجب ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں بھی واجب۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں سورۃ فاتحہ فرض اور دوسری سورت ملانا سنت۔ یہ حدیث ان کے خلاف ہے کیونکہ ان دونوں چیزوں کے لیے ایک "اِقْرَأْ" ارشاد ہوا۔ خیال رہے کہ اور سورت کا پڑھنا واجب مگر اس کے مقرر کرنے میں کہ کون سی پڑھے نمازی کو اختیار ہے، سورۃ فاتحہ میں نمازی کو کوئی اختیار نہیں اس لیے مَاشَاءَ اللہ فرمایا گیا۔ شوافع اس مَاشَاءَ اللہ سے سورۃ کا سنت ہونا ثابت نہیں کرسکتے، حنفیوں نے "اِقْرَأْ" کا بھی لحاظ رکھا ہے اور مَاشَاءَ اللہ کا بھی، مطلقاً سورت کو واجب جانا اور تعین میں اختیار دیا۔

یعنی اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ خیال رہے کہ رکوع میں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھنا سنت ہے اور اطمینان واجب۔

یعنی پورے کھڑے ہو جاؤ، چونکہ صرف کام بتائے ہیں اس لیے پڑھنے کے کلمات ارشاد نہ فرمائے۔

۸؎ یعنی اطمینان سے ادا کرو کہ تین تسبیح بقدر ٹھہرو، سجدے میں ہاتھوں کا زمین پر لگنا ہمارے ہاں سنت ہے، شوافع کے ہاں فرض۔ اس عبارت سے ان کا مذہب ثابت نہیں ہوسکتا کیونکہ تسکین سے مراد اطمینان ہے۔

یعنی نماز میں جب بیٹھو تو بائیں ران پر اس طرح کہ داہنا قدم کھڑا ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ نماز کے دونوں قعدوں کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نشست یکساں ہے یعنی بائیں ران پر بیٹھنا یہ ہی حنفی کہتے ہیں۔

۱۰۔ یعنی وضو کے بعد کلمہ پڑھنا سنت ہے، بعض روایات میں آتا ہے کہ "اِنَّا اَنْزَلْنَا" پڑھے، بہتر ہے کہ دونوں پڑھ لے۔

یعنی اگر قرآن شریف بالکل یاد نہ ہو تو اس کی بجائے یہ پڑھ لو "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ وہ نومسلم جو ابھی قرآن یاد نہ کرسکا ہو وہ نماز میں بجائے قرآن یہی پڑھے۔ ہمارے ہاں صرف ایک دفعہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہاں سات دفعہ۔ غالبًا یہ صاحب اس وقت نومسلم تھے اس لیے یہ اجازت دی گئی ورنہ تلاوت نماز میں فرض ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۳)

419- وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا وَلَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَلَا فِي السُّجُوْدِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہ نماز میں کیسی چوری کرتا ہے تو آپ نے فرمایا وہ نماز کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا اور رکوع اور سجدے میں اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(مسند احمد جلد 5 صفحہ 310) (المعجم الکبیر للطبرانی جلد 3 صفحہ 242' رقم الحدیث: 3283) (مستدرک حاکم' کتاب الصلوۃ' باب نہی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب' جلد 1 صفحہ 229) (مجمع الزوائد' باب ما جاء فی الرکوع والسجود' جلد 2 صفحہ 120)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

واہ سبحان اللہ! کیا نفیس تمثیل ہے یعنی مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیونکہ مال کا چور اگر سزا پاتا ہے تو کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا نفع کچھ حاصل نہیں کرتا، نیز مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے نماز کا چور اللہ کا حق، نیز مال کا چور یہاں سزا پاکر عذاب آخرت سے بچ جاتا ہے مگر نماز کے چور میں یہ بات نہیں، نیز بعض صورتوں میں مال کے چور کو مالک معاف کرسکتا ہے لیکن نماز کے چور کی معافی کی کوئی صورت نہیں۔ خیال کرو کہ جب نماز ناقص پڑھنے والوں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کا یہ حال ہے تو جو سرے سے پڑھتے ہی نہیں ان کا کیا حال ہے۔ پھر جو کل یا بعض نمازوں کے منکر ہو چکے جیسے بھنگی، پوستی نقیر اور چکڑالوی وغیرہم ان کا کیا پوچھنا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۱۱)

420- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهٗ فَلَمَحَ بِمُؤَخِّرِ عَيْنِهٖ رَجُلًا لَا يُقِيْمُ صَلٰوتَهٗ يَعْنِيْ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ باب الرکوع فی الصلوٰۃ صفحہ 63)

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں اور یہ بھی وفد میں سے تھے کہ ہم نکلے حتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اپنی آنکھ کے کنارے سے دیکھا ایک شخص نماز درست نہیں پڑھ رہا تھا۔ یعنی رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا تھا۔ پس جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح۔

421- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَجْدَةٌ مِّنْ سُجُوْدِ هٰؤُلَاءِ أَطْوَلُ مِنْ ثَلَاثِ سَجَدَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (مسند احمد جلد2 صفحہ106)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے سجدوں میں سے ایک سجدہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین سجدوں کے برابر ہے اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

422- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ أَمَّنَا فَلْيُتِمِّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَإِنَّ فِيْنَا الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَعَابِرَ سَبِيْلٍ وَذَا الْحَاجَةِ هٰكَذَا كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (مسند احمد جلد4 صفحہ257)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ہماری امامت کرائے تو اسے چاہئے کہ وہ رکوع اور سجدہ پورا پورا کرے کیونکہ ہم میں کمزور بوڑھے مسافر اور ضرورت مند لوگ موجود ہوتے ہیں ہم اسی طرح رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۷ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدے میں کیا کہا جائے؟

423- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. (نسائی' کتاب الافتتاح' باب الذکر فی الرکوع' جلد 1 صفحہ 160)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں فرمایا سبحان ربی العظیم پاک ہے میرا رب عظمت والا اور آپ نے سجدے میں فرمایا۔ پاک ہے میرا رب جو بلند و بالا ہے۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کی اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہاں نفل نماز مراد ہے، فرائض میں دوران قرأت ٹھہرنا اور مانگنا مستحب کے خلاف ہے اگرچہ جائز ہے اسی لیے مرقات نے فرمایا کہ اگر یہ کَانَ یَقُوْلُ دوام کیلئے ہو تب نفل مراد ہیں اگر اتفاقی واقعہ کا ذکر ہے کہ کبھی کبھی ایسا کہہ لیتے تو فرض نماز مراد۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۰۷)

424- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت عقبہ ابن عامر جہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب آیت "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ" اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں کرلو اور جب آیت "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" اتری تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے سجدے میں رکھو۔ اس کو احمد ابوداؤد ابن ماجہ حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 155) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ جلد 1 صفحہ 126) (ابن ماجہ' کتاب الصلوٰۃ' باب التسبیح فی الرکوع والسجود' صفحہ 64) (مستدرک حاکم' کتاب الصلوٰۃ' باب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع فرج بین اصابعہ' جلد 1 صفحہ 225) (صحیح ابن حبان' کتاب الصلوٰۃ'

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جلد4صفحہ185' رقم الحدیث:1895)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
یعنی رکوع میں کہو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدے میں کہو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى"۔ چونکہ اعلیٰ عظیم سے زیادہ بلیغ ہے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ اظہار عجز ہے اس لیے سجدے کے لیئے اعلیٰ مناسب ہوا اور رکوع میں عظیم زیادہ موزوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان آیتوں کے نزول سے پہلے مسلمان رکوع وسجدوں میں کوئی اور ذکر کرتے تھے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۰۵)

425- وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا وَّفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلَاثًا۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کی تسبیح کرتے اور اپنے سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کی تسبیح کرتے۔ اس کو امام بزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار جلد1 صفحہ262' رقم الحدیث:538) (مجمع الزوائد جلد2 صفحہ128)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
خیال رہے کہ رکوع کے لیے جھکنا نماز میں فرض ہے اور وہاں کچھ ٹھہرنا یعنی اطمینان سے رکوع کرنا واجب اور اس میں تسبیح پڑھنا سنت ہے، لہٰذا اکمل رکوع وہ ہے جس میں فرض، واجب، سنت سب ادا ہوں۔
یعنی کمال کا ادنیٰ درجہ ہے۔ معلوم ہوا کہ رکوع سجدے کی تسبیحیں تین سے کم نہ کہے، زیادہ میں اختیار ہے پانچ بار یا سات بار کہہ سکتا ہے۔ نوافل خصوصاً تہجد میں تو جتنا رکوع سجدہ دراز کرے اتنا بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۰۶)

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے جب سر اٹھائے تو کیا کہے؟

426- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو قیام کے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے اپنی پشت مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر قیام کی حالت میں ربنا لک الحمد کہتے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَلْحَمْدُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب التکبیر لذان قام من السجود' جلد 1 صفحہ 109) (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع' جلد 1 صفحہ 169)

427- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لك الحمد کہو پس بے شک جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب فضل اللّٰهم ربنا ولک الحمد' جلد 1 صفحہ 109) (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب التسبیح والتحمید والتامین' جلد 1 صفحہ 176)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

محرر مذہب سیدنا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ جامع صغیر میں فرماتے ہیں:

قال ابویوسف سالت ابا حنیفة عن الرجل یرفع راسه من الرکوع فی الفریضة ویقول اللهم اغفرلی قال یقول ربنا لك الحمد ویسکت (کذلك) بین السجدتین یسکت۔

(الجامع الصغیر امام محمد بن الحسن الشیبانی باب فی رکیر الرکوع والسجود مطبوعہ مطبع یوسفی لکھنؤ ص ۱۲-۱۱)

امام ابو یوسف روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فرائض میں رکوع کے بعد سر اُٹھانے کے بعد یہ کہتا ہے: اللهم اغفرلی (اے اللہ مجھے معاف فرما)۔ آپ نے فرمایا: وہ صرف ربنا لک الحمد (اے رب ہمارے! تیرے لئے حمد ہے) کہے پھر خاموش ہو جائے اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں بھی خاموش رہے۔ (الفتاوی الرضویہ، ج ۶ ص ۱۷۰)

428- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب زخمی ہوگئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو نماز کا ٹائم ہو چکا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بیٹھ کر نماز

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب ایجاب التکبیر و افتتاح الصلوٰۃ' جلد1 صفحہ 101) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب ایتمام الماموم بالامام' جلد1 صفحہ 176)

پڑھائی تو ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو بھی رکوع کرو اور جب وہ اٹھے تم بھی اٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

شیخ نے فرمایا کہ یہاں حضور کا گھوڑے سے گر جانا اور کروٹ چھیل جانا بحکم بشریت ہے شیخ کا مطلب یہ کہ معراج میں برق رفتار براق پر سوار ہونا اور آسمانوں کی سیر کرنا بہ تقاضائے ملکیت تھا۔

امام احمد ابن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر امام قبیلہ کا امام ہو اور اس کی بیماری بھی عارضی ہو مرض وفات نہ ہو اور نماز بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی کو بھی بیٹھنا پڑے گا بلکہ ایسا امام اگر کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور اسے درمیان میں بیٹھنا پڑ جائے تو مقتدی بھی بیٹھ جائیں گے ان کا ماخذ یہ حدیث ہے، باقی تمام آئمہ اس کے خلاف ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ (لمعات)

یہاں یہ اعتراض نہیں پڑسکتا کہ وہ حضور کا قول تھا یہ فعل ہے اور قول فعل سے منسوخ نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ کھڑا ہونا صحابہ کا فعل تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منع نہ فرمانا اس کی تائید ہے کیونکہ فعل قول کا ناسخ وہاں ہوتا جہاں فعل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کا احتمال ہو یہاں یہ بات نہیں، دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام کی اجرت کو خبیث فرمایا اور خود ابوطیبہ سے فصد کھلوا کر انہیں اجرت دی آپ کا یہ فعل اس قول کا ناسخ ہے کیونکہ یہاں دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے لینا حضرت ابوطیبہ کا لہٰذا یہ آپ کے خصائص میں سے نہ رہا۔ خیال رہے کہ یہ حمیدی امام بخاری کے شیخ ہیں، وہ حمیدی نہیں جو جامع صحیحین ہیں، دھوکا نہ کھانا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۳)

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ لِلسُّجُوْدِ

سجدہ کے لئے جھکتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا بیان

429- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ.

میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو رکھے پھر وہ گھٹنوں کو رکھے اسے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اصحاب ثلاثہ نے روایت کیا اور یہ معلول حدیث ہے۔

(مسند احمد جلد2 صفحہ 381) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ماجاء فی وضع الیدین قبل الرکعتین فی السجود باب اخرمنه' جلد 1 صفحہ 61) (سنن نسائی' کتاب الافتتاح' باب اول یا یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ' جلد 1 صفحہ 165) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه' جلد 1 صفحہ 122)۔

430۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَصَحَّحَهُ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھتے اس کو دارقطنی طحاوی حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا اور یہ معلول حدیث ہے۔

(دارقطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب ذکر الرکوع والسجود...الخ' جلد 1 صفحہ 344) (طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب ما یبدأ بوضعه فی السجود...الخ' جلد 1 صفحہ 174) (صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 319' رقم الحدیث: 627) (مستدرک حاکم' کتاب الصلوٰۃ' باب القنوت فی الصلوات الخمس' جلد 1 صفحہ 226)

شرح: سجدے کا طریقہ

اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھے۔ اس طرح پر کہ پہلے ناک زمین پر رکھے پھر ماتھا اور ناک کی ہڈی کو دبا کر زمین پر جمائے۔ اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے۔ اس طرح کہ انگلیوں کا پیٹ زمین پر جما رہے اور ہتھیلیاں بچھی ہوں۔ اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔ اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے۔ اس طور پر کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنوں کے پاس ہو۔ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔ پھر سر اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ یہ ایک رکعت پوری ہوگئی۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ وَضْعِ الرُّکْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ لِلسُّجُوْدِ

سجدے کے لئے جھکتے وقت دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے رکھنے کا بیان

431- عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ۔ رَوَاهُ الاربعة وابْنُ خُزَیْمَةَ وابن حبان وابن السکن وحسنه التِّرْمَذِیُّ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ رکھنے سے پہلے اپنے گھٹنے رکھتے اور جب اٹھتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اس کو اصحاب اربعہ ابن حبان اور ابن سکن نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ماجاء فی وضع الیدین قبل الرکبتیں' جلد ۱صفحہ 61) (ابوداؤد'کتاب الصلوٰۃ' باب کیف یضع رکبتیه قبلیدیه' جلد 1صفحہ 122) (نسائی' کتاب الافتتاح'باب اوّل ما یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ...الخ' جلد 1صفحہ 165) (ابن ماجۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب السجود' صفحہ 63) (صحیح ابن خزیمة' کتاب الصلوٰۃ' جلد 1صفحہ 319' رقم الحدیث: 629) (صحیح ابن حبان'کتاب الصلوٰۃ' جلد 4صفحہ 191' رقم الحدیث:1909)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

سنت یہ ہے کہ سجدے میں جاتے وقت زمین سے قریب والا عضو زمین پر پہلے رکھے کہ پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے اور سجدے میں اٹھتے وقت اس کے برعکس کرے کہ پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔ جن روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گھٹنے اٹھاتے تھے، پھر ہاتھ وہ ضعف یا مجبوری کی بنا پر ہے لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۲۴)

432- وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَنَّهٗ خَرَّ بَعْدَ رُکُوْعِهٖ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ کَمَا یَخِرُّ الْبَعِیْرُ وَوَضَعَ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔ (طحاوی'کتاب الصلوٰۃ'باب مایبدأبوضعه فی السجود...الخ'جلد1صفحہ176)

حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی نماز میں یہ بات یاد رکھی کہ آپ رکوع کے بعد (سجدہ کے لئے) دونوں گھٹنوں پر بیٹھتے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے (زمین) پر رکھتے۔ اس کو طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا۹، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ا حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ هَيْئَاتِ السُّجُوْدِ

سجدہ کی کیفیات کا بیان

433۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تم سجدے میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی ایک کتے کی طرح بازو نہ پھیلائے اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا ہے۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب لا یفترش ذراعیه فی السجود' جلد 1 صفحه 113) (مسلم 'کتاب الصلٰوة' باب الاعتدال فی السجود...الخ' جلد 1 صفحه 193) (ترمذی 'ابواب الصلٰوة' باب ما جاء فی الاعتدال فی السجود' جلد 1 صفحه 63) (ابوداؤد' باب صفة السجود' جلد 1 صفحه 130) (نسائی 'کتاب الافتتاح' باب الاعتدال فی السجود' جلد 1 صفحه 167) (ابن ماجة 'کتاب الصلٰوة' باب الاعتدال فی السجود' صفحه 64) (مسند احمد جلد 3 صفحه 115)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی اطمینان سے سجدہ کرو (اشعۃ اللمعات) یا سجدے کا ہر عضو اپنے مقام پر رکھو۔ (مرقات)

۲۔ یعنی سجدے میں صرف ہتھیلیاں زمین پر لگیں۔ کلائی، کہنی وغیرہ سب اٹھی رہیں، یہی سنت ہے، کہنیاں بچھانا مکروہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۲۴)

434۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات اعضا پر سجدہ کروں پیشانی اور آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے کنارے اور یہ کہ میں کپڑوں اور بالوں کو نہ لپیٹوں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب السجود علی الانف' جلد 1 صفحه 112) (مسلم 'کتاب الصلٰوة' باب اعضاء السجود...الخ' جلد 1 صفحه 193)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اگر چہ سجدے میں ناک بھی لگائی جاتی ہے مگر پیشانی اصل ہے اور ناک اس کی تابع اس لیے ناک کا ذکر نہ فرمایا۔ ہاتھوں سے مراد ہتھیلیاں ہیں اور قدم کے کناروں سے مراد پورے پنجے ہیں اس طرح کہ دسوں انگلیوں کا سر کعبے کی طرف رہے۔

نماز میں کپڑے سمیٹنا، روکنا سب منع ہے، لہٰذا آستین یا پائنچے چڑھا کر یا پاجامہ پر لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھنا منع ہے ایسے ہی دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا منع کہ ان سب میں کپڑے کا روکنا ہے، ہاں اگر پاجامہ کے نیچے لنگوٹ بندھا ہوا و پر پاجامہ یا تہبند ہو تو منع نہیں کیونکہ اس میں کپڑے کا روکنا نہیں۔ خیال رہے کہ سجدے میں قدم اور پیشانی زمین پر لگنا فرض ہے لیکن ہاتھ اور گھٹنوں کا لگنا سنت، امام صاحب کے نزدیک صرف پیشانی پر بغیر ناک لگے سجدہ جائز ہے، یہ حدیث امام صاحب کی دلیل ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۱۳)

435- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے بازوؤں کو کھلا رکھتے حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی اسکو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب یبدی ضبعیه ویجافی فی السجود' جلد 1 صفحه 112) (مسلم' کتاب الصلوٰة' باب الاعتدال فی السجود... الخ' جلد 1 صفحه 194)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

بحینہ عبداللہ کی والدہ کا نام ہے یعنی بحینہ مالک کی بیوی ہیں اسی لیے محدثین مالک کو تنوین سے پڑھتے ہیں اور ابن بحینہ اس سے علیحدہ کرتے ہیں بلکہ ان کا نام عبداللہ ابن بحینہ مشہور ہے اور آپ صحابی ہیں، ۵۴ یا ۵۵ ہجری میں امیر معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔

اس طرح کہ چادر اوڑھے نماز پڑھتے تو چادر کچھ سرک جاتی اور بغل نظر آجاتی اور اگر قمیض میں نماز پڑھتے تو بغل کی سفیدی کی جگہ نظر آجاتی اس طرح کہ اگر کپڑا نہ ہوتا تو بغل دیکھ لی جاتی۔ لفظ بیاض سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل شریف مثل باقی جسم شریف کے سفید تھی، بعض نے فرمایا کہ وہاں بال بھی نہ تھے، بغل سے نہایت خوشبو نکلتی تھی، یہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔ (از مرقات واشعہ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۱۳)

436- وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا

حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سَجَدَ اَمْکَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهٗ مِنَ الْاَرْضِ وَنَحّٰی يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔ رواہ اَبُوْ دَاوٗدَ والتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وابْنُ خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحَةٖ۔

ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکا دیتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور اپنی دونو ہتھیلیوں کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر رکھتے۔ اس کو ابو داؤد ترمذی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح قرار دیا اپنی صحیح میں۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی السجود علی الجبھۃ والانف' جلد 1 صفحہ 61) (ابو داؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب افتتاح الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 107) (صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 333' رقم الحدیث: 640)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ابوداؤد میں یہ حدیث ابوحمید بہت روایتوں سے مروی ہے مگر سب میں عبدالحمید ابن جعفر یا محمد ابن عمرو عطا ہیں، یہ دونوں ضعیف ہیں۔ امام ماروی نے جوہر نقیع میں فرمایا کہ عبدالحمید منکر حدیث ہے لہٰذا یہ ساری اسنادیں مجہول، مضطرب، مدلس قریباً موضوع ہیں۔ دیکھو حاشیہ ابوداؤد یہی مقام اور ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم۔

یہ حدیث روایت مسلم کے خلاف ہے جو ابھی گزر چکی۔ جس میں تھا کہ آپ سجدہ دو ہتھیلیوں کے بیچ میں کرتے، چونکہ یہ حدیث ہی ضعیف اور نا قابل عمل ہے اس لیے مسلم کی وہ حدیث قابل عمل ہوگی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۰)

437۔ عَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو دو ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری... الخ' جلد 1 صفحہ 173)

438۔ وَعَنْهُ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ حِذَآءَ اُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالنَّسَآئِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے غور سے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا پس جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں کانوں کے برابر اپنے ہاتھوں کو رکھتے۔ اس کو اسحاق بن راھویہ عبدالرزاق نسائی اور امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبد الرزاق' کتاب الصلوٰۃ' باب موضع الیدین' جلد 2 صفحہ 175' رقم الحدیث: 2948) (طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب وضع الیدین للسجود... الخ' جلد 1 صفحہ 176) (نسائی' کتاب الافتتاح' باب مکان الیدین من السجود'

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جلد 1 صفحہ 166) (الدرایۃ 'کتاب الصلوٰۃ' باب صفۃ الصلوٰۃ نقلاً عن اسحٰق بن راھویہ' جلد 1 صفحہ 144)

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِقْعَاءِ كَإِقْعَاءِ الْكَلْبِ

کتے کی طرح بیٹھنے سے ممانعت کا بیان

439- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيْكِ وَإِقْعَاءٍ كَإِقْعَاءِ الْكَلْبِ وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي إِسْنَادِهِ لِيْنٌ. (مسند احمد' جلد 2 صفحہ 311)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے منع فرمایا مرغ کی طرح ٹھونگے لگانے سے اور کتے کی طرح چوتڑ زمین پر ٹکا کر بیٹھنے سے اور لومڑی کی طرح ادھر ادھر متوجہ ہونے سے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

440- وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِقْعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر سرین رکھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا اس کو حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی

(مستدرک حاکم' کتاب الصلوٰۃ' باب النھی عن الاقعاء فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 272)

شرح: کتے کی طرح بیٹھنے سے مراد یہ ہے کہ گھٹنے کھڑے کر کے سرین پر بیٹھنا۔ حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "ہاتھ زمین پر رکھے ہوں اور دونوں پاؤں کی ایڑیوں پر بیٹھنا کیونکہ دو سجدوں کے درمیان اس طرح بیٹھنا سنت ہے اور پاؤں بچھا کر بیٹھنا افضل ہے۔

احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک" دو سجدوں کے درمیان اپنے ہاتھ رانوں کے اوپر رکھنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا سنت ہے چنانچہ بہار شریعت میں ہے:" دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہُّد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا، ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا، سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا سنت ہے۔"

(بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۴۵)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان ایڑیوں پر بیٹھنے کا بیان

441- عَنْ طَاؤسٍ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم' کتاب المساجد' باب جواز الاقعاء علی العقبین' جلد1 صفحہ 202)

حضرت طاؤس بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں پاؤں پر بیٹھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا یہ سنت ہے تو ہم نے ان سے کہا کہ بے شک ہم تو اسے پاؤں کے ساتھ ظلم خیال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا بلکہ وہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

442- وَعَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُقْعُوْنَ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما' ابن زبیر رضی اللہ عنہما' ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ (نماز میں) دونوں پاؤں بیٹھتے تھے۔ اسے عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبدالرزاق' کتاب الصلوۃ' باب الاقعاء فی الصلوۃ' جلد2 صفحہ 191' رقم الحدیث: 3029)

بَابُ افْتِرَاشِ الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَالْقُعُوْدِ عَلَيْهَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَتَرْكِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور ایڑیوں پر بیٹھنے کو ترک کرنا

443- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ. اخرجه مسلم وهو مختصر.

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور یہ حدیث مختصر ہے۔

(مسلم' کتاب الصلوۃ' باب مایجمع صفۃ الصلوۃ' جلد1 صفحہ 195)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں قعدوں میں اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے تھے اور داہنا پاؤں کھڑا کرتے تھے، یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے کہ ہر التحیات میں یونہی بیٹھے۔ جن احادیث میں آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری التحیات میں بایاں پاؤں شریف داہنی جانب نکال دیتے اور زمین پر بیٹھتے وہ بڑھاپے یا بیماری کا حال ہے جب زیادہ دیر تک بائیں پاؤں پر نہ بیٹھ سکتے تھے لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں، حنفی لوگ ان دونوں حدیثوں پر عامل ہیں مگر ان کے مخالف اس حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں۔

اس کی صورت یہ ہے کہ دونوں سیرین زمین پر رکھے اور پنڈلیاں کھڑی کرے دونوں ہاتھ زمین پر بچھا دے، کتے کی سی بیٹھک یہ ممنوع ہے، چونکہ کتا گندا ہے اس لیے اس کی بیٹھک کو شیطانی بیٹھک فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰)

444- وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَدِيْثَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہیں آپ (سجدہ کے لئے) زمین کی طرف جھکتے پس اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اپنے سر مبارک کو اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کر کے اس پر بیٹھ جاتے اور اپنے دونوں مبارک قدموں کی انگلیاں کھولتے جب سجدہ کرتے پھر سجدہ فرماتے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے پھر آخر تک حدیث بیان کی۔ اسے ابو داؤد ترمذی ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰة' باب افتتاح الصلوٰة' جلد 1 صفحہ 106) (ترمذی' ابواب الصلوٰة' باب ما جاء فی وصف الصلوٰة' جلد 1 صفحہ 67) (صحیح ابن حبان' کتاب الصلوٰة' جلد 4 صفحہ 173' رقم الحدیث: 1867)

445- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَرْجِعُ فِيْ سَجْدَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذُكِرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا اَفْعَلُ هٰذَا مِنْ اَجْلِ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ. رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت مغیرہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز کے دو سجدوں کے درمیان اپنے پاؤں کے سروں پر بیٹھتے پس جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ نماز کی سنت نہیں ہے۔ میں نے تو یہ صرف اس لئے کیا ہے کہ میں بیمار

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(مؤطا امام مالک' کتاب الصلوٰۃ' باب العمل فی الجلوس فی الصلوٰۃ' جلد1 صفحہ 71)

ہوں اسے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مؤطا میں بیان کیا اوراس کی سند صحیح ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وفی الدر المختار یجلس بین السجدتین مطمئنا ولیس بینھما ذکر مسنون و کذا لیس بعد رفعہ من الرکوع دعاء و کذا لایاتی فی رکوعہ وسجودہ بغیر التسبیح علی المذھب وماورد محمول علی النفل۔ (دُرمختار، باب صفۃ الصلوٰۃ، مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱/۷۶)

درمختار میں ہے نمازی دوسجدوں کے درمیان جلسہ میں اطمینان سے بیٹھے، دوسجدوں کے درمیان کوئی ذکر سنت نہیں۔ اسی طرح رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد قومہ میں کوئی دعا مسنون نہیں۔ اسی طرح رکوع وسجود میں تسبیح کے علاوہ کوئی دعا نہ کرے، صحیح مذہب یہی ہے اور جو روایات میں آیا ہے وہ نوافل پر محمول ہے، (الفتاوی الرضویہ، ج۶ ص ۱۶۹)

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان کیا کہا جائے؟

446- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وهو حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ۔ (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب مایقول بین السجدتین' جلد1 صفحہ 63)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسجدوں کے درمیان فرماتے اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما میرے نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت پر برقرار رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔ اسے ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور یہ ضعیف حدیث ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ دعا نوافل میں ہمیشہ کہتے تھے فرائض میں کبھی کبھی، فرائض میں اختصار ہے نوافل میں آزادی۔ (مرقات)

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۲۶)

بَابٌ فِي جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ بَعْدَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ

پہلی اور تیسری رکعت میں دو سجدوں کے بعد جلسہ استراحت کا بیان

447- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو نہ اٹھتے حتیٰ کہ وہ سیدھے بیٹھ جاتے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب من استوی قاعدًا فی وتر من صلاتہ ثم نہض' جلد 1 صفحہ 113)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس کا نام جلسہ استراحت ہے یعنی آرام کے لیے کچھ بیٹھنا، یہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں سنت ہے، ہمارے ہاں نہیں۔ ہماری دلیل حضرت ابو ہریرہ کی وہ حدیث ہے جو ترمذی وغیرہ نے نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طاق رکعتوں میں اپنے قدموں کے سینہ پر کھڑے ہوتے تھے، نیز ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود، علی مرتضیٰ، عمر، ابن عمر، ابن زبیر رضی اللہ عنھم سے روایت کی کہ وہ تمام حضرات قدم کے سینوں پر کھڑے ہوتے تھے۔ امام شعبی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ قدم کے سینہ پر کھڑے ہوتے تھے، اس حدیث کا مطلب جو یہاں مذکور ہے یہ ہے کہ آپ بڑھاپے شریف میں جب ضعف کی وجہ سے سجدے سے سیدھے نہ اٹھ سکتے تب تھوڑا بیٹھ جاتے یہ عمل مجبورًا تھا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۵)

بَابٌ فِیْ تَرْكِ جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ

جلسہ استراحت کو ترک کرنے کا بیان

448- عَنْ عِکْرِمَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ شَیْخٍ بِمَکَّةَ فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. قَالَ النِّیْمَوِیُّ یستفادمنه ترك جلسة الاستراحة والالکانت التکبیرات اربعًا وعشرین مرة لانه قد ثبت ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یُکَبِّرُ فی کل حفض ورفع وقیامٍ وقعودٍ.

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مکۃ المکرمۃ میں کسی شیخ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا یہ تو احمق بیوقوف ہے تو انہوں نے کہا تیری ماں تجھے گم کرے یہ تو ابو القاسم کی سنت ہے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں اس سے جلسہ استراحت نہ کرنا سمجھا جارہا ہے ورنہ تکبیریں چوبیس ہوتیں کیونکہ یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر جھکتے اٹھتے اور قیام قعود کے وقت تکبیر کہتے تھے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب التکبیر اذا قام من السجود' جلد 1 صفحہ 108)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نماز چار رکعت کی اس کل تکبیر تحریمہ اور پہلے التحیات سے اٹھتے وقت کی تکبیریں بھی شامل ہیں، یہ بزرگ ابوہریرہ تھے اور عکرمہ حضرت عبداللہ ابن عباس کے غلام ہیں ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

یعنی چار رکعت والی نماز میں بائیس تکبیریں کہنا بھی سنت ہے اور امام کو ہر تکبیر اونچی آواز سے کہنا بھی سنت ہے، تم اپنی بیوقوفی سے سنت پر عمل کرنے والے کو بولقوف بتا رہے ہو۔ شاید حضرت عکرمہ نے چیخ کر تکبیر کہنے کو غلط سمجھا ہوگا مگر تعجب ہے کہ آپ ہمیشہ باجماعت نماز پڑھتے تھے پھر ان پر یہ مسئلہ کیسے مخفی رہا۔ یہ بات تو ہر نمازی جانتا ہے کہ چار رکعت میں تکبیریں بائیس ہوتی ہیں اور امام ہر تکبیر بآواز بلند کہتا ہے۔ خیال رہے کہ حضرت عکرمہ نے لڑکپن کے جوش میں یہ الفاظ بول دیئے، ورنہ کسی کو پیٹھ پیچھے احمق کہنا غیبت ہے، صحابہ کی شان تو بہت بلند ہے اسی لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو سخت تنبیہ کی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۶)

449- وَعَنْ عَبَّاسٍ اَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْمَجْلِسِ فِيْهِ اَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب افتتاح الصلوٰۃ' جلد1صفحہ107)

حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ یا عیاش بن سہل ساعدی روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں ان کے والد بھی موجود تھے جو کہ صحابی رسول ہیں اور مجلس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابواسید رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی موجود تھے۔ پھر آگے انہوں نے حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ پھر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سجدہ کیا پھر تکبیر کہی تو کھڑے ہوگئے بیٹھے نہیں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

450- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ قَوْمَهٗ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اجْتَمِعُوْا وَاجْمَعُوْا نِسَآءَكُمْ وَاَبْنَآءَكُمْ اُعَلِّمُكُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَاجْتَمَعُوْا وَاجْمَعُوْا نِسَآءَهُمْ وَاَبْنَآءَهُمْ فَتَوَضَّاَ وَاَرَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّاُ فَاَحْصَى الْوُضُوْءَ

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی قوم کو جمع کیا اور فرمایا اے اشعریین کی جماعت خود بھی جمع ہوجاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کرلو میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ سکھاتا ہوں جو آپ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی۔ پس لوگ جمع ہوئے اور اپنی عورتوں اور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اِلٰى اَمَازِيْنِهٖ حَتّٰى لَمَّا اَنْ فَاءَ الْفَيْءُ وَانْكَسَرَ الظِّلُّ قَامَ فَاَذَّنَ فَصَفَّ الرِّجَالَ فِيْ اَدْنَى الصَّفِّ وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ ثُمَّ قَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ يُسِرُّهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاسْتَوٰى قَائِمًا ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَانْتَهَضَ قَائِمًا فَكَانَ تَكْبِيْرُهٗ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ سِتَّ تَكْبِيْرَاتٍ وَكَبَّرَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ احْفَظُوْا تَكْبِيْرِيْ وَتَعَلَّمُوْا رُكُوْعِيْ وَسُجُوْدِيْ فَاِنَّهَا صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْ لَنَا كَذَا السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(مسند احمد جلد 5 صفحہ 343)

بچوں کو بھی جمع کر لیا تو آپ نے وضو کیا اور ان کو دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے تو اعضاء وضو کو مکمل گھیر لیا حتیٰ کہ جب سایہ پورا ہو گیا اور اصلی سایہ ٹوٹ گیا تو کھڑے ہو کر اذان کہی تو سب سے قریب والی صف یعنی پہلی صف میں مرد کھڑے ہوئے اور ان کے پیچھے بچوں نے صف بنائی اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے صف بنائی۔ پھر انہوں نے نماز کی اقامت کہی پھر آگے بڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور تکبیر کہی۔ سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھی اور دونوں کو آہستہ پڑھا پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا (تو رکوع میں) تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہی اور سجدہ میں گر پڑے پھر تکبیر کہہ کر اپنا سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو پہلی رکعت میں ان کی چھ تکبیریں ہو گئیں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہی۔ پس انہوں نے نماز پوری کی تو اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا تم میری تکبیروں کو یاد کر لو اور میرے رکوع اور سجدہ کو سیکھ لو پس یہ وہ نماز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں دن کی اس گھڑی میں پڑھاتے تھے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

451- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ قَالَ اَدْرَكْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالثَّالِثَةِ قَامَ كَمَا هُوَ وَلَمْ

حضرت نعمان بن ابو عیاش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ پہلی اور تیسری رکعت میں جب اپنا سر سجدے سے اٹھاتے تو جس حال میں ہوتے ویسے ہی کھڑے ہو جاتے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

يَجْلِسُ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

اور بیٹھتے نہیں تھے اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلٰوة' باب من کان یقول اذا رفعت رأسک من السجدة الثانیة...الخ' جلد 1 صفحہ395)

452- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمَقْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الصَّلٰوةِ فَرَأَيْتُهٗ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ قَالَ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى وَصَحَّحَهٗ.

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے غور سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز میں دیکھا کہ آپ کھڑے ہوجاتے اور بیٹھتے نہیں ہے۔راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہلی اور تیسری رکعت میں اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہوجاتے۔اس کو طبرانی نے کبیر میں بیہقی نے السنن الکبری میں بیان کیا اور صحیح قرار دیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد9 صفحہ306' رقم الحدیث:9327) (السنن الکبرٰی' کتاب الصلٰوة' باب من قال یرجع علی صدور قدمیہ' جلد2 صفحہ125) (مجمع الزوائد جلد2 صفحہ136' وقال رجالہ رجال الصحیح)

453- وَعَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ قَامَ كَمَا هُوَ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا کہ جب وہ دوسرا سجدہ کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں پر جیسے ہوتے کھڑے ہوجاتے اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ' باب من کان ینهض علی صدور قدمیہ' جلد1 صفحہ394)

بَابُ افْتِتَاحِ الثَّانِيَةِ بِالْقِرَآءَةِ

دوسری رکعت کا آغاز قرأت سے کرنا

454- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَآءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو الحمدللہ رب العالمین سے قرأت کا آغاز کرتے اور خاموش نہ رہتے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(مسلم' کتاب المساجد' باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراۃ' جلد 1 صفحہ 219)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے کہ امام الحمد للہ سے قرأت شروع کرے نہ کہ بسم اللہ سے کیونکہ بسم اللہ سورتوں کا جزو نہیں۔ چونکہ پہلی رکعت میں سبحان اللہ آہستہ پڑھی جاتی ہے نہ کہ دوسری میں اس لیے روایت میں دوسری رکعت کا ذکر فرمایا گیا، سنت غیر مؤکدہ کی تیسری رکعت میں بھی سبحان اور اعوذ و تسمیہ آہستہ پڑھی جائیں گی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۷)

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّوَرُّكِ

455- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ عَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فِقَارٍ مَكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری' کتاب الاذان' باب سنۃ الجلوس فی التشہد' جلد 1 صفحہ 114)

تورک کے بارے میں وارد روایات کا بیان

حضرت محمد بن عمرو بن عطا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو ابوحمید ساعدی نے کہا میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنے پر رکھتے پھر اپنی پشت کو بچھا دیتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھتے نہ تو ان کو بچھاتے اور نہ ہی ان کو سمیٹتے اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کرتے۔ پھر جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرتے جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو پہلے بائیں پاؤں کو بچھاتے (اور اس پر بیٹھتے) اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کرتے اور اپنی سرین مبارک پر بیٹھتے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام عبدالرحمن یا کچھ اور ہے، قبیلہ بنی ساعدہ سے ہیں، انصاری ہیں، اپنے گاؤں میں رہتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے آتے رہتے تھے اسی لیے اس موقع پر صحابہ نے بطور تعجب پوچھا کہ اے ابوحمید! تم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ میسر نہ ہوئی تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ واقف کیسے ہو گئے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے۔

اس طرح کہ ہاتھ کے گٹے کندھوں کے مقابل ہوتے اور انگوٹھے کانوں کے مقابل لہٰذا یہ حدیث مسلم، بارری کی اس روایت کے خلاف نہیں جو ابھی آ رہی ہے جس میں یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے کیونکہ وہاں انگوٹھے مراد ہیں جو لوگ کندھوں سے انگوٹھے لگاتے ہیں وہ اس حدیث پر عمل نہیں کر سکتے، حنفیوں کا عمل اس پر بھی ہے اور اس پر بھی، لہٰذا یہ حدیث حنفیوں کے بالکل خلاف نہیں، بلکہ موافق ہے۔ کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو جہاں اس پر بیس حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔ حدیثوں کو جمع کرنا ضروری ہے نہ کہ کسی حدیث کو چھوڑنا۔

اس طرح کہ انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے اور ہاتھوں کو سیدھا رکھتے اور اس پر پیٹھ کا پورا بوجھ دے دیتے، دونوں ہاتھ شریف کمان کی طرح ٹیڑھے نہ کرتے۔

یعنی نہ تو سجدے میں زمین پر کہنیاں لگاتے اور نہ بازو پسلیوں سے ملا دیتے بلکہ ہاتھوں کو الگ رکھتے۔

اس طرح کہ سجدے میں پاؤں کے پورے پنجے جما کر زمین پر رکھتے جس سے پاؤں کی ہر انگلی کا کنارہ قبلہ رخ ہو جاتا۔ خیال رہے کہ پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا فرض ہے اور تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب، دسوں کا لگنا سنت۔ آج عام نمازی اس سے بے خبر ہیں یا تو دونوں پاؤں سجدہ میں اٹھائے رکھتے ہیں یا انگلیوں کی نوک لگاتے ہیں اس سے نماز قطعاً نہیں ہوتی۔

۶؎ یہ جملہ امام شافعی کی دلیل ہے وہ دوسری التحیات میں یونہی بیٹھتے ہیں۔ اس کا جواب ہم ابھی عرض کر چکے ہیں کہ یہ بیٹھنا بڑھاپے شریف یا کسی بیماری وغیرہ ضعف کی حالت میں تھا۔ عام حالات میں ہر التحیات میں بائیں پاؤں پر ہی بیٹھتے تھے۔ ہم نے اس طرح بیٹھنے کی اٹھارہ حدیثیں اپنی کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں جمع کی ہیں جن میں سے مسلم شریف کی روایت ابھی گزر گئی اس مسئلہ کا وہاں مطالعہ کرو۔ حتی کہ بخاری، ابوداؤد، نسائی، مالک نے عبداللہ ابن عبداللہ ابن عمر سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں سنت یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں پر بیٹھو تو میں نے کہا آپ خود ایسا کیوں نہیں کرتے تو فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھاتے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عَدَمِ التَّوَرُّكِ

تورک نہ کرنے کے بارے میں وارد شدہ روایات کا بیان

456- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم، كتاب الصلوة، باب ما يجمع صفة الصلوة... الخ، جلد1 صفحہ194)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر اور الحمد للہ رب العالمین کی قرأت سے نماز کا آغاز فرماتے تھے اور جب آپ رکوع کرتے تو نہ سر کو زیادہ جھکاتے اور نہ ہی زیادہ اٹھاتے لیکن آپؐ کا سر مبارک اس کے درمیان ہوتا تھا اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھتے تھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور اس سے بھی منع فرماتے کہ آدمی اپنے دونوں بازوؤں کو درندے کی طرح بچھا دے اور نماز کا اختتام سلام پر فرماتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی بحالتِ امامت تلاوت قرآن بلند آواز سے اَلْحَمْدُ سے شروع کرتے تھے یعنی بِسْمِ اللّٰهِ آواز سے نہ پڑھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بِسْمِ اللّٰهِ ہر سورت کا جز نہیں، نہ اسے امام آواز سے پڑھے۔ اس کی تائید اس واقعہ سے ہوتی ہے جو مسلم، بخاری وغیرہ تمام کتب احادیث میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی یہ آئی "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ" اس کے اول بِسْمِ اللّٰهِ نہیں آئی۔ لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے، نیز اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتے ہی نہ تھے مگر آہستہ، یہاں بلند آواز سے پڑھنے کی نفی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے کا ذکر ہے کیونکہ وہ آہستہ پڑھنا مراد ہے۔ خیال رہے کہ اصطلاح شریعت میں بحث نماز میں جہاں کہیں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قرأت بولی جائے گی وہاں تلاوت قرآن مراد ہوتی ہے نہ کہ مطلقاً پڑھنا اسی لیے کہا جاتا ہے کہ نماز میں قیام، قرأت، رکوع، سجدہ فرض ہیں، لہٰذا اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" نہیں پڑھتے تھے لہٰذا یہ حدیث "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" پڑھنے کی احادیث کے خلاف نہیں۔

یعنی پیٹھ شریف کے برابر یہی سنت ہے اس کے خلاف سنت کے خلاف ہے۔

سوا مغرب کے فرض اور وتروں کے کہ ان میں پہلی التحیات دو رکعتوں کے بعد ہوتی ہے اور دوسری ایک رکعت کے بعد۔ خیال رہے کہ یہ دونوں التحیات واجب ہیں لیکن پہلی میں بیٹھنا واجب اور دوسری میں فرض ہے۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں قعدوں میں اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے تھے اور داہنا پاؤں کھڑا کرتے تھے، یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے کہ ہر التحیات میں یونہی بیٹھے۔ جن احادیث میں آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری التحیات میں بایاں پاؤں شریف داہنی جانب نکال دیتے اور زمین پر بیٹھتے وہ بڑھاپے یا بیماری کا حال ہے جب زیادہ دیر تک بائیں پاؤں پر نہ بیٹھ سکتے تھے لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں، حنفی لوگ ان دونوں حدیثوں پر عامل ہیں مگر ان کے مخالف اس حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں۔

اس کی صورت یہ ہے کہ دونوں سیرین زمین پر رکھے اور پنڈلیاں کھڑی کرے دونوں ہاتھ زمین پر بچھادے، کتے کی سی بیٹھک یہ ممنوع ہے، چونکہ کتا گندا ہے اس لیے اس کی بیٹھک کو شیطانی بیٹھ فرمایا۔

اس طرح کہ ایک جانب دونوں پاؤں بچھادے سامنے کہنیاں کہ یہ بیٹھک بھی منع ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰)

457- وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَعَدَ وَتَشَهَّدَ فَرَشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْاَرْضِ وَجَلَسَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس جب آپ تشہد کے لئے بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو زمین پر بچھاتے اور اس پر بیٹھ جاتے۔ اسکو سعید بن منصور اور امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اسکی سند صحیح ہے۔

(طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب صفۃ الجلوس' جلد 1 صفحہ 178)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث ایک بڑی حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں وائل ابن حجر فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ شریف پر اس لیے حاضر ہوا کہ میں آپ کی نماز دیکھوں تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، قبلہ کو منہ کیا، تکبیر کہی، کانوں تک ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آخر میں فرمایا پھر بیٹھے الخ۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۷۳)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

458- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ أَنْ تُنْصَبَ الْقَدَمُ الْيُمْنٰى وَاسْتِقْبَالُهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوْسُ عَلَى الْيُسْرٰى. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نماز کی سنت میں سے ہے۔ دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا اور اس کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا اس کو نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی 'کتاب الافتتاح' باب الاستقبال باطراف اصابع القدم... الخ' جلد 1 صفحہ 173)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نور الایضاح ومراقی الفلاح میں ہے: من شرط صحة السجود وضع شئی من اصابع الرجلین موجها بباطنه نحو القبلة ولا یکفی لصحة السجود وضع ظاهر القدم ۔۲۔

(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی باب شروط الصلوۃ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۲۷)

صحت سجدہ کے لئے پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر زمین پر لگنا شرط ہے فقط ظاہر قدم کا زمین پر لگنا کافی نہیں۔

ردالمحتار میں ہے: وکذا قال فی الهدایة واما وضع القدمین فقد ذکر القدوری انه فرض فی السجود اه فاذا سجد ورفع اصابع رجلیه لایجوز کذا ذکره الکرخی والجصاص ولو وضع احداهما جاز قال القاضی خان و یکره قال فی المجتبی قلت ظاهر مافی مختصر الکرخی والمحیط والقدوری انه اذ رفع احدهما دون الاخری لایجوز وقد رأیت فی بعض النسخ فیه روایتان اه ومشی علی روایة الجواز برفع احدهما فی التفصیل والخلاصة وغیرهما، ہدایہ میں اسی طرح ہے، رہا قدمین کا لگنا تو قدوری نے کہا کہ یہ سجدہ میں فرض ہے پس جب سجدہ کیا مگر پاؤں کی انگلیاں نہ لگیں تو سجدہ صحیح نہ ہوگا، اسی طرح کرخی اور جصاص نے کہا اور اگر ایک انگلی لگ گئی تو جائز ہے، قاضی نے کہا مگر کراہت ہے۔ مجتبی میں ہے مختصر، کرخی، محیط اور قدوری کا ظاہر بتا رہا ہے کہ جب ایک پاؤں اٹھا ہوا ہو تو یہ جائز نہیں اور میں نے اس کے بعض نسخوں میں دو روایتیں دیکھی ہیں اھ فیض اور خلاصہ وغیرہ میں روایت جواز پر عمل کیا ہے۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۳۶۸)

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ
تشہد کے بارے میں وارد روایات کا بیان

459- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم کہتے السلام علی جبریل و

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمُوْھَا اَصَابَتْ کُلَّ عَبْدٍ لِلّٰہِ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. رَوَاہُ الشَّیْخَانِ. (بخاری' کتاب الاذان' باب التشهد فی الآخرة' جلد1صفحه115) (مسلم' کتاب الصلوٰة' باب التشهد فی الصلوٰة' جلد1صفحه173)

میکائیل السلام علی فلاں وفلاں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تعالٰی بذات خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو یوں کہے: ترجمہ: تمام قولی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس جب تم یہ کلمہ کہو گے تو اللہ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جائیگا چاہے وہ زمین میں ہو یا آسمان میں پھر وہ کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مفسّر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اگر یہ واقعہ معراج سے پہلے کا ہے تب تو یہ مطلب ہوگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اجتہاد سے نماز پڑھتے تھے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ اُن ہی عبادت میں مشغول ہوتے تھے اور اپنے اجتہاد سے بجائے التحیات یہ پڑھا کرتے تھے، جب حضور معراج سے واپس ہوئے تب آپ نے اس التحیات کی تعلیم دی جو آگے آ رہی ہے یعنی لوگو نماز تمہاری معراج ہے تو میں معراج میں رب سے جو گفتگو کر کے آیا تم بھی نماز میں وہ ہی کیا کرو اور اگر معراج کے بعد کا واقعہ ہے تو مطلب یہ ہے کہ اولًا التحیات کی تعلیم نہیں دی گئی تھی صحابہ اپنے اجتہاد سے کچھ کلمے کہہ لیا کرتے تھے، ایک روز نماز سے فارغ ہو کر اس التحیات کی تعلیم دی۔ (مرقاۃ)

نماز کے دونوں قعدوں میں۔

یعنی ہم بندے بارگاہ الٰہی میں نیازمندانہ سلام پیش کرتے ہیں، وہ سمجھتے یہ تھے کہ جیسے بادشاہوں کے دربار میں سلام کرنا دربار کا ادب ہے ایسے ہی بارگاہِ الٰہی میں سلام پیش کرنا وہاں کا ادب ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فلاں سے مراد باقی فرشتے ہیں یا خاص انبیائے کرام۔

اِنْصَرَفَ کے معنی یا یہ ہیں کہ آپ معراج سے واپس لوٹے تو ہم سب کے سامنے وعظ فرمایا یا یہ مطلب ہے کہ ایک دن نماز سے فارغ ہو کر یہ ارشادہ فرمایا۔ (از مرقات)

یعنی سلام ایک قسم کی دعا ہے یہ رب کے لائق نہیں، رب ہر عیب سے پاک، ہر آفت سے دور ہے اور سب کو سلامت رکھنے والا ہے اسی لیے ایک دعا میں فرمایا گیا "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ" الٰہی تو سلامت رکھنے والا ہے۔

لِيَقُلْ صیغہ امر ہے اور امر وجوب کے لیئے آتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ نماز میں التحیات واجب ہے۔

وَاِذَا جَلَسَ کے عموم سے معلوم ہوا کہ نماز میں جب بھی بیٹھے التحیات پڑھے خواہ امام کے تابع ہو کر بیٹھے یا خود اسے بیٹھنا ہو لہٰذا اگر کوئی امام کے ساتھ التحیات میں ملے اور اس کے بیٹھتے ہی امام کھڑا ہو جائے یا سلام پھیر دے تو التحیات پوری کر کے کھڑا ہو لہٰذا یہ حدیث احناف کے بہت سے مسائل کا ماخذ ہے۔ جب التحیات واجب ہوئی تو اس کے رہ جانے پر سجدۂ سہو واجب ہوا جیسا کہ واجبات نماز کا حکم ہے۔

ان تین کلموں کی شرحیں بہت ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ تحیۃ سے مراد قولی عبادات ہیں، صلوات سے مراد بدنی عبادات اور طیبات سے مراد مالی عبادتیں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادتیں اللہ سے خاص ہیں چونکہ ان تینوں عبادتوں میں سے ہر ایک کی ہزار ہا قسمیں ہیں، نیز ہر شخص کی عبادت علیحدہ ہے اس لیے ان تینوں کو جمع فرمایا گیا۔ خیال رہے کہ تحیۃ کا لفظ جب بندے کے لیے استعمال ہوگا تو اس کے معنی ہوں گے ملاقات کے وقت کا کلام یا کام، یونہی صلوت بندوں کے لیے بمعنی رحمتیں ہوتا ہے جیسے: "اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ"۔

اس جگہ مرقات نے فرمایا کہ معراج کی رات اول تین کلمے حضور نے بارگاہِ الٰہی میں پیش کیے پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ الخ رب کی طرف سے حضور کو خطاب ہوا پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا الخ حضور نے جواباً عرض کیا پھر اَشْهَدُ الخ جبریل امین نے عرض کیا، چونکہ نماز بھی مسلمان کی معراج ہے اس لیے اسی میں سارے کلمات جمع کر دیئے گئے۔ نیز شیخ نے اشعۃ اللمعات میں، امام غزالی نے احیاء العلوم میں، ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ پر ہر نمازی اپنے دل میں حضور کو حاضر جانے اور یہ جان کر سلام عرض کرے کہ میں حضور کو سلام کر رہا ہوں حضور مجھے جواب دے رہے ہیں۔ شیخ نے فرمایا کہ بعض عارفین کا ارشاد ہے کہ حقیقت محمدیہ تمام موجودات بلکہ ممکنات میں ساری وطاری ہے اس لیے نماز میں بھی موجود ہے لہٰذا خطاب اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ نہایت موزوں ہے، یہی مضمون اہلِ حدیث کے پیشوا نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے بھی اپنی بعض کتب میں لکھا ہے۔ اس سے مسئلہ حاضر و ناظر بخوبی واضح ہو گیا کیونکہ غائب کو غافل کو اور جو جواب نہ دے اس کو سلام کرنا منع ہے۔ اس کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ اول میں دیکھو۔

یعنی زمین و آسمان میں غائب و حاضر، گزشتہ موجودہ، آئندہ سارے نیک بندوں پر سلام، چونکہ وہ سب بندے سن

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نہیں رہے ہیں اسلیے یہاں خطاب نہیں ہوا۔ نیک بندہ وہ ہے جو حق عبودیت ادا کرے اور اس پر قائم رہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ دعا وغیرہ میں سارے مومنوں کو شامل کرنا چاہیے تو ان شآءاللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ خیال رہے کہ یہاں گنہگار بندوں کا ذکر نہیں آیا کیونکہ وہ عَلَیْنَا جمع کی ضمیر میں داخل کر لیے گئے۔ حضور اپنے گنہگاروں کو اپنے دامن میں رکھتے ہیں۔

ظاہر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی التحیات میں شہادتیں یونہی ادا فرماتے تھے۔

بہتر یہ ہے کہ اس موقعہ پر منقولی دعائیں خصوصا جامع دعائیں مانگی جائیں جیسے "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا" الخ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھنا فرض نہیں یہی حنفیوں کا قول ہے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۵)

460- وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِذَا قَعَدْتُّمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْٓا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِّنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَلْيَدْعُ بِهٖ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھو تو کہو: التحیات للہ والصلوۃ والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر تم میں سے کسی ایک کو جو دعا پسند ہو اس کے ذریعے چاہیے کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ ابن مسعود کی حدیث تشہد کے بارے میں متعدد سندوں سے مروی ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 413) (نسائی 'کتاب الافتتاح' کیف التشھد' جلد 1 صفحہ 174)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

لغت میں تشہد کے معنی ہیں گواہ بنانا یا گواہی دینا۔ عرف میں کلمۂ شہادت پڑھنا، مگر شریعت میں التحیات کو تشہد کہا جاتا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے کیونکہ اس میں توحید و رسالت کی گواہی ہوتی ہے۔خیال رہے کہ التحیات اس کلام کا مجموعہ ہے جو معراج کی رات قرب حضوری میں رب و محبوب کے درمیان ہوا، اولاً حضور نے عرض کیا "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ" رب کی طرف سے ارشاد ہوا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً عرض کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ" ان دونوں قسموں کے کلاموں کو نمازی ادا کر کے اللہ کی توحید حضور کی رسالت کی گواہی دیتا ہے لیکن نمازی التحیات پڑھتے وقت معراج کی اس گفتگو کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ خود بارگاہ الٰہی میں تحیۃ اور بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرنے کی نیت کرے (شامی) جیسے تکبیر تشریق حضرت جبریل، حضرت خلیل، حضرت اسماعیل کے کلاموں کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت جبریل جنت سے دنبہ لے کر حاضر ہوئے، ادھر خلیل اپنے لخت جگر کو ذبح کر رہے تھے تو اوپر سے پکارا "اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ" حضرت خلیل نے اوپر دیکھا تو جبریل کو آتے دیکھ کر فرمایا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر بحکم پروردگار حضرت اسماعیل کے ہاتھ پاؤں کھولے اور قبولیت قربانی کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا: لِلّٰهِ الْحَمْدُ مگر اب تکبیر تشریق کہنے والا وہاں کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ اپنی طرف سے ذکر الٰہی کی نیت کرے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۴۲)

461۔ وَعَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفَى التَّشَهُّدُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ تشہد کو آہستہ آواز سے پڑھا جائے اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا اور امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس کو حسن قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب اخفا التشہد' جلد 1 صفحہ 142) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ماجاء انه یخفی التشہد' جلد 1 صفحہ 65) (مستدرک حاکم' کتاب الصلوٰۃ' باب التشہد فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 267)

بَابُ الْاِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

462۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھ کر دعا کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ران مبارک پر رکھتے اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے اور بایاں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب المساجد' باب صفة الجلوس فی الصلوٰۃ... الخ' جلد1 صفحہ216) رکھتے۔اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہاں دعا سے مراد کلمہ شہادت ہے جیسے حدیث شریف میں ہے کہ عرفہ کے دن بہترین دعا کلمہ طیبہ ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب بیٹھتے تو التحیات پڑھتے اور اس میں کلمہ طیبہ پڑھتے۔خیال رہے کہ نماز میں جب بھی بیٹھنا پڑے تب التحیات پڑھے لہٰذا اگر کوئی التحیات میں جماعت سے ملا اس کے ملتے ہی امام کھڑا ہو گیا تو یہ شخص پوری التحیات ورسولہ تک پڑھ کر اٹھے،اس مسئلہ کا ماخذ یہ حدیث ہے۔

یہ پچھلی حدیث کی شرح ہے جس میں تھا کہ حضور قعدہ میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے تھے اس نے بتایا کہ ہاتھ رانوں پر رکھتے انگلیوں کے کنارے گھٹنوں پر۔

یعنی انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنا کر اشارہ فرماتے جیسا ہم احناف کا عمل ہے۔

اس طرح کہ بایاں گھٹنا بائیں ہتھیلی میں ایسے آجاتا ہے جیسے منہ میں لقمہ۔خیال رہے کہ حضور کا یہ عمل بیان جواز کے لیے ہے اور پہلی حدیث کا عمل بیان التحیات کے لیے تھا یعنی دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر بچھا دینا بہتر ہے تاکہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رو رہیں اور بایاں گھٹنا بائیں ہاتھ سے پکڑ لینا جائز ہے لہٰذا نہ تو احادیث میں تعارض ہے اور نہ مسلمانوں کا عمل اس حدیث کے خلاف۔یہ بھی خیال رہے کہ یہ اشارہ صرف کلمہ شہادت پر تھا جو کلمہ ختم ہونے پر ختم ہو جاتا تھا اول سے ہاتھ بچھا ہوتا پھر بعد میں بھی بچھا دیا جاتا تاکہ انگلیاں متوجہ قبلہ رہیں۔(مراۃ المناجیح ج۲ ص ۱۴۴)

463- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت وائل بن حجر روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کا حلقہ بنایا اور اپنی ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر اس کے ساتھ اشارہ کیا اس کو سوائے ترمذی کے پانچ محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب صفة الجلوس فی الصلوٰۃ... الخ' جلد1 صفحہ216)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث ایک بڑی حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں وائل ابن حجر فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ شریف پر اس لیے حاضر ہوا کہ میں آپ کی نماز دیکھوں تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ،قبلہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کو منہ کیا، تکبیر کہی، کانوں تک ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آخر میں فرمایا پھر بیٹھے الخ۔

یعنی اپنے ہاتھ ادھر ادھر پھیلائے نہیں، بلکہ ران کے مقابل رکھے یہ مطلب نہیں کہ کہنیاں ران پر بچھا دیں۔

یعنی بیچ والی انگلی کا انگوٹھے سے حلقہ بنایا جیسا کہ ہم لوگوں کا عمل ہے۔

یہاں ہلانے سے مراد انگلی کا اٹھانا اور گرانا ہے کیونکہ اس میں بھی انگلی کو حرکت ہوتی ہے لہٰذا یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں جس میں فرمایا گیا کہ آپ انگلی نہیں ہلاتے تھے یہ حدیث حنفیوں کے مخالف نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۷)

464- وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَّقَ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَرَفَعَ الَّتِيْ تَلِيْهِمَا يَدْعُوْبِهَا فِي التَّشَهُّدِ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمَذِيَّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انگوٹھے اور درمیان والی انگلی سے حلقہ بناتے اور اس کے ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر اس سے اشارہ کیا اس کو سوائے امام ترمذی کے پانچ محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب کیف الجلوس فی التشهد' جلد 1 صفحه 138) (نسائی' کتاب السهو' باب موضع الذراعین' جلد 1 صفحه 186) (ابن ماجه' کتاب الصلوۃ' باب الاشارۃ فی التشهد' صفحه 66) (مسند احمد جلد 4 صفحه 318)

465- وَعَنْ مَّالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى فِي الصَّلٰوةِ وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ. رواه ابن ماجة و ابو داؤد والنسائی وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ ان الاشارة بالسبابة فِي التشهد ذهب اليها جماعة من اهل العلم وهو قول الامام ابی حنيفة رحمه الله على ما قال محمد بن الحسن في موطاه.

حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھے ہوئے تھے اور اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ اس کو ابن ماجہ' ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ تشہد میں شہادت والی انگلی سے اشارہ کرنا یہ اہل علم کی ایک جماعت کا موقف ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے جیسا کہ امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے موطا امام محمد میں بیان فرمایا۔

(ابن ماجة' کتاب الصلوۃ' باب الاشارة فی التشهد' صفحه 66) (ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب الاشارة فی التشهد'

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جلد 1 صفحہ 142) (نسائی 'کتاب السھو' باب الاشارۃ بالاصبع فی التشھد' جلد 1 صفحہ 187) (مؤطا امام محمد' باب العبث بالحصٰی فی الصلٰوۃ' جلد 1 صفحہ 106)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اشارہ ضرور سنت ہے۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

صنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنصنع کما صنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو قول ابی حنیفۃ واصحابنا۔

(بدائع الصنائع فصل فی سنن الصلٰوۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۱۴)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تو ہم بھی اشارہ کرتے ہیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور یہی مذہب امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے اصحاب کا ہے۔ (الفتاوی الرضویہ، ج ۶، ص ۱۸۶)

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

466۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور کہا کیا میں تمہیں ہدیہ نہ کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ ہم (نماز میں) آپ پر سلام کیسے پڑھیں (آپ ہی بتلا دیجئے کہ) ہم آپ پر صلوٰۃ کس طرح پڑھیں تو آپ نے فرمایا تم کہو اے اللہ! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آپ کی آل پر رحمت فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگ ہے اور اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الدعوات' باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم' جلد 2 صفحہ 940) (مسلم 'کتاب الصلوٰۃ' باب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم' جلد 1 صفحہ 175)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ انصاری ہیں، تابعی ہیں، مدنی ہیں، ایک سو بیس صحابہ سے ملاقات کی، خلافت فاروقی میں عمر فاروق کی شہادت سے چھ سال پہلے پیدا ہوئے، آپ کے والد صحابی ہیں، غزوہ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

آپ صحابی ہیں، بیعت رضوان میں موجود تھے، کوفہ میں قیام رہا، ۷۵ سال عمر ہوئی، ۵۱ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام حضور کی احادیث کو بیش قیمت ہدیہ اور بے بہا اسلامی تحفہ سمجھتے تھے اور نعمت لازوال سمجھ کر سناتے تھے۔

یعنی جب آیت کریمہ: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" اتری تو ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ رب نے ہم کو صلوۃ وسلام کا حکم دیا ہمیں التحیات میں آپ کو سلام کرنا تو آ گیا مگر صلوۃ کیسے عرض کریں۔ خیال رہے کہ یہاں سلام سے مراد التحیات کا سلام ہے اسی لیے مسلم شریف نے اس حدیث کے لیے یہ باب مقرر کیا "بَابُ کَیْفَ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ" معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پر اور ہمارے اہل بیت پر درود بھیجو تب صحابہ نے یہ سوال کیا۔

آل اہل سے بنا بمعنی والا جیسے "وَ اِذْ نَجَّیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ" یا حضور کی بیویاں ہیں، قرآن کریم نے بیویوں کو اہل بیت فرمایا ہے فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا یا حضور کی ساری اولاد ہے یعنی آپ کے چاروں بیٹے اور چاروں بیٹیاں اور تا قیامت فاطمہ زہرا کی نسل یا تمام بنی ہاشم جن پر زکوۃ لینا حرام ہے صحیح یہ ہے کہ حضور کی ساری ازواج اور اولاد آپ کی آل ہے۔ اس کی تحقیق ہماری کتاب "شانِ حبیب الرحمٰن" اور "فہرست القرآن" دیکھو۔

یہاں تشبیہ شہرت کی بنا پر ہے ورنہ حضور اور حضور کی صلوۃ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی صلوۃ سے افضل ہے، چونکہ ابراہیم علیہ السلام نے ہمارے حضور کے لیے دعائیں مانگیں "رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا" اس کے شکریے میں ہم لوگ ہر نماز میں ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں دیتے ہیں۔

یعنی جیسی عزت اور بزرگی ابراہیم علیہ السلام کو دی ایسی ہمارے حضور کو بھی دے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہزارہا انبیاء ہوتے تو حضور کی اولاد میں لاکھوں اولیاء اللہ ہوں۔

خیال رہے کہ یہ درود ابراہیمی ہے نماز میں صرف یہی پڑھا جائے گا اور درود نہیں مگر نماز کے علاوہ یہ درود غیر مکمل ہوگا کیونکہ اس میں سلام نہیں اور قرآن کریم نے صلوۃ وسلام دونوں کا حکم دیا لہٰذا خارج نماز وہ درود پڑھو جس میں صلوۃ وسلام دونوں ہوں، نماز میں چونکہ التحیات میں سلام آ چکا ہے اس لیے یہاں سلام نہ آنا مضر نہیں ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کی بنا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پر کہتے ہیں کہ درود ابراہیمی کے سوا اور کوئی درود جائز نہیں مگر یہ غلط ہے کیونکہ تمام صحابہ، محدثین، فقہاء یوں کہتے ہیں "قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" یہ درود ابراہیمی کے علاوہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۴۵)

467۔ وَعَنْهُ قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِیَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَهْدِهَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکُمْ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

(بخاری، کتاب الانبیاء، باب یزفون النسلان فی المشی، جلد 1 صفحہ 477)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور فرمایا کیا میں تجھے ہدیہ نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تو میں نے کہا کیوں نہیں آپ مجھے وہ ہدیہ عطا فرمائیں تو انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر صلوۃ کس طرح پڑھیں یعنی آپ کی اہل بیت پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ سکھا دیا تو آپ نے فرمایا تم کہو اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ابراہیم انک حمید مجید اے اللہ تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ال پر جیسے کہ تو نے ابراہیم اور ال ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

468۔ وَعَنْ نُعَیْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. رَوَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ. (عمل الیوم واللیلة

حضرت نعیم مجمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ پر صلوۃ کیسے پڑھیں تو آپ نے فرمایا تم کہو اے اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور محمد ال محمد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے رحمت فرمائی اور برکت نازل فرمائی ابراہیم اور ال ابراہیم پر بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

للامام النسائی مع ترجمۃ نبوی لیل و نہار' جلد 1 صفحہ 52 برقم الحدیث:47) ہے اس کو ابوالعباس سراج نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

صلوۃ کے معنی ہیں رحمت یا طلب رحمت۔ جب اس کا فاعل رب ہو تو بمعنی رحمت ہوتی ہے اور فاعل جب بندے ہوں تو بمعنی طلب رحمت، درود شریف کے فضائل ہماری شمار سے باہر ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار مستحب۔ نماز کے قعدے میں درود شریف امام شافعی کے ہاں فرض ہے، احناف اور دیگر آئمہ کے ہاں سنت مؤکدہ یا واجب، درود شریف صرف نبی یا فرشتوں پر ہو سکتا ہے غیر نبی پر نبی کے تابع ہو کر درود جائز بالاستقلال مکروہ۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۴۵)

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ

ان روایات کا بیان جو سلام پھیرنے کے بارے میں وارد ہوئیں

469۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب المساجد' باب السلام للتخلیل من الصّلٰوۃ...الخ' جلد 1 صفحہ 216)

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا کہ آپ اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے حتیٰ کہ میں آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی کو دیکھتا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کے والد سعد ابن ابی وقاص ہیں، جلیل القدر صحابی، خود عامر تابعی ہیں جنہوں نے اپنے والد، عثمان غنی، عائشہ صدیقہ سے روایات لیں۔

یعنی آپ سلام میں اس قدر چہرہ انور پھیرتے تھے کہ پیچھے والے صحابہ دونوں رخساروں کی سفیدی دیکھ لیتے دائیں والے داہنے کی اور بائیں والے بائیں کی۔ بعض روایات میں بَيَاضَ خَدَّيْهِ ہے دونوں میں کوئی اختلاف نہیں دونوں رخسار دیکھنا اور حالت میں تھا اور ایک دیکھنا اور حالت میں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عین نماز میں اور نماز سے نکلتے وقت حضور علیہ السلام کو دیکھا کرتے تھے۔ شعر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کاش کہ اندر نمازم جا شود پہلوے تو — تا بقریب سلام افتد نظر بر روے تو

اسی لیے صوفیا فرماتے ہیں کہ ان صحابہ کی سی نماز کسی کو میسر نہیں ہو سکتی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۶۹)

470- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو (کہتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ میں آپ کے رخ انور کی سفیدی دیکھتا۔ اس کو اصحاب خمسہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی التسلیم فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 65) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب فی السلام' جلد 1 صفحہ 143) (نسائی' کتاب السھو' باب کیف السلام علی الیمین' جلد 1 صفحہ 194) (ابن ماجۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب التسلیم' صفحہ 66) (مسند احمد جلد 1 صفحہ 390)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث حنفیوں کی دلیل ہے کہ نماز کے سلام میں وَبَرَكَاتُهٗ نہ بڑھائے، بعض شوافع وَبَرَكَاتُهٗ بھی کہتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۶۷)

بَابُ الْاِنْحِرَافِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف پھرنا

471- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو اپنے چہرہ انور سے ہماری طرف متوجہ ہوتے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب یستقبل الامام الناس اذا سلم' جلد 1 صفحہ 117)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس طرح کہ سلام کے بعد کبھی داہنی طرف پھیرتے کبھی بائیں طرف، کبھی قبلہ کو پشت کر کے مقتدیوں کی جانب رخ فرما لیتے، یہ لفظ تینوں حالتوں کو شامل ہے لیکن یہ حال بھی دائمی نہ تھا بلکہ اکثری ورنہ کبھی سرکار قبلہ رو بیٹھ کر ہی دعا مانگتے تھے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۰)

472- وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ.

کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے ہم پسند کرتے کہ ہم آپ کی دائیں طرف ہوں تو آپ (نماز کے بعد) اپنے چہرہ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب صلٰوۃ المسافرین' باب استحباب الیمین' جلد 1 صفحہ 247) (ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب الامام ینحرف بعد التسلیم' جلد 1 صفحہ 90)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حضور علیہ السلام اکثر داہنی جانب منہ کر کے دعا مانگتے تھے۔ دوسرے یہ کہ حضور کا چہرہ پاک دیکھنا بہترین عبادت ہے کہ صحابہ کرام محض اس لیے صف کی داہنی جانب پسند کرتے تھے تاکہ بعد نماز دیدار یار نصیب ہو، علماء فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی شریف میں صف کا بایاں حصہ افضل ہے کیونکہ روضہ اطہر سے قریب ہے یہ باتیں وہ جانے جسے اس محبوب سے دلی لگاؤ ہو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۳)

473- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اکثر آپ اپنی دائیں جانب پھرتے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب صلٰوۃ المسافرین' باب جواز الانصراف من الصلٰوۃ عن الیمین والشمال' جلد 1 صفحہ 247)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی اکثر اوقات سلام پھیر کر دعا کے لیے داہنی جانب رخ فرماتے تھے۔ اس لیے فقہاء فرماتے ہیں کہ امام دعا کے وقت ہر طرف پھر سکتا ہے مگر داہنی طرف پھرنا بہتر کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی جانب محبوب تھی۔ (از مرقاۃ)

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۱)

بَابٌ فِي الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر کا بیان

474- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلٰوتِهٖ اِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض کے بعد فرماتے تھے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

ملک ہے اور اسی کے لیے حمد، وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے مقابل مال دار کو مال نفع نہیں دیتا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب الذکر بعد الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 117) (مسلم' کتاب المساجد' باب الذکر بعد الصلوٰۃ وبیان صفتہ' جلد 1 صفحہ 218)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

خواہ فرضوں کے بعد یا سنتوں وغیرہ سے فارغ ہو کر۔ (مرقاۃ) اس سے معلوم ہوا کہ سنتیں بھی مسجد میں پڑھنا اور فرضوں کے علاوہ سنتوں کے بعد بھی دعا مانگنا سنت ہے۔

اس کی شرح پہلے گزر چکی۔ یہ اور اس جیسی اور بڑی دعائیں عصر و فجر میں تو فرضوں سے متصل تھیں اور ظہر وغیرہ میں سنتوں اور نوافل کے بعد لہٰذا یہ حدیث ان گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں جن میں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ" کہتے تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۸۷)

475- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ إِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور کہتے الٰہی تو سلام ہے تجھ سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے جلالت اور بزرگی والے اس حدیث کو سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ وبیان صفتہ' جلد 1 صفحہ 218) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب مایقول اذا سلم' جلد 1 صفحہ 66) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب مایقول الرجل اذا سلم' جلد 1 صفحہ 212) (نسائی' کتاب السھو' باب الاستغفار بعد التسلیم' جلد 1 صفحہ 196) (ابنماجہ' کتاب الصلوٰۃ' باب مایقال بعد التسلیم' صفحہ 67) (مسند احمد جلد 5 صفحہ 275)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

پہلے سلام سے سلامتی دینے والا مراد ہے اور دوسرے سے سلامتی۔ استغفار دعا کے آداب میں سے ہے اس لیے دعا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سے پہلے استغفار فرماتے۔ یہ حدیث گزشتہ حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں کہ وہاں بھی تقریبی مقدار مراد تھی اور یہاں بھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہوں ان میں دعا مختصر مانگے۔ خیال رہے کہ ذوالجلال سے مراد فاسقوں سے بدلہ لینے والا اور اکرام سے مراد نیک کاروں کو انعام دینے والا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۸۶)

476- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم' كتاب المساجد' باب استحباب الذكر بعد الصلوٰة وبيان صفته' جلد1 صفحه 218)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر صرف اس قدر کہ کہتے کہ الٰہی تو سلام ہے اور تجھ سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے جلال و بزرگی والے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی جن نمازوں کے بعد سنتیں ہوتی ہیں ان میں فرض اور سنتوں کے درمیان زیادہ نہ بیٹھتے صرف اس قدر بیٹھتے۔ اس مقدار سے تقریبی مقدار مراد ہے نہ کہ تحقیقی یعنی قریباً اتنا بیٹھتے لہٰذا یہ حدیث نہ تو اس روایت کے خلاف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد فجر طلوع آفتاب تک مصلے پر تشریف فرما رہتے اور نہ ان احادیث کے خلاف ہے جن میں ہے کہ آپ سلام پھیر کر تکبیریں کہتے یا استغفار پڑھتے یا اور دعائیں مانگتے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۸۵)

477- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّأَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت کعب ابن عجرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض آگے پیچھے آنے والی چیزیں وہ ہیں جن کا کہنے والا یا کرنے والا نقصان میں نہیں رہتا ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح ۳۳ بار حمد اور ۳۴ بار تکبیریں اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم' كتاب المساجد' باب استحباب الذكر بعد الصلوٰة وبيان صفته' جلد1 صفحه 219)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

معقبات کے کئی معنی ہیں: (۱) نماز کے بعد والا وظیفہ (۲) وہ عمل جس کے لکھنے پر ہر فرشتہ پیش قدمی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسرے فرشتوں کو اپنے سے پیچھے کر دوں (۳) وہ وظیفے جو یکے بعد دیگرے پڑھے جاتے ہیں (۴) وہ وظیفے جن کا انجام اچھا ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بلکہ تھوڑی بہت محنت سے بہت نفع حاصل کر لیتا ہے۔

یہ پورا اسٹنگرہ ہے اسی کا نام تسبیح فاطمہ ہے قادری سلسلہ کے مشائخ اس کے بہت پابند ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۹۱)

478- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح ۳۳ بار حمد الٰہی اور ۳۳ بار تکبیر کہہ لیا کرے یہ ۹۹ ہوئے اور سو پورا کرنے کو کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اسی کی حمد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کی طرح ہوں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب استحباب الذکر بعد الصلوٰة و بیان صفته' جلد 1 صفحه 219)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی جو اس تسبیح فاطمہ پر پابندی کرے گا اس کی خطائیں اگرچہ شمار سے زیادہ ہوں بخشی جائیں گی۔ خیال رہے کہ شمار کے لیے عقد انامل بہت اعلیٰ چیز ہے ہر مسلمان کو سیکھنا چاہیے اگر وہ نہ آتا ہو تو پوروں پر شمار کرے، بدرجہ مجبوری کنکروں یا تسبیح پر شمار کرے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک دھاگے میں ہزار گرہیں لگالیں تھیں جن پر بھی شمار کیا کرتے تھے۔ (مرقاۃ) فقہاء نے تسبیح پر گننے کو بدعت نہ کہا ہے یعنی بدعت حسنہ جس کی اصل صحابی سے ثابت ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۹۲)

479- وَعَنْهُ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ هَلْ حَفِظْتَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا یَّقُوْلُهٗ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

(مجمع الزوائد جلد 2 صفحه 148' نقلاً عن ابی یعلی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز یاد کی ہے جو آپ سلام کے بعد کہتے ہوں تو انہوں نے کہا ہاں آپ کہا کرتے تھے آپ کا رب غالب ہے اور ہر اس عیب سے پاک ہے جس کو وہ بیان کرتے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کے رجال ثقہ ہیں۔

480- وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ حفاظت میں رہے گا اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد3 صفحہ84' رقم الحدیث:2733)(مجمع الزوائد جلد2 صفحہ148)

481- وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. (عمل الیوم واللیلة للنسائی مع ترجمته نبوی لیل ونہار صفحہ78' رقم الحدیث:100)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی مانع ہے۔اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی وہ مرتے ہی جنت میں جائے گا قیامت سے پہلے روحانی طور پر اور بعد قیامت جسمانی طور پر بھی لہٰذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ قیامت سے پہلے جنت میں داخلہ کیسا۔خیال رہے کہ عام مسلمین کی قبروں میں جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے یہ خود وہاں نہیں پہنچتے نہ جسمانہ روحاً جنت میں پہنچ جاتے ہیں جیسے شہدا اور یہ لوگ۔(مراۃ المناجیح ج۲ ص۱۹۹)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

نماز فرض کے بعد دعا کے بارے میں وارد شدہ روایات کا بیان

482- عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون سی دعا مقبول ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی' ابواب الدعوات جلد2 صفحہ187)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کے حالات پہلے بیان ہوچکے کہ آپ قبیلہ باہلہ سے ہیں، حمص میں قیام رہا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات کے وقت آپ ۳۰ یا ۳۳ سال کے تھے، ۹۱ سال عمر پائی، ۸۱ھ یا ۸۶ھ حمص ہی میں وفات پائی رضی اللہ عنہ، آپ کی روایات بہت تھوڑی ہیں۔

یعنی دو وقت دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں ایک تو آخری رات کے بیچ میں۔ دوسرے فرض نمازوں کے بعد۔ خیال رہے کہ آخر جوف کی صفت ہے یعنی رات کا درمیانی حصہ جو آخری شب میں ہے اس طرح کہ رات کے دو حصے کرو، آخری آدھے کا درمیانی حصہ لو یہی وقت تہجد کے لیے بہتر ہے اس وقت دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور فرض نماز سے یا تو خود فرائض مراد ہیں یا پوری نماز، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ نماز پنج گانہ میں فرضوں کے بعد بھی مختصر دعا مانگے اور پھر سنت و نفل سے فارغ ہوکر بھی دعا کرے کہ یہ ساری نماز فرض نماز شمار ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۹۳)

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَآءِ
دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا بیان

483- عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ رَافِعًا يَّدَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِيْ اَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ فَلَا تُعَاقِبْنِيْ فِيْهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھائے دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ فرمارہے تھے اے اللہ میں انسان ہوں مؤمنین میں سے کسی شخص کو اگر اذیت دوں یا برا بھلا کہوں تو میرا اس میں مواخذہ نہ فرمانا اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ادب المفرد میں اور حافظ نے فتح میں کہا ہے یہ صحیح الاسناد حدیث ہے۔

(ادب المفرد للبخاری' باب رفع الایدی فی الدعاء' صفحہ 89) (فتح الباری' کتاب الدعوات' باب رفع الایدی فی الدعاء' جلد 11 صفحہ 142)

484- وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَّدَيْهِ حَتّٰى بَدَا ضَبْعُهٗ يَدْعُوْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَجَرٍ۔ (جز رفع یدین للبخاری مترجم صفحہ 62) (فتح الباری' کتاب الدعوات' باب رفع الایدی'

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھائے دعا کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ کی بغلیں ظاہر ہوگئیں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جزء رفع الیدین میں روایت کیا اور ابن حجر نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جلد 11 صفحہ 142) اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سر سے اونچے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے حتی کہ اگر قمیص مبارک نہ پہنے ہوتے تو بغل شریف کے سفیدی نظر آجاتی۔ خیال رہے کہ اس قدر اونچے ہاتھ اٹھانا یا تو نماز استسقاء میں ہوتا تھا یا کبھی کبھی بیان جواز کے لیے اور موقعوں پر بھی ورنہ عام دعاؤں میں سینے یا کندھے تک ہاتھ اٹھاتے تھے، لہٰذا یہ حدیث کندھوں یا سینہ تک ہاتھ اٹھانے کے خلاف نہیں اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر قمیص کے نماز پڑھتے تھے یہ تو سخت مکروہ ہے، آج کل بعض لوگ بغیر قمیص نماز پڑھتے ہیں اور اس حدیث کو آڑ بناتے ہیں مگر غلط ننگے کندھے نماز پڑھنے کی ممانعت باب الستر میں گزر گئی۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۴۷۷)

485- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَّسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ سَنَدُهٗ جَيِّدٌ۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب حیا کرنے والا اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اپنے ہاتھ اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان کو خالی لوٹائے۔ اس کو ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب الدعاء' جلد 1 صفحہ 209) (ابن ماجہ' ابواب الدعاء' باب رفع الیدین فی الدعاء' صفحہ 284) (ترمذی' ابواب الدعوات' جلد 2 صفحہ 196) (فتح الباری' فی الدعاء جلد 11 صفحہ 121)

شرح: خبرِ متواتر:

وہ حدیث جس کو سند کے ہر طبقہ میں راویوں کی اتنی بڑی تعداد روایت کرے جس کا جھوٹ پر متفق ہونا عقلاً محال ہو اور سند کی انتہاء امرِ حسی پر ہو۔

خبرِ متواتر کی شرائط

حدیث کے درجہ تواتر تک پہنچنے کیلئے چار شرائط ہیں:

(۱) حدیث کے راوی کثیر ہوں۔ (۲) یہ کثرت سند کے تمام طبقات میں پائی جائے یعنی ابتداء سے انتہاء تک راوی کثیر ہوں۔ (۳) یہ کثرت اس درجہ کی ہو کہ عادۃ یا اتفاقاً ان کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔ (۴) سند کی انتہاء امرِ حسی پر ہو یعنی سند کا آخر "سَمِعْنَا" یا "رَأَيْنَا"، وغیرہ الفاظ ہوں اور اگر سند کی انتہاء امرِ عقلی پر ہو مثلاً عالم کا حادث ہونا تو یہ خبر متواتر نہیں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خبر متواتر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) متواترِ لفظی　(۲) متواترِ معنوی

متواتر معنوی کی مثال وہ احادیث ہیں جن میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے یہ احادیث ۱۰۰ سے زائد ہیں جن میں سے ہر حدیث میں یہ الفاظ موجود ہیں: "اَنَّه رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ" یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دعا میں ہاتھ بلند فرمائے۔ اب اگرچہ یہ عمل مختلف مواقع اور مختلف اوقات میں ہوا اور ان میں سے ہر واقعہ متواتر نہیں لیکن ان میں تمام احادیث میں یہ بات قدر مشترک ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دعا میں ہاتھ بلند فرمائے۔

بَابٌ فِي صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز کے بیان میں

486۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُؤَذِّنَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقُ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمُ الْحَطَبِ اِلٰى قَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اذان کہے پھر ایک شخص کو جماعت کرانے کا حکم دوں پھر میں اپنے ساتھ ایسے لوگوں کو لے کر جاؤں جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان لوگوں کی طرف جو نماز سے پیچھے رہتے ہیں تو ان پر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب وجوب صلوۃ الجماعۃ' جلد 1 صفحہ 89) (مسلم' کتاب المساجد' باب فضل صلوۃ الجماعۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 232)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس طرح کہ مسجد میں نہ آنے والوں کے گھروں میں آگ لگا دیں، اس کی شرح پہلے گزر چکی۔ خیال رہے کہ اگر ایسا واقعہ ہوتو جن نوجوانوں کو سرکار عالی صلی اللہ علیہ وسلم آگ لگانے بھیجتے ان پر نماز معاف ہوتی کیونکہ نجات تو حکم عالی کی اطاعت میں ہے۔ جماعت کا حکم دیں تو جماعت واجب، اگر جماعت چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑنا واجب قسم رب کی اگر وہ ترک نماز سے راضی ہیں تو ترک نماز عبادت ہے اور اگر کسی کی نماز سے ناراض ہیں تو اس کے لیے وہ نماز حرام، مولینا فرماتے ہیں شعر

ہر چہ گیرد علتی علت شود　　کفر گیرد ملتے ملت شود

اس کی نہایت نفیس اور لذیذ تحقیق ہماری کتاب "سلطنت مصطفٰے" میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۷)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

487- وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم'کتاب المساجد'باب فضل صلوة الجماعة' جلد1صفحه232)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مسجد تک پہنچانے والا کوئی نہیں اس شخص نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت مل جائے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو رخصت دیدی پس جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا تم اذان کی آواز سنتے ہو تو اس نے عرض کیا جی ہاں تو آپ نے فرمایا تم اذان پر لبیک کہو۔ (یعنی مسجد میں آ کر نماز پڑھو)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

۔ یعنی موذن کے بلاوے کو قبول کرو اور مسجد میں حاضر ہو جاؤ۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جہاں تک اذان کی آواز پہنچے وہاں تک کہ لوگوں کو مسجد میں آنا بہت ضروری ہے، وہ دور کے لوگ جہاں اذان نہ پہنچی ہو ان کے لیے بھی مسجد آنا بہت بہتر ہے مگر اتنی سختی نہیں، اس حدیث کا یہی مطلب ہے۔ "لَاصَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ"۔ دوسرے یہ کہ ہر بیماری عذر نہیں جو جماعت یا مسجد کی حاضری کو معاف کر دے بلکہ وہ بیماری عذر ہے جس سے مسجد میں آنا ناممکن یا سخت مشکل ہو جائے، دیکھو نابینا ہیں بیمار ہیں مگر انہیں حاضری کا حکم ہوا، بعض روایات میں ہے کہ عتبان ابن مالک نابینا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نہ آنے کی اجازت دے دی یا تو ان کا گھر دور ہوگا جہاں اذان کی آواز نہ پہنچتی ہوگی یا ان کا راستہ اتنا خراب ہوگا کہ بغیر ساتھی کے مسجد نہ پہنچ سکیں اور ساتھی کوئی ہوگا نہیں، لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں اذان کی آواز پہنچے سے مراد آج کل کے لاؤڈ اسپیکر کی آواز نہیں یہ تو دو دو میل تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض علماء نے ان احادیث کی بناء پر جماعت کو فرض عین مانا مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث ظنی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۷۸)

488- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں جس شخص کو خوش کرے یہ بات کہ وہ حالت اسلام میں کل اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو چاہئے جہاں بھی ان نمازوں کے لئے اذان دی جائے وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ نے تمہارے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فِيْهِ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهٗ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب المساجد' باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ' جلد1 صفحہ232)

نبی کے لیے سنن الہدیٰ کو مشروع فرمایا ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا جاؤ گے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرکے ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا قصد کرے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی عطا فرماتا ہے اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ جماعت سے پیچھے رہنے والا صرف منافق ہوتا ہے جس کا نفاق معروف ہو اور بے شک ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا حتیٰ کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی جہاں جماعت ہوتی ہے کیونکہ اذان جماعت ہی کے لیے ہوا کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد اور جماعت کی پابندی کرنے والے کو ان شاء اللہ ایمان وتقویٰ پر خاتمہ نصیب ہوگا، یہ حدیث ان کے لیے بڑی بشارت ہے۔

یعنی پنجگانہ نمازیں مسجد میں باجماعت سنت ہدیٰ میں سے ہیں۔

مرقاۃ وغیرہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم گھروں میں باجماعت بھی نماز پڑھ لو تب بھی حاضری مسجد کی سنت کے تارک ہو۔ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ میں کسی خاص منافق کی طرف اشارہ ہے جو تارک جماعت تھا۔ خیال رہے کہ جماعت واجب ہے، اسے یہاں سنت فرمانا اس لئے ہے کہ سنت سے ثابت ہے۔

یہ خوش خبریاں اس کے لیے ہیں جو گھر سے وضو کر کے مسجد کو جائے اور بہتر یہ ہے کہ درود شریف پڑھتا یا کوئی اور ذکر کرتا ہوا جائے جیسا کہ "باب المساجد" میں عرض کیا جا چکا ہے۔

اس کی شرح پہلے گزر گئی، صحابہ میں یہ عمل کیوں نہ ہوتا، انہوں نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بیماری کی حالت میں اس طرح مسجد میں آتے دیکھا تھا۔ خیال رہے کہ عاشق کو محبوب کی ہر ادا پیاری ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے پیارے ہیں اور جماعت کی نماز، مسجد کی حاضری، مسواک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاری۔ مومن کی پہچان یہ ہے کہ اسے یہ چیزیں پیاری ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری کام مسواک کیا کہ مسواک کرکے جان جانان

... صلی اللہ علیہ وسلم ... (مرآۃ المناجیح، ج۲، ص۲۹۱)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

489- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جماعت کی نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجے افضل ہے اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب فضل صلوۃ الجماعۃ' جلد 1 صفحہ 89) (مسلم' کتاب المساجد' باب فضل صلوۃ الجماعۃ' جلد 1 صفحہ 231)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

بعض روایات میں ۲۵ ہے اور بعض میں ۵۰ یہ اختلاف جماعت کی زیادتی کمی اور نمازیوں کے تقویٰ وطہارت کی بناء پر ہوسکتا ہے، بڑی جماعت کا ثواب بڑا اور عالم و متقی امام کے پیچھے ثواب زیادہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۲۹۶)

490- وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب فی فضل صلوۃ الجماعۃ' جلد 1 صفحہ 82)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کا ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ وہ بہتر ہے اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے اور ایک شخص کا دو مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ ایک مرد ساتھ نماز پڑھنے اور جس قدر جماعت میں اضافہ ہو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس حدیث نے ان تمام احادیث کی شرح کردی جن میں مساجد اور جماعت کے ثواب مختلف ہیں۔ جتنی بڑی جماعت اتنا بڑا ثواب۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک اور دو اگرچہ لغۃً جماعت نہیں مگر حکمًا جماعت ہیں۔ دو آدمی بھی الگ الگ نماز نہ پڑھیں، ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں کہ محلے کی مسجد سے جامع مسجد افضل، ان کی دلیل یہ حدیث ہے مگر شرط یہ ہے کہ محلے کی مسجد ویران نہ ہوجائے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۲۹۰)

491- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَحْدَهٗ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (مسند احمد جلد 1 صفحہ 376)

پڑھنے کی نسبت بیس اور کچھ درجے فضیلت رکھتا ہے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

492- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ وَصَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا آدمی کے اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت پچیس درجے افضل ہے۔ اس کو بزار نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار' کتاب الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 227' رقم الحدیث:459)

493- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْجَمِيْعِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (مسند احمد جلد 2 صفحہ 50)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ باجماعت نماز کو پسند فرماتا اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

494- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلٰوةِ الْجَمِيْعِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ باجماعت نماز کو پسند کرتا ہے۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مجمع الزوائد' کتاب الصلوٰۃ' باب الصلوٰۃ الجماعۃ نقلًا عن الطبرانی فی الکبیر' جلد 2 صفحہ 39)

شرح: جماعت وامامت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنہا، رقم ۶۵۰، ص ۳۲۶) مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور جماعت چھوڑنے کی عادت ڈالنے والا فاسق ہے جس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور بادشاہ اسلام اس کو سخت سزا دے گا اور اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب شروط الامامۃ الکبری، ج ۲، ص ۳۴۰۔۳۴۱)

جمعہ وعیدین میں جماعت شرط ہے یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہوں گی ہی نہیں تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے یعنی محلّہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی تو سب کے ذمہ سے جماعت چھوڑنے کی برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت چھوڑی تو سب نے برا کیا رمضان شریف میں وتر کو جماعت سے پڑھنا یہ مستحب ہے سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے۔ (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۴۱۔۳۴۲)

جن عذروں کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینے میں گناہ نہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت اور دشواری ہو (۲) سخت بارش (۳) بہت زیادہ کیچڑ (۴) سخت سردی (۵) سخت اندھیری رات (۶) آندھی (۷) پاخانہ پیشاب کی حاجت (۸) ریاح کا بہت زور ہونا (۹) ظالم کا خوف (۱۰) قافلہ چھوٹ جانے کا خوف (۱۱) اندھا ہونا (۱۲) اپاہج ہونا (۱۳) اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو (۱۴) مال و سامان یا کھانا ہلاک ہوجانے کا ڈر (۱۵) مفلس کو قرض خواہ کا ڈر (۱۶) بیمار کی دیکھ بھال کہ اگر یہ چلا جائے گا تو بیمار کو تکلیف ہوگی یا وہ گھبرائے گا یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔ (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۴۷۔۳۴۹)

عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ کی ہو یا عیدین کی عورت چاہے جوان ہو یا بڑھیا یوں بھی عورتوں کو ایسے مجمعوں میں جانا بھی ناجائز ہے جہاں عورتوں اور مردوں کا اجتماع ہو۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۶۷)

اکیلا مقتدی چاہے لڑکا ہو امام کے برابر دہنی طرف کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے دو سے زیادہ کا امام کے بغل میں کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۶۸۔۳۷۰)

مسئلہ:۔ پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے۔ لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں ہونا افضل ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ج ۲، ص ۳۷۲۔۳۷۴)

بَابُ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ

کسی عذر کی وجہ سے جماعت کو چھوڑنے کا بیان

495۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک ٹھنڈی اور ہوا والی رات میں نماز کی اذان کہی پھر فرمایا کہ گھروں میں نماز پڑھ لو پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ٹھنڈی اور بارش والی رات ہوتی تو موذن کو حکم دیتے تھے کہ یوں کہے کہ نماز گھروں میں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الرِّحَالِ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

پڑھ لو اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب الرخصۃ فی المطر والعلۃ۔۔۔الخ' جلد 1 صفحہ 92) (مسلم 'کتاب صلوٰۃ المسافرین' باب الصلوٰۃ فی الرحال فی المطر' جلد 1 صفحہ 243)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ یہ لفظ اذان کے بعد کہلوایا جاتا تھا نہ کہ دوران اذان اور یہ امر اباحت کا ہے یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے بارش کی رات میں گھر میں نماز پڑھ سکتے ہو اجازت ہے مگر مسجد کی حاضری اور جماعت کی شرکت بہت ثواب کا باعث، اسی لیے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤذن اور جلیل القدر صحابہ خود تو مسجد میں آجاتے تھے اور اعلان یہ کراتے تھے۔ عزیمت پر عمل ہے اور رخصت کا اعلان۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۷۹)

496- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَآءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَآءَةَ الْاِمَامِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کا کھانا سامنے رکھا جائے اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو کھانے سے ابتداء کرو اور کھانے سے فارغ ہونے تک جلدی نہ کرے اور حضرت ابن عمر کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور نماز کی تکبیر ہوتی تو کھانے سے بغیر فارغ ہوئے نماز کو نہ آتے حالانکہ آپ امام کی قرأت سنتے ہوتے اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب اذا حضر الصلوٰۃ واقیمت الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 92) (مسلم 'کتاب المساجد' باب کراھۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام۔۔۔الخ' جلد 1 صفحہ 208)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حکم اس صورت میں ہے جب بھوک تیز ہو اور نماز کے وقت میں گنجائش ہو۔ امام اعظم فرماتے ہیں کہ میرا کھانا نماز بن جائے یہ اچھا مگر میری نماز کھانا بن جائے یہ برا لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں فرمایا گیا کہ کھانے کے لیے نماز مت چھوڑو۔

یعنی مسجد سے بہت قریب ہوتے حتی کہ قرأت کی آواز کانوں میں پہنچتی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۰)

497- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فرماتے ہوئے سنا کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور نہ ہی پیشاب اور پاخانہ روک کر نماز پڑھنے والے کی نماز ہے اس کو مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم'کتاب المساجد' جلد1 صفحہ 208' باب کراھة الصلٰوة بحضرة الطعام...الخ)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہاں کمال نماز کی نفی ہے، یعنی جب بھوک کی تیزی یا پیشاب پاخانہ کی حاجت کی وجہ سے نماز میں دل نہ لگے تو نماز کامل نہیں، قے، درد وغیرہ تمام عوارض کا یہی حکم ہے حتی کہ اگر دوران نماز یہ عارضے پیش آجائیں تو نماز توڑ دے بعد فراغت دوبارہ پڑھے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص ۲۸۱)

498- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّذْهَبَ اِلَى الْخَلَاءِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ. رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جانے کا ارادہ کرے اور جماعت کے لئے اقامت کہی جائے تو وہ بیت الخلاء سے آغاز کرے (یعنی پہلے قضاء حاجت کرے) اس حدیث کو چار محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد'کتاب الطھارة' باب ایصلی الرجل وھو حاقن' جلد1 صفحہ 12) (نسائی'کتاب الامامة والجماعة' باب العذر فی ترک الجماعة' جلد1 صفحہ 137) (ترمذی' ابواب الطھارة' باب ما جآء اذا اقیمت الصلٰوة ووجد احدکم الخلاء...الخ' جلد1 صفحہ 36) (ابن ماجة' کتاب الطّھارة' باب ماجاء فی النھی للحاقن ان یصلی' صفحہ 48)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اشراق سے متصل چہارم دن گزرنے سے پہلے جیسا کہ اگلی عبارت سے معلوم ہو رہا ہے۔

بعض علماء نے فرمایا کہ چاشت کا وقت بھی طلوع آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور نصف النہار پر ختم ہوتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ چہارم دن گزرنے پر پڑھے، ان کا ماخذ یہ حدیث ہے کیونکہ زید ابن ارقم نے افضل فرمایا، یہ نہ کہا کہ یہ نماز وقت سے پہلے پڑھ رہے ہیں، چونکہ اس زمانہ میں گھڑی نہ تھی اس لیے اوقات کا ذکر علامت سے ہوتا تھا آپ نے دوپہر کو اسی علامت سے بیان فرمایا کہ اونٹ کے بچے اون کی وجہ سے جب گرم ہوجائیں یعنی خوب دن چڑھ جائے وقت گرم ہوجائے، چونکہ اس وقت دل آرام کرنا چاہتا ہے اس لیے اسوقت نماز بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص ۵۴۶)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

499- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلاَ صَلٰوةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وابن حبان والدار قطني والحاكم وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے حاضر نہ ہوا تو اس کی نماز نہ ہوئی مگر یہ کہ اس کو کوئی عذر ہو۔ اس کو ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابن ماجة' كتاب الصلوة' باب التغليظ فى التخلف عن الجماعة' صفحه 58) (صحيح ابن حبان' كتاب الصلوة' جلد 4 صفحه 253' رقم الحديث: 2061) (مستدرك حاكم' كتاب الصلوة' باب من سمع النداء فلم يجب...الخ' جلد 1 صفحه 245) (دار قطني' كتاب الصلوة' باب الحث للجار المسجد على الصلوة فيه...الخ' جلد 1 صفحه 420)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی اس کی نماز قبول نہیں یا کامل نہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کی حاضری وہاں تک کے لوگوں پر واجب ہے جہاں تک اذان کی آواز پہنچے، اس کے ماسواء جگہ سے مسجد میں آنا بھی بڑی اعلیٰ عبادت ہے، صحابہ کرام قباء شریف سے جو کہ مدینہ سے تین میل دور ہے مسجد نبوی میں نماز کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ خیال رہے کہ یہ احکام جب ہیں جب وہاں کا امام بدمذہب نہ ہو، مرزائیوں چکڑالویوں وغیرہم کی اذان کا یہ حکم نہیں، دیکھو مسجد ضرار کا حکم کیا ہوا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۱)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ

صفوں کو سیدھا کرنے کا بیان

500- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وفى رواية له وكان احدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه وقدمه بقدمه. (بخارى' كتاب الاذان' باب اقبال الامام على الناس عند تسوية الصفوف' جلد 1 صفحه 100)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جماعت کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری طرف اپنے چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا اپنی صفیں سیدھی کر لو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ پس بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا اور بخاری کی ایک روایت میں اس طرح کے الفاظ ہیں کہ ہم میں سے (ہر) ایک اپنے کندھے اور پاؤں کو اپنے ساتھی کے قدم اور کندھے سے ملاتا تھا۔

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کی شرح پہلے گزر چکی کہ دیکھنے سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے۔ یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ آپ کی آنکھ آگے پیچھے اور پس پردہ اندھیرے اجیالے میں یکساں دیکھتی ہیں۔ حق یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ صرف نماز سے خاص نہیں تھا نہ حیات شریف سے۔ وہ حدیث کہ میں دیوار کے پیچھے کی چیز نہیں جانتا بالکل بے اصل ہے جیسا کہ شیخ نے فرمایا اور اصلے نیست اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے حضرت عیسیٰ روح اللہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم گھر میں کھا کر بچا کر آتے ہو میں بتا سکتا ہوں، یہ تو حبیب اللہ کی آنکھ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۱۰)

501-وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتها...الخ، جلد1صفحہ181)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور آگے پیچھے کھڑے مت ہو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے تم میں سے بالغ اور عقلمند لوگوں کو چاہئے کہ وہ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آج تو تم لوگوں میں بہت اختلاف ہو گیا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث گزشتہ کی شرح ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صفیں ٹیڑھی ہونے سے قومیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں کیونکہ قالب کا اثر قلب پر اور قلب کا اثر قالب پر پڑتا ہے، نہانے سے دل ٹھنڈا ہوتا ہے اور دل کی خوشی و غم کا اثر چہرے پر نمودار ہو جاتا ہے۔

یعنی صف اول میں مجھ سے قریب فقہاء صحابہ ہوں جیسے خلفائے راشدین اور عبداللہ ابن عباس و عبداللہ ابن مسعود وغیرہم تاکہ وہ میری نماز دیکھیں اور نماز کی سنتیں وغیرہ یاد کر کے اوروں کو سمجھائیں اور بوقت ضرورت ہماری جگہ مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھا سکیں ان کے پیچھے وہ لوگ کھڑے ہوں جو علم و عقل میں ان کے بعد ہوں تاکہ ان صحابہ سے یہ نماز سیکھیں۔ سبحان اللہ! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نماز میں بھی جاری رہتی تھی۔

یعنی تم لوگوں نے صفیں سیدھی کرنے کا اہتمام چھوڑ دیا، اس لیے تم میں آپس کے جھگڑے و اختلافات پیدا ہو گئے۔ خیال رہے کہ یہ حدیث جماعت کی صدہا مسائل کی اصل ہے۔ فقہاء جو فرماتے ہیں کہ نماز میں پہلے مردوں کی صف

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہو، پھر بچوں کی، پھر خنثوں کی، پھر عورتوں کی اس کا ماخذ بھی یہی حدیث ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱۲)

502۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خِلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔ (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب تسویۃ الصفوف' جلد1 صفحہ 97) (صحیح ابن حبان جلد 1 صفحہ 299' رقم الحدیث:2163)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو جوڑو اور ان میں فاصلہ کم رکھو اور گردنوں کو برابر رکھو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ بے شک میں شیطان کو صف کی خالی جگہ سے داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

رُصُّوْا۔ رَصٌّ سے بنا جس کے معنی ہیں سیدھا کر کے ملانا، معنی یہ ہوئے کہ نماز کی صفیں سیدھی بھی رکھو اور ان میں مل کر کھڑے ہو کہ ایک دوسرے کے آپس میں کندھے ملے ہوں۔

یعنی صفیں قریب قریب رکھو اس طرح کہ دو صفوں کے درمیان اور صف نہ بن سکے یعنی صرف سجدہ کا فاصلہ رکھو، نماز جنازہ میں چونکہ سجدہ نہیں ہوتا اس لیے وہاں صفوں میں اس سے بھی کم فاصلہ چاہیے۔

اس طرح کہ اونچے نیچے مقام پر نہ کھڑے ہو، ہموار جگہ کھڑے ہوتا کہ گردنیں برابر رہیں، لہٰذا یہ جملہ مکرر نہیں آگے پیچھے نہ ہونا رُصُّوْا میں بیان ہو چکا تھا۔ خیال رہے کہ گردنوں کا قدرتی طور پر اونچا نیچا ہونا معاف ہے کہ بعض لمبے اور بعض پستہ قد ہوتے ہیں۔

یعنی خزب شیطان جو نماز میں وسوسہ ڈالتا ہے وہ صف کی کشادگی میں بکری کے بچے کی شکل میں داخل ہو کر نمازیوں کو وسوسہ ڈالتا ہے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ شیطان مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے، دیکھو اس شیطان کی شکل اپنی تو کچھ اور ہے مگر اس وقت بکری کی شکل میں بن جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ رب تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ طاقت بخشی ہے کہ خالق کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بھی ہر مخلوق پر نظر رکھتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ جب شیطان جیسی غیبی مخلوق آپ کی نگاہ سے غائب نہیں تو انسان آپ سے کیسے چھپ سکتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱۷)

503۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صفیں سیدھی کرو اور اپنے کندھوں کے درمیان مقابلہ رکھو کشادگیاں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَسُدُّوا الْخَلَلَ لِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرَجَاتٍ لِلشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ

بند کرو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو شیطان کے لیئے کشادگیاں نہ چھوڑو اور جو صف کو ملائے اللہ اسے ملائے اور جو صف کو توڑے اللہ اسے توڑے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب تسویۃ الصفوف' جلد 1 صفحہ 97) (صحیح ابن خزیمۃ جلد 3 صفحہ 23' رقم الحدیث:1549) (مستدرک حاکم' کتاب الصلٰوۃ' باب من وصل صفًا... الخ' جلد 1 صفحہ 212)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

صف کا ملانا یہ ہے کہ صف میں جگہ دیکھے اس میں کھڑا ہو کر جگہ پر کردے اور توڑنا یہ ہے کہ اپنے ساتھی سے دور کھڑا ہو، یا ملا ہوا کھڑا تھا اور بلا عذر وہاں سے ہٹ جائے۔ یہ کلام یا دعا ہے یا خبر یعنی جو صف کو ملائے گا خدا اسے اپنی رحمت و کرم سے ملائے، اور جو صف میں فاصلہ اور کشادگی رکھے خدا اسے اپنے کرم و رحمت سے دور رکھے یا جو صف میں ملائے گا خدا اسے اپنی رحمت سے ملائے گا الخ۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۲۶)

بَابُ اِتْمَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

پہلی صف کو مکمل کرنے کا بیان

504- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَّقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی صف کو مکمل کرو پھر اس کے ساتھ والی کو پس جو کمی ہے وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب تسویۃ الصفوف' جلد 1 صفحہ 98)

بَابُ مَوْقِفِ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ

امام اور مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ

505- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو انہوں نے تیار کیا تھا' پس آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَائَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ.

فرماتے ہیں میں اپنی چٹائی کی طرف اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی تو میں نے اسے پانی سے دھویا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی عورت ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ چلے گئے اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا ہے سوائے ابن ماجہ کے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب وضوء الصبیان ومتی یجب علیهم الغسل...الخ' جلد 1 صفحہ 119) (مسلم' کتاب المساجد' باب جواز الجماعة فی النافلة' جلد 1 صفحہ 234) (نسائی' کتاب المساجد' باب اذا کانوا ثلاثة وامرأة' جلد 1 صفحہ 129) (ترمذی' ابواب الصلوة' باب ماجاء فی الرجل یصلی ومعه رجال ونسآء' جلد 1 صفحہ 55) (ابوداؤد' کتاب الصلوة' باب اذا کانوا ثلاثة کیف یقومون' جلد 1 صفحہ 90) (مسند احمد جلد 3 صفحہ 164)

506-وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ مِنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم فی احادیث المتفرقة' باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسیر' جلد 2 صفحہ 417)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھمایا حتیٰ کہ اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا پھر حضرت جبار بن صخر رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے یہاں تک کہ ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ سارے عمل عمل قلیل کی حد تک ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی ہاتھ سے گھمایا، اور ایک ہی ہاتھ کے اشارے سے دونوں کو پیچھے کیا اور یہ دونوں حضرات ایک یا دو قدم سے پیچھے پہنچے، اگر متواتر تین قدم ڈالتے تو ان کی نماز

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جاتی رہتی۔ خیال رہے کہ دو مقتدیوں کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ ہے اور پیچھے کھڑا ہونا بہت بہتر ہے مگر تین کا پیچھے کھڑا ہونا واجب، برابر کھڑا ہونا سخت مکروہ کیونکہ تین پوری صف ہیں، اگر دو آدمی امام کے برابر کھڑے ہوں تو ایک داہنے کھڑا ہو دوسرا بائیں جیسا کہ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت علقمہ اور اسود نے عبداللہ بن مسعود کی اقتداء میں اس طرح نماز پڑھی کہ امام درمیان میں تھے اور یہ دونوں داہنے بائیں، یہ بیان جواز کے لیے تھا یا ضرورۃً۔ (مرقاۃ) خیال رہے کہ اس موقعہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں مقتدیوں کو پیچھے کیا خود آگے نہ بڑھے کیونکہ آگے جگہ نہ تھی حجرے شریف کی دیوار تھی ورنہ ایسے موقعہ پر امام کا آگے بڑھ جانا سہل تر ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۲۶)

507-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب تسویۃ الصفوف واقامتھا... الخ' جلد 1 صفحہ 181)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بالغ اور عقلمند لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر جوان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں اور آگے پیچھے ہو کر کھڑے نہ ہو اور بازار کی لغو باتوں سے بچو۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی صف اول میں مجھ سے قریب فقہاء صحابہ ہوں جیسے خلفائے راشدین اور عبداللہ ابن عباس و عبداللہ ابن مسعود وغیرہم تاکہ وہ میری نماز دیکھیں اور نماز کی سنتیں وغیرہ یاد کر کے اوروں کو سمجھائیں اور بوقت ضرورت ہماری جگہ مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھا سکیں ان کے پیچھے وہ لوگ کھڑے ہوں جو علم و عقل میں ان کے بعد ہوں تاکہ ان صحابہ سے یہ نماز سیکھیں۔ سبحان اللہ! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نماز میں بھی جاری رہتی تھی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۱۲)

508-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَأَخَذَنِيْ بِيَمِيْنِهٖ فَأَدَارَنِيْ مِنْ وَّرَائِهٖ فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری تو رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مشکیزے کا منہ کھول کر وضو کیا۔ پھر اس کا منہ بند کر دیا' پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں بھی اٹھا اور وضو کیا جیسا کہ آپ نے وضو کیا تھا پھر میں آیا تو آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

نے مجھے دائیں جانب سے پکڑا اور مجھے اپنے پیچھے سے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا تو میں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب الرجلین یؤم احدھما صاحبہ... الخ' جلد 1 صفحہ 90) (مسلم' کتاب صلٰوۃ المسافرین' باب صلٰوۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ودعائہ باللیل' جلد 1 صفحہ 261) (بخاری' کتاب الاذان' باب اذا لم ینو الامام ان یؤم... الخ' جلد 1 صفحہ 97) (ترمذی' ابواب الصلٰوۃ' باب ماجآء فی الرجل یصلی ومعہ رجل' جلد 1 صفحہ 55) (نسائی' کتاب الامامۃ والجماعۃ' باب الجماعۃ اذا کانوا اثنین' جلد 1 صفحہ 135) (ابن ماجۃ' ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا' باب ماجاء فی کم یصلی باللیل' صفحہ 98) (مسند احمد جلد 1 صفحہ 215)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باری ان کے ہاں تھی اس نیت سے رات گزاری تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے اعمال طیبہ وطاہرہ دیکھوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہجد ادا کروں جیسا کہ دیگر روایات میں ہے اس لیے آپ تمام رات جاگتے ہی رہے ہوں گے۔ شعر

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا تصور میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے: ایک یہ کہ نفل نماز خصوصاً تہجد جماعت سے جائز ہے جبکہ اس کے لیے اذان تکبیر لوگوں کے بلاوے وغیرہ سے اہتمام نہ کیا گیا ہو۔ دوسرے یہ کہ اکیلا مقتدی امام کے برابر دائیں طرف کھڑا ہوگا۔ تیسرے یہ کہ عمل قلیل ضرورۃً نماز میں جائز ہے جس سے نماز نہیں ٹوٹتی، دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ہی میں آپ کو ہاتھ سے پکڑ کر گھمایا اور آپ نماز ہی میں ایک دو قدم چل کر بائیں سے دائیں طرف گئے۔ چوتھے یہ کہ مقتدی امام سے آگے نہیں بڑھ سکتا اگر بڑھے گا تو نماز جاتی رہے گی، دیکھو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو آگے سے نہیں گھمایا حالانکہ وہ آسان تھا بلکہ پیچھے سے گھمایا۔ پانچویں یہ کہ جس نے اول سے امامت کی نیت نہ کی ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے، دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت تکبیر تحریمہ اکیلے نماز کی نیت کی تھی مگر بعد میں حضرت ابن عباس مقتدی بن کر کھڑے ہو گئے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۳۰)

بَابُ قِيَامِ الْإِمَامِ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ

امام کا دو مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا

509۔ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَصَلّٰى مَنْ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

خَلْفَكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع... الخ' جلد1 صفحہ202)

عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے جو تمہارے پیچھے ہیں تو ہم نے کہا ہاں' تو وہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو اپنی بائیں جانب کھڑا کیا۔ پھر ہم نے رکوع کیا تو (رکوع میں) اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا پھر اپنے ہاتھوں کو ملا کر اپنی دونوں رانوں کے درمیان رکھ دیا۔ پھر جب نماز پڑھا چکے تو کہا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

510-وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ كُنَّا اَطَلْنَا الْقُعُوْدَ عَلٰى بَابِهٖ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَاْذَنَتْ لَهُمَا فَاَذِنَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب اذا کانوا ثلاثۃ کیف یقومون' جلد1 صفحہ90)

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسود نے عبداللہ بن مسعود سے اجازت طلب کی اور ہم کافی دیر سے ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو ایک لونڈی نکلی تو اس نے ان دونوں کے لئے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے دی' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ نے میرے اور ان کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا۔ اس کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزّت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فتح المعین اا علامہ سید ابی السعود ازہری میں زیر قول شارح

والاثنان خلفه وان كثر القوم كره قيام الامام وسطهم (اور دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں، اگر لوگ دو سے زیادہ ہوں تو امام کا ان کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔) ای تحریما لترك الواجب (یعنی مکروہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تحریکی ہے کیونکہ ترک واجب لازم آرہا ہے۔) (فتح المعین، باب الامامۃ، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۲۰۹)

۱۲ ردالمحتار میں ہے:

تقدیم الامام امام الصف واجب۔ (ردالمحتار، باب الامامۃ، مطبوعہ مصطفی البابی مصر، ۱/۴۲۰)

(امام کا صف کے آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔)

بایں ہمہ اگر دلیل درکار ہو تو فتح القدیر و بحر الرائق کا ارشاد پیش نظر کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیشہ ہمیشہ صف پر تقدم فرمایا اور ایسی مداومت کہ کبھی ترک نہ فرمائیں دلیل وجوب ہے (الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۲۱۱)

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

511۔ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللهِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْهِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

روایت ہے حضرت ابو مسعود سے فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قوم کی امامت وہ کرے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو سنت کا زیادہ جاننے والا اگر سنت میں سب برابر ہوں تو پہلے ہجرت والا اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو زیادہ عمر رسیدہ کوئی شخص کسی شخص کی ولایت کی جگہ امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کے بغیر اجازت اعلٰی مقام پر بیٹھے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم 'کتاب المساجد' باب من احق بالامامۃ' جلد 1 صفحہ 236)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

عہدِ نبوی میں قریبًا سارے صحابہ نماز کے مسائل کے عالم تھے مگر قاری کوئی کوئی تھا اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ امامت کے لیے مقدم وہ ہے جو عالم ہونے کے ساتھ قاری بھی ہو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قاری غیر عالم، عالم غیر قاری سے مقدم ہوگا۔ دیکھو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں صدیق اکبر کو امام بنایا حالانکہ ابی ابن کعب صحابہ میں بڑے قاری تھے، بلکہ فرمایا جہاں ابوبکر موجود ہوں وہاں کسی کو امامت کا حق نہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل اس حدیث کی تفسیر ہے اسی لیے امام اعظم و امام شافعی وغیرہم امامت میں عالم کو قاری پر مقدم رکھتے ہیں کیونکہ علم کی ضرورت نماز کے ہر رکن میں ہے، قرأت کی ضرورت صرف ایک رکن میں، امام ابو یوسف اور بعض دیگر علماء نے ظاہر حدیث کو دیکھ کر قاری کو عالم پر مقدم رکھا مگر قول اول نہایت صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی اگر قرأت سب کی یکساں ہو تو صرف عالم کو مقدم کرو۔ خیال رہے کہ یہاں علم سنت سے مراد نماز کے احکام کا جاننا ہے نہ کہ سند یافتہ عالم ہونا اور یہ کلام اس جگہ کے لیے ہے جہاں کوئی امام مقررہ نہ ہو یعنی ایسوں کو امام بناؤ لیکن جس مسجد میں امام مقرر ہو تو وہاں وہی امامت کا حقدار ہوگا اسے کوئی عالم یا قاری نہیں ہٹا سکتا اس کے لیے اگلی حدیثیں آرہی ہیں۔

غرض کہ امام میں مقتدیوں پر کوئی دینی فوقیت چاہیے اب شرعی ہجرت تو موجود نہیں زیادتی عمر کا ہی اعتبار ہوگا بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہاں ہجرت سے مراد گناہوں کا چھوڑنا ہے (ہجرت معنوی) یعنی پھر متقی پرہیزگار غیر متقی پر مقدم ہوگا۔

یعنی جہاں امام مسجد مقرر ہو وہاں وہی نماز پڑھائے گا اگرچہ اس سے بڑا عالم یا قاری موجود ہو، معلوم ہوا کہ گزشتہ ترتیب وہاں کے لیے تھی جہاں امام پہلے سے مقرر نہ ہو، ہاں مقررہ امام کی اجازت سے دوسرا نماز پڑھا سکتا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۴۱)

512- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَّ النَّسَائِیُّ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ان میں سے ایک ان کو امامت کرائے اور امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جسے قرآن کا زیادہ علم ہو۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب من احق بالامامة' جلد1 صفحہ 236) (نسائی' کتاب الامامة والجماعة' باب اجتماع القوم فی موضع هم فیه' جلد1 صفحہ 126) (مسند احمد جلد3 صفحہ 24)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی اگرچہ قاری عالم کا امام بننا افضل ہے لیکن اگر ان کے سوا کوئی اور بھی امام بن گیا تو نماز ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ افضل کے ہوتے مفضول کا امام بننا جائز ہے۔ اس جگہ مرقاۃ نے فرمایا کہ اگرچہ مفضول امام بن جائے مگر افضل پیچھے رہ کر بھی اس سے افضل ہے، دیکھو بلال جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے جائیں گے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہو کر۔

اس میں یہ ذکر تھا کہ تم میں اذان کوئی کہہ دے مگر امامت بہتر آدمی کرے، وہ حدیث مصابیح میں یہاں تھی میں نے وہاں بیان کی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۴۲)

بَابُ اِمَامَةِ النِّسَآءِ

عورتوں کی امامت کا بیان

513- عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ

حضرت ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلَى الشَّهِيْدَةِ فَنَزُوْرُهَا وَاَمَرَ اَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَؤُمُّ اَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرَائِضِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْفَرَائِضِ۔

(مستدرک حاکم' کتاب الصلوۃ' باب امامۃ المراۃ النسآء فی الفرائض' جلد 1 صفحہ 203) (ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب امامۃ النسآء' جلد 1 صفحہ 87)

ہمارے ساتھ شہیدہ کے پاس چلو کہ ہم اس سے ملاقات کریں اور آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے اذان دی جائے اور اقامت کہی جائے اور یہ کہ وہ فرض نمازوں میں اپنے گھر والوں کی امامت کرائے۔ اس کو امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کو سند حسن اور اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور فی الفرائض کے لفظ کا ذکر نہیں کیا۔

514-وَعَنْ رَّيْطَةَ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَمَّتْهُنَّ وَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِيْ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

(مصنف عبد الرزاق' کتاب الصلوۃ' باب المراۃ تؤم النسآء' جلد 3 صفحہ 141' رقم الحدیث:5086)

حضرت ریطہ حنیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو امامت کرائی اور آپ فرض نماز میں ان کے درمیان کھڑی ہوئیں۔ اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

515-وَعَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَالَتْ اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت حجیرہ بنت حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں امامت کرائی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔ اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبدالرزاق' کتاب الصلوۃ' باب المراۃ تؤم النسآء' جلد 1 صفحہ 140' رقم الحدیث:5082)

شرح: امامت کا بیان

امامت دو ۲ قسم ہے:

(۱) صغریٰ۔ (۲) کبریٰ۔

امامتِ صغریٰ، امامتِ نماز ہے، اس کا بیان اِن شاءاللہ تعالیٰ کتاب الصلاۃ میں آئے گا۔

امامتِ کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابتِ مطلقہ، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام اُمورِ دینی و دنیوی میں حسبِ شرع تصرفِ عام کا اختیار رکھے اور غیرِ معصیت میں اُس کی اطاعت، تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اِس امام کے لیے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

امام کی اِطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو، خلافِ شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں۔

امام ایسا شخص مقرر کیا جائے، جو شجاع اور عالم ہو، یا علماء کی مدد سے کام کرے۔

عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں، اگر نابالغ کو امامِ سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بلوغ تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا اور حقیقۃً اُس وقت تک وہ والی امام ہے۔ (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ج۲، ص۳۳۵۔۳۳۶: وتصح سلطنة متغلب للضرورة و كذا صبي. وينبغي أن يفوض أمور التقليد على والتابع له. والسلطان في الرسم هو الولد، وفي الحقيقة هو الوالي لعدم صحة إذنه بقضاء)

بَابُ إِمَامَةِ الْأَعْمٰى

اندھے کی امامت کا بیان

516- عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمٰى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کراتے تھے حالانکہ آپ نابینا تھے اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاریکی اور پانی ہوتا ہے اور میں ایک نابینا شخص ہوں تو آپ میرے گھر میں کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جس کو میں جائے نماز بنالوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا تم کون سی جگہ پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں تو انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب الرخصة فی المطر و العلة ان یصلی فی رحلہ' جلد 1 صفحہ 92)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قلت اخرج احمد وابوداؤد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم علی المدینة مرتین یصلی بھم وھو اعمٰی۔

(مسند احمد بن حنبل مروی از مسند انس بن مالک مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۳/۱۹۲) (سنن ابوداؤد باب امامۃ الاعمٰی مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۸۸)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میں کہتا ہوں امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو مرتبہ مدینہ طیبہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔

علماء فرماتے ہیں انھیں امام مقرر کرنے کی یہی وجہ ہے کہ حاضرین میں سب سے افضل یہی تھے بحر الرائق میں ہے:

قید کراھة امامة الاعمٰی فی المحیط وغیرہ بان لایکون افضل القوم فان کان افضلھم فھو اولی وعلی ھذا یحمل تقدیم ابن ام مکتوم لانہ لم یبق من الرجال الصالحین للامامة فی المدینة احد افضل منہ حینئذ ولعل عتبان بن مالک کان افضل من کان یؤمہ ایضاً اھ۔

(بحر الرائق، باب الامامۃ، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱/۳۴۸)

محیط وغیرہ میں امامتِ اعمٰی کے مکروہ ہونے کے لئے یہ قید لگائی گئی ہے کہ وہ اعمٰی اس قوم سے افضل نہ ہو، اگر وہ دوسروں سے افضل ہے تو وہی بہتر ہوگا، اور حضرت ابنِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقدیم کو بھی اسی بات پر محمول کیا جاتا ہے کہ اس وقت مدینہ منورہ میں ان سے بڑھ کر امامت کا اہل کوئی نہیں تھا، ممکن ہے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دوسرے لوگوں سے افضل ہوں۔

قلت وقد سمعت انہ کان من الاصحاب البدریین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین فان لم یکن فی من کان یؤمھم من شھد بدرا کان افضلھم بالیقین۔ واللہ سبحٰنہ تعالیٰ اعلم۔ قلت (میں کہتا ہوں) آپ نے سن لیا ہے کہ وہ اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے تھے اگر ان کے مقتدیوں میں کوئی بھی اصحاب بدر میں سے نہ تھا تو وہ بالیقین ان سے افضل ہوئے۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۶، ص ۲۱۷۔ ۲۱۸)

517-وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰى۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو قائم مقام بنایا کہ وہ لوگوں کی امامت کرائیں حالانکہ وہ نابینا تھے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب امامۃ الاعمٰی' جلد 1 صفحہ 88)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی جب آپ غزوۂ تبوک میں تشریف لے گئے، تو حضرت علی مرتضیٰ کو مدینہ منورہ کی حفاظت اہل وعیال کی نگہداشت دشمنوں کے انتظام کا خلیفہ بنا گئے اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو نماز کی امامت کا چونکہ علی مرتضیٰ اتنی ذمہ داریوں کے ہوتے امامت کے فرائض انجام نہیں دے سکتے تھے اس لیے آپ پر پابندی نہیں لگائی گئی اور چونکہ باقی لوگوں میں عبداللہ ابن ام مکتوم کی برابر کوئی عالم نہ تھا اس لیے باوجود نابینا ہونے کے آپ کو امام بنایا گیا۔ خیال رہے کہ حضرت ابن ام مکتوم کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

امامت اتفاقی تھی مگر صدیق اکبر کی امامت اتفاقی نہ تھی وہاں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس قوم میں ابوبکر ہوں وہاں کسی اور کو امامت کا حق نہیں لہٰذا صدیق اکبر کی امامت ان کی خلافت کی دلیل تھی مگر یہ امامت خلافت کی دلیل نہیں۔ فقیر کی اس تقریر سے اس حدیث پر سے حسب ذیل اعتراضات اٹھ گئے: (۱) یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر علی مرتضیٰ کو خلیفہ بنایا تھا یہ حدیث اس کے خلاف ہے۔ (۲) علی مرتضیٰ جیسے فقیہ و عالم کی موجودگی میں انہیں امام کیوں بنایا گیا۔ (۳) نابینا کی امامت مکروہ ہے پھر انہیں امام کیوں بنایا گیا۔ (۴) معلوم ہوا کہ صدیق اکبر کو نماز کا امام بنانا آپ کی خلافت کی دلیل نہیں، ورنہ ابن ام مکتوم بھی خلیفہ ہونے چاہئیں۔ خیال رہے کہ نابینا کی امامت مکروہ نہیں صرف خلاف اولیٰ ہے مگر جب نابینا عالم قوم ہو تو خلاف اولیٰ بھی نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو دوبارہ اپنا خلیفہ بنایا ہے، بعض نے فرمایا کہ اس امامت میں عبس وتولیٰ والے واقعہ کا بدلہ کرنا مقصود تھا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۴۵)

518- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو مدینہ پر اپنا قائم مقام بنایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اس کو بیہقی نے اپنی کتاب المعرفۃ میں بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(معرفة السنن والآثار' كتاب الصلوة' جلد 4صفحه 162' رقم الحديث: 5768) (صحيح ابن حبان جلد 4 صفحه 287' رقم الحديث: 2131) (وايضا سنن الكبرىٰ للبيهقى' كتاب الصلوة' باب امامة الاعمى عَنْ اَنَسٍ' جلد 3 صفحه 88)

بَابُ اِمَامَةِ الْعَبْدِ

غلام کی امامت کا بیان

519- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے مہاجرین اولین قبا میں عصبہ نامی جگہ آئے تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سالم ان کی امامت کراتے تھے اور انہیں ان سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب امامۃ العبد والمولیٰ' جلد 1 صفحہ 96)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے بعض صحابہ مدینہ منورہ پہنچ گئے تھے جن میں حضرت عمر اور سیدنا ام سلمہ کے خاوند ابوسلمہ ابن اسد جیسے صحابہ بھی تھے لیکن چونکہ اس وقت ابوحذیفہ ابن عتبہ ابن ربیعہ کے فارسی غلام زیادہ قاری اور عالم بھی تھے اس لیئے وہ امام رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ افضل کے ہوتے مفضول امامت کرسکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن چار شخصوں سے سیکھو، ابن مسعود، ابی ابن کعب، معاذ ابن جبل، سالم مولیٰ ابی حذیفہ۔ (جامع صغیر سیوطی)

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۱)

520- وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَأْتُوْنَ عَآئِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ هُوَ وَعُبَیْدُ بْنُ عُمَیْرٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرِمَةَ وَنَاسٌ کَثِیْرٌ فَیَؤُمُّهُمْ اَبُوْ عَمْرٍو مَوْلٰی عَآئِشَةَ وَ اَبُوْ عَمْرٍو غُلَامُهَا حِیْنَئِذٍ لَّمْ یُعْتَقْ قَالَ وَکَانَ اِمَامَ بَنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُرْوَةَ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ فِیْ مُسْنَدِهٖ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ مَعْرِفَةِ السُّنَنِ وَالْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ابن ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں وہ مدینہ کے بالائی حصہ میں ام المؤمنین ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسور بن مخرمہ اور بہت سے لوگ تو ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام ابوعمرو نے ان کی امامت کرائی حالانکہ وہ اس وقت ان کے غلام تھے آزاد نہیں کئے گئے تھے۔ راوی فرماتے ہیں یہ بنو محمد بن ابوبکر اور عروہ کے امام تھے۔ اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند شافعی' باب السابع فیا لجماعة واحکام الامامة' جلد 1 صفحہ 106' رقم الحدیث: 314) (معرفة السنن والآثار' کتاب الصلوۃ' جلد 4 صفحہ 163' رقم الحدیث: 70-5769) (سنن الکبزی للبیهقی' کتاب الصلوۃ' باب امامة العبید' جلد 3 صفحہ 88)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِمَامَةِ الْجَالِسِ

بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی امامت کا بیان

521- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ فَصَلّٰی صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّیْنَا وَرَآئَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے تو آپ کی دائیں جانب چھل گئی تو آپ نے نمازوں میں سے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھائی تو ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی پس جب آپ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

(بخاری' کتاب الاذان' باب انما جعل الامام لیؤتم بہ' جلد 1 صفحہ 176)(مسلم' کتاب الصلوۃ' باب ائتمام الماموم بالامام' جلد 1 صفحہ 176)

نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

شیخ نے فرمایا کہ یہاں حضور کا گھوڑے سے گر جانا اور کروٹ چھیل جانا بحکم بشریت ہے شیخ کا مطلب یہ کہ معراج میں برق رفتار براق پر سوار ہونا اور آسمانوں کی سیر کرنا یہ تقاضائے ملکیت تھا۔

امام احمد ابن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر امام قبیلہ کا امام ہو اور اس کی بیماری بھی عارضی ہو مرض وفات نہ ہو اور نماز بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی کو بھی بیٹھنا پڑے گا بلکہ ایسا امام اگر کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور اسے درمیان میں بیٹھنا پڑ جائے تو مقتدی بھی بیٹھ جائیں گے ان کا ماخذ یہ حدیث ہے، باقی تمام آئمہ اس کے خلاف ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔(لمعات)

یہاں یہ اعتراض نہیں پڑ سکتا کہ وہ حضور کا قول تھا یہ فعل ہے اور قول فعل سے منسوخ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ کھڑا ہونا صحابہ کا فعل تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منع نہ فرمانا اس کی تائید ہے کیونکہ فعل قول کا ناسخ وہاں ہوتا جہاں فعل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کا احتمال ہو یہاں یہ بات نہیں، دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام کی اجرت کو خبیث فرمایا اور خود ابوطیبہ سے فصد کھلوا کر انہیں اجرت دی آپ کا یہ فعل اس قول کا ناسخ ہے کیونکہ یہاں دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے لینا حضرت ابوطیبہ کا لہٰذا یہ آپ کے خصائص میں سے نہ رہا۔ خیال رہے کہ یہ حمیدی امام بخاری کے شیخ ہیں، وہ حمیدی نہیں جو جامع صحیحین ہیں، دھوکا نہ کھانا۔(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۱)

522۔وَعَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا

ام المؤمنین ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی تو آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے ان کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب انما جعل الامام لیؤتم بہ' جلد 1 صفحہ 95) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب ائتمام المأموم بالامام' جلد 1 صفحہ 177)

523-وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں بیان نہیں کریں گی تو انہوں نے فرمایا کیوں نہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی تو ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں تو آپ نے فرمایا میرے لئے ٹب میں پانی رکھو۔ آپ فرماتی ہیں ہم نے ایسا کیا تو آپ نے غسل کیا پھر غسل کے بعد آپ اٹھ کر جانے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر جب ہوش آیا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں تو آپ نے فرمایا میرے لئے ٹب میں پانی رکھو تو آپ بیٹھے پھر غسل کیا پھر اٹھ کر جانے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر جب ہوش آیا تو فرمایا کیا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری' کتاب الاذان' باب انما جعل الامام لیؤتم به' جلد 1 صفحه 95)

(مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب استخلاف الامام اذا

لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قاصد نے آکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے عمر تو لوگوں کو نماز پڑھا اور آپ رقیق القلب شخص تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ امامت کے زیادہ حقدار ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دنوں میں لوگوں کو نماز پڑھائی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ ہلکا پن محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے نماز ظہر کے لئے نکلے ان میں سے ایک عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے پس جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہونا شروع ہو گئے تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں اور ان دونوں سے فرمایا مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو تو ان دونوں نے آپ کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا کرنے لگے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مرض له هذرا . . . الخ' جلد 1 صفحہ 177)

حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو میں نے ان سے کہا کیا میں آپ پر وہ حدیث پیش نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری کے متعلق ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کی تو انہوں نے کہا سناؤ تو میں نے ان پر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی (بیان کردہ) حدیث پیش کی تو انہوں نے حدیث میں سے کسی چیز سے اختلاف نہ کیا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ کیا ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمہارے سامنے اس شخص کا نام نہیں لیا جو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے تو میں نے کہا نہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

مرض سے مراد مرض وفات شریف ہے، چونکہ اس زمانہ میں ام المؤمنین ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمار دار ہی ہیں۔ اس لیے صحابہ کرام آپ ہی سے اس مرض کے حالات پوچھا کرتے تھے۔ خیال رہے کہ یہ سائل حضرت عبید اللہ ابن عبداللہ ابن عتبہ ابن مسعود ہذلی ہیں۔ یعنی عبداللہ ابن مسعود کے بھتیجے اور عمر بن عبدالعزیز کے استاد، فقہائے مدینہ میں سے تھے، تابعی تھے، نابینا تھے، ۹۲ھ میں وفات پائی۔ حق یہ ہے کہ ان کے والد بھی تابعی ہیں، ان کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی۔

مخضب اور مرکن قریباً ہم معنی ہیں۔ یعنی کپڑے دھونے کا برتن۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جماعت سے کتنی محبت تھی کہ ایسی سخت تکلیف میں بھی جماعت ہی کی فکر ہے۔ صحابہ کرام کا یہ عشق تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نماز نہ پڑھتے تھے اگرچہ قضا ہی ہو جائے۔

شاید یہ غسل سے مراد وضو یا وضو کے لیے ہاتھ دھونا ہے۔ ورنہ ہر بار غسل کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، نیز جب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ضعف کا یہ حال ہے کہ جنبش پر غشی طاری ہو جاتی ہے تو غسل کیسے ہو سکتا ہے۔

بے ہوشی ایک قسم کی بیماری ہے لہٰذا انبیائے کرام پر طاری ہو سکتی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا"۔ جنون خرابیٔ عقل ہے اور عیب اس سے انبیاء کرام محفوظ ہیں۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء پر غشی بھی گھڑی دو گھڑی کی آسکتی ہے نہ کہ مہینہ دو مہینہ کی کہ وہ غشی جنون کی مثل ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ یہ بار بار غسل علاج کے لیئے تھا کہ بخار کا علاج غسل تھا مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ عرب میں بعض بخاروں کا علاج سورج نکلنے کے وقت کا غسل ہے، نیز اگر علاجاً ہوتا تو یہ بعد نماز بھی ہو سکتا تھا۔

نہ دروازہ عالیہ پر آواز دیتے تھے کہ بے ادبی ہے اور نہ اکیلے نماز پڑھتے تھے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء سے محرومی ہے۔

یعنی حضرت بلال مؤذن رسول اللہ بعض تاریخی روایات میں ہے کہ آپ روتے ہوئے آئے اور کہا کہ لوگو مدینہ اجڑ چلا، مسجد نبوی ویران ہو چلی آج بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جماعت ہوگی پھر یہ پیغام عرض کیا۔

ظاہر یہ ہے کہ یہ امر وجوب کے لیئے ہے کیونکہ بعض روایات میں بھی ہے کہ فرمایا جہاں ابوبکر ہوں وہاں کسی کی امامت کا حق نہیں۔

اس فرمان میں حکم سرکاری سے سرتابی نہیں بلکہ اظہار معذوری ہے کیونکہ آپ کو اندیشہ تھا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلیٰ خالی دیکھ کر صبر نہ کر سکوں گا، لوگوں کو قرأت نہ سنا سکوں گا، چیخیں نکل جائیں گی۔

یعنی میری کیا مجال کہ آپ کی موجودگی میں امام بنوں، آپ جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتخاب میں آچکے، آپ کی اس امامت سے لوگوں کی تقدیریں وابستہ ہو چکیں، اس سے بہت سے سربستہ راز کھلیں گے، آگے بڑھیئے اللہ آپ کو صبر دے گا۔

یعنی داہنی طرف اور بائیں طرف باری باری سے حضرت علی مرتضےٰ فضل ابن عباس اور اسامہ ابن زید جیسا کہ مرقاۃ وغیرہ میں ہے۔ خیال رہے کہ یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری کی وجہ سے جماعت میں شریک نہ ہوئے وہ سمجھتے تھے کہ یہ آخری خدمت ہے جتنا موقع مل جائے غنیمت ہے۔ شعر

نمازیں گر قضا ہوں پھر ادا ہوں — نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

معلوم ہوا کہ ان نمازوں میں صدیق اکبر بجائے سجدہ گاہ کے جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کو کنکھیوں سے دیکھتے تھے یعنی تن بکار اور دل بیار پر عمل تھا ایسی کامل نماز کسے نصیب ہو سکتی ہے۔

خیال رہے کہ یہ حضرات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرے شریف سے محراب النبی تک لائے یعنی آدھی صف کے سامنے سے گزرے ان کے لیئے یہ گزرنا جائز تھا کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تھا۔ شرعی حکم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کی اطاعت ہے۔خیال رہے کہ صدیق اکبر نے اس زمانہ میں ۱۷ نمازیں پڑھائیں ہیں کیونکہ دو دن پہلے عشاء کے وقت آپ کو امام بنایا گیا اور آج ظہر کو یہ وقعہ ہوا۔

بعض کم عقلوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت علی سے ناراض تھیں کیونکہ علی مرتضی نے تہمت کے موقعہ پر آپ کی حمایت پر زور نہ دیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ حضور آپ کو بیویاں اور بھی مل جائیں گی مگر یہ غلط ہے کیونکہ دوسروں سے عائشہ صدیقہ نے آپ کا نام لیا ہے جیسا کہ بہت سی روایات میں ہے۔(مرقاۃ) نیز تعجب ہے کہ ام المؤمنین یہاں تو علی مرتضی کا نام تک نہ لیں ادھر آپ کے اکثر فضائل کی روایتیں حضرت عائشہ صدیقہ سے ہی مروی ہیں، نام نہ لیں فضائل بیان کریں یہ کیسے ہوسکتا ہے بلکہ اس کی وجہ وہی ہے جو ہم پہلے عرض کر چکے کہ اس جانب کچھ دور حضرت علی مرتضی رہے، کچھ دور فضل ابن عباس اور کچھ دور حضرت اسامہ ابن زید۔خیال رہے کہ یہ واقعہ ہفتہ یا اتوار کی ظہر کا ہے۔سوموار یعنی خاص وفات کے دن فجر کے وقت اولاً آپ نے پردہ اٹھا کر جماعت کو دیکھا اور دعائیں دیں، دوسری رکعت میں تشریف لا کر نماز میں شریک ہو گئے پہلے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام ہوئے ہیں اور صدیق مقتدی مگر سوموار کی فجر میں صدیق اکبر ہی امام رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پیچھے ایک رکعت پڑھی ہے اور اسی دن وفات شریف ہوگئی۔یہ مرقاۃ کی تحقیق ہے اور اس سے تمام روایتیں جمع ہوجاتی ہیں۔(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۷۱)

بَابُ صَلٰوةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ

فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا

524۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. وزاد عبد الرزاق والشافعي وَالطَّحَاوِيُّ والدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ هِيَ لَهٗ تَطَوُّعٌ وَّلَهُمْ فَرِيْضَةٌ. وَفِيْ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ كَلَامٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آتے تو ان کو وہ نماز پڑھاتے اس کو شیخین نے روایت کیا اور عبدالرزاق امام شافعی طحاوی دارقطنی اور بیہقی (رحمۃ اللہ علیہم) نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔وہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نفل ہوتی اور دیگر لوگوں کے لئے فرض ہوتی اور اس اضافہ میں کلام ہے۔

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب القرأۃ فی العشا، جلد 1 صفحہ 187) (بخاری، کتاب الاذان، باب اذا طوّل الامام۔۔۔الخ، جلد 1 صفحہ 97) (مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوٰۃ، باب لا تکون صلوٰۃ واحدۃ لشتّی، جلد 2 صفحہ 8، رقم الحدیث: 2265) (مسند شافعی، کتاب الصلوٰۃ، باب السابع فی الجماعۃ واحکام الامامۃ، جلد 1 صفحہ 103، رقم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الحديث: 303 (طحاوی، کتاب الصلوٰۃ، باب الرجل یصلی الفریضۃ خلف من یصلی تطوعا، جلد 1 صفحہ 279) (دارقطنی، کتاب الصلوٰۃ، باب ذکر صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل، جلد 1 صفحہ 274) (سنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلوٰۃ، باب الفریضۃ خلف من یصلی النافلۃ، جلد 3 صفحہ 85)۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ ھی کا مرجع آپ کی پہلی نماز ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی یعنی پہلی نماز نفل ہوتی تھی اور دوسری فرض اور اگر اس کا مرجع دوسری نماز ہو تو نافلۃ کے لغوی معنی مراد ہوں گے یعنی زائد۔ قرآن کریم نے اس معنی میں فرض نماز کو بھی نفل فرمایا ہے: ﴿فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد فرض تھی مگر اس کو نافلہ بمعنی زائد فرمایا گیا اور اگر مان لیا جائے کہ آپ اولاً فرض ہی پڑھتے تھے بعد میں نفل تو یہ آپ کا اجتہاد تھا اسی لیئے بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا اے معاذ یا تم میرے ساتھ نماز پڑھو یا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۷۵)

بَابُ صَلٰوةِ الْمُتَوَضِّئِ خَلْفَ الْمُتَيَمِّمِ

وضو کرنیوالے کا تیمم کرنیوالے کے پیچھے نماز پڑھنا

525۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَلَمْتُ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فَاَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ مَنَعَنِيْ مِنَ الْاِغْتِسَالِ وَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل کے موقع پر ایک سرد رات میں مجھے احتلام ہوگیا۔ پس مجھے ڈر لگا کہ غسل کرنے سے میں ہلاک ہوجاؤں گا۔ پس میں تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو کیا تو نے حالت جنابت میں اپنے ساتھیوں نماز پڑھائی تو میں نے آپ کو اس چیز کی خبر دی جس نے مجھے غسل کرنے سے روکا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے کہ اپنی جانوں کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہ کہا اس کو ابوداؤد اور بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا اور دیگر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

محدثین نے اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الطهارة' باب اذا خاف الجنب البرد ایتیمم' جلد 1 صفحه 48) (بخاری' کتاب التیمم' باب اذا خاف الجنب علی نفسه المریض... الخ' جلد 1 صفحه 49) (مستدرک حاکم' کتاب الطهارة' باب عدم الغسل للجنابة فی شدة البرد' جلد 1 صفحه 177)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جسے بالفعل ایسا مرض موجود ہو جس میں نہانا نقصان دے گا یا نہانے میں کسی مرض کے پیدا ہو جانے کا خوف ہے اور یہ نقصان وخوف تو اپنے تجربے سے معلوم ہوں یا طبیب حاذق مسلمان غیر فاسق کے بتائے سے، تو اس وقت اُسے تیمم سے نماز جائز ہوگی اور اب اس کے پیچھے سب مقتدیوں کی نماز صحیح ہے، غرض امام کا تیمم اور مقتدیوں کا پانی سے طہارت سے ہونا صحت امامت میں خلل انداز نہیں، ہاں امام نے تیمم ہی بے اجازت شرع کیا ہو تو آپ ہی نہ اس کی ہوگی نہ اس کے پیچھے اوروں کی۔ تنویر میں ہے:

صح اقتداء متوضیء بمتیمم۔ (درمختار شرح تنویر الابصار، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۸۵)

(وضو والے کی اقتداء تیمم والے کے ساتھ صحیح ہے۔)

بحرالرائق میں ہے:

ترجیح المذهب بفعل عمرو بن العاص رضی الله تعالٰی عنه حین صلی بقومه بالتیمم لخوف البرد من غسل الجنابة وهم متوضئون ولم یأمرهم علیه الصلوة والسلام بالاعادة حین علم۔ (بحرالرائق باب الامامۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۳۶۳)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل اس مذہب کی ترجیح کا سبب ہے کہ انہوں نے سردی کی وجہ سے غسل جنابت کی جگہ تیمم کر کے اپنی قوم کی امامت کی حالانکہ لوگوں نے وضو کیا ہوا تھا۔ اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے نماز لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۹۲)

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى كَرَاهَةِ تَكْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ

526۔ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ مِنْ نَّوَاحِي الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا فَمَالَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ. رَوَاهُ

ان روایات کا بیان جن سے مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کی کراہت پر استدلال کیا گیا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطراف مدینہ سے تشریف لائے نماز کا ارادہ رکھتے تھے تو لوگوں کو اس حال میں پایا کہ بے شک وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو آپ گھر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

کی طرف لوٹ گئے اور اپنے گھر والوں کو جمع کر کے ان کو نماز پڑھائی اس کو طبرانی نے کبیر اور اوسط میں بیان کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ' باب فیمن جاء الی المسجد فوجد الناس قد صلوا انقلا من الطبرانی' جلد 2 صفحہ 45)

بَابُ مَاجَاءَ فِي جَوَازِ تَكْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ

مسجد میں تکرار جماعت کے جواز کے بارے میں وارد روایات کا بیان

627۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّتَصَدَّقُ عَلٰى ذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰى مَعَهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا دراں حالیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون اس پر صدقہ کرے گا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے تو قوم میں سے ایک شخص اٹھا تو اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی اس کو امام احمد ابوداؤد اور ترمذی (رحمۃ اللہ علیہم) نے روایت کیا امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو حسن قرار دیا اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو حسن قرار دیا اور کہا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 45) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب فی الجمع فی المسجد مرتین' جلد 1 صفحہ 85) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی الجماعۃ فی مسجد قد صلّی فیہ مرۃ' جلد 1 صفحہ 53) (مستدرک حاکم' کتاب الصلوٰۃ' باب اقامۃ الجماعۃ فی المساجد مرتین' جلد 1 صفحہ 209)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ کھڑے ہونے والے صاحب ابوبکر صدیق تھے جیسا کہ بیہقی شریف میں ہے اور یہ وقت فجر عصر و مغرب کے علاوہ ہوگا وہ صاحب امام بنے ابوبکر صدیق مقتدی ان کے فرض ادا ہوئے صدیق اکبر کے نفل۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جماعت ثانیہ جائز ہے، بازار کی مسجد میں تو ہر طرح، محلے کی مسجد میں جہاں امام و مقتدی مقرر ہوں وہاں پہلے امام کی جگہ سے ہٹ کر۔ دوسرے یہ کہ دو شخصوں کی جماعت سے بھی ثواب جماعت مل جاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر فرض والے کے ساتھ ایک نفل والا بھی شریک ہو جائے تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۵)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

528-وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ وَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ یُصَلِّیْ وَحْدَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّتَّجِرُ عَلٰی ھٰذَا فَیُصَلِّیَ مَعَہٗ. اَخْرَجَہُ الدَّارُقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا درانحالیکہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تھے تو اس نے اکیلے نماز پڑھنا شروع کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون اس کے ساتھ تجارت کریگا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

(دارقطنی 'کتاب الصلوۃ' باب اعادۃ الصلاۃ فی جماعۃ' جلد 1 صفحہ 276)

بَابُ صَلٰوةِ الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

اکیلے شخص کا صف کے پیچھے نماز پڑھنا

529-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا. رَوَاہُ الشَّیْخَانِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے اور یتیم نے اپنے گھر میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب المرأۃ وحدھا تکون صفاً' جلد 1 صفحہ 101) (مسلم 'کتاب المساجد' باب جواز الجماعۃ النافلۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 234)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ نماز نفل تھی جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس کے گھر میں عطائے برکت کے لیے پڑھی جیسا کہ اس زمانہ میں صحابہ کا دستور تھا۔ یتیم یا تو حضرت انس کے بھائی کا نام ہے یا کوئی اور نابالغ یتیم تھا جس کا نام زمیرہ تھا ابن ہمام نے فرمایا کہ یہ زمیرہ ابن سعدی حمیری تھے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اکیلا نابالغ بچہ صف میں کھڑا ہوگا۔ دوسرے یہ کہ عورت اگرچہ اکیلی ہو مگر مردوں اور بچوں سے پیچھے کھڑی ہوگی وہ تنہا ہی صف مانی جائے گی۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۳۲)

530-وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ انْتَھٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ. (بخاری 'کتاب الاذان' باب اذا رکع دون الصف' صفحہ 108)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچے درانحالیکہ آپ رکوع میں تھے تو میں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا اس کا ذکر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری حرص کو زیادہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا اس کو بخاری نے روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:
بات یہ تھی کہ آپ کو رکعت جاتے رہنے کا خطرہ تھا اس لیے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع کر دیا، پھر رکوع میں ہی یا قومہ میں ایک دو قدم سے صف تک پہنچے، اور اگر تین قدم سے پہنچے تو وہ قدم لگاتار نہ تھے ورنہ آپ کی نماز نہ ہوتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز لوٹانے کا حکم دیتے۔

یعنی تمہارا یہ عمل رکعت اول پانے کی حرص پر ہے یہ حرص دینی ہے جو محمود ہے، خدا اسے بڑھائے، دنیوی حرص بری رب فرماتا ہے، حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا نماز کو فاسد نہیں کرتا کیونکہ آپ نے رکوع صف کے پیچھے اکیلے ہی کیا تھا مگر حضور نے آپ کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ دوسرے یہ کہ صف میں ملنے سے پہلے تکبیر تحریمہ اور رکوع کر دینا مکروہ تنزیہی ہے تحریمی نہیں ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے۔ تیسرے یہ کہ نماز میں جانب قبلہ ایک دو قدم چلنا یا تین قدم بغیر لگاتار کیئے ڈالنا نماز فاسد نہیں کرتا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۳۴)

531- وَعَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُّصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَآئِیَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس کو پانچ محدثین نے روایت کیا۔ سوائے امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو حسن قرار دیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب الرجل یصلی وحدہ خلف الصّف' جلد 1 صفحہ 88) (ترمذی' ابواب الصلوۃ' باب ما جآء فی الصلوۃ خلف الصف وحدہ' صفحہ 54) (ابن ماجۃ' کتاب الصلوۃ' باب صلوۃ الرجل خلف الصف وحدہ' صفحہ 72) (صحیح ابن حبان' کتاب الصلوۃ' جلد 4 صفحہ 311' رقم الحدیث: 2197) مسند احمد جلد 4 صفحہ 228)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:
آپ آخری صحابہ میں سے ہیں ۹ ھ میں ایمان لائے، بہت پرہیز گار ہمیشہ خوف خدا سے رونے والے تھے، آخر میں کوفہ قیام رہا اور مقام رقہ میں وفات پائی، آپ کی کنیت ابو شداد ہے، قبیلہ اوس سے ہیں۔
یعنی صف اول میں جگہ تھی یہ بلا وجہ اکیلا پیچھے کھڑا ہوا اس کی نماز مکروہ ہوئی اور نماز مکروہ کا لوٹانا مستحب ہے، یہ حکم

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

استحبابی ہے۔بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں اس کی نماز فاسد ہوگی،وہ حضرات اس حکم کو وجوبی مانتے ہیں۔خیال رہے کہ اگر صف اول میں جگہ نہ ہو تو یہ آنے والا امام کے پیچھے والے کو ہاتھ لگادے،اگر یہ مسئلے سے واقف ہوگا تو پیچھے آجائے گا ورنہ اس کی نماز کراہت سے بچ جائے گی۔اس حکم سے جنازے کی نماز مستثنیٰ ہے،وہاں اگر امام کے علاوہ پانچ آدمی ہوں تو دو،دو آدمی دو صفیں بنائیں گے اور ایک آدمی تیسری صف تاکہ تین صفوں کی بشارت میت کو حاصل ہوجائے۔خیال رہے کہ یہ حدیث احناف کے خلاف نہیں اور اکیلے کھڑے ہونے والے کی نماز مکروہ ہے فاسد نہیں،جیسا کہ اگلے باب میں آئے گا کہ حضرت ابوبکرہ نے صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کردیا،پھر صف سے ملے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ رکوع کے وقت اکیلے ہی تھی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم استحبابی ہے۔

مگر ابن عبدالبرّ نے اسے مضطرب فرمایا،بیہقی نے ضعیف کہا۔(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۲۹)

532- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَفَ حَتّٰى انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ اسْتَقْبِلْ صَلٰوتَكَ فَلَا صَلٰوةَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. (مسند احمد جلد 4 صفحہ 23) (ابن ماجة، كتاب الصلوة، باب صلوة الرجل خلف الصف وحده، صفحه 71)

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ٹھہر گئے حتیٰ کہ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے اسے فرمایا کہ دوبارہ نماز پڑھ۔صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والی کی نماز نہیں ہوتی۔اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۹،مراۃ المناجیح ج ۲،اور بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم،کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ مَالَا یَجُوْزُ فِی الصَّلٰوۃِ وَمَا یُبَاحُ فِیْھَا

ان چیزوں کا بیان جو نماز میں جائز نہیں ہیں اور ان کا بیان جو نماز میں جائز ہیں

بَابُ النَّھْیِ عَنْ تَسْوِیَۃِ التُّرَابِ وَمَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں مٹی کو برابر کرنے اور کنکریوں کو چھونے سے ممانعت کا بیان

533۔ عَنْ مُعَیْقِیْبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ کُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَۃً۔ رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ

حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی کو برابر کر رہے تھے۔ اگر تو نے کرنا ہی ہے تو ایک مرتبہ کر اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری' کتاب التھجد' باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد 4 صفحہ 161) (مسلم' کتاب المساجد' باب کراھۃ مسح الحصی...الخ' جلد 1 صفحہ 206) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جآء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 87) (نسائی' کتاب السھو' باب النھی عن مسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 177) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 136) (ابن ماجۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب المسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 73) (مسند احمد جلد 3 صفحہ 426)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام معیقیب ابن فاطمہ ہے، دوسی ہیں، سعد ابن عاص کے آزاد کردہ غلام ہیں، قدیم الاسلام ہیں، صاحب ہجرتین ہیں، حضور علیہ السلام کی انگوٹھی آپ کے پاس رہتی تھی، انہی سے حضرت صدیق اکبر نے حضور علیہ السلام کے بعد یہ انگوٹھی لی، آخر میں جذام میں مبتلا ہو گئے تھے، خلافت عثمانی یا حیدری میں وفات پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوسرے معیقیب تابعی ہیں وہ اور ہیں۔

یعنی کسی نے حضور علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا کہ نمازی بحالت نماز سجدہ کی جگہ سے کنکر کا ٹا ہٹا سکتا ہے یا نہیں اور مٹی صاف کر سکتا ہے یا نہیں، فرمایا ضرورتاً ایک بار کر سکتا ہے۔ اس سے فقہاء نے بہت سے مسائل مستنبط کیے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۵)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

534- وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ. رَوَاهُ الاربعة وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو وہ کنکریوں کو نہ چھوئے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اس کو چار محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ماجآء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد1 صفحہ87) (نسائی' کتاب السھو' باب النھی عن مسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد1 صفحہ 177) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد1 صفحہ136) (ابن ماجہ' کتاب الصلوٰۃ' باب المسح الحصی فی الصلوٰۃ' جلد1 صفحہ73)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی کنکروں سے نہ کھیلے، افسوس ہے کہ رب کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو اور وہ کنکروں کی طرف۔ خیال رہے کہ سجدہ گاہ سے کانٹا یا کنکر ہٹانا یا زمین ہموار کرنا درست ہے کیونکہ یہ کھیلنے کے لیے نہیں بلکہ نماز کی اصلاح کے لیے ہے۔ لیکن صرف ایک بار کرے جیسا کہ پہلے گزر گیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲۶)

535- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا فَقَالَ وَاحِدَةً وَّلَاَنْ تُمْسِكَ عَنْهَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ مِّائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُوْدُ الْحَدَقِ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریوں کو چھونے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک مرتبہ کر اور تیرا اس سے بھی بچنا ان سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو سب کی سب سیاہ آنکھوں والی ہوں۔ اس کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب مسح الحصی و تسویتہٗ فی الصلوٰۃ من رخص فی ذٰلک' جلد2 صفحہ412)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ

پہلو پر ہاتھ رکھنے کا بیان

536- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی پہلو پر ہاتھ رکھ کے نماز پڑھے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب التھجد' باب الحضر فی الصلوٰۃ' جلد1 صفحہ163) (مسلم' کتاب المساجد' باب کراھۃ الاختصار

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فی الصلوۃ' جلد 1 صفحہ 206)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی نماز کی کسی حالت میں، قیام، قومہ، قعود میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے بلکہ نماز سے خارج بھی ممنوع ہے کہ یہ ابلیس کا طریقہ ہے، نیز دوزخی تھک کر ایسے ہاتھ رکھا کریں گے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہاں خصر سے مراد لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگانا ہے، عربی میں خاصرہ لاٹھی کو کہتے ہیں، یہ ٹیک بلا ضرورت ممنوع، ضرورۃً جائز ہے، بوڑھا آدمی لاٹھی بغل میں لے کر نماز پڑھ سکتا ہے، سلیمان علیہ السلام نے اپنی آخری نماز لاٹھی کی ٹیک پر ہی پڑھی جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۶)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دائیں بائیں گردن پھیرنے کا بیان

537- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری' کتاب الاذان' باب الالتفات فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 104)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں دائیں بائیں متوجہ ہونے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کا وہ حصہ ہے جو وہ بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ نماز میں کعبہ سے سینہ پھر جانا نماز کو توڑ دیتا ہے، صرف چہرہ پھرنا مکروہ ہے، کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا خلاف مستحب۔ یہاں التفات سے غالبًا دوسرے معنے مراد ہیں جو مکروہ ہیں۔ ممکن ہے تیسرے معنے مراد ہوں، ابھی معاویہ ابن حکم کی روایت میں گزر چکا کہ صحابہ نے انہیں گوشہ چشم سے دیکھا۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور علیہ السلام بھی کبھی اس طرح دیکھتے تھے وہ سب بیان جواز کے لیے ہے اور یہ حدیث بیان استحباب کے لیے لہٰذا حدیثوں میں تعارض نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۷)

538- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں اپنے آپ کو دائیں بائیں متوجہ ہونے سے بچا لیں بے شک نماز میں دائیں بائیں متوجہ ہونا ہلاکت ہے۔ اگر اس سے کوئی چھٹکارا نہ ہو تو نفل نماز میں کر فرض نماز میں ایسا نہ کر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(اگرچہ کہ نفل میں بھی مکروہ ہے)۔

(ترمذی' ابواب مایتعلق بالصلوٰۃ' باب ماذکر فی الالتفات فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 130)

539۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں کے کناروں سے دائیں اور بائیں جانب دیکھتے تھے اور اپنی گردن کو پیٹھ پیچھے نہیں پھیرتے تھے اس کو ترمذی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی' ابواب مایتعلق بالصلوٰۃ' باب ماذکر فی الالتفات فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 130)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث گزشتہ ان احادیث کی شرح ہے جن میں التفات سے منع کیا گیا اس نے بتایا کہ وہاں مراد سر پھیر کر دیکھنا تھا بغیر سر پھیرے دیکھنا جائز اگرچہ خلاف مستحب ہے حضور علیہ السلام کا یہ فعل شریف بیان جواز کے لیے ہے حضور علیہ السلام کو بعض مکروہ فعلوں پر مستحب کا ثواب ملتا ہے کیونکہ آپ کی یہ عملی تبلیغ ہے۔ (مرقاۃ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲۳)

بَابٌ فِيْ قَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا بیان

540۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز میں دو کالی چیزوں سانپ اور بچھو کو قتل کر دو اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی قتل الاسودین فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 89) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب العمل فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 133) (نسائی' کتاب السھو' باب قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 178) (ابن ماجۃ' ابواب اقامۃ الصلوات' باب ماجاء فی قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوٰۃ' صفحہ 89) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 233)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

عربی میں اسود کالے سانپ کو کہتے ہیں یا مطلقاً ہر سانپ مراد ہے اور تغلیباً سانپ بچھو، دونوں کو اَسْوَدَین فرمادیا جیسے ماں باپ کو اَبَوَین اور چاند سورج کو قَمَرَین کہہ دیتے ہیں اگر نمازی بحالت نماز سانپ یا بچھو دیکھے تو اسے مار سکتا ہے اگر عمل قلیل سے مار دیا تو نماز نہ ٹوٹے گی اور اگر اس کے لیئے کعبہ سے سینہ پھر گیا یا متواتر تین قدم چلنا پڑا یا تین چوٹیں مارنی پڑیں تو نماز ٹوٹ جاوے گی دوبارہ پڑھنی ہوگی مگر یہ شخص نماز توڑنے کا گنہگار نہ ہوگا اس حدیث کی اجازت کی وجہ سے کسی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کی جان بچانے کے لیئے نماز توڑ دینا درست ہے یا ریل چھوٹ جانے پر مسافر نماز توڑ کر سوار ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کا سانپ مارنے کی اجازت ہے۔ وہ حدیث کہ پتلا سانپ نہ مارو جو چلنے میں لہراتا نہ ہو کیونکہ وہ جنی ہے منسوخ ہے، ہاں اگر کسی سانپ میں جن کی علامت موجود ہو تو اگر دفع ضرر کے لیئے اسے نہ مارے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲۹)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ

نماز میں سدل ثوب سے ممانعت کا بیان

541- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل ثوب سے منع فرمایا اور یہ کہ آدمی اپنے منہ کو ڈھانپے اس کو ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب السدل فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 94) (صحیح ابن حبان' جلد 5 صفحہ 25' رقم الحدیث: 2286)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اصل یہ ہے کہ سدل یعنی پہننے کے کپڑے کو بے پہنے لٹکانا مکروہ تحریمی ہے اور اس سے نماز واجب الاعادہ جیسے انگرکھا یا کرتا کندھوں پر سے ڈال لینا بغیر آستینوں میں ہاتھ ڈالے یا بعض بارانیاں وغیرہ ایسی بنتی ہیں کہ اُن کی آستینوں میں مونڈھوں کے پاس ہاتھ نکال لینے کے چاک بنے ہوتے ہیں ان میں سے ہاتھ نکال کر آستینوں کو بے پہنے چھوڑ دینا یا رضائی یا چادر کندھے یا سر پر ڈال کر دونوں آنچل چھوڑ دینا یا شال یا رومال ایک شانہ پر اس طرح ڈالنا کہ اس کے دونوں پلو آگے پیچھے چھوٹے رہیں اور اگر رضائی یا چادر کا مثلاً سیدھا آنچل بائیں شانے پر ڈال لیا اور بایاں آنچل چھوڑ دیا تو حرج نہیں اور کسی کپڑے کو ایسا خلاف عادت پہننا جسے مہذب آدمی مجمع یا بازار میں نہ کر سکے اور کرے تو بے ادب خفیف الحرکات سمجھا جائے یہ بھی مکروہ ہے جیسے انگرکھا پہننا اور گھنڈی یا باہر کے بند منہ لگانا یا ایسا کرتا جس کے بٹن سینے پر ہیں پہننا اور بوتام اتنے لگانا کہ سینہ یا شانہ کھلا رہے جبکہ اوپر سے انگرکھا نہ پہنے ہو یہ بھی مکروہ ہے اور اگر اوپر سے انگرکھا پہنا ہے یا اتنے بوتام لگا لئے کہ سینہ یا شانہ ڈھک گئے اگرچہ اوپر کا بوتام نہ لگانے سے گلے کے پاس کا خفیف حصہ کھلا رہا یا شانوں پر کے چاک بہت چھوٹے چھوٹے ہیں کہ بوتام نہ لگائیں جب بھی کرتا نیچے ڈھلکے گا شانے ڈھکے رہیں گے تو حرج نہیں، اسی طرح انگرکھے پر جو صدری یا چغہ پہنتے ہیں اور عرف عام میں اُن کا کوئی بوتام بھی نہیں لگاتے اور اسے معیوب بھی نہیں سمجھتے تو اس میں بھی حرج نہیں ہونا چاہئے کہ یہ خلاف معتاد نہیں هذا ما ظهر لي من كلماتهم والعلم بالحق عند ربي

(یہ وہ ہے جو عبارات فقہاء سے بھر پور واضح ہوا باقی حق کا علم میرے رب کے پاس ہے۔) (الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۳۸۶)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَنْ يُّصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ
اس شخص کا بیان جو اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کا سر گوندھا ہوا ہو

542۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ لَا اَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری 'کتاب الاذان' باب لا یکف شعرًا' جلد 1 صفحہ 113) (مسلم 'کتاب الصلوٰۃ' باب اعضاء السجود والنہی عن کف الشعر... الخ' جلد 1 صفحہ 194)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اگرچہ سجدے میں ناک بھی لگائی جاتی ہے مگر پیشانی اصل ہے اور ناک اس کی تابع اس لیے ناک کا ذکر نہ فرمایا۔ ہاتھوں سے مراد ہتھیلیاں ہیں اور قدم کے کناروں سے مراد پورے پنجے ہیں اس طرح کہ دسوں انگلیوں کا سر کعبے کی طرف رہے۔

نماز میں کپڑے سمیٹنا، روکنا سب منع ہے، لہٰذا آستین یا پائنچے چڑھا کر یا پائجامہ پر لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھنا منع ہے ایسے ہی دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا منع کہ ان سب میں کپڑے کا روکنا ہے، ہاں اگر پائجامہ کے نیچے لنگوٹ بندھا ہوا وپر پائجامہ یا تہبند ہو تو منع نہیں کیونکہ اس میں کپڑے کا روکنا نہیں۔ خیال رہے کہ سجدے میں قدم اور پیشانی زمین پر لگنا فرض ہے لیکن ہاتھ اور گھٹنوں کا لگنا سنت، امام صاحب کے نزدیک صرف پیشانی پر بغیر ناک لگے سجدہ جائز ہے، یہ حدیث امام صاحب کی دلیل ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۱۳)

543۔ وَعَنْ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَآئِهٖ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم 'کتاب الصلوٰۃ' باب اعضاء السجود والنہی عن

حضرت کریب رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو اس حال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کے سر کے بال پیچھے کی طرف گوندھے ہوئے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیچھے سے کھڑے ہو کر وہ جوڑا کھولنا شروع کر دیا' عبداللہ بن حارث نماز پڑھ کر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تم میرے سر کو کیوں چھیڑ رہے تھے تو ابن عباس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

كف الشعر...الخ' جلد1صفحه194)

رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسا آدمی اس شخص کی طرح ہے جو اس حال میں نماز پڑھتا ہے کہ اس کے ہاتھ گردن کے پیچھے بندھے ہوئے ہوں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ التَّسْبِيْحِ وَالتَّصْفِيْقِ

تسبیح اور تصفیق کا بیان (ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا)

544- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاٰخَرُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تسبیح مردوں کے لئے ہے اور تصفیق یعنی ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا عورتوں کے لئے ہے۔ اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اور دیگر محدثین نے ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ نماز میں۔

(مسلم' کتاب الصلوٰة' باب تسبیح الرجل وتصفیق المرأة...الخ' جلد1صفحه180) (بخاری' کتاب التهجد' باب التصفیق للنسآء' جلد1صفحه160) (ترمذی' ابواب الصلوٰة' باب ما جآء ان التسبیح للرجال والتصفیق للنسآء' جلد1صفحه85) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰة' باب التصفیق فی الصلوٰة' جلد1صفحه135) (نسائی' کتاب السهو' باب التسبیح فی الصلوٰة' جلد1صفحه188) (ابن ماجة' ابواب اقامة الصلوات' باب التسبیح للرجال فی الصلوٰة...الخ' جلد1صفحه73) (مسند احمد جلد2صفحه261)

545- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِيْ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو عمرو بن عوف کی طرف ان کی صلح کرانے کے لئے گئے جب نماز کا وقت آ گیا تو مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کیا آپ لوگوں کو جماعت کرائیں گا کہ میں اقامت کہوں تو انہوں نے کہا ہاں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کر دی تو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَايَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ. وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری' کتاب الاذان' باب من دخل لیؤم الناس فجآء الامام الاول' جلد 1 صفحہ 94) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم اذا تاخر الامام... الخ' جلد 1 صفحہ 179)

رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے درانحالیکہ لوگ نماز میں مشغول تھے تو راستہ بناتے ہوئے (پہلی) صف میں جا کر کھڑے ہوئے اور لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے (یعنی خشوع اور خضوع سے نماز پڑھتے تھے) پس جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اللہ عزوجل کی تعریف کی اس پر جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں مل گئے تو رسول اللہ ﷺ آگے تشریف لائے اور (بقیہ) نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے ابوبکر جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے اپنی جگہ کھڑے رہنے سے کس چیز نے روکا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ابن ابی قحافہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں نے تمہیں دیکھا تم کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ مار رہے تھے جسے نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ پس بے شک جب وہ تسبیح کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائیگی اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لئے ہے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

درمختار: المرأة تصفق لابطن على بطن ولو صفق اوسبحت لم تفسد وقدتركا السنة تاتارخانية۔ (درمختار باب مایفسد الصلوۃ الخ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۹۱)

عورت تصفیق سے متنبہ کرے مگر باطن ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کے باطن پر نہ مارے، اگر مرد نے تصفیق کی عورت نے تسبیح کہی تو نماز فاسد نہ ہوگی البتہ دونوں نے سنت کو ترک کردیا، تاتارخانیہ۔

اقول ہاں اگر امام نے قرأت میں وہ غلطی کی جس سے نماز فاسد ہو تو عورت مجبورانہ آواز ہی سے بتائے گی جبکہ وہ تصفیق پر امام کو یاد نہ آجائے وذلك لان الضرورات تبيح المخطورات (اور وہ اس لئے کہ ضرورتیں ممنوعات کو مباح کردیتی ہیں۔) واللہ تعالیٰ اعلم (الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۲۰۷)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں گفتگو سے ممانعت کا بیان

546- عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهِ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا ابن ماجة وزاد مسلم وَاَبُوْدَاوٗدَ و نهينا عن الكلام۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نماز کے دوران باتیں کیا کرتے تھے۔ ایک شخص اپنے پہلو میں کھڑے اپنے ساتھی سے باتیں کرتا حتیٰ کہ یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور تم اللہ کے لئے عاجزی کرتے ہوئے کھڑے رہو تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا سوائے ابن ماجہ کے اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اور ہمیں کلام سے روک دیا گیا۔

(بخاری 'کتاب التہجد' باب ماینہی من الکلام فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 160) (مسلم 'کتاب المساجد' باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ...الخ' جلد 1 صفحہ 204) (ترمذی 'ابواب الصلوٰۃ' باب فی نسخ الکلام فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 92) (ابوداؤد 'کتاب الصلوٰۃ' باب النہی عن الکلام فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 137) (نسائی 'کتاب السہو' باب الکلام فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 181) (مسند احمد جلد 4 صفحہ 368)

547- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہم دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے پس جب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْكَ فَتَرُدُّ عَلَیْنَا قَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔ (بخاری' کتاب التهجد' باب ما ینهی من الکلام فی الصلٰوۃ' جلد 1صفحه 160) (مسلم' کتاب المساجد' باب تحریم الکلام فی الصلوۃ...الخ' جلد 1 صفحه204)

ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے تو ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نماز میں آپ پر سلام کرتے تھے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے تو آپ نے فرمایا بے شک نماز میں مشغولیت ہے (یعنی نماز میں صرف نماز ہی کی طرف مشغول رہنا چاہئے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی ہجرت سے پہلے نماز میں کلام وسلام سب جائز تھا اس بنا پر حضور علیہ السلام بحالت نماز سلام کا جواب دیتے تھے ان حضرات کے حبشہ جانے کے بعد کلام منسوخ ہوا۔ خیال رہے کہ "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ" سورۂ بقر میں ہے سورۂ بقر مدنی ہے لہٰذا نسخ کلام بعد ہجرت ہوا۔

نجاشی بادشاہ حبشہ کا لقب تھا جیسے فرعون بادشاہ مصر کا، حضور علیہ السلام کے زمانہ کے نجاشی کا نام اصحمہ تھا اس نے مظلوم صحابہ کو اپنے ملک میں امن دی اور انہی کے ذریعہ حضور علیہ السلام پر غائبانہ ایمان لایا اور انہی کی معرفت حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں بہت سے تحفے بھیجے، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان جو ایمان لاکر حبشہ ہجرت کرگئی تھیں، اصحمہ ہی نے ان کا غائبانہ نکاح حضور علیہ السلام سے کیا، جب حضور علیہ السلام مدینہ پاک تشریف لائے تو حبشہ کے مہاجر صحابہ مدینہ منورہ میں آگئے، ان بزرگوں کو صاحبِ ہجرتین کہتے ہیں، انہی اصحمہ اور ان کے ساتھوں کا ذکر قرآن کریم نے بہت شان سے کیا ہے۔ "وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ"۔ نجاشی کا انتقال ۹ھ فتح مکہ سے پہلے حبشہ میں ہوا، جبریل امین نے انکی لاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کردی حضور علیہ السلام نے غائبانہ جنازہ پڑھا، بہت عرصہ تک ان کی قبر سے انوار نکلتے تھے جس سے رات میں سارا جنگل جگمگا جاتا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی اب نماز مناجات، عبودیت، اور استغراق سے گھیر دی گئی، اس میں نہ کلام ہے نہ سلام۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ نمازی اشارے سے بھی سلام کا جواب نہیں دے سکتا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۴)

548- وَعَنْهُ قَالَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ اَنْ نَّاْتِیَ اَرْضَ حَبْشَةَ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَاَخَذَنِیْ مَا قَرُبَ وَمَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز میں سلام کرتے حبشہ آنے سے پہلے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے پس جب ہم حبشہ سے لوٹے تو میں نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَعْدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاۗءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ لَا تُكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(مسند حمیدی جلد 1 صفحہ 52' رقم الحدیث: 94)

(ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب ردّ السلام فی الصلوۃ' جلد 1 صفحہ 133) (نسائی' کتاب السھو' باب الکلام فی الصلوۃ' جلد 1 صفحہ 181)

آپ کو سلام کیا درانحالیکہ آپ نماز میں تھے تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا تو مجھے اگلی اور پچھلی باتوں کی پریشانی نے گھیر لیا۔ پس میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو سلام کیا حالت نماز میں تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے معاملہ میں سے جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور ان احکام میں سے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کئے یہ ہے کہ تم دوران نماز گفتگو نہ کرو۔ اس کو حمیدی نے اپنی مسند میں بیان کیا اور ابوداؤد اور نسائی اور دیگر محدثین نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

549- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے یرحمک اللہ کہا تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا میں نے کہا تمہیں تمہاری مائیں گم کر دیں تمہیں کیا ہے تم مجھے گھور رہے ہو تو انہوں نے اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنا شروع کر دیئے۔ پس جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہ رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا' پس جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تو آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر کوئی معلم نہ دیکھا خدا کی قسم آپ نے نہ مجھے جھڑکا' نہ برا بھلا کہا اور نہ مارا۔ آپ نے فرمایا نماز میں باتیں نہیں کرنی چاہئے' نماز تو صرف تسبیح تکبیر اور قرآن مجید

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

إِنِّي حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِي صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلوٰة، جلد 1 صفحه 203)

پڑھنے کا نام ہے یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دور جاہلیت کے قریب ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس مت جاؤ۔ میں نے عرض کیا ہمیں سے بعض لوگ بدشگون لیتے ہیں۔ فرمایا یہ ایک چیز ہے جسے لوگ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں۔ تم اس کے درپے مت ہو، پھر میں نے عرض کیا ہم میں سے کچھ لوگ رمل (زائچہ بنانا) کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء میں سے ایک نبی کو یہ علم دیا گیا تھا شخص کا عمل اس کے مطابق ہو تو یہ صحیح ہے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ صحابی ہیں، قبیلہ بنی سلیم سے ہیں، اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہے۔ مرقاۃ نے فرمایا کہ آپ سے صرف یہی حدیث مروی ہے، کےاھ میں وفات پائی۔

یعنی چھینکنے والا کو جواب دینے کی نیت سے میں نے یہ کہا اگرچہ یہ جواب دیا جاتا ہے جب چھینکنے والا کہے الحمدللہ، یہاں چھینکنے والے نے الحمدللہ نہیں کہا، مگر انہوں نے یہ کہا۔

عرب میں یہ لفظ تعجب پر بولا جاتا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ میں مرگیا اور میری ماں مجھے رو رہی ہے یعنی میں نے ایسا کون سا کام کیا جو اس کے رونے کا سبب ہوا۔

اولاً اسلام میں بحالت نماز کلام سلام بھی کیا جاتا تھا اور امام کے پیچھے قرأت بھی "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ" سے کلام و سلام بند ہوا اور "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ" الخ سے امام کے پیچھے قرأت ممنوع ہوئی، نماز میں کلام بند ہو چکی تھی انہیں یہ خبر نہ تھی اس لیے انہوں نے یہ گفتگو کی۔

یعنی صحابہ نے انہیں کلام سے روکنے کے لیے اپنا ایک ایک ہاتھ ایک ایک بار ران پر مارا، اگر دونوں ہاتھ مارتے یا ایک مسلسل تین بار مارتے تو ان کی اپنی نماز جاتی رہتی کیونکہ عمل کثیر نماز فاسد کر دیتا ہے عمل قلیل بھی اگر مسلسل تین بار کیا جائے تو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کثیر بن جاتا ہے اور نماز فاسد کر دیتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں ضرورۃً کنکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنا اور عمل قلیل بھی جائز ہے۔

یعنی مجھے غصہ تو بہت آیا اور میں نے چاہا کہ کچھ اور کہوں لیکن ان بزرگوں کا ادب واحترام کرتے ہوئے میں خاموش رہا۔

فَوَاللہِ الخ لَمَّا کا جواب ہے اور اس سے پچھلا جملہ معترضہ تھا کھر اور قہر ہم معنے ہیں۔ چنانچہ ایک قرأت میں ہے "فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ" یعنی سرکار نے اس غلطی کی وجہ سے مجھ پر کسی قسم کی سختی نہ فرمائی نہایت نرمی سے مسئلہ بتادیا۔

یعنی تمہارا "یَرْحَمُكَ اللہُ" کہنا انسانی کلام ہے اس سے نماز جاتی رہتی ہے آئندہ نہ کہنا نماز میں صرف یہ مذکور چیزیں۔ فقہا فرماتے کہ اگر نمازی جواب کی نیت سے قرآن شریف کی آیت ہی پڑھ دے تو وہ کلام انسانی ہوگا اور نماز فاسد کر دے گا جیسے خوشی کی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور غم کی خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ الخ۔

یعنی مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ شریفہ میں شک ہے یہی تھے یا اور البتہ مضمون یہی تھا۔ خیال رہے کہ حضور علیہ السلام نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا، اس لیے کہ انہیں اس آیت کے نزول کی خبر نہ تھی اور ابھی یہ قانون مشتہر نہ ہوا تھا، قانون کی شہرت سے پہلے اس کے احکام مرتب نہیں ہوتے۔ اب اگر کوئی نمازی بے خبری سے یہ کرے گا تو نماز دہرانا واجب ہوگا کیونکہ یہ قانون مشہور ہو چکا بے خبری عذر نہیں۔ لہٰذا یہ حدیث سواد اعظم کے خلاف نہیں۔ امام شافعی وابو یوسف اس حدیث کی بنا پر فرماتے ہیں کہ نماز میں چھینک کا جواب دینا حرام ہے لیکن اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔

حضور علیہ السلام کو مہربان دیکھ کر دینی مسائل پوچھنے شروع کر دیئے۔ کاہن وہ لوگ ہیں جنہیں شیاطین سے تعلق ہوتا ہے علم غیب کا دعوی کرتے ہیں اور آئندہ کی جھوٹی سچی خبریں دیتے ہیں جیسے آج کل پنڈت اور جوگی۔ عراف وہ کہلاتے ہیں جو چھپی چیزیں چوری کے مال کا پتہ بتاتے ہیں، کاہنوں سے غیبی چیزیں پوچھنا گناہ کبیرہ بلکہ قریب کفر ہے اس کی بحث ان شاء اللہ باب الکہانت میں ہوگی۔

کفار عرب میں فال کے بہت طریقے تھے: ان میں سے ایک پرندے اڑانا تھا کہ اگر کسی کام کو چلے اور راستہ میں کوئی چڑیا بیٹھی ملی اسے اڑایا، اگر دائیں طرف اڑی تو سمجھے کامیابی ہے اگر سیدھی اڑھے تو سمجھے کامیابی میں دیر ہے اور اگر بائیں طرف اڑی تو ناکامی کا یقین کر کے واپس لوٹ آئے۔ حضور علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ یہ ان کے نفسیاتی وسوسے ہیں رب پر توکل چاہیے اور ایسے وہمیات کی بنا پر کام چھوڑنا نہیں چاہیے۔ فال کی بحث انشاء اللہ باب الفال میں آئے گی۔

لکیریں کھینچنے سے مراد رمل ہے جس میں خطوط کے ذریعہ غیبی بات معلوم کی جاتی ہے جیسے علم جفر میں عددوں سے، علم رمل حضرت دانیال کا معجزہ تھا اور علم جفر حضرت ادریس علیہ السلام کا جس کو ان بزرگوں کی خطوط یا اعداد سے مناسبت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہوگی، اس کا درست ہوگا ورنہ غلط۔ بعض علماء نے اس حدیث سے دلیل پکڑی کہ عمل رمل اور جفر جائز ہے لیکن بغیر کمال اس پر اعتماد نہیں کر سکتے۔

یعنی میں نے لِکَیْلَا سَکَتَ کو صحیح مسلم میں پایا اور جامع اصول میں لِکَیْلَا پر لفظ کَذَا لکھا ہے جو اس کی صحت کی علامت ہے کیونکہ وہ صحیح پر لفظ کَذَا لکھ دیا کرتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۳)

بَابُ مَا اسْتَدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ كَلَامَ السَّاهِيْ وَكَلَامَ مَنْ ظَنَّ التَّمَامَ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ

ان روایات کا بیان جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ بھول کر کلام کرنا یا اس شخص کا کلام کرنا جو نماز کے پورا ہونے کا گمان کرتا ہے نماز کو نہیں توڑتا

550- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں سے ایک نماز پڑھائی۔ ابن سیرین نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نماز کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا، پھر آپ مسجد میں پڑی ہوئی لکڑی کی طرف آئے اور اس پر ٹیک لگا کر حالت غضب میں کھڑے ہو گئے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا اور اپنا دائیں رخسار اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں سے نکلتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے نماز کم کر دی گئی اور لوگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ دونوں آپ سے بات کرنے سے ڈرے اور لوگوں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھوں میں طوالت تھی ان کو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ كَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. قال النيموى ان هذه الرواية وان كانت فى الصحيحين لكنها مضطربةٌ بوجوهٍ وفى الباب احاديثُ اخرٰى كلها لاتخلو عن نظر۔

(مسلم' كتاب المساجد' فصل من صلّٰى خمسًا او نحوه فليسجد سجدتين...الخ' جلد 1صفحه 213)

(بخارى' كتاب الصلوٰة' باب تشبيك الاصابع فى المسجد وغيره' جلد1صفحه69)

ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز میں کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کیا بات ایسی ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہا ہے تو انہوں نے عرض کیا ہاں تو آپ آگے بڑھے اور باقی ماندہ نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور اپنے سجدے کی مثل یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی تو لوگوں نے ابن سیرین سے پوچھا پھر آپ نے سلام پھیرا تو انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ عمران بن حصین نے کہا آپ نے سلام پھیرا۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا۔ اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں کہ یہ روایت اگرچہ کہ صحیحین میں ہے لیکن اس میں کئی وجوہ سے اضطراب پایا جاتا ہے اور اس باب میں دیگر احادیث بھی ہیں ساری کی ساری کلام سے خالی نہیں (یعنی ہر ایک پر جرح موجود ہے)۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

وہ نماز عصر تھی جیسا کہ دوسری روایات میں ہے سورج ڈھلے سے ڈوبنے تک کو عشی کہا جاتا ہے لہٰذا اس میں ظہر و عصر ہی داخل ہیں نہ کہ مغرب و عشاء، وقت عاک ءعشوا ءسے ہے وہاں دوسرے معنے ہیں۔

اتفاقاً نہ کہ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے لہٰذا اس حدیث سے ابن سیرین کو ضعیف نہ کہا جائے گا، وہ بھول ضعف کا باعث ہے جو حدیث غلط بیان کرنے کا ذریعہ بن جائے۔

غصہ کی وجہ کچھ اور ہوگی جو راوی کو معلوم نہ ہوسکی، یہ لکڑی یا تو وہی تھی جس سے ٹیک لگا کر خطبہ پڑھتے تھے یا کوئی دوسری۔

راویان حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیئتیں روایت کرتے ہیں تا کہ سننے والے کے ذہن میں وہ نقشہ قائم ہو جائے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یہ نقشہ قائم کرنا بھی عبادت ہے۔ خیال رہے کہ تشبیک نماز اور انتظار نماز کی حالت میں منع ہے اس کے علاوہ عمل ... ہے
ممنوع ویسے جائز ہے۔

یعنی غالباً وحی الٰہی آگئی اور عصر بجائے چار کے دو رکعت رہ گئیں۔

آپ کے غصہ کو دیکھ کر ورنہ جو باریابی ان بزرگوں کی تھی وہ دوسروں کو نہ تھی جیسا کہ روایتوں میں ہے کہ ...
حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکراتے رہتے تھے۔

ان کا نام عمیر ابن عمرو کنیت ابومحمد، لقب خرباق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ خطاب ذوالیدین تھا۔ حجازی سلمی تھے ان کے متعلق اور بہت سی روایتیں ہیں آپ کو بارگاہ رسالت میں بہت باریابی تھی جو بات بڑے صحابہ عرض نہ کر سکتے تھے آپ بے تکلف عرض کر دیتے تھے۔

اس گفتگو سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ بھولی ہوئی چیز کا انکار کر دینا جھوٹ نہیں بلکہ اس پر قسم کھالیا گناہ نہیں، اس ہی کو قسم لغو کہتے ہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ" دیکھو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول ہوئی مگر فرمایا کہ میں بھولا نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے اپنے بھولنے کا خیال نہیں یہ بالکل صحیح ہے شان نبوت کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ ایسے موقعہ پر اکثر مقتدیوں کی بات مانی جائے گی نہ کہ ایک کی، اگر ایک کہے کہ دو رکعتیں پڑھیں باقی کہیں چار تو چار ہی مانی جائیں گی، دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کی خبر کی تصدیق فرما کر اس پر عمل کیا۔

پہلی تکبیر سجدے میں جانے کے لیئے تھی، دوسری سجدے سے اٹھنے کے لیئے، تیسری پھر سجدے میں جانے کے لیے۔ ظاہر یہ ہے کہ سجدۂ سہو کے لیئے ایک ہی سلام پھیرا جو لوگ جا چکے تھے انہیں واپس بلایا گیا اور سب کے ساتھ یہ دو رکعتیں ادا کی گئیں۔

یعنی لوگوں نے ابن سیرین سے پوچھا کہ کیا حضور علیہ السلام نے سجدۂ سہو کے بعد نماز کا سلام پھیرا یا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ نے مجھ سے سلام کا ذکر نہیں کیا، ہاں میں نے سنا یہ ہے کہ عمران ابن حصین بھی یہ واقعہ بیان کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ ابن سیرین اور حضرت ابوہریرہ کے درمیان عمران ابن حصین ہیں جن کا ذکر نہ کیا گیا تا کہ یہ حدیث منقطع ہو جائے کیونکہ ابن سیرین کی عمران ابن حصین سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔

یہ چند طرح سے منسوخ ہے: کلام کرنے کے بعد کعبہ سے سینہ پھر جانے کے بعد، بعض مقتدیوں کے مسجد سے نکل جانے اور انہیں واپس بلانے کے بعد نماز پوری کرنا اور سجدۂ سہو کرنا، سجدۂ سہو کے بعد بغیر دوبارہ التحیات پڑھے فوراً سلام پھیر دینا اب ان میں سے کسی چیز پر عمل نہیں یہ حدیث اس وقت کی ہے جب نماز میں کلام و کام سب کچھ جائز تھا، یہی صحیح

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے بقیہ توجیہیں جو عام شارحین نے کی ہیں قابل قبول نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۴۱)

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى جَوَازِ رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

ان روایات کا بیان جن سے نماز میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے جواز پر استدلال کیا گیا

551۔ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِي بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَا زُهَيْرٌ بِيَدِهٖ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِي هٰكَذَا فَاَوْمَا زُهَيْرٌ اَيْضًا بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُهٗ يَقْرَاُ يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ اُصَلِّي۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ...الخ' جلد 1 صفحہ 204)

حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ' حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا۔ درانحالیکہ آپ قبیلہ بنو مصطلق کی طرف جا رہے تھے پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ اپنے اونٹ پر پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ سے کلام کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے مجھے یوں اشارہ فرمایا اور حضرت زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی (اسی طرح) اشارہ کر کے دکھایا پھر میں نے آپ سے کلام کیا تو آپ نے مجھے یوں اشارہ کیا اور حضرت زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی زمین کی طرف اشارہ کیا اور میں آپ کو قرأت کرتے ہوئے سن رہا تھا آپ (رکوع اور سجدہ کے لئے) اپنے سر مبارک سے اشارہ فرماتے' پس جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے اس کام کا کیا جس کے لئے میں نے تجھے بھیجا تھا' پس بیشک مجھے تمہارے ساتھ کلام کرنے سے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

552۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا جب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

لوگ آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تو آپ لوگوں کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے تو انہوں نے کہا کہ اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے۔ اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جآء فی الاشارۃ فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 85) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب ردّ السّلام فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 133)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

شاید یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کہ نماز میں زبانی سلام و جواب ممنوع ہو چکا تھا اشارے جائز تھے، پھر یہ بھی ممنوع ہو گیا۔ چنانچہ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے کہ اگر نمازی سر یا ہاتھ سے سلام کا جواب دے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ ظاہر یہ ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہوگی بہرحال اب اشارہ بھی منسوخ ہے اس حدیث سے ہی نسخ معلوم ہو رہا ہے کیونکہ حضرت ابن عمر نے حضور علیہ السلام کو اشارہ کرتے دیکھا نہیں بلکہ سنا تھا، تو حضرت بلال سے پوچھا اگر اشارہ اخیر تک جاری رہتا تو آپ دیکھ لیتے۔ خیال رہے کہ سلام کے اشارے مختلف ہیں کبھی انگلی اٹھا کر کبھی پیشانی پر لگا کر کبھی داہنا ہاتھ اٹھا کر کے یہاں تیسری صورت مراد ہے جیسا کہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی کی احادیث میں ہے۔ (اشعہ) (مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱۶)

553- وَعَنْهُ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِشَارَةً بِاِصْبَعِهٖ. رَوَاهُ الثلاثة وحسنه التِّرْمَذِيُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا درانحالیکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اشارہ سے میرے سلام کا جواب دیا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق آپ نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اس کو اصحاب ثلاثہ نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب رد السلام فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 133) (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ' باب ما جآء فی الاشارۃ فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 85) (نسائی' کتاب السهو' باب رد السّلام بالاشارۃ فی الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 177)

554- وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّهُوَ مَسْجِدُ قُبَا لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ مَعَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَدَخَلَ مَعَهُمْ صُهَيْبٌ فَسَاَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ عَلٰى شَرْطِهِمَا. (مستدرک حاکم' کتاب الهجرة' باب استقبال الانصار لرسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه...الخ' جلد3 صفحه12)

رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کی مسجد یعنی مسجد قباء میں داخل ہوئے تاکہ اس میں نماز پڑھیں تو آپ کے ساتھ انصار کے کچھ لوگ بھی داخل ہوئے جو آپ کو سلام کرتے اور ان کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے تو میں نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے جب آپ کو نماز کی حالت میں سلام کیا جاتا تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرماتے تھے۔ اس کو امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مستدرک میں بیان کیا اور کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

555- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يشير فى الصلوة. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی پاک ﷺ نماز میں اشارہ فرماتے تھے۔ اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب الاشارۃ فی الصلوۃ' جلد1 صفحہ136)

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى نَسْخِ رَدِّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

ان روایات کا بیان جن سے نماز میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے منسوخ ہونے پر استدلال کیا گیا

556- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی پاک ﷺ کو نماز کی حالت میں سلام کرتا تو آپ مجھے سلام کا جواب دیتے پس جب ہم (حبشہ) سے لوٹے تو میں نے سلام کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(بخاری کتاب التہجد والنوافل باب لا یرد السلام فی الصلوٰۃ جلد 1 صفحہ 162) (مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ جلد 1 صفحہ 204)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی ہجرت سے پہلے نماز میں کلام و سلام سب جائز تھا اس بنا پر حضور علیہ السلام بحالت نماز سلام کا جواب دیتے تھے ان حضرات کے حبشہ جانے کے بعد کلام منسوخ ہوا۔ خیال رہے کہ "وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ" سورۂ بقر میں ہے سورۂ بقر مدنی ہے لہٰذا نسخ کلام بعد ہجرت ہوا۔

نجاشی بادشاہ حبشہ کا لقب تھا جیسے فرعون بادشاہ مصر کا، حضور علیہ السلام کے زمانہ کے نجاشی کا نام اصحمہ تھا اس نے مظلوم صحابہ کو اپنے ملک میں امن دی اور انہی کے ذریعہ حضور علیہ السلام پر غائبانہ ایمان لایا اور انہی کی معرفت حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں بہت سے تحفے بھیجے، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان جو ایمان لاکر حبشہ ہجرت کر گئی تھیں، اصحمہ ہی نے ان کا غائبانہ نکاح حضور علیہ السلام سے کیا، جب حضور علیہ السلام مدینہ پاک تشریف لائے تو حبشہ کے مہاجر صحابہ مدینہ منورہ میں آگئے، ان بزرگوں کو صاحب ہجرتین کہتے ہیں، انہی اصحمہ اور ان کے ساتھواں کا ذکر قرآن کریم نے بہت شان سے کیا ہے۔ "وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ"۔ نجاشی کا انتقال ۹ھ فتح مکہ سے پہلے حبشہ میں ہوا، جبریل امین نے انکی لاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کردی حضور علیہ السلام نے غائبانہ جنازہ پڑھا، بہت عرصہ تک ان کی قبر سے انوار نکلتے تھے جس سے رات میں سارا جنگل جگمگا جاتا تھا رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

یعنی اب نماز مناجات عبودیت، اور استغراق سے گھیر دی گئی، اس میں نہ کلام ہے نہ سلام۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ نمازی اشارے سے بھی سلام کا جواب نہیں دے سکتا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۴)

557- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ جلد 1 صفحہ 181)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ تم سکون سے نماز پڑھو اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

بَابُ الْفَتْحِ عَلَی الْاِمَامِ

امام کو لقمہ دینے کا بیان

558- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑھی تو آپ سے اس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَقَرَأَ فِيْهَا فَلَبِسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِاُبَيٍّ اَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَزَادَ اَنْ تَفْتَحَ عَلَيَّ. وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب الفتح علی الامام' جلد 1صفحہ 131) (مجمع الزوائد' کتاب الصلوٰۃ' باب تلقین الامام نقلًا عن الطبرانی فی الکبیر' جلد2 صفحہ70)

میں سہو ہو گیا۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے تو انہوں نے عرض کیا: ہاں تو آپ نے فرمایا تمہیں بتانے سے کس چیز نے روکا۔ اس حدیث کو ابو داؤد اور طبرانی نے روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ کی کہ یہ کہ تو ہمیں لقمہ دیتا (یعنی تجھے کس چیز نے اس بات سے روکا کہ تو ہمیں لقمہ دیتا)۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام جب ایسی غلطی کرے جو موجب فسادِ نماز ہو (وہ غلطی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو) تو اس کا بتانا اور اصلاح کرانا ہر مقتدی پر فرض کفایہ ہے ان میں سے جو بتادے گا سب پر سے فرض اتر جائے گا اور کوئی نہ بتائے گا تو جتنے جاننے والے تھے سب مرتکبِ حرام ہوں گے اور سب کی نماز باطل ہو جائے گی ذلك لان الغلط لما كان مفسدا كان السكوت عن اصلاحه ابطالا للصلاة وهو حرام بقوله تعالى ولا تبطلوا أعمالكم. ترجمہ: کیونکہ غلطی جب مفسد نماز ہو تو اس کی اصلاح کرنے کے بجائے خاموش رہنا نماز کو باطل کر دے گا اور نماز باطل کر دینا حرام ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ "اپنے اعمال باطل نہ کرو"۔ (فتاوی رضویہ شریف ص ۲۸۰ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، اور نماز میں لقمہ کے مسائل کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْحَدَثِ فِي الصَّلٰوةِ

559۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلٰوتَهٗ. رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ.

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

حضرت علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی نماز میں ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز چھوڑ کر چلا جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔ اس کو تین محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا اور ابن قطان نے اسے ضعیف قرار دیا۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب اذا احدث فی صلوتہ' جلد 1 صفحہ 144) (ترمذی' ابواب الرضاع' باب ما جاء فی کراھیۃ اتیان النساء فی ادبارھن' جلد 1 صفحہ 220) (دار قطنی' کتاب الصلوٰۃ' باب الوضوء من الخارج من البدن... الخ'

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جلد1 صفحہ153)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
اگر عمداً ہوا نکالی ہے تو نماز لوٹانا واجب ہے اگر اتفاقاً نکل گئی تو بنا جائز (یعنی بقیہ ادا کرنا) اور لوٹانا مستحب، بعض نے فرمایا اگر بنا میں جماعت ملتی ہو اور لوٹانے میں نہ ملتی ہو تو بنا مستحب ہے۔ بنا کی مرفوع حدیثیں ابن ماجہ، دار قطنی میں مذکور ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق، علی مرتضیٰ، سلمان فارسی وغیرھم صحابہ سے ثابت ہے لہٰذا یہ حدیث بنا کی روایتوں کے خلاف نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۲۳۱)

560- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَهُ قَيْئٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلَسٌ اَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ.

(ابن ماجۃ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا، باب ما جآء فی البنآء علی الصلوٰۃ، صفحہ 87) (نصب الرایۃ جلد1 صفحہ38)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں قے یا نکسیر یا الٹی یا مذی آجائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز چھوڑ کر چلا جائے، وضو کرے۔ پھر اپنی نماز پر بنا کرے اور وہ اس دوران کلام نہ کرے۔

561- وعن عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا رَعُفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(مؤطا امام مالک، کتاب الطھارۃ، باب ما جآء فی الرعاف والقيء، صفحہ27)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ کو نکسیر آتی تو نماز سے پلٹ جاتے، وضو کرتے پھر لوٹ کر (اپنی نماز پر) بنا کرتے اور گفتگو نہ کرتے اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت اور اس کی سند صحیح ہے۔

562- وَعَنْهُ قَالَ اِذَا رَعُفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْئُ اَوْ وَجَدَ مَذْيًا فَاِنَّهٗ يَنْصَرِفُ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوٰۃ، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم، جلد2 صفحہ339)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں جب نماز میں آدمی کو نکسیر پھوٹ پڑے یا اس کو قے آجائے یا وہ مذی پائے تو وہ پلٹ جائے، وضو کرے پھر لوٹ کر باقی ماندہ نماز کو گزشتہ نماز پر بنا کرتے ہوئے پورا کرے جب تک کہ اس نے گفتگو نہ کی ہو۔ اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

563- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَطْنِهٖ رِزًّا اَوْقَيْئًا اَوْرُعَافًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی دوران نماز اپنے پیٹ میں ہوا پائے یا قے یا نکسیر تو وہ پلٹ جائے' وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا کرے جب تک کہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔ اس کو دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(دار قطنی 'کتاب الطهارة' باب الوضوء من الخارج من البدن . . . الخ' جلد 1 صفحه 156)

564- وَعَنْهُ قَالَ اِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ اَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّ صَلٰوتُهٗ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص تشہد کی مقدار بیٹھ جائے پھر اس کو حدث لاحق ہو تو تحقیق اس کی نماز پوری ہو گئی اس کو بیہقی نے سنن میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(السنن الكبرى للبيهقي 'كتاب الصلوة' باب تحليل الصلاة بالتسليم' جلد 1 صفحه 173)

شرح: احکام فقہیہ

نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے، تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے، اس کو بنا کہتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں، اس حکم میں عورت مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الحدث في الصلاۃ، ج۱،ص ۶۴۲ ـ ۶۵۳) (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السادس في الحدث في الصلاۃ، ج۱،ص ۹۳)

مسئلہ ۱: جس رکن میں حدث واقع ہو، اُس کا اعادہ کرے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السادس في الحدث في الصلاۃ، ج۱،ص ۹۳)

مسئلہ ۲: بنا کے لیے تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں، اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم ہو، بنا جائز نہیں۔

(۱) حدث مُوجبِ وُضو ہو۔

(۲) اُس کا وجود نادر نہ ہو۔

(۳) وہ حدث سماوی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب۔

(۴) وہ حدث اس کے بدن سے ہو۔

(۵) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو۔

(۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(۷) نہ چلنے میں رکن ادا کیا ہو۔

(۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی، نہ کیا ہو۔

(۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی، تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔

(۱۰) اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔

(۱۱) حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔

(۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے، دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔

(۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو، جو لائق امامت نہیں۔

(المرجع السابق، والدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۲)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْحَقْنِ

دوران نماز پیشاب روکنے کا بیان

565۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ نہ تو کھانے کی موجودگی میں نماز ہوتی ہے نہ اس حالت میں کہ نمازی کو پیشاب پاخانہ دفع کرنے ہوں۔

(مسلم، کتاب المساجد، باب کراھۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام... الخ، جلد 1 صفحہ 208)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
یہاں کمال نماز کی نفی ہے، یعنی جب بھوک کی تیزی یا پیشاب پاخانہ کی حاجت کی وجہ سے نماز میں دل نہ لگے تو نماز کامل نہیں، قے، درد وغیرہ تمام عوارض کا یہی حکم ہے حتی کہ اگر دوران نماز یہ عارضے پیش آجائیں تو نماز توڑ دے بعد فراغت دوبارہ پڑھے۔

آپ سلیمان ابن یسار ہیں، ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام، بڑے فقیہ، محدث، عابد، و تارک الدنیا تابعی ہیں، آپ کے بھائی عطا ابن یسار ہیں، ۷۳ عمر ہوئی، ۱۰۷ھ میں وفات پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بلاط لغت میں وہ پتھر ہے جس کا مکانوں میں فرش لگایا جاتا ہے یہاں وہ جگہ مراد ہے جو حضرت عمر نے مسجد نبوی شریف کے متصل چبوترے کی شکل میں بنائی تھی تاکہ اگر کسی کو کوئی دنیاوی بات کرنا ہو تو مسجد سے نکل کر وہاں جا کر کرے۔

... اور آپ یہاں بیٹھے ہیں کیا وجہ ہے۔ خیال رہے کہ آپ مسجد سے علیحدہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بیٹھے تھے لہٰذا جائز تھا۔

حق یہ ہے کہ یہ نماز فجر یا عصر یا مغرب تھی جس کے بعد نفل درست نہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں یہ نماز پڑھ چکا ہوں اور اس کے بعد نفل جائز نہیں تو لامحالہ دوبارہ فرض ہی کی نیت سے پڑھوں اور ایک دن میں ایک فرض دوبار ہو نہیں سکتے اسکے اور مطلب بھی بیان کیے گئے مگر یہ بہتر ہے اس صورت میں یہ حدیث گزشتہ احادیث کے خلاف بھی نہیں اور اس پر کچھ شبہ بھی نہیں اگلی حدیث اس کی شرح ہے۔ اسی لیئے فقہاء فرماتے ہیں کہ شہر میں بعد نماز جمعہ احتیاطی نفل کی نیت سے نفل کے طریقہ پر پڑھے کیونکہ فرض تو پڑھ چکا اور گاؤں میں جمعہ نہ پڑھے کہ وہاں جمعہ ہوتا نہیں اگر پڑھا تو نفل ہوگا اور نفل جماعت وخطبہ واذان سے پڑھنا، پھر فرض ظہر اکیلے پڑھنا بہت برا ہے لیکن اگر کسی نے پڑھ لیا تو بہت بعد میں ظہر فرض کی نیت سے پڑھے، ان مسائل کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۱)

566- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّذْهَبَ اِلَى الْخَلَاءِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ. رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جانے کا ارادہ کرے اور نماز کھڑی ہوجائے تو اسے چاہئے کہ پہلے قضاء حاجت کرے۔ اس کو چار محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ترمذی' ابواب الطھارۃ' باب ماجاء اذا اقیمت الصلوۃ ووجد احدکم الخلاء... الخ' جلد1 صفحہ36) (ابوداؤد' کتاب الطھارۃ' باب ایصلی الرجل وھو حاقن' جلد1 صفحہ 12) (نسائی' کتاب الامامۃ والجماعۃ' باب العذر فی ترک الجماعۃ' جلد1 صفحہ137) (ابن ماجۃ' ابواب الطھارۃ وسننھا' باب النھی للحاقن ان یصلی' صفحہ48)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ مشہور صحابی ہیں، فتح مکہ کے سال ایمان لائے، کاتب وحی رہے، حضرت صدیق وفاروق کے کاتب، عثمان غنی کے بیت المال کے منتظم تھے مگر اجرت کبھی نہ لی۔

تاکہ نماز اطمینان سے ادا ہو۔ معلوم ہوا کہ یہ عذر بھی ترک جماعت کو مباح کردیتا ہے بلکہ اگر دوران نماز یہ حاجت پیش آجائے تو نماز توڑنا ضروری ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۳)

567- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین کام وہ ہیں جو کسی کو کرنا جائز نہیں ایسا شخص قوم کی امامت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

ہرگز نہ کرے کہ دعا میں اپنے آپ کو خاص کرے انہیں چھوڑ کر اگر ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور اجازت سے پہلے کسی گھر میں نہ جھانکے اگر ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پیشاب پاخانے سے بھاری آدمی نماز نہ پڑھے حتی کہ ہلکا ہوجائے۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الطہارۃ' باب ایصلی الرجل وھو حاقن' جلد 1 صفحہ 12) (ترمذی' ابواب الصلوۃ' باب ما جاء فی کراھیۃ ان یخص الامام نفسه... الخ' جلد 1 صفحہ 82)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی نماز کے بعد صرف اپنے لئے دعا کرے یا اس طرح کہ صاف کہے کہ خدایا مجھ پر رحم کر نہ کہ کسی اور پر یا اس طرح کہ ساری دعاؤں میں واحد متکلم کا صیغہ استعمال کرے کوئی صیغہ جمع کا نہ بولے، امام کے لیے یہ دونوں کام سخت منع ہیں ہاں اگر بعض دعائیں جمع کے صیغہ سے مانگے اور بعض واحد کے صیغہ سے تو مضائقہ نہیں (مرقاۃ) لہٰذا اگر ایک دعا بھی جمع کے صیغہ سے مانگی باقی واحد کے صیغوں سے تو حرج نہیں چنانچہ امام یہ دعا مانگ سکتا ہے "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ" یا یہ دعا "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ" الخ کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیں سکھائی ہیں اور منقول دعاؤں میں الفاظ کی پابندی ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ امام ساری قوم کی نمازوں اور دعاؤں کا امین ہے اسی لیے ایسے امام کو خائن کہا گیا۔

گھر سے مراد عام گھر ہیں خواہ اس میں آدمی رہتے ہوں یا کسی کا سامان موجود ہو۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۴)

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ

کھانے کی موجودگی میں نماز کا بیان

568- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يُعَجِّلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا کھانا سامنے رکھا جائے اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو کھانے سے ابتداء کرو اور کھانے سے فارغ ہونے تک جلدی نہ کرے اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوۃ... الخ' جلد 1 صفحہ 92) (مسلم' کتاب المساجد' باب کراھۃ الصلوۃ بحضرۃ الطعام... الخ' جلد 1 صفحہ 208)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حکم اس صورت میں ہے جب بھوک تیز ہو اور نماز کے وقت میں گنجائش ہو۔ امام اعظم فرماتے ہیں کہ میرا کھانا نماز بن جائے یہ اچھا مگر میری نماز کھانا بن جائے یہ برا الہذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں فرمایا گیا کہ کھانے کے لیے نماز مت چھوڑو۔

یعنی مسجد سے بہت قریب ہوتے حتی کہ قرأت کی آواز کانوں میں پہنچتی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۰)

569۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ اس کو شیخین نے نقل کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوٰۃ' جلد 1 صفحہ 92) (مسلم' کتاب المساجد' باب کراهة الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام... الخ' جلد 1 صفحہ 208)

بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ

امام پر کیا لازم ہے

570۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز میں تخفیف کرے پس بے شک ان میں کمزور بیمار اور بوڑھے لوگ ہوتے ہیں اور جب وہ اکیلے نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب تخفیف الامام فی القیام... الخ' جلد 1 صفحہ 97) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب امر الائمة بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام' جلد 1 صفحہ 188)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

لیکن اب عوام اماموں کا حال برعکس ہے کہ اکیلی نماز مختصر پڑھتے ہیں اور جماعت کی نماز طویل خدا ہدایت دے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۵)

571۔ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی خدا کی قسم یارسول اللہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ (بخاری' کتاب الاذان' باب تخفیف الامام فی القیام...الخ' جلد 1 صفحہ 97) (مسلم' کتاب الاذان' باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوۃ فی تمام' جلد 1 صفحہ 188)

صلی اللہ علیہ وسلم میں فجر کی نماز سے فلاں شخص کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے (حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) کہ میں نے اس دن سے پہلے نصیحت کے وقت کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا پھر آپ نے فرمایا بے شک تم میں سے بعض لوگوں کو متنفر کرنے والے ہیں تم میں سے جو لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسی چاہئے کہ وہ تخفیف کرے پس بے شک ان میں کمزور اور بوڑھے اور ضرورتمند ہوتے ہیں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ امام کے قصور کی بنا پر اگر کوئی شخص جماعت چھوڑ دے تو گنہگار وہ نہیں ہے بلکہ امام، نیز حاکم یا بزرگ کے سامنے امام کی شکایت کر دینا جائز ہے، نہ یہ غیبت ہے اور نہ امام کی سرتابی، نیز حاکم مقتدیوں کے سامنے امام پر سختی بھی کر سکتا ہے اور ملامت بھی، اس میں اس کی اصلاح ہے نہ کہ ذلیل کرنا۔ درازیٔ نماز اگرچہ عبادت ہے مگر جب کہ اس سے کوئی خرابی نہ پیدا ہو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۶)

572- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پوری نماز نہیں پڑھی اور اگر آپ بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس خوف سے نماز میں تخفیف فرماتے کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب من اخف الصلوۃ عند بکاء الصبی' جلد 1 صفحہ 98) (مسلم' کتاب الصلوۃ' باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوۃ فی تمام)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی نماز دراز نہ ہوتی تھی اس کے باوجود کوئی مستحب تک نہیں چھوٹتا تھا۔ خیال رہے کہ ہلکی نماز سے یہ مراد نہیں کہ سنتیں چھوڑ دیں یا اچھی طرح ادا نہ کریں بلکہ مراد یہ ہے کہ نماز کے ارکان دراز نہ کرے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بقدرِ کفایت ادا کرے جیسے رکوع سجدے کی تسبیحیں تین بار کہے۔خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کتنی ہی لمبی قرأت کرتے مگر مقتدیوں کو ہلکی ہی معلوم ہوتی تھی لہٰذا یہ حدیث گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں۔

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھتی تھیں جو اپنے بچوں کو گھر سلا کر آتی تھیں، جب گھروں سے ان کے رونے کی آواز آتی تو سرکار ان کی ماؤں کے خیال سے نماز ہلکی کرتے۔(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۳)

573۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَقُوْمُ فِی الصَّلٰوۃِ اُرِیْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِیْهَا فَاَسْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلَاتِیْ کَرَاهِیَۃَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمِّہٖ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔ (بخاری' کتاب الاذان' باب من اخف الصلوۃ عند بکاء الصبی' جلد 1 صفحہ 98)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ اس میں لمبی قرأت کرنا چاہتا ہوں تو بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہ میں اس کی ماں کو مشقت میں ڈالوں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ نمازی کا باہر کی آواز سن لینا اور اس کا لحاظ کرنا خشوع نماز کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ نماز میں غیر معین مقتدی کی رعایت کرنا درست ہے جیسے بعض صورتوں میں مقتدیوں کی وجہ سے نماز ہلکی کی جاسکتی ہے۔(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۴)

574۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوۃَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سب سے آخری نصیحت جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمائی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کو جماعت کرائے تو انہیں مختصر نماز پڑھا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(مسلم' کتاب الصلوۃ' باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوۃ فی تمام' جلد 1 صفحہ 188)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ ثقفی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور عہد صدیقی و فاروقی میں طائف کے عامل رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بنی ثقیف نے مرتد ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایمان میں آخر تھے کفر میں آگے کیوں ہوئے جاتے ہو اور سب کو ارتداد سے روک لیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

غالباً آپ کو طائف بھیجتے وقت آخری یہ وصیت فرمائی ہوگی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۸)

575- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) تخفیف کا حکم دیتے تھے اور ہمیں سورۃ والصافات کے ساتھ نماز پڑھاتے۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی' کتاب الامامۃ والجماعۃ' باب الرخصۃ للامام فی التطویل' جلد 1 صفحہ 132)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ

مقتدی پر امام کی کتنی اتباع لازم ہے

576- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنادے۔ اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت فرمایا۔

(بخاری' کتاب الاذان' باب اثم من رفع رأسه قبل الامام' جلد 1 صفحہ 96) (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب تحریم سبق الامام برکوع... الخ' جلد 1 صفحہ 181) (نسائی' کتاب الامامۃ والجماعۃ' باب مبادرۃ الامام' جلد 1 صفحہ 132) (ترمذی' ابواب ما یتعلق بالصلوٰۃ' باب ما جاء فی التشدید فی الذی یرفع رأسه قبل الامام' جلد 1 صفحہ 129) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب التشدید فی من یرفع قبل الامام... الخ' جلد 1 صفحہ 91) (ابن ماجۃ' ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیها' باب النهی ان یسبق الامام بالرکوع والسجود' صفحہ 69) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 469)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہے کسی کی تاویل کی ضرورت نہیں یعنی امام سے آگے بڑھنا اتنا جرم ہے کہ اس پر صورت مسخ ہوسکتی ہے اگر کبھی نہ ہو تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا صدقہ ہے۔ یہاں مرقاۃ نے ایک عجیب واقعہ بیان کیا کہ ایک محدث دمشق کے کسی مشہور شیخ کے پاس حدیث سیکھنے گئے وہ شیخ پردے میں رہ کر انہیں حدیث پڑھایا کرتے تھے ایک دن ان کے اصرار پر پردہ اٹھایا تو ان کی صورت گدھے کی سی تھی اور فرمایا کہ میں اس حدیث کو خلاف عقل سمجھ کر آزمائش کے لیے امام سے آگے بڑھا تھا تو اس مصیبت میں گرفتار ہوگیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۸)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

577۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَآءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹے نہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پشت نہ جھکاتا حتی کہ آپ سجدہ میں تشریف لے جاتے، پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے تھے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

{بخاری' کتاب الاذان' باب متی یسجد من خلف الامام' جلد 1 صفحہ 96 (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب متابعۃ الامام والعمل بعدہ' جلد 1 صفحہ 189)

578۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب تحریم سبق الامام برکوع...الخ' جلد 1 صفحہ 180)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی' پس جب آپ نماز پڑھا چکے تو ہمارے طرف اپنے چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو بے شک میں تمہارا امام ہوں پس تم مجھ سے رکوع سجدے قیام اور سلام میں آگے نہ بڑھو پس بے شک میں تمہیں اپنے آگے اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مفسّر شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ اس میں خطاب تا قیامت سارے مسلمانوں سے ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اے میری امت والو! نماز درست پڑھا کرو، تم کہیں ہو اور کبھی ہو میں تمہاری نمازیں دیکھتا ہوں، بعض روایات میں ہے کہ مجھ پر تمہارے رکوع اور سجدے، دل کے خشوع وخضوع پوشیدہ نہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دلی رازوں سے بھی خبردار ہیں۔ انبیاء واولیاء آنے والے واقعات کو مثل موجود دیکھ لیتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں دوزخ وجنت میں عذاب وثواب پانے والوں کو ان کے ٹھکانوں میں دیکھا حالانکہ یہ عذاب وثواب بعد قیامت ہوں گے۔ اور ہوسکتا ہے کہ اس میں خطاب صحابہ سے ہو اور بعد بمعنی خلف ہو یعنی اے صحابہ! تم کسی صف میں اور کہیں ہوں مگر ہماری نگاہیں تمہاری نمازوں کو دیکھتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں اندھیرے اجالے میں کھلی چھپی چیزوں کو بے تکلف دیکھ لیتی ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تھا کہ جو کچھ تم گھروں میں کھا کر یا بچا کر آتے ہو میں تمہیں بتا سکتا ہوں، یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہے اس میں کسی تاویل وغیرہ کی گنجائش نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۹۴)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۷ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ا حصہ سوم، کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

وتر کی نماز کا بیان

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

ان روایات کا بیان جن سے وتر کے وجوب پر استدلال کیا گیا

579- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی رات کی نماز میں وتر کو آخر میں پڑھو۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری' ابواب الوتر' باب لیجعل اخر صلٰوته وترًا' جلد 1 صفحہ 136) (مسلم' کتاب صلٰوۃ المسافرین' باب صلٰوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم' جلد 1 صفحہ 257)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس کی شرح ابھی عرض کی جا چکی ہے کہ یہ حدیث تہجد والوں کے لیئے تہجد کے اعتبار سے ہے اور تہجد نہ پڑھنے والوں کے لیئے عشاء کے اعتبار سے یعنی تہجد والے وتر تہجد سے پہلے نہ پڑھیں اور دوسرے لوگ وتر عشاء سے پہلے نہ پڑھیں لہٰذا یہ حدیث گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو نفل پڑھتے تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۶)

580- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب صلٰوۃ المسافرین' باب صلٰوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم' جلد 1 صفحہ 257)

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حکم وجوبی ہے کیونکہ وتر کا وقت عشاء کے بعد صبح تک ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر فرمایا کہ وتر کی قضا نہیں مگر صحیح یہ ہے کہ قضا ہے حتی کہ اگر صاحب ترتیب کے وتر رہ گئے ہوں اور وہ عمداً وتر بغیر قضاء کیئے فجر پڑھے تو اس کی فجر نہ ہوگی یہی امام اعظم کا قول ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو وتر سے سو جائے وہ صبح کے بعد پڑھ لے اس لیئے امام شافعی بھی قضاء وتر کے قائل ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۷)

581- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صبح

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تُصْبِحُوْا۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الَّا الْبُخَارِي۔

ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔ اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔ سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے۔

(مسلم' کتاب صلوۃ المسافرین' باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم) (ترمذی' ابواب الصلوۃ الوتر' باب ماجآء فی مبادرۃ الصبح بالوتر' جلد 1 صفحہ 107) (نسائی' کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' باب الامر بالوتر قبل الصبح' جلد 1 صفحہ 247) (ابن ماجۃ' ابواب الوتر' باب من نام عن وتر او نسیها' صفحہ 84) (مسند احمد جلد 3 صفحہ 13) (مستدرک حاکم' کتاب الوتر جلد 1 صفحہ 301)

582- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ اَفْضَلُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم' کتاب صلوۃ المسافرین' باب صلوۃ اللیل وعدد... الخ' جلد 1 صفحہ 258)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ خوف ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہ اٹھ سکے گا۔ وہ رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لے اور جس کو رات کے آخری پہر اٹھنے کا شوق ہو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے پس بے شک رات کے آخری حصے میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ امر وجوبی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر واجب ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق اول شب میں وتر پڑھ لیتے تھے اور حضرت عمر فاروق آخر شب میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر تم احتیاط پر عمل کرتے ہو اور اے عمر تم قوت واجتہاد پر۔ خیال رہے کہ یہاں فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں جو آخر شب میں اللہ کی رحمتیں لے کر اترتے ہیں، بعض شارحین نے فرمایا کہ مشہود کے معنی ہیں عظمت کی گواہی دی ہوئی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۸)

583- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہمیں سے نہیں وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَلَيْسَ مِنَّا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب فی من لم یوتر' جلد 1 صفحہ 201)

ہم میں سے نہیں وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی وتر فرض عملی اور واجب اعتقادی ہیں۔ (مرقاۃ) لہٰذا جو اس کے وجوب کا عناداً انکار کرے وہ ہمارے طریقہ سے خارج یعنی گمراہ ہے اور جو اسے واجب جانتے ہوئے نہ پڑھے وہ جماعت صالحین سے خارج ہے اور سخت گنہگار ہے، یہ امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ وتر واجب ہیں۔ خیال رہے کہ جو مجتہد تاویل سے اس کے وجوب کا انکار کرے ان کا یہ حکم نہیں جیسا کہ تمام فرائض عملی اور واجبات کا حال ہے۔ ہم امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو سخت منع کرتے ہیں، امام شافعی واجب فرماتے ہیں مگر کوئی کسی کو گمراہ نہیں کہہ سکتا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۱۴)

584- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَادَكُمْ صَلٰوةً وَّهِيَ الْوِتْرُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِيْ مُسْنَدِ الشَّامِيِّيْنَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک زائد نماز (لازم) کی ہے اور وہ وتر ہیں۔ اس کو طبرانی نے مسند شامیین میں روایت کیا اور حافظ نے سند حسن کے ساتھ درایہ میں اس کو روایت کیا۔

(الدرایۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب صلوٰۃ الوتر نقلاً عن المسند الشامیین للطبرانی' جلد 1 صفحہ 189)

585- وَعَنْ اَبِيْ تَمِيْمِ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً وَّهِيَ الْوِتْرُ فَصَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ تَمِيْمٍ فَاَخَذَ بِيَدِيْ اَبُوْ ذَرٍّ فَسَارَ فِي الْمَسْجِدِ اِلٰى اَبِيْ بَصْرَةَ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا قَالَ عَمْرٌو وَقَالَ اَبُوْ بَصْرَةَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو تمیم جیشانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا بے شک ابو بصرہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زائد (لازم کی) کی ہے اور وہ وتر ہیں۔ پس تم اسے نماز عشاء سے فجر تک کے درمیان پڑھو۔ ابو تمیم کہتے ہیں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد میں ابو بصرہ کے پاس لے گئے تو ان سے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

علیہ وسلم کو وہ فرماتے ہوئے سنا جو عمرو کہہ رہا ہے تو ابو بصرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاکم اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 7) (مستدرک حاکم 3 صفحہ 593) (مجمع الزوائد' کتاب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی الوتر نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر' جلد 2 صفحہ 239)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمارے مذہب میں وتر واجب ہی ہیں اور اگر سنت بمعنی مقابل واجب کے نیت کی تو ہمارے امام کے نزدیک وتر ادا نہ ہوں گے۔

فی الدر المختار لابد من التعیین عند النیۃ لفرض انہ ظہر اوعصر وواجب انہ وتر اونذر اھ مختصرا وفی ردالمحتار ای لایلزمہ تعیین الوجوب وان کان حنفیا ینبغی ان ینویہ لیطابق اعتقادہ الخ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(درمختار، باب شروط الصلوٰۃ، مطبع مجتبائی دہلی بھارت ۱/۶۷) (ردالمحتار، باب شروط الصلوٰۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۳۱۹)

درمختار میں ہے نیت کے وقت اس بات کا تعین کہ یہ فرض ہے مثلاً یہ ظہر و عصر کی نماز ہے یا واجب مثلاً وتر یا نذر کی نماز ہے ضروری ہے اھ اختصاراً، اور ردالمحتار میں ہے کہ تعین وجوب لازم نہیں، ہاں اگر وہ حنفی ہو تو مناسب یہی ہے کہ اس کی نیت کرے تاکہ وہ اس کے اعتقاد کے مطابق ہو جائے الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (الفتاوی الرضویہ، ج ۷، ص ۳۲۰)

586- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّهٖ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَكَرَهٗ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی وتر نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب صبح کرے یا اسے یاد آئے تو وہ وتر نماز پڑھے اس کو دار قطنی نے روایت کیا اور دیگر محدثین نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(دار قطنی' کتاب الوتر' باب من نام عن وترہ او نسیہ' جلد 2 صفحہ 22)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی ان کی قضا واجب ہے، یہ امر وجوب کے لیے ہے یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ وتر واجب ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۱۵)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ الْوِتْرِ بِخَمْسٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

وتر پانچ رکعت ہیں یا اس سے زیادہ

587۔ عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ أَوْ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری' کتاب الاذان' باب یقوم عن یمین الامام...الخ' جلد1صفحہ97)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ' ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر رات گزاری تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر (گھر) تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر اٹھے تو میں آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا پس آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعات پڑھیں پھر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

588۔ وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ لِيْنٌ. (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب فی صلوٰۃ اللیل' جلد1صفحہ192)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ' ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دو دو رکعتیں پڑھیں حتیٰ کہ آپ نے آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر پانچ رکعات وتر پڑھے اور ان کے درمیان نہ بیٹھے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

589۔ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ہشام رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے اس میں سے پانچ رکعات وتر پڑھتے اور صرف آخر میں بیٹھتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(مسلم' کتاب صلوۃ المسافرین' باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم' جلد 1 صفحہ 254)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب میں آٹھ رکعت تہجد اور پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے، اس طرح کہ ان پانچ رکعتوں میں درمیان میں سلام کے لیئے نہ بیٹھتے بلکہ سلام آخر میں ایک بار پھیرتے تھے، یہاں بیٹھنے سے مراد سلام کے لیئے بیٹھنا ہے نہ کہ التحیات کے لیئے بیٹھنا کیونکہ ہر وقت نماز میں ہر دو رکعت پر بیٹھنا التحیات پڑھنا تمام آئمہ کے ہاں واجب ہے۔ خیال رہے کہ پانچ رکعت وتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا فعل شریف تھا جو بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا۔ چنانچہ ان ہی عائشہ صدیقہ کی روایات اسی باب میں تین رکعت وتر کی آ رہی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہے جو اس عمل کا ناسخ ہے لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۴)

590۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللهُ مَا شَآءَ أَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ الْأَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہو تو عرض کیا۔ اے ام المؤمنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وتر (نماز) کے بارے میں خبر دیں تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہم آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے تو رات کو اللہ تعالٰی جب چاہتا آپ کو اٹھا دیتا' پس آپ مسواک کرتے وضو کرتے اور نو رکعات اس طرح پڑھتے کہ ان میں نہ بیٹھتے سوائے آٹھویں رکعت کے پس وہ اللہ تعالٰی کا ذکر اور اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا مانگتے پھر بغیر سلام پھیرے اٹھتے اور کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا مانگتے پھر بلند آواز سے سلام پھیرتے اور ہمیں سناتے پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو اے میرے بیٹے یہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ پس جب نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے اور آپ کا مبارک بدن بھاری ہو گیا تو سات رکعات وتر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ (مسلم' کتاب صلوۃ المسافرین' باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم' جلد 1صفحہ 256) (مسند احمد جلد 6صفحہ 54) (ابوداؤد' کتاب الصلوۃ' باب فی صلوۃ اللیل' جلد 1 صفحہ190) (نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النھار' باب کیف الوتر بسبع' جلد1صفحہ 250)

پڑھتے اور دو رکعتوں میں آپ ایسا ہی کرتے جیسا کہ پہلے کرتے تھے'اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہیں اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہیشگی کو پسند فرماتے تھے۔ جب کبھی آپ پر نیند کا غلبہ ہوتا یا درد کی وجہ سے رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور نہ میں نہیں جانتی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو اور نہ کبھی آپ نے ساری رات صبح تک نماز پڑھی اور پورے ماہ کے روزے رکھے سوائے رمضان کے۔ اس کو امام مسلم' احمد' ابوداؤد اور نسائی (رحمۃ اللہ علیہم) نے روایت کیا۔

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ انصاری ہیں، تابعی ہیں، حضرت انس ابن مالک کے چچا زاد بھائی ہیں، غزوہ ہند میں شریک ہوئے اور مکران میں شہید ہوئے، خواجہ حسن بصری نے آپ سے روایات لیں۔ (اشعہ)

یعنی قرآن کریم پر عمل آپ کی جبلی عادات کریمہ تھیں، یہ خاموش قرآن ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بولتا ہوا قرآن، آپ کا ہر عمل قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچپن شریف سے ہی قدرتی طور پر قرآن پر عامل تھے، قرآن ہماری ہدایت کے لیئے آیا نہ کہ حضور کی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسی لیئے فرمایا گیا "هُدًى لِّلنَّاسِ" اور فرمایا " هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ " قرآن لوگوں کا یا متقین کا ہادی ہے نہ کہ آپ کا، آپ تو اول ہی سے ہدایت یافتہ ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور وضو کا پانی آپ کے سرہانے اول رات ہی میں رکھ دیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ دونوں چیزیں سرہانے رکھ کر سونا سنت ہے اور یہ خدمت بیوی کے ذمہ ہے۔

نہ سلام کے لیئے نہ التحیات کے لیئے بلکہ مسلسل آٹھ رکعتیں پڑھتے جیسا کہ اگلی عبارت سے معلوم ہو رہا ہے۔

یعنی آٹھویں رکعت پر بیٹھتے تو مگر التحیات وغیرہ پڑھنے کے لیئے نہ کہ سلام پھیرنے کے لیئے۔ خیال رہے کہ ام المؤمنین نے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری تہجد بیان فرمائی نہ کہ صرف وتر اور یہ حدیث بالاتفاق منسوخ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلا عمل تھا اب کسی کے نزدیک وتر تہجد سے ملا کر پڑھنا جائز نہیں اور کسی کے ہاں آٹھ رکعتیں مسلسل پڑھنا

lami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalaba

https://archive.org/details/@madni_library

درست نہیں اگرچہ اول نیت باندھے تو ہر دو رکعت میں بیٹھنا اور التحیات پڑھنا واجب ہے لہٰذا یہ حدیث عائشہ صدیقہ کی تین رکعت والی وتر کی حدیث کے خلاف نہیں کہ یہاں پہلے عمل کا ذکر ہے اور وہاں آخری کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو نفل پڑھنا مستحب ہے کھڑے ہو کر پڑھنا ثواب کی زیادتی کا باعث ہے اور بیٹھ کر قرب زیادہ کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل شریف ہے۔ وہ جو حدیث شریف میں آیا کہ رات میں وتر کو آخری نماز بناؤ وہاں تہجد سے مراد آخر ہے یعنی تہجد پہلے پڑھو وتر بعد میں یہ دو نفل تہجد نہیں۔

اس طرح کہ چار رکعت تہجد اور تین رکعت وتر تعلیم و تحریمہ اور سلام سے جیسا کہ آگے انہیں کی روایت میں آرہا ہے۔ اس جملہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا والا عمل بالکل منسوخ ہے۔

یعنی آخر عمر شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تہجد و وتر میں تو تبدیلی واقع ہوئی مگر وتر کے بعد نفلوں میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی اسی طرح بیٹھ کر پڑھتے رہے اولی سے مراد پہلی حالت ہے۔

زوال سے پہلے پہلے یا اس لیئے پڑھتے کہ آپ پر نماز تہجد فرض تھی اور فرض کی قضا ضروری ہے تب تو یہ قضا آپ کی خصوصیت ہے یا اس لیئے کہ جس کی تہجد رہ جائے اور وہ زوال سے پہلے بارہ رکعتیں پڑھ لے تو تہجد کا ثواب پائے گا۔

سبحان اللہ! یہ عائشہ صدیقہ کی انتہائی احتیاط ہے کہ اپنے علم کی نفی فرما رہی ہیں یعنی ممکن ہے کہ آپ نے سفر میں یا دوسری بیوی کے ہاں یہ عمل کیے ہوں مگر میرے علم میں یہ بات نہ آئی۔ عائشہ صدیقہ کی وہ روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان کے روزے رکھتے تھے اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ وہاں سارے ماہ سے اکثر مراد ہے یعنی قریبا سارا مہینہ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ نزول قرآن کی تکمیل وفات شریف سے چند روز پہلے ہی ہوئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل امت کی آسانی کے لئے نہ کیئے تاکہ ساری رات نماز اور سارے مہینوں کے روزے سنت نہ ہو جائیں، چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی خدشہ نہ تھا اس لیئے بعض صحابہ نے کبھی تمام رات بھی نمازیں پڑھی ہیں اور ایک رکعت میں ختم قرآن بھی کیا ہے اور ہمیشہ صائم بھی رہے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۵)

591- وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوْ بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ اِسْنَادُهٗ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور عبدالرحمٰن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تم تین رکعات وتر نہ پڑھو بلکہ پانچ یا سات رکعات وتر پڑھو اور اسے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ۔ اس کو دار قطنی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور حافظ نے کہا ہے اس کی سند

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بخاری ومسلم کی شرط پر ہے۔

(دارقطنی 'کتاب الوتر' باب تشبہوا الوتر بصلوٰۃ المغرب' جلد 2 صفحہ 24) (مستدرک حاکم 'کتاب الوتر' باب الوتر حق' جلد 1 صفحہ 304) (سنن الکبرٰی للبیہقی 'کتاب الصلوٰۃ' باب من اوتر بثلاث موصولات... الخ' جلد 3 صفحہ 31) (الدرایۃ 'کتاب الصلوٰۃ' باب صلوٰۃ الوتر' جلد 1 صفحہ 190)

592- وَعَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ تُشَبِّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنْ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ بِاِحْدٰى عَشَرَةَ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت عراک بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم تین رکعت وتر پڑھ کے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ لیکن تم پانچ' سات' نو یا گیارہ رکعات یا اس سے زیادہ وتر پڑھو اس کو محمد بن نصر مروزی ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور عراقی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(قیام اللیل 'کتاب الوتر' باب الوتر بثلاث عن الصحابۃ والتابعین' صفحہ 215) (صحیح ابن حبان 'کتاب الصلوٰۃ' جلد 5 صفحہ 68' رقم الحدیث: 2420) (مستدرک حاکم 'کتاب الوتر' باب الوتر حق' صفحہ 204)

593- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ وَّلَا نُحِبُّ ثَلَاثًا بُتْرَاءَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَّالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وتر سات یا پانچ رکعتیں ہیں اور میں تین ناقص رکعتوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس کو محمد بن نصر اور طحاوی نے روایت کیا اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(قیام اللیل' کتاب الوتر' باب الوتر بثلاث عن الصحابۃ' صفحہ 215) (طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب الوتر' جلد 1 صفحہ 199)

594- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ الْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ وَّاِنِّيْ لَاَكْرَهُ اَنْ يَّكُوْنَ ثَلَاثًا بُتْرَاءَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَّالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وتر سات یا پانچ رکعتیں ہیں اور بے شک میں ناپسند کرتی ہوں یہ کہ وتر تین ناقص رکعتیں ہوں۔ اس کو محمد بن نصر اور طحاوی نے بیان کیا اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔ اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَالنَّهْيُ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنْ يُّصَلِّيَ وِتْرًا بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ وَّلَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ اِمَّا رَكْعَتَانِ وَاِمَّا اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

فرماتے ہیں: تین رکعت وتر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کی ایک جماعت سے ثابت ہیں ان احادیث میں نہی کو اس بات پر محمول کریں گے کہ وہ تین رکعت وتر اس طرح پڑھے کہ اس سے پہلے دو یا چار یا اس سے زیادہ رکعات نفل نہ پڑھے ہوں۔

(قیام اللیل' کتاب الوتر' باب الوتر بثلاث عن الصحابة' صفحہ 215) (طحاوی' کتاب الصلوٰۃ' باب الوتر' جلد 1 صفحہ 197)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

وتر کے لغوی معنی ہیں طاق عدد جیح یعنی شفع کا مقابل، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ"۔ شریعت میں وتر خاص نماز کا نام ہے جو عشاء کے بعد متصل یا تہجد کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ وتر میں علماء کے پانچ اختلاف ہیں: ایک یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب؟ ہمارے ہاں واجب ہیں۔ دوسرے یہ کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین؟ ہمارے ہاں تین رکعت۔ تیسرے یہ کہ اگر تین رکعت ہے تو دو سلام سے یا ایک سلام سے؟ ہمارے ہاں ایک سلام سے ہے۔ چوتھے یہ کہ وتر میں دعائے قنوت ہمیشہ پڑھی جائے گی یا صرف رمضان کے آخری پندرہ دن میں؟ ہمارے ہاں ہمیشہ پڑھی جائے گی۔ خیال رہے کہ اس باب میں وتر کبھی صرف اس ایک رکعت کو کہا جائے گا جو وتر کے آخر میں ہوتی ہے، کبھی پوری تین رکعتوں، کبھی پوری تہجد کو، جہاں ارشاد ہوگا کہ وتر سات یا نو یا گیارہ رکعتیں پڑھیں وہاں پوری تہجد مراد ہے لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں وتر کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں مطالعہ فرماؤ۔ یہاں بھی احادیث کی شرح میں کچھ عرض کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ! (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱۵)

بَابُ الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

ایک رکعت وتر کا بیان

595- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پس جب تم میں سے کسی کو صبح طلوع ہونے کا خوف ہو تو وہ ایک رکعت پڑھے' وہ ایک رکعت اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ اس کو محدثین کی ایک جماعت نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

روایت کیا۔

(بخاری' ابواب الوتر' باب ماجآء فی الوتر' جلد 1 صفحہ 135) (مسلم' کتاب صلٰوۃ المسافرین' باب صلٰوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم' جلد 1 صفحہ 257) (ترمذی' ابواب الصلٰوۃ' باب ماجآء ان صلٰوۃ اللیل مثنٰی مثنٰی' جلد 1 صفحہ 98) (ابوداؤد' کتاب الصلٰوۃ' باب صلٰوۃ اللیل مثنٰی مثنٰی' جلد 1 صفحہ 187) (نسائی' کتاب قیام اللیل...الخ' باب کیف صلٰوۃ اللیل' جلد 1 صفحہ 246) (ابن ماجۃ' ابواب اقامۃ الصلٰوۃ...الخ' باب ماجآء فی صلٰوۃ اللیل رکعتین...الخ' صفحہ 94) (مسند احمد جلد 2 صفحہ 102)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس طرح کہ دو رکعت سے ایک رکعت ملا دی جس سے وہ نماز وتر بن گئی اور اگر یہ معنی ہیں کہ ایک رکعت وتر پڑھی تو یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو ان سے زیادہ فقیہ ہیں تین وتر پڑھتے تھے۔

یعنی تیسری رکعت میں انہیں پتہ لگا کہ ابھی رات زیادہ ہے تو اس ہی میں ایک رکعت اور ملا کر چار رکعت پڑھ لیں جو تہجد کے نفل ہو گئے یہ بھی حضرت ابن عمر کا اجتہاد ہے ورنہ وتر واجب ہیں انہیں شروع کر کے دیدہ و دانستہ نفل نہیں بنایا جا سکتا آپ نے یہ عمل کیا اس لیئے تاکہ وتر آخری نماز رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل ہو جاوے۔

یہاں ایک شب میں دو وتر نہ ہوئے جو ممنوع ہے بلکہ پہلی بار کے وتر تو نفل بنا دیئے تھے اب یہ نماز وتر ہوئی اور اس کے معنی یہ ہی ہیں کہ آپ نے ایک رکعت دو سے ملا کر تین وتر پڑھے، ب استعانت کی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۲۱)

596۔ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان میں سے ایک رکعت وتر پڑھتے' پس جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتی کہ آپ کے پاس مؤذن آتا تو آپ دو مختصر رکعتیں پڑھتے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(مسلم' کتاب صلٰوۃ المسافرین' باب صلٰوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم' جلد 1 صفحہ 253) (واخرجه البخاری فی جلد 1 صفحہ 87' جلد 1 صفحہ 135' جلد 1 صفحہ 151' جلد 1 صفحہ 155' جلد 1 صفحہ 156' جلد 2 صفحہ 933' ولکن لم اجد فیه "یوتر منها بواحدة"۔

شرح: اس طرح کی آٹھ رکعت تہجد پڑھتے تھے تین رکعت وتر۔ خیال رہے کہ بغیر عشاء پڑھے تہجد نہیں ہو سکتی۔

اس آخری جملہ سے بہت لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے، بعض نے اس کے یہ معنی کیے دس رکعتیں تہجد پڑھی ہر دو رکعت پر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سلام اور ایک رکعت وتر پڑھی مگر اس بناء پر یہ روایت ان تمام روایات کے خلاف ہوگی جن میں تین رکعت وتر کی تصریح ہے یا جن میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی رکعت اول میں سورۂ اعلیٰ پڑھی دوسری میں "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ"، تیسری میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"۔ بعض لوگوں نے یہ معنے کیئے کہ تہجد آٹھ رکعتیں پڑھیں اور وتر تین رکعتیں اگر اس طرح کہ وتر کی دو رکعت ایک سلام سے اور ایک رکعت ایک سلام سے مگر یہ معنی ان احادیث کے خلاف ہیں جن میں وارد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام سے تین رکعت وتر پڑھے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقص نماز ایک رکعت والی نماز سے منع فرمایا، ارشاد فرمایا کہ مغرب دن کے وتر ہیں اور وتر رات کے وتر، لہٰذا اس حدیث کے معنی وہی درست ہیں جو احناف نے کیئے وہ یہ کہ دو دو رکعت پر سلام تو تہجد میں پھیرا اور وتر اس طرح پڑھے کہ دو رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور ملالی جس سے یہ ساری نماز وتر یعنی طاق ہوگئی یعنی بِرَكْعَةٍ کی ب تعدیہ کی نہیں بلکہ استعانت کی ہے اب یہ کسی حدیث سے متعارض نہیں۔

یعنی نماز تہجد کا ہر سجدہ یا وتر کا ہر سجدہ یا تہجد سے فارغ ہو کر شکر کا ایک سجدہ اتنا دراز ادا کرتے کہ تم میں سے کوئی آدمی اتنی دیر میں پچاس آیات تلاوت کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کے بعد اس کا شکریہ ادا کرنا کہ رب نے اس نماز کی توفیق بخشی بہتر ہے۔

جب خوب روشنی ہوجاتی تو سنت فجر ادا فرماتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فجر اجیالے میں پڑھنا سنت ہے اس طرح کہ سنتیں بھی بلکہ اذان فجر بھی اجیالے میں ہو ورنہ ام المومنین تَبَدَّیْنَ نہ فرماتیں۔

یعنی حضرت بلال جماعت کے وقت در دولت پر حاضر ہو کر عرض کرتے کہ کیا تکبیر کہوں آپ اجازت دیتے تب وہ صف میں پہنچ کر تکبیر شروع کرتے جب "حی علی الفلاح" پر پہنچتے تو آپ دروازہ شریف سے مسجد میں داخل ہوتے۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ سنت فجر سے بعد داہنی کروٹ پر کچھ دیر لیٹ جانا سنت ہے بشرطیکہ نیند نہ آجائے ورنہ وضو جاتا رہے گا۔ دوسرے یہ کہ سلطان اسلام عالم دین کو اذان کے علاوہ بھی نماز کی اطلاع دینا جائز ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱۴)

597- وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(دارقطنی 'کتاب الوتر' باب مایقرأ فی رکعات الوتر والقنوت' جلد 2 صفحہ 23)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کی شرح خود امام المؤمنین کی دوسری روایات میں گزر چکی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے لہٰذا اس کے معنی بھی وہی ہیں کہ ایک رکعت سے گزشتہ شفع کو وتر بناتے تھے تاکہ احادیث متعارض نہ ہوں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۵۱)

598۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفصل بين الوتر والشفع بتسليمة ويسمعناها. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِاسْنَادٍ قَوِيٍّ۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 76)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر اور دو رکعتوں کے درمیان ایک سلام سے فصل کرتے تھے اور ہمیں سلام کی آواز سناتے تھے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند قوی ہے۔

599۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَاٰخَرُوْنَ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَالصَّوَابُ وَقْفُهٗ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وتر واجب ہیں ہر مسلمان پر پس جو پانچ رکعات وتر پڑھنا چاہے وہ ایسا کرے اور جو تین رکعات وتر پڑھنا پسند کرے وہ ایسا کرے اور جو ایک رکعت وتر پڑھنا پسند کرے وہ اس طرح کرے۔ اس کو اصحاب اربعہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا سوائے ترمذی کے اور درست بات یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب کم الوتر' جلد 1 صفحہ 201) (نسائی' کتاب قیام اللیل...الخ' باب کیف الوتر بثلاث' جلد 1 صفحہ 249) (ابن ماجۃ' ابواب اقامۃ الصلاۃ' باب ما جآء فی الوتر بثلاث...الخ' صفحہ 85) (مستدرک حاکم' کتاب الوتر' باب الوتر حق' جلد 1 صفحہ 303)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ جملہ امام اعظم کی دلیل ہے کہ وتر واجب ہے جس کے چھوڑنے کا اختیار نہیں، اس کی تائید اور احادیث سے بھی ہوتی ہے جو آیندہ آ رہی ہے۔

اس طرح کہ دو رکعت تہجد اور تین رکعت وتر۔

اس طرح کہ تہجد نہ پڑھے صرف وتر ہی تین رکعت پڑھے۔

یہ جملہ ہمارے مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ ایک رکعت وتر پڑھنے والے یہ نہیں کہتے کہ ایک پڑھے یا تین یا پانچ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وہ ایک ہی کو واجب کہتے ہیں اور حدیث سے اختیار ثابت ہو رہا ہے لہٰذا یہ جملہ تین والی احادیث کے مخالف ہے اور نا قابل عمل۔ خیال رہے کہ یہاں اس جملہ کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ ایک رکعت دو سے ملا کر وتر بناؤ کیونکہ یہ صورت تو پہلے بیان ہو چکی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۰۳)

600- وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ بِتَسْلِيْمَةٍ وَّأَخْبَرَ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ۔

(طحاوی' کتاب الصلٰوۃ' باب الوتر' جلد 1 صفحہ 192)

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دو رکعتوں اور وتر کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ کرتے اور ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے بتایا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں کلام ہے۔

601- وَعَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ (بخاری' ابواب الوتر' باب ماجآء فی الوتر' جلد 1 صفحہ 135)

حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے حتی کہ اپنی کسی ضرورت کے متعلق حکم (دینا ہوتا) تو حکم دیتے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

602- وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ وَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ۔ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں' ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں' پھر فرمایا اے غلام میری سواری پر کجاوہ باندھو پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت نماز وتر ادا کی۔ اس کو سعید بن منصور نے بیان کیا اور حافظ نے الفتح میں کہا یہ حدیث سند صحیح کے ساتھ مروی ہے۔

(فتح الباری' ابواب الوتر' جلد 3 صفحہ 134' نقلًا عن سعید بن المنصور) (طحاوی' کتاب الصلٰوۃ' جلد 1 صفحہ 192' باب الوتر)

603- وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَكْعَةٍ وَّعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن ابو ملیکہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت پڑھی اور آپ کے پاس حضرت ابن

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری' کتاب الوتر' باب ذکر معاویة' جلد1صفحہ531)

عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے غلام تھے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس آئے اور انہیں اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو ان کو نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی امیر معاویہ اتنی بڑی غلطی کرتے ہیں کہ وتر تین رکعت کے بجائے ایک رکعت ہی پڑھتے ہیں پھر بھی آپ کو ان سے محبت ہے آپ انہیں سمجھاتے نہیں۔

یعنی ایک رکعت وتر پڑھنا ہے مگر امیر معاویہ عالم ہیں، فقیہ ہیں، مجتہد کو غلطی پر ثواب بھی ملتا ہے لہٰذا نہ میں انہیں سمجھا سکتا ہوں اور نہ تم ان پر اعتراض کرو۔

یعنی اگرچہ ان کا یہ عمل غلط ہے لیکن بزرگوں خصوصاً صحابہ کی غلطی پکڑنا اور ان پر زبان طعن دراز کرنا سخت غلطی ہے، یہ حدیث امام اعظم کی بہت قوی دلیل ہے کہ وتر تین رکعت ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تین رکعت وتر پر صحابہ کا اجماع ہو چکا تھا صرف امیر معاویہ کسی غلط فہمی سے یا بے خبری سے ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اسی لیے حضرت ابن عباس کے خادم کو اس پر تعجب ہوا اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے شکایت کی اور حیرت کی کہ آپ انہیں مسئلہ بتاتے کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس نے یہ نہ کہا کہ مسئلہ یا ان کا فعل صحیح ہے بلکہ صرف یہ فرمایا کہ وہ بوجہ صحابی اور مجتہد ہونے کے ملامت کے لائق نہیں اور نہ اس بنا پر ان سے قطع تعلق کرنا جائز۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۱۳)

604- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ فَوَجَدْتُّ حِسَّ رِجْلٍ مِّنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ فَاِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّيْتُ لَهٗ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ اَوْهَمَ الشَّيْخُ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ اَجَلْ هِيَ وِتْرِيْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات قیام میں کوئی مجھ پر غالب نہ ہوگا میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اپنے پیچھے کسی آدمی کو محسوس کیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے میں ان کے لئے ہٹا تو وہ آگے بڑھے اور قرآن پڑھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ انہوں نے قرآن ختم کر دیا۔ پھر انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا تو میں نے کہا شیخ کو وہم ہو گیا ہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور دار قطنی نے اور اس کی سند حسن ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج 1 ص 202، دار قطنی کتاب الوتر باب مایقرأ فی رکعات الوتر۔ الغج 2 ص 34)

605۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ اَمَّنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ يَا اَبَا اِسْحَاقَ مَا هٰذِهِ الرَّكْعَةُ فَقَالَ وِتْرٌ اَنَامُ عَلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ كَانَ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ يَّعْنِيْ سَعْدًا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج 1 ص 203)

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عشاء کی امامت کرائی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں چلے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں بھی ان کے پیچھے گیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابو اسحاق یہ رکعت کیا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ وتر ہیں، میں یہ پڑھ کر سونا چاہتا ہوں، عمرو فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

606۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهٗ زَمَنَ الْفَتْحِ اَنَّهٗ رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ سَعْدٌ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ اٰثَارٌ اُخْرٰى جُلُّهَا لَا تَخْلُوْ عَنْ مَّقَالٍ وَّالْاَمْرُ وَاسِعٌ لٰكِنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّصَلِّيَ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُصَلِّيَ الْوِتْرَ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مَّوْصُوْلَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا حالانکہ وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے کہ آپ عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت پڑھتے تھے اس پر کچھ اضافہ نہ فرماتے حتیٰ کہ رات کے درمیانی حصے میں (تہجد کیلئے) اٹھتے اس کو بیہقی نے المعرفہ کے اند بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں، اس بارے میں اور بھی آثار موجود ہیں جن

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

میں سے اکثر کلام سے خالی نہیں ہیں معاملہ میں وسعت ہے لیکن افضل یہ ہے کہ نفل پڑھے جائیں پھر ایک سلام سے متصل تین رکعت وتر ادا کئے جائیں۔

(معرفة السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج 4 ص 59' رقم الحدیث: 5469) (بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء للصبيان بالبركة ج 2 ص 940)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک رکعت وتر خواہ نفل باطل محض ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری فعل تین رکعت وتر ہے:

وانما يؤخذ بالآخر فهو الاخر من فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

آپ کے آخری عمر کے اعمال پر عمل کیا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی ہے۔

اتنا یادر ہے کہ یہاں ان مسائل میں مخالفت کرنے والے غیر مقلدین وہابیہ ہیں جن پر بوجوہ کثیرہ ان کے ضالہ کے سبب کفر لازم، جس کی قدرے تفصیل ہمارے رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ میں ہے وہ کہ مسلمان ہی نہیں اُنھیں ایسے فروعی مسائل اسلامی میں نیا دخل دینے کا کیا حق، اُن سے تو اصول پر گرفت کی جائے گی کہ مقتدی فاتحہ پڑھے نہ پڑھے آمین جہر سے کہے یا آہستہ، تراویح آٹھ رکعت ہوں یا بیس، وتر ایک ہو یا تین یہ توسب اس پر موقوف ہیں کہ نماز بھی صحیح ہو جس کا اسلام صحیح نہیں اس کی نماز کیسے صحیح ہوسکتی ہے وہ ان مسائل میں اِس طرف عمل کرے تو اُس کی نماز باطل، اُس طرف عمل کرے تو باطل، پھر لا یعنی فضول زق زق سے کیا فائدہ! اور مسلمان کو ہوشیار رہنا چاہئے کہ نہ ان سے ملنا جائز، نہ اُن کی بات سُنی جائز، نہ اس کے پاس بیٹھنا جائز۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

واما ينسينك الشيطن فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظلمين ۔ (القرآن ۶/ ۶۸)

اور جب کہیں تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم۔

(صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء الخ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۱۰)

تم ان سے سخت بچو کہ نہ وہ تمھیں گمراہ کریں نہ ہی فتنہ میں ڈالیں۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۶ ص ۱۸۶)

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

تین رکعات وتر کا بیان

607۔ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی تو آپ نے فرمایا رمضان اور غیر رمضان میں آپ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز ادا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّیْ اَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

(بخاری کتاب التهجد باب قیام النبی صلی اللہ علیه وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ ج 1 ص 154)

نہیں فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار رکعت پڑھتے پس تو ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ پھر چار رکعات پڑھتے پس ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ پھر تین رکعتیں پڑھتے' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

608- عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ وَهُوَ يَقُوْلُ (اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِاُولِی الْاَلْبَابِ) فَقَرَاَ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيَقْرَاُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سوئے' پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے مسواک کی وضو کیا اور فرماتے تھے بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں' آپ نے یہ آیات پڑھیں حتیٰ کہ سورت کو ختم کر دیا۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں ان میں قیام رکوع اور سجدہ طویل کیا' پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے اسی طرح تین مرتبہ چھ رکعتیں پڑھیں' ہر مرتبہ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور یہ آیات پڑھتے۔ پھر تین وتر پڑھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیه وسلم دعائه باللیل ج ص 261)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

مرقاۃ میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وضو تجدید کے لیئے یعنی وضو پر وضو ورنہ آپ کی نیند وضو نہیں توڑتی ہوسکتا ہے کہ آپ کا وضو یہاں دوسری وجہ سے ٹوٹا ہو نہ کہ نیند سے اور مسواک سے مراد یا تو وضو کی مسواک ہے یا وضو سے پہلے کی یعنی جاگنے کی مسواک کیونکہ جاگنے پر مسواک کرنا بھی سنت ہے دوسرا احتمال قوی ہے۔

پچھلی حدیث سے معلوم ہوا کہ ان آیات کی تلاوت وضو سے پہلے کی اس میں ہے کہ دوران وضو میں کی، ہوسکتا ہے کہ واقعات چند ہوں، وہاں اور واقعہ کا ذکر تھا، یہاں دوسرے واقعہ کا یا وہاں عطف رتبی تراخی کے لیئے تھا نہ کہ زمانی تراخی کے لیئے۔

صرف دو رکعتیں پڑھیں مگر دوسری نمازوں سے زیادہ دراز اور سو گئے۔

یعنی ایک شب میں تین بار بیدار ہوئے ہر بار میں دو رکعتیں تو نماز تہجد کل چھ رکعتیں ہوئیں۔ خیال رہے کہ کبھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی بار پوری تہجد پڑھی اور کبھی بار بار جاگ کر لہٰذا یہ حدیث پچھلی روایت کے خلاف نہیں۔

اس کی تحقیق پہلے ہوچکی کہ یہ بار بار وضو فرمانا استحبابًا تھا یا وجوبًا دوسری وجہ سے ورنہ آپ کی نیند وضو نہیں توڑتی۔

اور وتروں کے لیئے چوتھی بار نہ جاگے بلکہ تیسری بار میں ہی دو رکعتیں تہجد اور تین رکعت پڑھ لیئے اسی لیئے یہاں سونے اور جاگنے کا ذکر نہ فرمایا، یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ وتر تین رکعت ہیں نہ کہ ایک۔ خیال رہے کہ یہاں ب صلہ کی ہے اور اَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ میں ب استعانت کی تھی۔ یہاں یہ معنی ہیں کہ تین رکعت وتر پڑھیں وہاں یہ معنی تھا کہ ایک رکعت کے ذریعہ اپنی نماز کو وتر یعنی طاق بنایا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲۱)

609- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اس کو پانچ محدثین نے روایت کیا۔ سوائے ابوداؤد کے اور اس کی سند حسن ہے۔

(نسائی کتاب قیام اللیل ۔الخ باب کیف الوتر بثلاث ج 1 ص 249' ترمذی ابواب الوتر باب ماجاء مایقرأ فی الوتر ج 1 ص 106' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فیما یقرأ فی الوتر ص 83' مسند احمد ج 1 ص 305)

610- وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں میں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمَذِيَّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اس کو سوائے ترمذی کے اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی کتاب قیام اللیل باب کیف الوتر بثلاث ج 1 ص 248' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقرأ فی الوتر ج 1 ص 210' ابن ماجۃ أبواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فیمایقرأ فی الوتر ص 83' مسند احمد ج 5 ص 123)

611- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرأ فِي الوتر بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے اور سلام کے بعد تین مرتبہ فرماتے۔ سبحن الملک القدوس اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب القرائۃ فی الوتر ج 1 ص 251)

612- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ فَقَرَاَ فِي الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَمُدُّ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وتر پڑھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔ پس جب (نماز سے) فارغ ہوئے تو تین مرتبہ فرمایا سبحان الملک القدوس اور تیسری مرتبہ اپنی آواز کو بلند کیا۔ اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام احمد اور عبد بن حمید اور نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب القرائۃ فی الوتر ج 1 ص 251' طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر واللفظ لہ ج 1 ص

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

201' طحاوی کتاب الصلوۃ باب الوتر واللفظ لہ ج 1 ص 201' مسند احمد ج 2 ص 406)

813- وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (نسائی کتاب قیام اللیل باب کیف الوتر بثلاث ج 1 ص 248)

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

814- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ اَطْوَلَ مِنْهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ يُعْتَبَرُ بِهٖ. (مسند احمد ج 6 ص 155)

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں از حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ از حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے پھر اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے پھر اس کے بعد دو رکعتیں اس سے طویل پڑھتے۔ پھر تین رکعتیں اس طرح پڑھتے کہ ان کے درمیان فصل نہ کرتے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتبر سند کے ساتھ بیان کیا۔

815- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَّعَشَرَةٍ وَّثَلَاثٍ وَّلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَلَا اَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (مسند احمد ج 6 ص 149' ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب فی الصلوۃ اللیل ج 1

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنی رکعات وتر ادا فرماتے تھے تو آپ نے فرمایا چار اور تین چھ اور تین آٹھ اور تین اور دس اور تین آپ نے تیرہ رکعتوں سے زیادہ اور سات رکعتوں سے کم وتر نہیں پڑھے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ص 193' طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج 1 ص 196) روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

عجیب لطف ہے کہ آپ کو مرقاۃ نے تابعی لکھا اور اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ یہ حضرت ابو موسیٰ اشعری کا نام ہے جو جلیل القدر صحابی ہیں یہ اپنی کنیت میں مشہور ہو گئے۔

یہ حدیث گزشتہ حدیث کی تفسیر ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سات وتر اور دو نفل پڑھتے تھے۔ اس حدیث نے بتایا کہ وہاں بھی یہی مراد تھی کہ چار رکعت تہجد اور تین رکعت وتر۔

یعنی تہجد کم سے کم چار رکعت پڑھتے تھے اور زیادہ سے زیادہ دس رکعت یہ آپ کے علم کے لحاظ سے ہے ورنہ دو رکعت بھی تہجد ثابت ہے اور بارہ رکعت بھی۔

عجیب لطف ہے کہ آپ کو مرقاۃ نے تابعی لکھا اور اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ یہ حضرت ابو موسیٰ اشعری کا نام ہے جو جلیل القدر صحابی ہیں یہ اپنی کنیت میں مشہور ہو گئے۔

یہ حدیث گزشتہ حدیث کی تفسیر ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سات وتر اور دو نفل پڑھتے تھے۔ اس حدیث نے بتایا کہ وہاں بھی یہی مراد تھی کہ چار رکعت تہجد اور تین رکعت وتر۔

یعنی تہجد کم سے کم چار رکعت پڑھتے تھے اور زیادہ سے زیادہ دس رکعت یہ آپ کے علم کے لحاظ سے ہے ورنہ دو رکعت بھی تہجد ثابت ہے اور بارہ رکعت بھی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۰۲)

616- وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَآأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَآئِيَّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عبد العزیز بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کس چیز کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَآأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور معوذتین پڑھتے تھے۔ اس کو اصحاب اربعہ اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا سوائے امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد ج 6 ص 227' ترمذی ابواب الصلوٰۃ الوتر باب ماجاء مایقرأ فی الوتر ج 1 ص 106' ابو داؤد کتاب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الصلوۃ باب مایقرأفی الوترج 1ص 201'ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ماجاءفیمایقرأفی الوترص 82)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی تیسری رکعت میں یہ تینوں سورتیں پڑھتے تھے۔خیال رہے کہ یہ حدیث امام اعظم نے اپنی مسند میں یوں نقل کی ہے "عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ صِدِّيْقَة"۔اس میں صرف قُلْ هُوَ اللّٰه کا ذکر ہے اور حاکم نے بشرط مسلم، بخاری حضرت عائشہ سے یہ حدیث نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ آپ تین رکعت کے بعد ہی سلام پھیرتے تھے۔نسائی نے حضرت عائشہ سے روایت کی جس کے آخر میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔امام طحاوی نے حضرت ابو العالیہ سے روایت کی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر مغرب کے فرضوں کی طرح پڑھتے تھے اور امام حسن نے فرمایا کہ اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے۔غرضکہ یہ احادیث امام اعظم وغیرہم کے قوی دلائل ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں اور ایک سلام سے۔اس کی پوری تحقیق اسی مقام پر مرقاۃ میں دیکھو یا ہماری کتاب جاء الحق حصہ دوم میں۔(مراۃ المناجیح ج۲ص۵۰۷)

617- وَعَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَصَحَّحَهُ.

حضرت عمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے تھے۔اس کو دارقطنی اور طحاوی نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

(دارقطنی کتاب الوتر باب مایقرأفی رکعات الوترج 2ص 35'طحاوی کتاب الصلوۃ باب الوترج 1ص 196)

618- وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهُ فَصَلّٰى بِنَا ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ. اَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب الوترج 1ص 202)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے وتر نہیں پڑھے پس آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہم کو تین رکعتیں اس طرح پڑھائیں کہ صرف

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ان کے آخر میں سلام پھیرا اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

619- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب الوتر ج 1 ص 202)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وتر تین رکعتیں ہیں۔ دن کے وتروں یعنی نماز مغرب کی طرح اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

620- وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ صَلّٰى بِيْ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوِتْرَ وَاَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاُمُّ وَلَدِهٖ خَلْفَنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَلِّمَنِيْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب الوتر ج 1 ص 202)

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز وتر تین رکعتیں پڑھائیں میں آپ کی دائیں جانب تھا اور آپ کی ام ولد (لونڈی) ہمارے پیچھے تھی۔ آپ نے صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا میرے خیال میں وہ مجھے نماز وتر سکھانا چاہتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

621- وَعَنْ اَبِيْ خَالِدَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَلَّمُوْنَا اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ غَيْرَ اَنَّا نَقْرَاُ فِي الثَّالِثَةِ فَهٰذَا وِتْرُ اللَّيْلِ وَهٰذَا وِتْرُ النَّهَارِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب الوتر ج 1 ص 202)

حضرت ابوخالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے سکھایا یا فرمایا' انہوں نے ہمیں تعلیم دی کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں' سوائے اس کے کہ ہم (وتروں کی) تیسری رکعت میں (بھی) قرأت کریں گے تو یہ رات کے وتر ہیں (اور نماز مغرب) دن کے وتر ہیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

622- وَعَنِ الْقَاسِمِ وَرَاَيْنَا اُنَاسًا مُّنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ وَّاِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ اَرْجُوْ اَنْ لَّا يَكُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَاْسٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ہم نے لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھتے دیکھا اور ہر ایک میں گنجائش ہے اور میں امید

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(بخاری ابواب الوتر باب ماجاء فی الوتر ج 1 ص 135)

کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

623- وَعَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ السَّبْعَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِيْ مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ اَهْلِ فِقْهٍ وَّصَلَاحٍ وَّفَضْلٍ وَّرُبَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الشَّيْءِ فَاَخَذَ بِقَوْلِ اَكْثَرِهِمْ وَاَفْضَلِهِمْ رَاْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَّا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج 1 ص 204)

حضرت ابو زناد رضی اللہ تعالٰی عنہ سات تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ عروہ بن زبیر' قاسم بن محمد' ابوبکر بن عبدالرحمٰن' خارجہ بن زید' عبیداللہ بن عبداللہ' سلیمان بن یسار سے علم و فضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں روایت کرتے ہیں کہ ابوالزناد فرماتے ہیں کہ بعض اوقات ان میں اختلاف ہوتا تو ان میں سے اکثر اور افضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے سنا ہے۔ وہ یہی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔ (نمازی) صرف ان کے آخر میں سلام پھیرے گا۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

624- وَعَنْهُ قَالَ اَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلَاثًا لَّا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج 1 ص 203)

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کے قول کے مطابق وتر تین رکعتیں ہی برقرار رکھے کہ ان کے صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ اَنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ اِنَّمَا يُصَلِّيْ بِتَشَهُّدٍ وَّاحِدٍ

جس نے کہا: وتر تین رکعتیں ایک ہی تشہد سے پڑھی جائیں گی

625- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَّلَا تُشَبِّهُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ یا سات رکعت وتر ادا کرو اور ان کو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمِرْوَزِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ الْإِسْتِدْلَالُ بِهٰذَا الْخَبَرِ غَيْرُ صَحِيْحٍ

نماز مغرب کے مشابہ نہ بناؤ۔ اس کو محمد بن نصر مروزی دار قطنی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے، علامہ نیموی فرماتے ہیں: اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہے۔

(قیام اللیل کتاب الوتر بثلاث عن الصحابة۔ الخ ص 215' دار قطنی کتاب الوتر لا تشبهوا الوتر لا بصلوٰة المغرب ج 2 ص 24' مستدرک حاکم کتاب الوتر باب الوتر حق ج 1 ص 304' سنن الکبرٰی للبیهقی کتاب الصلوٰة باب من اوتر بثلاث موصلات۔ الخ ج 3 ص 31)

626- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ. وَهٰذَا وِتْرُ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْهُ أَخَذَهُ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ إِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ أَوْرَدْنَاهَا فِيْمَا مَضٰى تَدُلُّ بِظَاهِرِهَا عَلٰى تَشَهُّدَيِ الْوِتْرِ.

(مستدرک حاکم کتاب الوتر باب الوتر حق ج 1 ص 304)

حضرت سعید بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے اور یہی وتر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے اور انہی سے اہل مدینہ نے لیا ہے۔ اس کو امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مستدرک میں روایت کیا اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں وہ بہت ساری احادیث جن کو ہم گزشتہ سطور میں ذکر کر چکے ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وتروں میں دو تشہد ہیں۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ

وتروں میں قنوت کا بیان

شرح: عربی میں قنوت کے معنی اطاعت، خاموشی، دعا، نماز کا قیام ہیں، یہاں اس سے خاص دعا مراد ہے۔ قنوتیں دو ہیں: وتر کے قنوت جو ہمیشہ وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھے جاتے ہیں اور قنوت نازلہ جو کسی خاص مصیبت میں، وبائی امراض اور کفار سے جہاد کے موقعہ پر فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد آہستہ پڑھے جاتے ہیں، اس باب میں دونوں قنوتوں کا ذکر آئے گا۔ احناف کے ہاں وتر کی دعائے قنوت مقرر ہے "اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ" الخ جیسا کہ طبرانی وغیرہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اولاً نماز میں قبیلہ مضر پر بددعا کرتے تھے تو جبریل امین نے عرض کیا کہ رب نے آپ کو دعا کرنے کے لیئے پیدا کیا اور پھر یہ دعا سکھائی "اَللّٰهُمَّ إِنَّا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نَسْتَعِيْنُكَ" الخ۔ یہ روایت جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "عمل الیوم واللیلہ" میں بھی نقل کی ہے، نیز فتح القدیر نے ابوداؤد سے بھی روایت کی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۲۴)

627- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُنَّةٌ مَّاضِيَةٌ اَخْرَجَهُ السِّرَاجُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَ سَيَاْتِيْ رِوَايَاتٌ اُخْرٰى فِي الْبَابِ الْاٰتِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے قنوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہم سے حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بیان کیا کہ یہ ایک رائج سنت ہے۔ اس کو سراج نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے اور ان شاء اللہ آنے والے باب میں دیگر روایات بھی آئیں گی۔

(بخاری ابواب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ج 1 ص 136' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب التحباب القنوت فی جمیع الصلوٰۃ ج 1 ص 237)

بَابُ قُنُوْتِ الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے پہلے قنوت کا بیان

628- عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰٓئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلَيْهِمْ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ (بخاری ابواب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ج 1 ص 136' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب التحباب القنوت فی جمیع الصلوٰۃ ج 1 ص 237)

حضرت عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا قنوت ثابت ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد تو آپ نے کہا رکوع سے پہلے حضرت عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے آپ کے حوالہ سے بتایا کہ آپ کہتے ہیں کہ قنوت رکوع کے بعد ہے تو حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے رکوع کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ قنوت پڑھا۔ میرے خیال میں آپ نے ستر کے قریب اشخاص کو جنہیں قراء کہا جاتا تھا مشرکین کی طرف بھیجا' یہ مشرکین ان کے علاوہ تھے (جن کے خلاف آپ نے بددعا کی تھی ان مشرکین اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا جس میں ان مشرکین کے خلاف بدعا فرماتے تھے۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا۔)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی وتر کی دعا قنوت ہمیشہ رکوع سے پہلے رہی کبھی رکوع کے بعد نہ پڑھی گئی، رکوع کے بعد والی قنوت یعنی قنوت نازلہ جو فجر میں تھی وہ صرف ایک ماہ رہی پھر منسوخ ہوگئی، لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے۔

یعنی قنوت نازلہ کی وجہ ان ستر قاریوں کی شہادت تھی جو نہایت بیدردی سے قتل کیے گئے تھے، یہ حضرات فقراء صحابہ تھے جو دن کو لکڑیاں جمع کرکے فروخت کرتے اور اس سے اصحاب صفہ کے لیئے کھانا تیار کرتے تھے، رات عبادت میں گزارتے۔ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجدیوں کی تبلیغ کے لیئے بھیجا جب یہ بئر معونہ پر پہنچے جو کہ مکہ معظمہ و عسفان کے درمیان ہے جہاں بنی ہزیل رہتے تھے تو عامر بن طفیل نے قبیلہ بنی سلیم، عصیب، رعل، ذکوان، قعرہ کے ساتھ ان لوگوں کو گھیر لیا اور سب کو شہید کردیا، صرف حضرت کعب ابن زید انصاری بچے جنہیں وہ مُردہ سمجھ کر سخت زخمی حالت میں چھوڑ گئے، پھر یہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے، یہ واقعہ قتل ۴ھ میں ہوا، انہیں شہدا میں عامر ابن فہیرہ بھی تھے جنہیں فرشتوں نے دفن کیا، کسی کو ان کی نعش نہ ملی، اس واقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا جس پر آپ نے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی۔ (مرقاۃ) اسی مواقعہ پر ایک واقعہ یہ بھی ہوا کہ قبیلہ عضل اور قعرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا ہم مسلمان ہوچکے ہیں، ہماری تعلیم کے لیئے کچھ علماء دیجئے تو آپ نے چھ صحابہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا جن کا امیر حضرت عاصم ابن ثابت کو بنایا، ان کفار نے مقام رجیع میں پہنچ کر حضرت عاصم کو قتل کردیا اور حضرت خبیب و زید ابن سدانہ کو قید کرکے مکہ معظمہ فروخت کردیا۔ پہلے واقعہ کا نام بیرِ معونہ ہے اور اس کا نام واقعہ رجیع۔ یہ دونوں واقعات ایک ہی مہینہ میں ہوئے یعنی ماہ صفر ہجرت سے ۳۶ ماہ بعد، ان دونوں واقعات کی بنا پر قنوت نازلہ پڑھی گئی اسی وجہ سے بعض احادیث میں بیر معونہ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بعض میں رجیع کا مگر ان دونوں میں تعارض نہیں۔ بعض شارحین کو دھوکا لگا اور احادیث میں تعارض مان بیٹھے۔ (مرقاۃ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۲۵)

629- وَعَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ اَبَعْدَ الرُّکُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الْمَغَازِی۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل)

حضرت عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ وہ رکوع کے بعد ہے یا قرأت سے فارغ ہونے کے بعد تو آپ نے فرمایا بلکہ وہ قرأت سے فارغ ہونے کے بعد ہے۔ اس کو امام

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وذکوان و بلر معونہ ج 2 ص 586)

بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب المغازی میں نقل فرمایا۔

630- وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وتر ادا فرماتے تو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ اس کو ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی القنوت قبل الرکوع وبعده ص 84' نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب کیف الوتر بثلاث ج 1 ص 248)

631- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوائے وتروں کے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور (وتروں میں بھی) رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰة باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 173' المعجم الکبیر ج 9 ص 327)

632- وَعَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب فی القنوت قبل الرکوع او بعده ج 2 ص 302)

633- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود وتروں میں پورا سال رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ اس حدیث کو محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(کتاب الآثار باب القنوت فی الصلوٰۃ ص 43)

ہے۔

634- وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ الْقُنُوْتَ وَاجِبٌ فِي الْوِتْرِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَيْضًا۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْحُجَجِ وَالْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت حماد ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قنوت وتروں میں رمضان وغیر رمضان میں رکوع سے پہلے واجب ہے اور جب تو قنوت پڑھنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو پھر بھی تکبیر کہہ۔ اس کو محمد بن حسن نے کتاب الحج والآثار میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(کتاب الحجۃ باب عدد الوتر ج 1 ص 200 'کتاب الآثار باب القنوت فی الصلوٰۃ ص 43)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فقیر کے نزدیک اقرب وانسب مختار سید علامہ حموی ہے محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا: لما ترجح ذلك خرج مابعد الركوع من كونه محلا للقنوت فلذا روى عن ابى حنيفة رحمه الله تعالى انه لوسهى عن القنوت فتذكره بعد الاعتدال لايقنت۔

(فتح القدیر باب صلوٰۃ الوتر مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۷۴)

جب قبل از رکوع قنوت پڑھنا ترجیح پاچکا ہے تو اب رکوع کے بعد قنوت کا محل ختم ہو گیا اسی لئے امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص قبل از رکوع قنوت پڑھنے کو بھول جائے اور رکوع سے کھڑا ہو جائے تو اب یاد آنے پر قنوت نہ پڑھے۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ بر تقدیر قنوت نوازل مقتدی قبلیت وبعدیت میں اتباع امام کرے گا اور اگر امام بعد رکوع پڑھے تو یہ بھی بعد ہی پڑھے گا فانه اذا كان يتابعه فى قنوت الوتر بعد الركوع مع نص المذهب انه قبل الركوع فهذا اولى۔ کیونکہ جب وتر کی قنوت میں مقتدی رکوع کے بعد پڑھنے میں امام کی پیروی کرسکتا ہے حالانکہ ہمارے مذہب میں قبل از رکوع قنوت پر تصریح موجود ہے تو اس قنوت نازلہ میں بطریق اولیٰ امام کی پیروی کرسکتا ہے۔

فتح القدیر میں ہے: هذا يحق خروج القومة عن المحلية بالكلية الا اذا اقتدى بمن يقنت فى الوتر بعد الركوع فانه يتابعه اتفاقا اه والله تعالى اعلم۔

(فتح القدیر باب الصلوٰۃ مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۷۴)

یہ بات ثابت کرتی ہے کہ قومہ قنوت کے محل سے خارج ہے مگر جب ایسے امام کی اقتداء کی ہو جو وتروں میں بعد از

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رکوع قنوت پڑھنے کا قائل ہو تو پھر امام کی پیروی کرے، باتفاق یہ حکم ہے اھ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۵۴۹)

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قُنُوْتِ الْوِتْرِ

وتر میں قنوت کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

635- عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ اٰخِرِ رَکْعَۃٍ مِّنَ الْوِتْرِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَیَقْنُتُ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔ (جزئ رفع یدین للبخاری مترجم ص 64)

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ وتروں کی آخری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جزء رفع الیدین میں نقل کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

636- وَعَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَفِی التَّکْبِیْرِ لِلْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَبِجَمْعٍ وَّعَرَفَاتٍ وَّعِنْدَ الْمَقَامَیْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، سات جگہوں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے، نماز کے شروع میں وتروں میں قنوت کی تکبیر کے لئے عیدین میں، حجر اسود کو استلام کرتے وقت صفا اور مروہ پر مزدلفہ اور عرفات میں اور دونوں جمروں کو رمی کرنے کے بعد (دعا کے لئے)

(طحاوی کتاب مناسک الحج باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت ج 1 ص 405)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اور نماز وتر میں اگر شافعی امام کے پیچھے اقتدا باقی رہے (کہ وہ وتر کے دو ٹکڑے کرتے ہیں پہلے تشہد پر سلام پھیرا اخیر رکعت اکیلی پڑھتے ہیں اگر امام نے ایسا کیا جب تو رکعت قنوت آنے سے پہلے ہی اس کی اقتدا قطع ہوگئی اب نہ وہ امام نہ یہ مقتدی، نہ اس کے وتر صحیح کہ اس کی وسط نماز میں عمداً سلام واقع ہوا۔

فی الدر المختار صح الاقتداء فیہ بشافعی لم یفصلہ بسلام لا ان فصلہ علی الاصح اھ ملخصا۔ (درمختار باب الوتر والنوافل مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱/۹۴)

درمختار میں ہے وتر میں حنفی کو اس شافعی کی اقتداء درست ہے جو وتر کو سلام کے ساتھ جدا نہ کرے (یعنی دو رکعت پر سلام نہ پھیرے) اگر امام نے وتر کو دوگانہ کے بعد سلام پھیر کر جدا کیا تو اصح قول کے مطابق اس کی اقتدا درست نہیں ہے اھ ملخصا) جب ایسا نہ ہوا اور اقتدا قائم رہے)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تو اگرچہ شافعیہ قنوت قومہ میں پڑھتے ہیں اور ہمارے مذہب میں اس کا محل قبلِ رکوع مگر ہمارے علماء نے تمام متون وشروح وفتاوٰی میں مقتدی کو حکم دیا کہ یہاں قنوت میں متابعت کرے، اور اس کا منشاء وہی کہ اسے بالکل نامشروع نہیں ٹھہراتے۔

والمسئلة منصوص عليها بدليلها في الهداية والكافي وسائر الشروح (اس مسئلہ سے متعلق عبارات بمع دلائل ہدایہ، کافی اور دیگر شروح میں موجود ہیں۔ ت)

رہا یہ کہ مقتدی اس حالت میں اتباع امام کرے یا اتباع مذہبِ امام یعنی ہاتھ باندھے یا چھوڑے یا دعا کی طرح اٹھائے، کیا کرنا چاہئے، اس کی تصریح نظرِ فقیر سے نہ گزری، نہ اپنے پاس کی کتب موجود میں اس سے تعرض پایا، ظاہر یہ ہے کہ مثل قیام ہاتھ باندھے گا کہ جب اسے قنوت پڑھنے کا حکم ہے تو یہ قیام ذی قرار و صاحبِ ذکر، مشروع ہوا اور ہر ایسے قیام میں ہاتھ باندھنا نقلاً و شرعاً سنّت اور عقلاً و عرفاً ادبِ حضرت اور ترکِ سنّت میں امام کی پیروی نہیں،

(الفتاوی الرضویہ، ج ۶ ص ۲۱۰-۲۱۱)

بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قنوت کا بیان

637۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہو گئے۔ اس کو عبدالرزاق احمد دارقطنی طحاوی اور بیہقی نے معرفت میں بیان کیا اور اس کی سند میں کلام۔

(مصنف عبدالرزاق کتاب الصلوٰۃ باب القنوت ج 3 ص 110' مسند احمد ص 162 ج 3' دار قطنی کتاب الوتر باب صفة القنوت۔ الخ ج 2 ص 39' طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 168' معرفة السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج 3 ص 121' سنن الکبرٰی للبیہقی کتاب الصلوٰۃ ج 2 ص 201)

638۔ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَآءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 171)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی پس جب آپ دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

839۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.
(طحاوی کتاب الصلوۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج1 ص172)

حضرت ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

840۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ أَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتَانِ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج1 ص172)

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

841۔ وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.
(طحاوی کتاب الصلوۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج1 ص173)

حضرت ابو رجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قومہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا شافعیہ کے نزدیک نمازِ فجر کی رکعت اخیرہ میں ہمیشہ وتر کی تیسری میں صرف نصف اخیر شہرِ رمضان المبارک میں ہے کہ وہ ان میں دعائے قنوت پڑھتے ہیں۔ قنوتِ فجر تو ہمارے ائمہ کے نزدیک منسوخ یا بدعت، بہرحال یقیناً نامشروع ہے۔ لہٰذا اس میں پیروی ممنوع، اور جب اصل قنوت میں متابعت نہیں تو ہاتھ اٹھانے میں کہ اس کی فرع ہے اتباع کے کوئی معنی نہیں مگر اصل قومہ رکوع فی نفسہ مشروع ہے لہٰذا وہ جب تک نمازِ فجر میں قنوت پڑھے مقتدی ہاتھ چھوڑے چپکا کھڑا رہے۔ درمختار میں ہے:

یأتی المأموم بقنوت الوتر ولو بشافعي یقنت بعد الرکوع لانه مجتهد فیه لا الفجر لا نه منسوخ بل یقف ساکتا علی الاظهر مرسلا یدیه۔ (درمختار، باب الوتر والنوافل، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، 1/94)

مقتدی وتروں میں دعائے قنوت پڑھے اگرچہ اس نے ایسے شافعی المذہب امام کی اقتدا میں نماز شروع کی جو رکوع کے بعد قنوت پڑھنے والا ہو کیونکہ یہ معاملہ اجتہادی ہے البتہ فجر میں قنوت نہ پڑھے کیونکہ وہ منسوخ ہے، بلکہ وہ مقتدی مختار

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قول کے مطابق ہاتھ چھوڑے خاموش کھڑا رہے۔

علامہ شرنبلالی نور الایضاح میں فرماتے ہیں:

اذا اقتدی بمن یقنت فی الفجر قام معه فی قنوته ساکتا علی الاظهر ویر سل یدیه فی جنبیه۔ (نور الایضاح باب الوتر، مطبوعہ مطبع علیمی لاہور ص ۳۸)

اگر کسی نے ایسے امام کی اقتدا کی جو فجر میں قنوت پڑھتا ہے تو مختار قول کے مطابق اس کے ساتھ خاموش کھڑا رہے اور اپنے ہاتھ پہلوؤں کی طرف چھوڑ دے۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۶ ص ۴۰۹۔۴۱۰)

بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں قنوت کو چھوڑنے کا بیان

642۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا ہاں رکوع کے بعد تھوڑا عرصہ (پڑھتے رہے) اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ج 1 ص 136' مسلم کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوۃ۔الخ واللفظ لہ ج 1 ص 237)

643۔ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابو مجلز رضی اللہ تعالٰی عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد ایک ماہ قنوت پڑھی۔ آپ قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے (قبیلہ بنو) عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل اذکوان ج 2 ص 587' مسلم کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوۃ ج 1 ص 237)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی ساری نمازوں میں ترک کردی۔ شوافع کے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ فجر کے سوا باقی چار نمازوں میں چھوڑ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

دی۔ بہر حال چار نمازوں میں قنوت نازلہ بالاتفاق منسوخ ہے اور فجر میں اختلاف ہے، ہمارے ہاں منسوخ ہے، شوافع کے ہاں نہیں اس لیئے اگر کوئی ان چار نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھ لے تو بالاتفاق فاسد ہوگی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۲۷)

644۔ وَعَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ اُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

(بخاری ابواب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ج 1 ص 136' مسلم کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰۃ۔الخ واللفظ لہ ج 1 ص 237)

حضرت عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ' حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد تو آپ نے کہا رکوع سے پہلے تو میں نے کہا کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی تو آپ نے فرمایا (رکوع کے بعد) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ آپ ان لوگوں کے خلاف بددعا کرتے تھے جنہوں نے آپ کے صحابہ میں کچھ ایسے اشخاص کو قتل کردیا تھا جن کو قراء کہا جاتا تھا اس کو شیخین نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی وتر کی دعا قنوت ہمیشہ رکوع سے پہلے رہی کبھی رکوع کے بعد نہ پڑھی گئی، رکوع کے بعد والی قنوت یعنی قنوت نازلہ جو فجر میں تھی وہ صرف ایک ماہ رہی پھر منسوخ ہوگئی، لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے۔

یعنی قنوت نازلہ کی وجہ ان ستر قاریوں کی شہادت تھی جو نہایت بیدردی سے قتل کیئے گئے تھے، یہ حضرات فقراء صحابہ تھے جو دن کو لکڑیاں جمع کرکے فروخت کرتے اور اس سے اصحاب صفہ کے لیئے کھانا تیار کرتے تھے، رات عبادت میں گزارتے۔ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجدیوں کی تبلیغ کے لیئے بھیجا جب یہ بئر معونہ پر پہنچے جو کہ مکہ معظمہ وعسفان کے درمیان ہے جہاں بنی ہزیل رہتے تھے تو عامر بن طفیل نے قبیلہ بنی سلیم، عصیب، رعل، ذکوان، قعرہ کے ساتھ ان لوگوں کو گھیر لیا اور سب کو شہید کردیا، صرف حضرت کعب ابن زید انصاری بچے جنہیں وہ مُردہ سمجھ کر سخت زخمی حالت میں چھوڑ گئے، پھر یہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے، یہ واقعہ قتل ۴ھ میں ہوا، انہیں شہداء میں عامر ابن فہیرہ بھی تھے جنہیں فرشتوں نے دفن کیا، کسی کو ان کی نعش نہ ملی، اس واقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا جس پر آپ نے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی۔ (مرقاۃ) اسی مواقعہ پر ایک واقعہ یہ بھی ہوا کہ قبیلہ عضل اور قعرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا ہم مسلمان ہو چکے ہیں، ہماری تعلیم کے لیئے کچھ علماء دیجئے تو آپ نے چھ صحابہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا جن کا امیر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت عاصم ابن ثابت کو بنایا، ان کفار نے مقام رجیع میں پہنچ کر حضرت عاصم کو قتل کر دیا اور حضرت خبیب و زید ابن سدانہ کو قید کر کے مکہ معظمہ فروخت کر دیا۔ پہلے واقعہ کا نام بیرِ معونہ ہے اور اس کا نام واقعہ رجیع۔ یہ دونوں واقعات ایک ہی مہینہ میں ہوئے یعنی ماہ صفر ہجرت سے ۳۶ ماہ بعد، ان دونوں واقعات کی بنا پر قنوت نازلہ پڑھی گئی اسی وجہ سے بعض احادیث میں بیر معونہ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بعض میں رجیع کا مگر ان دونوں میں تعارض نہیں۔ بعض شارحین کو دھوکا لگا اور احادیث میں تعارض مان بیٹھے۔ (مرقاۃ)(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۲۵)

645- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى بَنِيْ عُصَيَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(بخاری ابواب الوتر باب القنوت فی جمیع الصلوٰۃ۔ الخ ج 1 ص 237)

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی آپ قبیلہ بنوعصیہ کے خلاف بددعا کرتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

646- وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى (اَحْيَاءٍ مِّنْ) اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰۃ۔ الخ ج 1 ص 237)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی آپ عرب کے کچھ قبائل کے خلاف بددعا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو ترک کر دیا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

647- وَعَنْهُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّا اِذَا دَعَا لِقَوْمٍ اَوْ دَعَا عَلٰى قَوْمٍ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صرف اس وقت قنوت پڑھتے تھے جب کسی قوم کے حق میں دعا کرتے یا کسی قوم کے خلاف بددعا کرتے اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(وقال فی تلخیص الجبیر کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ وروی ابن خزیمۃ فی صحیحہ من طریق سعید ص 245، وفی صحیح ابن خزیمۃ جماع ابواب ذکر الوتر عن ابی ہریرۃ مثلہ ج 1 ص 152)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

648- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) الْاٰيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری کتاب التفسیر باب قوله لیس لک من الامر شی ج 2 ص 655)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کے خلاف بددعا کا ارادہ کرتے یا کسی کے حق میں دعا کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے بعض اوقات آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے تو یہ کلمات کہتے اے اللہ ولید بن ولید، سلمۃ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو نجات دے اے اللہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما ان پر اسی طرح قحط سالی مسلط فرما جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑے آپ بلند آواز سے یہ دعا مانگتے اور فجر کی نماز میں بسا اوقات یوں فرماتے: اے اللہ! عرب کے قبائل میں سے فلاں قبیلہ پر لعنت فرما حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی لیس لک من الامر شیء۔

649- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِلَّا اَنْ يَّدْعُوَ لِقَوْمٍ اَوْ عَلٰى قَوْمٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (تلخیص الجبیر کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ نقلاً عن ابن حبان ج 1 ص 246)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا کرتے یا کسی قوم کیخلاف بددعا کرتے۔ اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

650- وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا ابا داؤد وَصَحَّحَهٗ

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کہا اے میرے ابا جان آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے کوفہ میں پانچ سال تک نمازیں پڑھتے رہے کیا وہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو میرے والد نے فرمایا اے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

التِرْمَذِیُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِی التلخیص اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

بیٹے یہ بدعت ہے۔ اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا سوائے ابوداؤد کے اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا اور حافظ نے تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب فی ترک القنوت ج 1 ص 91' نسائی کتاب الافتتاح باب ترک القنوت ج 1 ص 164' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ۔ الخ باب ماجاءَ فی القنوت فی صلوٰۃ الفجر ص 89' مسند احمد ج 3 ص 472)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کا نام سعد ابن طارق ابن اشیم ہے، خود تابعی ہیں والد صحابی ہیں۔

یعنی چار سال کچھ مہینے آپ کی خلافت کے بقدر۔

یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے یعنی ہمیشہ قنوت نازلہ کسی نماز میں پڑھنا بدعت سیئہ ہے، نہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل نہ کسی صحابی کا۔ خیال رہے کہ یہاں ہمیشہ قنوت نازلہ پڑھنا مراد ہے ورنہ علی مرتضٰی نے جنگ صفین کے موقعہ پر قنوت نازلہ پڑھی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۲۸)

651۔ وَعَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کَانَ لَا یَقْنُتُ فِی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 172)

حضرت اسود رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ اس کو طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

652۔ وَعَنْہُ اَنَّہٗ صَحِبَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سِنِیْنَ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ یَرَہٗ قَانِتًا فِی الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَہٗ۔ رَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِی کِتَابِ الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

(کتاب الآثار باب القنوت فی الصلوٰۃ وفی نسخۃ عندی من کتاب الآثار سنتیں مکان سنین ص 44)

حضرت اسود رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک میں سفر و حضر میں کئی سال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت میں رہا، میں نے ان کو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے ہوئے نہ دیکھا حتی کہ وہ دنیا سے جدا ہوگئے۔ اس کو محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

653۔ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَاِذَا لَمْ یُحَارِبْ لَمْ یَقْنُتْ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 172)

حضرت اسود رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ جب جنگ کرتے تو قنوت پڑھتے اور جب جنگ نہ کرتے تو قنوت نہ پڑھتے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سند حسن ہے۔

654- وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسود اور مسروق روایت کرتے ہیں۔ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (کبھی) قنوت نہیں پڑھا۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 172)

655- وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 173)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

656- وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوائے وتروں کے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ پس بے شک (وتروں میں بھی) آپ قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 173' المعجم الکبیر للطبرانی ج 9 ص 327' بتغیر یسیر مجمع الزوائد نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ج 2 ص 137)

657- وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا شَهِدْتُّ وَمَا رَاَيْتُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو شعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: نہ تو میں (ایسے موقع) پر حاضر ہوا اور نہ میں نے دیکھا اس کو امام طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ص 169)

658- وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا الْقُنُوْتُ فَقَالَ

حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قنوت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

إِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَامَ يَدْعُوْ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ وَإِنِّي لَأَظُنُّكُمْ مَعَاشِرَ أَهْلَ الْعِرَاقِ يَفْعَلُوْنَهُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 169)

...کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا قنوت کیا ہے تو میں نے کہا جب امام دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوتا ہے تو کھڑے ہو کر دعا مانگتا ہے تو آپ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور بے شک میرے خیال میں اہل عراق کے گروہ یہ کام کرتے تھے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

659- وَعَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ الْكِبَرُ يَمْنَعُكَ فَقَالَ مَا أَحْفَظُهُ عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِيْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 169، مجمع الزوائد نقلاً عن الطبرانی فی الکبریٰ ج 1 ص 137)

حضرت ابومجلز رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی تو میں نے کہا تکبر نے آپ کو قنوت پڑھنے سے روکا تو انہوں نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے اسے یاد نہیں کیا (یعنی وہ قنوت پڑھتے تھے)۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

660- وَعَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر باب القنوت فی الصبح ص 143)

حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

661- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 173)

حضرت عمران بن حارث سلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

662- وَعَنْ غَالِبِ بْنِ فَرْقَدٍ الطَّحَّانِ قَالَ

حضرت غالب بن فرقد طحان رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

كُنْتُ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَهْرَيْنِ فَلَمْ يَقْنُتْ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 1 ص 245)

کرتے ہیں' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس دو ماہ رہا تو آپ نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

663-وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ تَدُلُّ الْاَخْبَارُ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَمْ يَقْنُتُوْا فِي الْفَجْرِ اِلَّا فِي النَّوَازِلِ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ القنوت فی الفجر وغیرہ ج 1 ص 173)

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ مکہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو وہ قنوت پڑھتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں' یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سوائے ہنگامی حالات کے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگرچہ متون میں مطلق حکم ہے کہ لایقنت فی غیرہ غیر وتر میں قنوت نہ پڑھے،

(کنز الدقائق باب الوتر والنوافل مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۴۱)

مگر محققین شراح نے باتباع امام طحاوی وقت نازلہ وحدوث بلائے عام نماز فجر میں قنوت پڑھنے کی اجازت دی ہے لہذا یہ مسئلہ ایسا نہیں جس کی بنا پر اس عالم کے پیچھے نماز میں کچھ حرج ہو جبکہ وہ واقع میں سنی المذہب صحیح العقیدہ ہے، اور اگر غیر مقلد ہے تو آپ ہی گمراہ بد دین ہے اور اس کے پیچھے نماز ناجائز محض کما حققناہ فی النھی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "النھی الاکید عن الصلوٰۃ وراء التقلید"میں تحقیق کی ہے۔ت)

درمختار میں ہے:لایقنت لغیرہ الالنازلۃ ۔(ردالمحتار باب الوتر والنوافل مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۹۴)

(صرف مصیبت میں قنوت نازلہ پڑھے۔)

غنیۃ میں ہے:ھو مذھبنا وعلیہ الجمھور ۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی صلوٰۃ الوتر مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۴۲۰)

(یہی ہمارا اور جمہور کا مذہب ہے۔)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ردالمحتار میں کلام امام طحاوی نقل کر کے فرمایا:

هو صريح في ان قنوت النازلة عندنا مختص بصلوٰة الفجر دون غيرها من الصلوٰة الجهرية والسرية۔ (ردالمحتار باب الوتر والنوافل مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۴۹۶)

یہ اس بات کی صراحت ہے کہ قنوت نازلہ صرف فجر کی نماز کے لئے مختص ہے دوسری جہری یا سری نمازوں میں ہیں۔

امام کو چاہئے کہ یہ قنوت بھی آہستہ پڑھے اور مقتدی بھی دعا ہی میں پڑھیں، ہاں اگر امام قنوت بآواز پڑھے تو مقتدی آمین کہیں مگر باآواز نہ کہیں بلکہ آہستہ کہ جہر بآمین نماز میں مکروہ ہے، پھر علماء کو اختلاف ہوا کہ یہ قنوت رکعت ثانیہ کے رکوع کے بعد ہو یا پہلے، اور تحقیق یہ ہے کہ رکوع سے پہلے ہونا چاہئے۔

ردالمحتار میں ہے: هل المقتدى مثله ام لا وهل القنوت قبل الركوع او بعده لم اره والذى يظهر لى ان المقتدى يتابع امامه الا اذا جهر فيؤمن وانه يقنت بعد الركوع ثم رأيت الشرنبلالى فى مراقى الفلاح صرح بانه بعده واستظهر الحموى انه قبله والاظهر ماقلناه والله تعالى اعلم اقول بل الاحق بالقبول ماقال السيد الحموى لقول الفتح ولما ترجح ذلك خرج مابعد الركوع من كونه محلا للقنوت اھ وقال ايضا وهذا تحقيق خروج القومة عن المحلية بالكلية الا اذا اقتدى بمن يقنت فى الوتر بعد الركوع فانه يتابعه اتفاقا اھ والله تعالى اعلم۔

(ردالمحتار باب الوتر والنوافل مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۴۹۶) (فتح القدیر باب صلوٰۃ الوتر نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۷۴)

کیا قنوت نازلہ پڑھنے میں مقتدی بھی امام کی طرح پڑھے یا نہیں، اور کیا قنوت رکوع سے قبل پڑھی جائے یا بعد میں، مجھے یہ تفصیل نظر نہیں آئی، مگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مقتدی امام کی اتباع کرے لیکن جب امام قنوت پڑھنے میں جہر کرے تو مقتدی کو چاہئے کہ وہ آمین کہے، اور قنوت رکوع کے بعد پڑھے، اس کے بعد مجھے شرنبلالی کا قول مراقی الفلاح میں ملا جس میں انہوں نے رکوع کے بعد کی تصریح کی ہے اور حموی نے رکوع سے قبل ظاہر قرار دیا لیکن زیادہ واضح یہی ہے جو میں نے کہا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ اقول بلکہ حموی کا قول زیادہ مقبول ہو کیونکہ فتح القدیر کا قول یہ ہے کہ "جب رکوع سے قبل کو ترجیح ہے تو رکوع کے بعد قنوت کا محل نہ رہا" اھ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ قومہ کلیۃً قنوت کی محلیت سے باہر ہے تحقیق یہی ہے، ہاں اگر کوئی ایسے امام کی اقتداء میں ہے جو رکوع کے بعد وتر میں قنوت پڑھتا ہے تو نمازی کو چاہئے کہ وہ اس امام کی اتباع کرے اس میں اتفاق ہے اھ واللہ تعالیٰ اعلم۔

آگے مزید لکھتے ہیں۔

حنفی مذہب میں وتر کے سوا اور نمازوں میں قنوت منع ہے متون کا مسئلہ ہے ولا يقنت فى غيره (غیر وتر میں قنوت نہ پڑھے۔ت) مگر جب معاذ اللہ کوئی بلائے عام نازل ہو جیسے طاعون ووباء وغیرہ، تو امام اجل طحاوی وامام محقق علی الاطلاق

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وغیرہ شراح نے نماز فجر میں دعائے قنوت جائز رکھی ہے کما فصلناہ فی فتاوینا۔ (جیسا کہ ہم نے اپنے فتاوی میں اس کی تفصیل کردی ہے۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔ (الفتاوی الرضویہ، ج ۷، ص ۵۲۳۔۵۲۵)

بَابُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

ایک رات میں دومرتبہ وتر نہیں

664- عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا ابن ماجة وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات میں دومرتبہ وتر نہیں اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا سوائے ابن ماجہ کے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ الوتر باب ماجاء لا وتران فی لیلۃ ج 1 ص 107، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی نقص الوتر ج 1 ص 203، نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الوترین فی لیلۃ ج 1 ص 247، مسند احمد ج 4 ص 23)

665- وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ اَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَوِيَ هٰذَا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَبَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے وتر کا ذکر کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بہر حال میں تو نماز پڑھتا ہوں پھر وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں پس جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک دو رکعت پڑھتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لیکن میں تو دو رکعت پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر سحری کے آخری وقت وتر پڑھتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس نے احتیاط سے کام لیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس نے مضبوط کام کیا۔ اس کو طحاوی اور خطابی نے روایت کیا اور بقی ابن مخلد نے اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الوتر ج 1 ص 237، تلخیص الجبیر باب صلوٰۃ التطوع نقلاً عن بقی ابن مخلد ج 2 ص 17)

666- وَعَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابو جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ اٰخِرَهٗ وَاِذَا اَوْتَرْتَ اٰخِرَهٗ فَلَا تُوْتِرْ اَوَّلَهٗ قَالَ وَسَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَهٗ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الوتر ج 1 ص 237)

میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تو رات کے پہلے پہر میں وتر پڑھ لے تو اس کے آخری پہر میں وتر نہ پڑھ اور جب رات کے آخری پہر میں وتر پڑھنے ہوں تو پہلے پہر میں وتر نہ پڑھ۔ حضرت ابو جمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس کی مثل کہا اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

667۔ وَعَنْ خِلَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الوتر ج 1 ص 237)

حضرت خلاس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سنا درانحالیکہ ایک شخص نے آپ سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں تو وتر پڑھتا ہوں پھر سوجاتا ہوں۔ پس اگر میں (رات کو) بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعتیں پڑھ لیتا ہوں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

668۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَقْضُ الْوِتْرِ فَقَالَتْ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الوتر ج 1 ص 237)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس وتروں کو توڑنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

شرح: وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے اگر کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر نہیں پڑھی تو وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۰۔۱۱۱)

نماز وتر تین رکعتیں ایک سلام سے ہیں دو رکعت پر بیٹھے اور صرف التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اور تیسری رکعت میں بھی الحمد اور سورہ پڑھے پھر دونوں ہاتھ کان کی لو تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے جب دعائے قنوت پڑھ چکے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے اور باقی نماز پوری کرے۔

مسئلہ:۔ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو وہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور جس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ پڑھ لے اس کی وتر ادا ہو جائے گی۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱ ص ۱۱۱)

مسئلہ:۔ دعائے قنوت وتر میں پڑھنا واجب ہے اگر بھول کر دعائے قنوت چھوڑ دے تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے اور اگر قصداً چھوڑ دیا تو وتر کو دہرانا پڑے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱ ص ۱۱۱)

مسئلہ:۔ دعائے قنوت ہر شخص چاہے امام ہو یا مقتدی یا اکیلا ہمیشہ پڑھے ادا ہو یا قضا رمضان ہو یا دوسرے دنوں میں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱ ص ۱۱۱)

مسئلہ:۔ وتر کے سوا کسی اور نماز میں دعائے قنوت نہ پڑھے ہاں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی بڑا حادثہ واقع ہو تو فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں اس کو قنوت نازلہ کہتے ہیں۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج ۲ ص ۵۴۱)

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

669۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔ (ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی الرکعتین بعد الوتر جالسا ص 85)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے پھر اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے جن میں بیٹھ کر قرأت کرتے پس جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

670۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَّثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهٗ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک یہ بے خوابی یعنی رات کو جاگنا مشقت اور بوجھل کام ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعتیں پڑھے پس اگر وہ رات کو بیدار ہو تو (تہجد پڑھ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لے) وگرنہ وہ دو نفل اس کے لئے تہجد ہو جائیں گے۔
اس کو دارمی طحاوی اور دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(سنن دارمی کتاب الصلوٰۃ باب فی الرکعیتن بعد الوتر ص198' طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطلوع بعد الوتر ج1 ص236' دار قطنی کتاب الوتر باب فی الرکعتین بعد الوتر وفی الطحاوی والدار قطنی ان هذا ان هذاالسفر ج1 ص39)

شرح: مُفسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی جسے تہجد میں جاگنے کی امید نہ ہو وہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لے، اگر تہجد کے لیے جاگ گیا تو تہجد بھی پڑھ لے ورنہ ان شاء اللہ ان دونفلوں کا ثواب تہجد کے برابر ہو جائے گا۔ یہ رب تعالٰی کی اس امت مرحومہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کرم نوازی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۵۲۲)

671۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَّقْرَاُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ (مسند احمد ج5 ص260' طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطلوع بعد الوتر ج1 ص237)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعت پڑھتے درانحالیکہ وہ ان میں بیٹھ کر اذا زلزلت اور قُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھتے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: مُفسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ یہ نفل وتروں سے متصل ہوتے تھے صبح کی نماز سے پہلے جن کی پہلی رکعت میں "اِذَا زُلْزِلَتِ" اور دوسری میں "قُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" پڑھتے تھے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۵۲۳)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ چہارم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ التَّطَوُّعِ لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کے وقت نفل پڑھنے کا بیان

672۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھیں، دو رکعتیں ظہر سے پہلے دو رکعتیں ظہر بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْعِشَاءِ فِیْ بَیْتِہٖ وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

عشاء کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں صبح سے پہلے اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(بخاری کتاب التهجد باب الرکعتین قبل الظهر ج 1 ص 157' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین فضل سنن الراتبة۔ الخ ج 1 ص 252)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہاں ساتھ پڑھنے سے مراد جماعت سے پڑھنا نہیں کیونکہ سوائے تراویح باقی سنن کی جماعت مکروہ ہے بلکہ ہمراہی میں پڑھنا مراد ہے یعنی میں نے بھی پڑھیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی جیسے رب بلقیس کا قول یوں نقل فرماتا ہے:"اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ" اس حدیث کی بنا پر امام شافعی نے ظہر سے پہلے دو سنتیں مؤکدہ مانیں، ہمارے ہاں مؤکدہ چار ہیں جیسا کہ بہت سی احادیث میں ہے یہاں تحیۃ المسجد کے نفل مراد ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنت ظہر گھر میں ادا کر کے تشریف لاتے تھے۔ چنانچہ ازواج مطہرات کی روایت یوں ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے چار سنتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

یعنی میں نے مغرب وعشاء کے بعد کی سنتیں حضور کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں پڑھیں اس گھر سے مراد حضرت حفصہ بنت عمر کا گھر ہے، چونکہ وہ آپ کی ہمشیرہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ پاک تھیں اس لیئے آپ کو وہاں جانا درست تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ سنتیں گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

معلوم ہوا کہ سنت فجر جو گھر میں پڑھے اور ہلکی پڑھے۔ بعض صوفیاء اس کی رکعت اول میں الم نشرح اور دوسری میں الم ترکیف پڑھتے ہیں بعد میں ۷۰ بار استغفار پھر مسجد میں آکر باجماعت فرض، اس عمل سے بواسیر سے امن رہتی ہے، گھر میں برکت واتفاق، چونکہ حضرت ابن عمر اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نہ ہوتے تھے اس لیئے حضرت حفصہ سے روایت کی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۸۴)

673- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ یَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ نوافل میں سے کسی چیز پر التزام نہیں کرتے تھے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب التهجد باب تعاهد رکعتی الفجر۔ الخ ج 1 ص 156' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب رکعتی سنة الفجر۔ الخ ج 1 ص 251)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بمقابلہ دوسری سنتوں کے فجر کی سنتوں کی بہت پابندی کرتے تھے کہ سفر وحضر میں نہ چھوڑتے تھے اور اگر فجر قضا پڑھتے تو سنتوں کی بھی قضا کرتے۔ اسی لیئے فقہا فرماتے ہیں کہ یہ سنتیں بلا عذر بیٹھ کر نہ پڑھے اسی لیئے اگر جماعت فجر میں کوئی پہنچے اور سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اگر جماعت مل جانے کی امید ہو تو جماعت سے علیحدہ سنتیں پڑھے، پھر جماعت میں مل جائے۔ اس کی تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۷)

674۔ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (بخاری کتاب التهجد باب الرکعتین قبل الظهر ج 1 ص 157)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

675۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب رکعتی سنة الفجر۔ الخ ج 1 ص 251)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی سنت فجر مال و اولاد اور تمام دنیاوی سامان سے پیاری ہونا چاہیے اور دیگر سنتوں و مستحبات سے افضل ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۸)

676۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِيْ لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زوجہ اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر رات گزاری اور اس رات نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے گھر تھے تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی پھر اپنے گھر تشریف لائے تو چار رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب العلم باب السمر بالعلم ج 1 ص 22)

677۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا۔الخ ج 1 ص 252)

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے پھر باہر تشریف لے جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے تھے پھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا ہے۔

678- وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زوجہ حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو بندہ مسلم ہر دن فرض نماز کے علاوہ اللہ کی رضا کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے تو اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض ج 1 ص 251)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کا نام رملہ بنت ابوسفیان ہے،کنیت ابو حبیبہ امیر معاویہ کی بہن ہیں، آپ کی والدہ صفیہ بنت عاص یعنی حضرت عثمان غنی کی پھوپھی ہیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا نکاح نجاشی شاہ حبشہ نے کیا، ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

یعنی جنت کا اعلیٰ درجے کا محل اس کے لیے نامزد کیا جائے گا کیونکہ وہاں مکانات تو پہلے ہی موجود ہیں یا ان سنن کی برکت سے اس کے لیے نیا خصوصی گھر استعمال ہوگا کیونکہ جنت کا بعض سفیدہ بھی ہے جہاں اعمال کے مطابق محل تعمیر ہوتے ہیں جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔

یعنی بارہ سنتیں مؤکدہ ہیں جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمیشہ پڑھتے تھے ظہر کا ذکر اس لیے پہلے کیا کہ حضرت جبریل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلی نماز یہی پڑھائی اس لیے اسے صلوٰۃ اولیٰ کہتے ہیں ان میں سنت فجر بہت تاکیدی ہیں حتی کہ بعض نے انہیں واجب کہا۔ سعید ابن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر میں سنت فجر چھوڑ دوں تو خطرہ ہے کہ رب مجھے نہ بخشے۔ یعنی یہ رکعتیں اگر چہ مؤکدہ ہیں مگر فرض یا واجب نہیں، لہٰذا اس سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو سنت فجر کو واجب کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۸۳)

679- وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائیگا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ الخ ج 1 ص 94)

680- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّآ اَبَا دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بارہ رکعات سنت پر مواظبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے اس کو اصحاب اربعہ نے بیان کیا۔ سوائے ابوداؤد کے اور اس کی سند حسن ہے۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ الخ ج 1 ص 94' نسائی کتاب قیام اللیل الخ باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ۔ الخ ج 1 ص 256' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی ثنتی عشرہ رکعۃ۔ الخ ص 81)

681- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات پڑھیں اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین نے بیان فرمایا۔ ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ قبل العصر ج 1 ص 180، ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الاربع قبل العصر ج 1 ص 98، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوٰۃ ج 2 ص 207، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ ج 5 ص 77)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

دو سلاموں سے یا ایک سلام سے یہ سنتیں غیر مؤکدہ ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا لینے کا ذریعہ کیونکہ بفضلہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۴)

682- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكْعَاتٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مسند احمد، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بعد العشاء ج 1 ص 185)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی عشاء کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے چار یا چھ رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

683- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَّكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔ رَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ رَاهْوَيْهِ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے سوائے فجر اور عصر کی نماز کے اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(نصب الرایۃ کتاب الصلوٰۃ فصل فی الاوقات المکروھۃ نقلاً عن اسحق بن راھویہ فی مسندہ ج 1 ص 250، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوٰۃ ج 2 ص 207)

684- وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ظہر سے پہلے چار

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صَلَاهُنَّ بَعْدَهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

رکعات ادا نہ فرماتے تو ظہر کے بعد ان کو ادا فرماتے۔

(ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظہر باب آخر ج 1 ص 97)

685۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتے تو ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کے ساتھ فصل کرتے تھے۔ اس کو ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی الاربع قبل العصر ج 1 ص 98' صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوۃ تعلیقا تحت باب ج 2 ص 218)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ظاہر ہے کہ درمیان کے سلام سے نماز کا سلام ہی مراد ہے جس پر نماز ہوتی ہے یا ان میں دو رکعتیں تحیۃ الوضو کی تھیں اور دو عصر کی یا چاروں عصر کی، بیان جواز کے لیے ان کے درمیان سلام پھیرا گیا۔ بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں سلام سے مراد التحیات ہے کیونکہ اس میں سلام ہوتا ہے اس صورت میں یہ چاروں رکعتیں ایک سلام سے ہوں گی مگر پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۹۵)

686۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ كَانُوْا لَا يَفْصِلُوْنَ بَيْنَ اَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ بِتَسْلِيْمٍ اِلَّا بِالتَّشَهُّدِ وَلَا اَرْبَعٍ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَلَا اَرْبَعٍ بَعْدَهَا۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں: ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں میں سوائے کے تشہد سلام کے ساتھ فصل نہیں کرتے تھے اور نہ ہی جمعہ سے پہلے اور نہ ہی جمعہ کے بعد (چار رکعتوں کے درمیان سلام سے فصل فرماتے)۔

(کتاب الحجۃ باب صلوۃ النافلۃ ج 1 ص 276)

687۔ وَعَنْهُ قَالَ مَا كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں میں (دو رکعتوں پر) سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب التطوع باللیل و النہار)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کیف ھو ج 1 ص 232)

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند جید ہے۔

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ چہارم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلَى الْفَصْلِ بِتَسْلِيْمَةٍ بَيْنَ الْاَرْبَعِ مِنْ سُنَنِ النَّهَارِ

688- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ ذِكْرُ النَّهَارِ لَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ وَّيُعَارِضُهٗ بَعْضُ الْاَخْبَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ السَّابِقِ۔

ان روایات کا بیان جن سے دے کی چار رکعات سنت کے درمیان سلام کے ساتھ فصل پر استدلال کیا گیا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔ اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں اس حدیث میں نھار کا ذکر غیر محفوظ ہے اور اس کے معارض بعض گزشتہ احادیث ہیں جن کا ذکر ہم نے گزشتہ باب میں کر دیا۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب صلوٰة النھار ج 1 ص 183' نسائی کتاب قیام اللیل ۔ الخ باب کیف صلوٰة النھار ج 1 ص 246' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة۔ الخ باب ماجاء فی صلوٰة اللیل و النھار مثنیٰ مثنیٰ ص 94' ترمذی ابواب الصلوٰة باب ماجاء فی الاربع قبل العصر ج 1 ص 98' مسند احمد ج 2 ص 26)

بَابُ النَّافِلَةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

689- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وزاد مسلم حتى ان الرجل الغريب ليدخل الْمَسْجِدَ فيحسب ان

مغرب سے پہلے نفل کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان کہتا تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ ستونوں کی طرف جلدی کرتے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف تو وہ اسی حال میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کلمات کا اضافہ کیا ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الصلوٰة قد صلیت من کثرة من یُصَلِّیْهِمَا۔

حتیٰ کہ اگر کوئی اجنبی شخص آجاتا تو وہ گمان کرتا کہ نماز ہوچکی ان لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جو یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(بخاری کتاب الاذان باب کم بین الاذان والاقامۃ ج 1 ص 87' مسلم کتاب فضائل القرآن باب استحباب رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب ج 1 ص 278)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس کی شرح و تحقیق پہلے ہوچکی کہ صحابہ کا یہ عمل شروع اسلام میں تھا پھر جب مغرب میں جلدی کا حکم دیا گیا تو یہ نفل چھوٹ گئے مگر بعض کو ان کے نسخ کی خبر نہ ہوئی اور اس زمانہ میں بھی یہ عمل دائمی نہ تھا بلکہ شاذ و نادر۔ مرقاۃ نے فرمایا کہ سارے خلفائے راشدین اس کے نسخ پر متفق ہیں۔ خیال رہے کہ امام مالک وغیرہم فقہا کے نزدیک وقت مغرب بقدر ادائے نماز ہے، ان کے ہاں تو یہ نفل مطلقاً ناجائز ہوں گے کہ ان سے وقت مغرب نکل جائے گا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۰۴)

690- وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم کتاب فضائل القرآن باب استحباب رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب ج 1 ص 278)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کے غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تو (سامع نے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں دیکھتے تھے پس آپ نے نہ تو ہمیں (اسکا) حکم دیا اور نہ ہی ہمیں (اس سے) منع فرمایا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

691- وَعَنْ مَّرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَّرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا کیا آپ کو ابو تمیم پر تعجب نہیں ہوتا جو مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتا ہے تو حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ (بخاری کتاب التھجد باب الصلوٰۃ قبل المغرب ج1ص158)

فرمایا بے شک ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ کرتے تھے۔راوی فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا اب تمہیں اس سے کیا چیز منع کرتی ہے تو انہوں نے فرمایا مصروفیت۔اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ تابعی ہیں، مصر کے مفتی ہیں اور عبدالعزیز ابن مروان یعنی عبدالملک ابن مروان کا بھائی آپ کے فتویٰ پر بہت اعتماد کرتا تھا۔

اس تعجب سے معلوم ہو رہا ہے کہ سارے صحابہ نے یہ نفل چھوڑ دیئے تھے کوئی نہ پڑھتا تھا جو کوئی پڑھتا تھا تو اس پر چہ میگوئیاں ہوتی تھیں۔جیسے وتر کی ایک رکعت جب امیر معاویہ نے پڑھی تو بعض نے حضرت ابن عباس سے بطور تعجب یہ کہا۔ دنیوی کاروبار میں صراحۃً معلوم ہوا کہ کوئی صحابی انہیں سنت نہ سمجھتا تھا مباح یا حد درجہ مستحب جانتے تھے وہ بھی بے خبری سے، ورنہ صحابہ دنیاوی مشغولیت کی وجہ سے سنت نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۰۵)

692- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے۔ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے پھر تیسری بار فرمایا جس کا دل چاہے (یعنی یہ سنت موکدہ نہیں ہے) اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الاذان باب بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء ج 1 ص 87' مسلم کتاب فضائل کتاب القرآن باب استحباب رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب ج 1 ص 278' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الصلوٰۃ قبل المغرب ج 1 ص 45' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ قبل المغرب ج 1 ص 182' نسائی کتاب الاذان باب الصلوٰۃ بین الاذان والاقامۃ ج 1 ص 111' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الرکعتین قبل المغرب ج 1 ص 82' مسند احمد ج 4 ص 86)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ صحابی ہیں، بیعت الرضوان میں شریک ہوئے، مدینہ منورہ میں قیام رہا پھر عہد فاروقی میں لوگوں کو فقہ سکھانے بصرہ بھیجے گئے، وہاں ہی رہے، ۶۰ ھ میں وفات پائی۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی "لِمَنْ شَاءَ" اس لیئے فرمایا کہ لوگ ان رکعتوں کو سنت مؤکدہ یا واجب نہ جان لیں یہ سمجھ کر "صَلُّوْا" امر ہے اور امر وجوب کے لیئے آتا ہے۔ خیال رہے کہ بعض امام اس حدیث کی بناء پر فرماتے ہیں کہ نماز مغرب سے پہلے دو نفل مستحب ہے لیکن امام اعظم، امام مالک اور اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ نفل مکروہ ہیں۔ اس حدیث کو منسوخ مانتے ہیں کہ شروع اسلام میں یہ حکم تھا پھر نہ رہا چند وجہوں سے: ایک یہ کہ تیسری فصل میں بحوالہ مسلم آرہا ہے کہ عمر فاروق اس نفل پڑھنے والوں کو سزا دیتے تھے۔ دوسرے یہ کہ بروایت بخاری اسی دوسری فصل میں آرہا ہے صحابہ نے ابوتمیم کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو تعجبا ایک دوسرے سے شکایت کی۔ تیسرے یہ کہ تمام صحابہ نے یہ نفل بعد میں چھوڑ دیئے۔ چوتھے یہ کہ ان نفلوں سے مغرب میں تاخیر ہوگی حالانکہ اسے جلدی پڑھنے کا حکم ہے۔ پانچویں یہ کہ ہم باب فضل اذان میں ایک حدیث نقل کر چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں یعنی اذان و تکبیر کے درمیان نماز ہے سوا مغرب کے۔ بہر حال جمہور علماء کے نزدیک یہ حدیث قابل عمل نہیں۔ اس کی کچھ بحث باب فضل اذان میں گزر چکی اور اس کی پوری تحقیق فتح القدیر شرح ہدایہ میں دیکھو۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۸۹)

693- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ صلوا قبل المغرب رَكْعَتَيْنِ۔ (بخاری کتاب التھجد باب الصلوۃ قبل المغرب ج 1 ص 158، ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ قبل المغرب ج 1 ص 182)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو پھر تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہیں لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔ اس کو بخاری نے روایت اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

694- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ ابن حبان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ خَافَ اَنْ يَّحْسِبَهَا النَّاسُ سُنَّةً وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں بیان کیا اور محمد بن نصر مروزی نے قیام اللیل میں اور ان الفاظ کا اضافہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا جس کا جی چاہے اس خوف سے کہ کہیں لوگ اس کو سنت نہ سمجھ لیں اور اس کی سند صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(مختصر قیام اللیل باب الرکعتین قبل المغرب ذکر من لم یرکعھما ص 50 تلخیص الجبیر نقلاً عن ابن حبان فی صحیح ج 1 ص 13)

بَابُ مَنْ اَنْكَرَ التَّنَفُّلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

جنہوں نے مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کا انکار کیا

695- عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا يُّصَلِّيْهِمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدِ الْكَشِّيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی ایک کو بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کو عبد بن حمید کشی نے اپنی مسند میں روایت کیا اور ابوداؤد نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ قبل المغرب ج 1 ص 182، سنن الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ باب من جعل قبل صلوٰۃ المغرب رکعتین ج 2 ص 476)

696- وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُوْنُوْا يُصَلُّوْنَهَا. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ مُنْقَطِعٌ وَّرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ. (کتاب الآثار باب مایعادمن الصلوٰۃ وما یکرہ منھا ص 29)

حضرت حماد بن ابوسلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے مغرب کی نماز سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس سے منع فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نماز کو نہیں پڑھتے تھے۔ اس کو محمد بن حسن نے الآثار میں روایت کیا اور اس کی سند منقطع ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ التَّنَفُّلِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کا بیان

697- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی ترک نہیں فرمائیں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب مایصلی بعد العصر من الفوائت ج 1 ص 83 مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا ج 1 ص 277)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظہر کی دو سنتیں ایک بار رہ گئی تھیں جو آپ نے بعد عصر ادا کیں پھر ہمیشہ ہی پڑھتے رہے لہٰذا یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہیں ہمارے واسطے ممنوع ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ رکعتیں ہمیشہ گھر ہی میں پڑھیں مسجد میں کبھی نہ پڑھیں تاکہ لوگ پڑھنا شروع نہ کر دیں حضرت ام سلمہ سے ان رکعتوں کی مخصوص وجہ بھی بیان فرمادی۔ (مراۃ المناجیح ج 2 ص 202)

698- وَعَنْهَا قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

آپ ہی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں نہ پوشیدہ طور پر اور نہ ہی ظاہری طور پر نماز فجر سے پہلے کی دو رکعت اور نماز عصر کے بعد کی دو رکعت۔ اسے شیخین نے روایت کیا۔

699- وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَثْبَتَهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب مایصلی بعد العصر من الفوائت ج 1 ص 83' مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا ج 1 ص 277)

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر کے بعد پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھتے تھے پھر ایک مرتبہ آپ ان سے مشغول ہو گئے یا آپ بھول گئے تو آپ نے عصر کے بعد دو نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو پڑھتے رہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو ثابت رکھتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ

عصر اور صبح کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کے مکروہ ہونے کا بیان

700- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم کو سنا جن میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور وہ ان سب سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا ج 1 ص 275' بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ج 1 ص 82)

701- وعن اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا ج 1 ص 275' بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب لا تتحری الصلوٰۃ قبل غروب الشمس ج 1 ص 82)

شرح: مفسّر شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی نماز فجر اور نماز عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل ممنوع ہیں اور سورج چمکنے اور پیلا پڑنے کے بعد ہر نماز ممنوع جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا یہ حدیث ہر جگہ کے لیے ہے لہٰذا احناف کی دلیل ہے کہ ان کے ہاں ان وقتوں میں مکہ مکرمہ میں بھی نوافل مکروہ ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۰۲)

702- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کی بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اس کو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شیخین نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها ج 1 ص 275' بخاری کتاب مواقیت الصلوة باب لا تتحری الصلوة قبل غروب الشمس ج 1 ص 83)

703- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَخْبِرْنِيْ عَمَّا عَلَّمَكَ اللهُ وَاَجْهَلُهُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْئُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ۔ (مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها ج 1 ص 276' مسند احمد ج 4 ص 111)

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے ان چیزوں کے بارے میں خبر دیں جن کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا اور میں ان کو نہیں جانتا آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ پھر تو نماز سے رک جا حتی کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے پس بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں پھر تو نماز پڑھ پس بے شک فرشتے اس نماز کی گواہی دیں گے حتیٰ کہ سایہ نیزہ کے برابر ہو جائے پھر تو نماز سے رک جا پس بے شک اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سورج ڈھل جائے تو نماز پڑھو پس بے شک اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ تو عصر کی نماز پڑھے۔ پھر تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے پس بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کافر سجدہ کرتے ہیں۔ اسے مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ قدیم الاسلام صحابی ہیں، حتیٰ کہ بعض نے کہا آپ چوتھے مسلمان ہیں ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ابھی گھر چلے جاؤ جب ہمارا غلبہ ہو تو آ جانا۔ چنانچہ بعد ہجرت یہ بھی حضور علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

کہ کون سی نماز کس وقت پڑھی جائے جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لہٰذا تمہارا اس وقت نماز پڑھنا کفار کی عبادت کے مشابہ ہوگا۔ خیال رہے کہ اگرچہ کفار اور وقت بھی عبادت کرتے ہیں مگر اس وقت کی عبادت ان کی مذہبی علامت ہے۔ علامت کفر سے بچنا ضروری ہے، تشبیہ اور ہے اور اشتراک کچھ اور۔

یعنی نماز اشراق و چاشت پڑھو اس نماز میں تمہارے ساتھ تمہارے ساتھی فرشتے موجود ہوں گے اور تمہارے گواہ، یہ حکم استحبابی ہے کیونکہ نماز اشراق و چاشت واجب نہیں ۱۲

یعنی نیزے کا سایہ اس سے کم ہوجائے جسے سایہ اصلی کہتے ہیں جو نصف النہار کے وقت ہوتا ہے، اس کی درازی موسم کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے، شاید جس وقت سرکار نے یہ فرمایا اس وقت سایہ اصلی چیز سے کم ہوتا ہے۔

یعنی دوپہر کے وقت دوزخ میں ایندھن ڈالا جاتا ہے جس سے وہ بھڑک جاتا ہے۔ اس کی تحقیق باب الاوقات میں کی جا چکی وہاں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہر وقت کہیں نہ کہیں دوپہر رہتی ہے پھر اس وقت دوزخ جھونکنے کے کیا معنی۔

یہ امر اباحت کے لیے ہے یعنی سورج ڈھل جانے پر نماز پڑھ سکتے ہو، یہ مطلب نہیں کہ سورج ڈھلتے ہی ظہر پڑھ لو۔ اس کی تحقیق بھی باب الاوقات میں کی جا چکی گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرکے پڑھنا مستحب ہے ۱۲

یعنی نماز عصر پڑھنے کے بعد ہر نماز سے باز رہو جیسا کہ باب الاوقات میں ذکر ہوا۔ (مرأۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۶)

704- وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا اِنَّا اُخْبِرْنَا عَنْكِ اَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُ فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور ان سے کہنا کہ ہمیں خبر دی گئی ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مل کر لوگوں کو اس سے روکتا تھا۔ حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور ان تک وہ پیغام جو انہوں نے مجھے دے کر بھیجا تھا تو حضرت عائشہ رضی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا ثُمَّ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ لَكَ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

(بخاری کتاب التهجد باب اذا کلم وهو یصلی فاشار بیده۔ الخ ج 1 ص 164، مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوٰة فیها ج 1 ص 286)

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھو پس میں ان حضرات کے پاس آیا اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب بتایا تو انہوں نے مجھے وہی پیغام دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا جو پیغام دے کر مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا تھا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان رکعتوں سے منع فرماتے ہوئے سنا پھر میں نے عصر کی نماز کے بعد آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں میرے پاس موجود تھیں تو میں نے ایک لونڈی کو آپ کی خدمت میں یہ کہہ کر بھیجا کہ تو ان کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور آپ سے کہنا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ میں نے آپ کو ان رکعتوں سے منع فرماتے ہوئے سنا اور میں آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ پس اگر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا تو اس لونڈی نے ایسا ہی کیا تو آپ نے اسے اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئیں، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنت ابو امیہ تو نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا ہے تو میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ آئے (جو مجھ سے اسلام کے متعلق سوال کر رہے تھے جس کی وجہ سے) انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مشغول کردیا تو یہ وہ دو رکعتیں ہیں۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

706-وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ قبل غروب الشمس ج 1 ص 83)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بے شک تم ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہوا پس ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ نے اس نماز یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علما فرماتے ہیں اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر ہیں ذکرہ المناوی فی التیسیر فی شرح الجامع الصغیر (اسے امام مناوی نے التیسیر فی شرح الجامع الصغیر میں ذکر کیا ہے۔

درمختار میں ہے: کرہ نفل قصدا و لو تحیة مسجد وکل ماکان واجب لغیرہ کمنذور و رکعتی طواف والذی شرع فیہ ثم افسدہ ولو سنة فجر بعد صلوٰۃ فجر و عصر. ملخصاً

(درمختار کتاب الصلوٰۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۶۱)

نماز فجر اور عصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہ ہیں جو قصداً ہوں اگرچہ تحیۃ المسجد ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازم ہو مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر نفل نماز جس میں شروع ہوا پھر اسے توڑ ڈالا اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنتیں ہی کیوں ہوں اھ ملخصا

ردالمحتار میں ہے: الکراهة هنا تحریمیة ایضا کما صرح به فی الحلیة ولذا عبر فی الخانیة و الخلاصة بعدم الجواز والمراد عدم الحل. (ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۲۷۶)

یہ کراہت تحریمہ ہے جیسا کہ اس کی تصریح حلیہ میں ہے، اسی لئے خانیہ اور خلاصہ میں عدم جواز سے تعبیر کیا گیا اور اس سے مراد یہ ہے کہ حلال نہیں۔ (الفتاوی الرضویہ، ج ۸، ص ۱۴۹۔۱۵۰)

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّلِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ نفل پڑھنے کے مکروہ ہونے کا بیان

706- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا مِّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُوْرِهٖ فَإِنَّهٗ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ. رَوَاهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ.

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو ہرگز بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ کیونکہ بے شک وہ تو اذان صرف اس لئے دیتے ہیں تاکہ تہجد پڑھنے والا (گھر) لوٹ جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے۔ اس حدیث کو سوائے امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھ محدثین نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الاذان باب الاذان قبل الفجر ج 1 ص 87، مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر الخ ج 1 ص 350، ابو داؤد کتاب الصیام باب وقت السحور ج 1 ص 320، نسائی کتاب الصیام باب کیف الفجر ج 1 ص 305، ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الصیام باب ماجاء فی تاخیر السحور ص 123)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: عہدِ نبوی میں ہمیشہ صبح کی دو اذانیں ہوا کرتی تھیں ایک تہجد اور سحری کے لئے، دوسری نماز فجر کے لئے، پہلی اذان سیدنا بلال دیتے تھے اور دوسری اذان سیدنا ابن ام مکتوم۔ اب بھی مدینہ منورہ میں تہجد کی اذان ہوتی ہے چونکہ ان دونوں اذانوں کی آوازوں اور طریقہ اذان میں فرق ہوتا تھا اس لیے لوگوں کو اشتباہ نہ ہوتا تھا۔

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اذان صرف نماز کے لئے خاص نہیں اور مقاصد کے لیے بھی ہوسکتی ہے۔ دیکھو سیدنا بلال کی یہ اذان سحری کو جگانے کے لئے ہوتی تھی۔ دوسرے یہ کہ فجر یا دیگر اذانیں اگر وقت سے پہلے ہوجائیں تو وقت میں کہی پڑیں گی۔ دیکھو سیدنا بلال کی اذان پر اکتفا نہ کی گئی، امام اعظم کا یہی مذہب ہے۔ امام شافعی کے ہاں اذان فجر وقت سے پہلے بھی جائز ہے، اسی حدیث کی بناء پر مگر یہ دلیل کمزور ہے ورنہ دوبارہ اذان کی کیا ضرورت تھی۔ تیسرے یہ کہ نابینا کو اذان کے لیے مقرر کرسکتے ہیں جب کہ اسے وقت بتانے والا کوئی ہو۔ چوتھے یہ کہ ایک مسجد میں دو یا زیادہ مؤذن ہوسکتے ہیں۔ پانچویں یہ کہ سحری کو جگانے کے لیے اذان دینا جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے مگر یہ جب ہوگا جب لوگ اس اذان سے شبہ میں نہ پڑ جائیں ورنہ ہرگز نہ دی جائے۔ ہمارے ملک میں اذان صبح صادق کی علامت ہے اگر یہاں سحری کی اذان دی گئی تو کوئی فجر کے شبہ میں سحری نہ کھا سکے گا یا کوئی دوسری اذان کو پہلی سمجھ کر دن میں کھا کر روزہ خراب کریگا اس لیے اب ہرگز اس پر عمل نہ کیا جائے۔ بہت سی چیزیں عہد صحابہ میں درست تھیں، اب ممنوع ہیں۔ دیکھو اس زمانہ میں جوتا پہن کر مسجد میں آنا اور مع جوتے نماز پڑھنا مروج تھا اب ممنوع ہے۔ پختہ مکان بنانے منع تھے، اب ضروری ہے۔ کھیتی باڑی سے لوگوں کو روکا گیا تھا اب ضروری ہے۔ زکوۃ کے مصرف آٹھ تھے اب سات ہیں۔ حالات بدل جانے سے بہت سے احکام بدل جاتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج 1 ص 423)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

707- وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوجاتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر۔ الخ ج 1 ص 250)

708- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَحَادِيْثُ الْبَابِ فِي بَابِ التَّطَوُّعِ لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم فجر کی دو رکعتیں نہ چھوڑو اگرچہ کہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس باب کی حدیثیں باب الصلوۃ للصلوات الخمس میں گزر چکی ہیں۔

(مسند احمد ج 2 ص 405' ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب فی تخفیفهما و رکعتی الفجر ج 1 ص 179)

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ چہارم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں میں تخفیف کا بیان

709- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں میں اس قدر تخفیف فرماتے تھے کہ میں دل میں سوچتی کہ آپ نے سورۃ فاتحہ پڑھی بھی ہے یا نہیں۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب التهجد باب مایقرأ فی رکعتی الفجر ج 1 ص 156' مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر ج 1 ص 250)

710- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَاأَيُّهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک ہفتہ تک غور سے دیکھتا رہا۔ آپ فجر سے پہلے کی دو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا النسائی وحسنه التِرْمِذِیُّ.

رکعتوں میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ اس کو سوائے نسائی کے پانچ محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ ماجاء فی تخفیف رکعتی الفجر۔ الخ ج 1 ص 95' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی تخفیفھما عن ابی ھریرہ ج 1 ص 178' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الرکعتین قبل الفجر ج 1 ص 81' مسند احمد ج 2 ص 94)

بَابُ كَرَاهَةِ سُنَّةِ الْفَجْرِ اِذَا شَرَعَ فِي الْاِقَامَةِ

جب (مؤذن) اقامت کہنا شروع کر دے تو فجر کی سنتوں کے مکروہ ہونے کا بیان

711- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا البخاری.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذن۔ الخ ج 1 ص 247' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ ج 1 ص 96' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب اذا ادرک الامام ولم یصل رکعتی الفجر ج 1 ص 180' نسائی کتاب الامامۃ و الجماعۃ باب مایکرہ من الصلوٰۃ عند الاقامۃ ج 1 ص 139' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ ص 81' مسند احمد ج 2 ص 455)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی تکبیر نماز کے بعد جماعت سے متصل دوسری نماز پڑھنا حرام ہے، لہٰذا فجر کی سنتیں اس حالت میں جماعت سے دور ہٹ کر پڑھ سکتا ہے جب کہ جماعت مل جانے کے امید ہو کیونکہ یہ سنتیں بہت اہم ہیں حتی کہ علماء نے فرمایا کہ بڑا مفتی جسے فتووں کا کام بہت رہتا ہو وہ تمام سنتیں چھوڑ سکتا ہے سوائے سنت فجر۔ (مرقاۃ) نیز صاحب ترتیب پہلے قضاء نماز پڑھے پھر جماعت سے ملے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۲)

712- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ درانحالیکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور نماز فجر کی اقامت ہو چکی تھی۔ پس جب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ کو گھیر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الاذان باب اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة ج 1 ص 91' مسلم کتاب صلوٰة المسافرین باب کراهة الشروع فی نافلة بعد۔ الخ ج 1 ص 347)

713- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَّ بِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ والاربعة الا التِّرْمِذِيَّ۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعت سنت پڑھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں تم نے کون سی نماز کو فرض شمار کیا جو پہلے دو رکعتیں پڑھی تھیں وہ یا جو دو رکعت ہمارے ساتھ پڑھی ہیں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور چار محدثین نے روایت کیا سوائے امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے۔

(مسلم کتاب الصلوٰة المسافرین باب کراهة الشروع فی نافلة بعد الخ ج 1 ص 247' ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب اذا ادرک الامام ولم یصل رکعتی الفجر ج 1 ص 180' نسائی کتاب الامامة والجماعة فیمن یصلی رکعتی الفجر والامام فی الصلوٰة ج 1 ص 139' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة والسنة فیها باب ماجاء فی اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة ص 82)

714- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَقَامَ رَجُلٌ يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَجَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِهِ وَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نماز فجر کی اقامت ہو چکی تو ایک شخص کھڑے ہو کر دو رکعت سنت پڑھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کپڑے سے کھینچا اور فرمایا کیا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

(مسند احمد ج1 ص238)

توصبح کی نماز چار رکعت پڑھنا چاہتے ہو اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند جید ہے۔

715- وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَأَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ فَجَذَبَنِي النَّبِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَآخَرُوْنَ وَقَالَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو موذن نے اقامت شروع کردی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور فرمایا کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھنا چاہتے ہو۔ اس کو ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں نقل کیا اور ابن خزیمہ، ابن حبان اور دیگر محدثین نے اور امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مستدرک میں کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرط کے مطابق لیکن انہوں نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا۔

(مسند ابی داؤد طیالسی ابن ابی ملیکہ عن ابن عباس ص ۳۵۸، صحیح ابن خزیمۃ جماع ابواب الرکعتین قبل الفجر باب النهی عن ان یصلی رکعتی الفجر۔ الخ ج2 ص169، صحیح ابن حبان کتاب الصلوۃ باب النوافل ج5 ص82، المستدرک کتاب الصلوۃ التطوع باب فضیلۃ رکعتی سنۃ الفجر ج1 ص307)

716- وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ حِيْنَ أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَغَمَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ أَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ ذَا۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب موذن نے اقامت شروع کردی تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے کندھے دبائے اور فرمایا کیا یہ نماز اس (فرض) نماز سے پہلے نہیں ہے اس کو طبرانی نے صغیر اور کبیر میں بیان کیا اور اس کی سند جید ہے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی قال حدثنا احمد بن حمدان۔ الخ ج1 ص55، مجمع الزوائد کتاب الصلوۃ باب اذا اقیمت الصلوۃ هل یصلی غیرها نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر والاوسط ج2 ص75)

717- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَفِيْمَا قَالَهٗ نَظَرٌ وَّهٰذِهِ الزِّيَادَةُ لَا اَصْلَ لَهَا.

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو سوائے فرض کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے' عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نہ ہی فجر کی دو رکعتیں۔ تو آپ نے فرمایا نہ ہی فجر دو رکعتیں۔ اس کو ابن عدی اور بیہقی نے روایت کیا اور حافظ نے الفتح میں فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے اور حافظ نے جو کہا ہے اس پر اعتراض ہے اور اس کی زیادتی کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(کامل ابن عدی ترجمۃ یحیی بن نصر بن حاجب ج 7 ص 2702' سنن الکبزی للبیھقی کتاب الصلوٰۃ باب کراھیۃ الاشتغال بھما۔ الخ ج 2 ص 483' فتح الباری کتاب الاذان باب اذا اقیمت الصلوٰۃ۔ الخ ج 2 ص 288)

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّيْ سُنَّةَ الْفَجْرِ عِنْدَ اشْتِغَالِ الْاِمَامِ بِالْفَرِيْضَةِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ اَوْ فِيْ نَاحِيَةٍ اَوْ خَلْفَ اُسْطُوَانَةٍ اِنْ رَّجَا اَنْ يُّدْرِكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَرْضِ

جس نے کہا کہ امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرض نماز میں مشغول ہونے کے وقت (نمازی) صبح کی سنتیں مسجد کے باہر یا مسجد کے کونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھے گا اگر اس کو فرض کی ایک رکعت ملنے کی امید ہو

718- عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَّقُوْلُ اَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص 258)

حضرت مالک بن مغول رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت نافع کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فجر کی نماز کے لئے اس حال میں اٹھایا کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو انہوں نے اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

719- عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ بَيْتِهٖ فَاُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے نکلے تو فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو انہوں نے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص258)

مسجد میں داخل ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں در انحالیکہ وہ راستے میں تھے۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کے ساتھ نماز فجر پڑھی۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

720-وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ثُمَّ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يُدَلِّسُ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص258)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے درانحالیکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور انہوں نے صبح سے پہلے دو رکعت سنتیں نہیں پڑھی تھیں تو انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں دو رکعت سنت پڑھیں۔ پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں سوائے یحییٰ بن ابی کثیر کے کہ وہ مدلس ہے۔

721-وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص258)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں کہ لوگ فجر کی نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے تو انہوں نے مسجد کے کونے میں دو رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

722-وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَبَا مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَمَّا أَبُو مُوسَى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ۔ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت حارثہ مضرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے نکلے تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے اور ابو موسیٰ (فجر کی دو سنتیں پڑھے بغیر) صف میں داخل ہو گئے۔ اس کو ابو بکر بن ابو شیبہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر ج2 ص251)

723-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ حِيْنَ دَعَاهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰى اُسْطُوَانَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج1 ص257)

حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بلایا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی صبح کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے پاس سے نکلے اس حال میں کہ جماعت کھڑی ہوچکی تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کے ستون کی اوٹ میں بیٹھ گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر نماز میں شریک ہوئے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

724-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے درانحالیکہ امام نماز پڑھا رہا تھا تو انہوں نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج1 ص257، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب اذا اقیمت الصلوٰۃ هل یصلی غیرها نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ج2 ص75)

725-وَعَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْاِمَامُ يُصَلِّيْ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ فِيْ

حضرت ابومجلز رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ امام نماز پڑھا رہا تھا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكَانَهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص 257)

تھا تو صف میں داخل ہوگئے بہرحال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے پس جب امام نے سلام پھیرا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا تو انہوں نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

726۔ وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْاِمَامُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص 258)

حضرت ابوعثمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب بھی تشریف لاتے درانحالیکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا ہوتا اور انہوں نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام سے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر لوگوں کے ساتھ جماعت میں شریک ہوجاتے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس سند کی صحیح ہے۔

727۔ وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَنُصَلِّيْ فِيْ اٰخِرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص 258)

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آتے نماز فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے درانحالیکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے ہوتے تو ہم مسجد کے آخر میں نماز پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوجاتے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

728۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ مَسْرُوْقٌ يَجِيْءُ اِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ

حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے پاس آتے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص 258)

درانحالیکہ وہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے اور انہوں نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے ۔ پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

729- وَعَنْهُ عَنْ مَّسْرُوْقٍ أَنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص 258)

حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا مسجد کے کونے میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

730- وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلِّهِمَا وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّيْ ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْإِمَامِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداۃ سنۃ الفجر ج 1 ص 258)

حضرت یزید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب تو مسجد میں داخل ہو اور تو نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو تو انہیں ادا کر' اگرچہ امام نماز پڑھا رہا ہو پھر تو امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوجا۔ اس کو طحاوی نے روایت اور اس کی سند صحیح ہے۔

731- وَعَنْ يُّوْنُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص 258)

حضرت یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ نمازی فجر کی دو سنتوں کو مسجد کے کونے میں پڑھے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوجائے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جماعت بر تقدیر سنیت بھی تمام سنن حتی کہ سنت فجر سے بھی اہم و آکد و اعظم ہے ولہذا اگر امام کو نماز فجر میں پائے اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سمجھے کہ سنتیں پڑھے گا تو تشہد بھی نہ ملے گا تو بالاجماع سنتیں ترک کر کے جماعت میں مل جائے
والمسئلة منصوص علیها فی کتب المذهب کافة (اس مسئلہ پر تمام کتب مذہب میں نص موجود ہے۔ت)

طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں زیر قول مصنف الجماعة سنة فی الاصح (اصح قول کے مطابق جماعت سنت ہے۔ت)

وفی البدائع عامة المشائخ علی الوجوب وبه جزم فی التحفة وغیرها وفی جامع الفقه اعدل الاقوال واقواها الوجوب (الی ان قال) وعلی القول بانها سنة هی اکد من سنة الفجر۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح باب الامامۃ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی ص۱۵۶)

بدائع میں ہے کہ عامہ مشائخ کے نزدیک جماعت واجب ہے۔ اسی پر تحفہ وغیرہا میں جزم ہے اور جامع الفقہ میں ہے سب سے معتدل اور مضبوط قول وجوب کا ہے (آگے چل کر کہا) جن کے قول پر جماعت سنت ہے ان کے نزدیک یہ سنت فجر سے زیادہ مؤکد ہے۔

ردالمحتار باب النوافل میں ہے: لیس له ترك صلاة الجماعة لانها من الشعائر فهی اکد من سنة الفجر ولذا یترکها لو خاف فوت الجماعة۔ (ردالمحتار باب الوتر والنوافل مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۴۹۹)

عالم دین کے لئے باجماعت نماز کا ترک جائز نہیں کیونکہ یہ شعائر اسلام میں سے ہے اور اس میں فجر کی سنتوں سے زیادہ تاکید ہے یہی وجہ ہے کہ جماعت کے نہ ملنے کا خوف ہو تو سنن فجر کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

اور سنت فجر بالاتفاق بقیہ تمام سنن سے افضل، ولہذا بصورت فوت مع الفریضہ بعد وقت قبل زوال ان کی قضا کا حکم ہے بخلاف سائر سنن کہ وقت کے بعد کسی کی قضا نہیں، ولہذا بلا عذر صبح سنت فجر کو بیٹھ کر پڑھنا ناجائز بخلاف دیگر سنن کہ بے عذر بھی روا اگرچہ ثواب آدھا، ولہذا صاحبین رحمہما اللہ تعالٰی کہ قائل سنیت وتر ہوئے سنت فجر کو اس سے آکد ماننے کی طرف گئے، درمختار میں ہے:

السنن اکدها سنة الفجر اتفاقا وقیل بوجوبها فلا تجوز صلاتها قاعدا بلاعذر علی الاصح ولایجوز ترکها لعالم صار مرجعا فی الفتاوی بخلاف باقی السنن وتقضی اذا فاتت معه بخلاف الباقی اھ ملخصا۔ (درمختار باب الوتر والنوافل مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱/۹۵)

وہ سنن جن پر سب سے زیادہ تاکید ہے وہ بالاتفاق فجر کی سنتیں ہیں، بعض نے انہیں واجب قرار دیا ہے لہذا اصح قول کے مطابق بغیر عذر کے ان کو بیٹھ کر ادا کرنا جائز نہ ہوگا اور اس عالم کے لئے بھی ان کا ترک جائز نہیں جو فتوٰی جات کے لئے مرجع بن چکا ہو، یعنی فتوٰی نویسی سے فراغت نہ ملتی ہو بخلاف باقی سنن کے، یعنی باقی سنن کو لوگوں کی حاجت فتوٰی کے پیش

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نظر چھوڑ سکتا ہے اور یہ سنن فرائض کے ساتھ اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا ہے جبکہ باقی سنن کی قضا نہیں اھ تلخیصاً۔

آگے مزید فرماتے ہیں:

اگر جانتا ہے سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو سکے گا اور صف سے دور سنتیں پڑھنے کو جگہ ہے تو پڑھ کر ملے ورنہ بے پڑھے، پھر بعد بلندی آفتاب پڑھے، اس سے پہلے پڑھنا گناہ ہے، کان میں آواز آنے کا اعتبار نہیں، امام اندر پڑھ رہا ہو باہر پڑھے، باہر پڑھتا ہوا اندر پڑھے، حد مسجد کے باہر پاک جگہ پڑھنے کو ہو تو سب سے بہتر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۹۲)

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

732- عَنْ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِيْ اُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ اَصَلٰوتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ. رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔

طلوع شمس سے پہلے فجر کی دو رکعتوں کو قضا کرنے کا بیان

حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو جماعت کھڑی ہوگئی تھی پس میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا تو فرمایا اے قیس ٹھہر جاؤ کیا دو نمازیں اکٹھی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے شک میں نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں تو فرمایا تب تم (انہیں نہ) پڑھو اس کو سوائے نسائی کے چار محدثین نے روایت کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابوبکر بن شیبہ، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے اور علامہ نیموی نے فرمایا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس ج 1 ص 96، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من فاتته متی يقضيها ج 1 ص 180، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰۃ والسنة فيها باب ماجاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلوٰۃ الفجر۔ الخ ص 82، مسند احمد ج 5 ص 447، مصنف ابن ابی شيبة كتاب الصلوٰۃ باب فی ركعتی الفجر اذا فاتته ج 2 ص 254، مستدرک حاکم كتاب الصلوٰۃ باب قضاء سنة الفجر بعد الفرض ج 1 ص 275، سنن الكبرىٰ للبيهقی كتاب الصلوٰۃ باب من اجاز قضاءهما بعد الفراغ من الفريضة ج 2 ص 483)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

733- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رِبَاحٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَلَمْ يَقُلْ لَّهٗ شَيْئًا. اَخْرَجَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمُحَلّٰى وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(معلى لابن حزم كتاب الصلوة باب من سمع اقامة صلوة الصبح فلا يشتغل لغيرها ج2 ص82)

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں تو میں نے اب وہ دو رکعتیں پڑھیں ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کچھ بھی نہیں فرمایا۔ اس کو ابن حزم نے المعلی میں ذکر کیا اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں عراقی کے قول میں نظر ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

سورج کے طلوع ہونے سے پہلے فجر کی دو رکعتوں کو قضا کرنے کے مکروہ ہونے کا بیان

734- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہوجائے اور صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(مسلم كتاب فضائل القرآن باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها ج1 ص275' بخاری كتاب مواقيت الصلوة باب الصلوة بعد الفجر ترتفع الشمس ج1 ص82)

735- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنا جن میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں جو مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع شمس تک نماز پڑھنے سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الشَّمْسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

منع فرمایا اور عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا ج 1 ص 275' بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ج 1 ص 82)

736- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا ج 1 ص 275' بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب لا تتحری الصلوٰۃ قبل غروب الشمس ج 1 ص 82)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی نماز فجر اور نماز عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل ممنوع ہیں اور سورج چمکنے اور پیلا پڑنے کے بعد ہر نماز ممنوع جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا یہ حدیث ہر جگہ کے لیے ہے لہٰذا احناف کی دلیل ہے کہ ان کے ہاں ان وقتوں میں مکہ مکرمہ میں بھی نوافل مکروہ ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۵)

737- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَّحِیْنَئِذٍ یَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ

حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے نماز کے بارے خبر دیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو صبح کی نماز پڑھ پھر تو نماز سے رک جا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے پس بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کافر سجدہ کرتے ہیں پھر تو نماز پڑھ پس بے شک نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ سایہ ایک نیزہ سے کم ہو جائے پھر تو نماز سے رک جا پس بے شک اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پس جب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ. رَوَاهُ احمد و مسلم والاخرون.

(مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نھی عن الصلوٰۃ فیھاج 1 ص 276' مسند احمد ج 4 ص 111)

سایہ ڈھل جائے تو تو نماز پڑھ پس بے شک نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے پھر تو غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے رک جا۔ پس بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اسے کافر سجدہ کرتے ہیں۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ قدیم الاسلام صحابی ہیں، حتی کہ بعض نے کہا آپ چوتھے مسلمان ہیں ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ابھی گھر چلے جاؤ جب ہمارا غلبہ ہو تو آجانا۔ چنانچہ بعد ہجرت یہ بھی حضور علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

کہ کون سی نماز کس وقت پڑھی جائے جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے۔

لہٰذا تمہارا اس وقت نماز پڑھنا کفار کی عبادت کے مشابہ ہوگا۔ خیال رہے کہ اگرچہ کفار اور وقت بھی عبادت کرتے ہیں مگر اس وقت کی عبادت ان کی مذہبی علامت ہے۔ علامت کفر سے بچنا ضروری ہے، تشبیہ اور ہے اور اشتراک کچھ اور۔

یعنی نماز اشراق و چاشت پڑھو اس نماز میں تمہارے ساتھ تمہارے ساقی فرشتے موجود ہوں گے اور تمہارے گواہ، یہ حکم استحبابی ہے کیونکہ نماز اشراق و چاشت واجب نہیں۔

یعنی نیزے کا سایہ اس سے کم ہو جائے جسے سایہ اصلی کہتے ہیں جو نصف النہار کے وقت ہوتا ہے، اس کی درازی موسم کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے، شاید جس وقت سرکار نے یہ فرمایا اس وقت سایہ اصلی چیز سے کم ہوتا ہے۔

یعنی دوپہر کے وقت دوزخ میں ایندھن ڈالا جاتا ہے جس سے وہ بھڑک جاتا ہے۔ اس کی تحقیق باب الاوقات میں کی جا چکی وہاں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہر وقت کہیں نہ کہیں دوپہر رہتی ہے پھر اس وقت دوزخ جھونکنے کے کیا معنی۔

یہ امر اباحت کے لیے ہے یعنی سورج ڈھل جانے پر نماز پڑھ سکتے ہو، یہ مطلب نہیں کہ سورج ڈھلتے ہی ظہر پڑھ لو۔ اس کی تحقیق بھی باب الاوقات میں کی جا چکی گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنا مستحب ہے

یعنی نماز عصر پڑھنے کے بعد ہر نماز سے باز رہو جیسا کہ باب الاوقات میں ذکر ہوا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۶)

738- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو فجر کی دو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ واسنادہ صَحِيْحٌ.

رکعت سنت نہ پڑھ سکے پس اسے چاہئے کہ وہ ان دو (سنتوں) طلوع آفتاب کے بعد پڑھے۔ اس کو ترمذی نے روایت اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس ج 1 ص 96)

739- وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا أَضْحٰى. رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بن أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت نافع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر کی دو رکعتیں چاشت کی نماز کے بعد پڑھیں۔ اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب فی رکعتی الفجر اذا فاتتہ ج 2 ص 254)

740- وَعَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَكَانَهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو مجلز رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو صف میں داخل ہو گئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ (جماعت میں) شریک ہو گئے پس جب امام نے سلام پھیر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پس وہ اٹھے اور دو رکعتیں ادا کیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج 1 ص 257)

741- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ إِذَا لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتّٰى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ صَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ ابن أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ فی رکعتی الفجر اذا فاتتہ ج 2 ص 255)

حضرت یحیٰی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے قاسم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب میں فجر کی دو سنتیں نہ پڑھ سکوں۔ یہاں تک کہ میں فجر کی نماز (یعنی فرض) پڑھ لوں تو ان دو رکعتوں کو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کیا اور اسکی سند صحیح ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر صبح کی نماز اور سنتیں بسبب خوف جماعت خواہ کسی اور وجہ سے رہ گئیں تو ان کی قضا اگر کرے تو بعد بلند آفتاب پڑھے قبل طلوع نہ صرف خلاف اولیٰ بلکہ ناجائز وگناہ وممنوع ہے۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما صحاح وسنن ومسانید میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: نھی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلٰوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب۔ (صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب لاتحر الصلوۃ الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلوع سحر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز سے منع کیا ہے۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نھی عن الصلٰوة بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلٰوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس۔ (صحیح البخاری کتاب الصلوۃ بعد الفجر باب الصلوۃ بعد الفجر مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۸۲و ۸۳)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز سے منع فرمایا ہے۔

علما فرماتے ہیں اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر ہیں ذکرہ المناوی فی التیسیر فی شرح الجامع الصغیر (اسے امام مناوی نے التیسیر فی شرح الجامع الصغیر میں ذکر کیا ہے۔) (الفتاوی الرضویۃ، ج ۸، ص ۱۴۸)

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَعَ الْفَرِيضَةِ

فرض کے ساتھ فجر کی دو رکعتیں قضاء کرنے کا بیان

742۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے آخری حصے میں آرام کے لئے اترے پس ہم بیدار نہیں ہوئے حتی کہ سورج طلوع ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنی سواری کی لگام پکڑ لے (اور کوچ کرے) پس بے شک اس جگہ میں شیطان کا اثر ہے، راوی کہتے ہیں ہم نے ایسا ہی کیا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم كتاب المساجد قضاء الصلوٰة الفائتة. الخ ج 1 ص 238)

پھر آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھیں۔ پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس رات کا نام "لیلۃ تعریس" ہے اور اس واقعہ کا نام "واقعۃ تعریس" ہے۔ تعریس کے معنی ہیں آخر رات میں آرام کے لیے اترنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کو اپنے خدام سے خدمت لینا جائز ہے، نیز بندوں سے اپنی حفاظت کرانا توکل کے خلاف نہیں۔

یعنی جتنے نوافل آج رات ان کے مقدر میں لکھے تھے اور جن پر وہ قادر تھے پڑھے۔

یعنی انکی نیت سونے کی نہ تھی بلکہ بیٹھ کر طلوع فجر دیکھنے کا ارادہ تھا اسی لیے آپ لیٹے نہیں بلکہ بیٹھے رہے اور منہ بھی مشرق کی طرف رکھا مگر ہونے والی بات کہ بے اختیار سو گئے، لہٰذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آپ نے سرکاری فرمان کی مخالفت کی۔

یعنی دھوپ کی گرمی سے بیدار ہوئے۔ خیال رہے کہ حضور کی آنکھ سوتی تھی دل بیدار رہتا تھا مگر سویرا، اندھیرا، اجیالا دیکھنا آنکھ کا کام ہے نہ دل کا، لہٰذا یہ واقعہ اس حدیث کے خلاف نہیں۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند غفلت پیدا نہیں کرتی اسی لیے نیند سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ آج نماز کی قضا غفلت سے نہ ہوئی بلکہ رب نے اپنے پیارے کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور ادھر سے توجہ ہٹالی تاکہ امت کو قضاء پڑھنے کے احکام معلوم ہوجائیں، لہٰذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔

تم نے یہ کیا کیا ہمیں نماز کے وقت جگایا کیوں نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز قضا ہونے پر گھبرا جانا بھی سنت وعبادت ہے جس پر بڑا ثواب ملتا ہے۔

یعنی اس جنگل سے چلو نماز آگے پڑھیں گے کیونکہ ابھی سورج طلوع ہو رہا تھا نماز جائز نہ تھی کچھ دور جانے میں قدرے سفر بھی طے ہوجائے گا اور وقت کراہت بھی نکل جائے گا، عرب میں ٹھنڈے وقت سفر کرتے ہیں۔ خیال رہے کہ آفتاب چمکنے کے بیس منٹ بعد نماز جائز ہوتی ہے۔ یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ سورج نکلتے وقت نہ فرض نماز جائز نہ نفل۔ امام شافعی کے ہاں اس وقت فجر کی قضاء جائز ہے۔

یعنی بے اختیاری حالت میں نماز قضاء ہوجانے پر گناہ نہیں۔ خیال رہے کہ یہاں نماز کی اذان بھی کہی گئی اور تکبیر بھی سنتیں بھی پڑھی گئیں اور جماعت سے نماز بھی، لہٰذا اس حدیث سے بہت سے فقہی مسائل حل ہوئے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۴۵)

743- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطبنا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَهْرِهٖ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِیْنَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاْةٍ كَانَتْ مَعِیْ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ قَالَ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ لِاَبِیْ قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاْتَكَ فَسَیَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ یَصْنَعُ كُلَّ یَوْمٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم كتاب المساجد باب قضاء الصلوٰة الفائتة۔ الخ ج 1 ص 238)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم راستے سے ایک طرف ہٹ گئے اور اپنا سر انور رکھ دیا' پھر آپ نے فرمایا تم لوگ ہماری نماز (فجر) کی حفاظت کرنا' پس سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیدار ہوئے درانحالیکہ سورج آپ کی پیٹھ مبارک پر آچکا تھا۔ راوی کہتے ہیں ہم بھی گھبرا کر اٹھے پھر آپ نے فرمایا سوار ہوجاؤ' پھر ہم سوار ہو کر چلے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہوگیا تو آپ اترے تو میرے پاس جو وضو کا پانی تھا منگوایا اور عام روٹین کی نسبت کم پانی سے وضو کیا۔ راوی کہتے ہیں اس میں کچھ پانی بچ گیا۔ پھر آپ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا اس برتن کی حفاظت کرنا عنقریب اس سے ایک خبر کا ظہور ہوگا' پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نماز کے لئے اذان کہی' تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے (فجر کی دو رکعتیں) ادا فرمائیں پھر صبح کی نماز اسی طرح پڑھائی جس طرح پہلے پڑھایا کرتے تھے۔

744- وَعَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ سَفَرٍ لَّهٗ مَنْ یَّكْلَؤُنَا اللَّیْلَةَ لَا یَرْقُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ وَضُرِبَ عَلٰی اٰذَانِهِمْ حَتّٰی اَیْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَقَالَ تَوَضَّؤُوْا

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا آج تک کون ہماری حفاظت کریگا کہ وہ صبح کی نماز سے نہ سوئے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا میں (آپ کی حفاظت کروں گا) تو انہوں نے سورج کے مطلع کی طرف منہ کرلیا اور صحابہ کرام رضی اللہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلٰوةَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

(نسائی کتاب المواقیت باب کیف یقضی الفائت من الصلوٰۃ ج 1 ص 102' مسند احمد ج 4 ص 81' المعجم الکبیر للطبرانی ج 2 ص 134' معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج 3 ص 420، مسلم کتاب المساجد باب قضاء الصلوٰۃ الفائتہ۔الخ ج 1 ص 238)

عنہم پر نیند طاری کردی گئی حتیٰ کہ ان کو سورج کی گرمی نے اٹھایا پس وہ اٹھے تو انہوں نے وضو کیا پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر فجر کی نماز پڑھی۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور امام احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور امام احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اور بیہقی نے کتاب المعرفہ میں اس کو روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

745- عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ والحاكم وَغَيْرُهُمَا وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مقال۔

مکۃ المکرمہ میں تمام اوقات میں نماز کے جائز ہونے کا بیان

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو عبد مناف تم کسی کو اس گھر (یعنی بیت اللہ) کے طواف سے نہ روکو اور وہ دن یا رات کی جس گھڑی میں چاہے نماز پڑھے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا' ترمذی اور حاکم وغیرہ نے اس کو صحیح قرار دیا اور اس کی سند میں کلام ہے۔

(ترمذی ابواب الحج باب ماجئ فی الصلوٰۃ بعد العصر وبعد الصبح۔الخ ج 1 ص 175' ابو داؤد کتاب المناسک باب الطواف بعد العصر ج 1 ص 260' نسائی کتاب المواقیت باب اباحة الصلوٰۃ فی الساعات کلها بمکۃ ج 1 ص 98' ابن ماجۃ اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الرخصۃ فی الصلوٰۃ بمکۃ فی کل وقت ص 90' مسند احمد ج 4 ص 80' مستدرک حاکم کتاب المناسک باب لا یمنع احد عن الطواف بالبیت۔الخ ج 1 ص 448)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

چونکہ مکہ معظمہ کی سرداری کعبہ کی کلید برداری چاہ زمزم کا انتظام اور حرم شریف کی خدمت اولادِ عبد مناف ہی میں تھی اس لیے انہیں خطاب فرما کر یہ فرمایا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس وقت بعض اوقات حرم شریف بند کر دیا جاتا تھا جیسے مسجد نبوی شریف بعد نماز عشاء بند کر دی جاتی ہے کہ طواف کعبہ تو ہر وقت جائز ہے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ چنانچہ اس حدیث کی بنا پر حرم شریف کسی وقت بند نہیں ہوتا۔ خیال رہے کہ طواف کعبہ تو ہر وقت جائز ہے لیکن نوافل مکروہ وقتوں میں وہاں بھی منع ہیں کیونکہ ممانعت کی حدیثیں مطلق تھیں جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج ڈوبتے اور بیچ دوپہری میں نماز نہ پڑھو یا فرمایا کہ صبح اور عصر کے بعد نماز نہیں، وہاں مکہ شریف کو مستثنیٰ نہیں کیا امام شافعی وغیرہم اس حدیث کی بنا پر مکہ معظمہ میں ہر وقت نوافل جائز کہتے ہیں مگر یہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ حرم شریف بند نہ کرو، لوگوں کو ہر وقت طواف (نماز پڑھنے دو) ہاں جن وقتوں میں شریعت نے منع کر دیا ہے اس وقت لوگ خود نوافل نہ پڑھیں، شریعت کا منع کرنا کچھ اور ہے لوگوں کا بیت اللہ کو بند کر دینا کچھ اور، دیکھو حرم شریف میں نماز پنج گانہ کی جماعت اور نماز جمعہ وعیدین کی جماعت کے وقت لوگوں کو طواف سے بھی روکا جاتا ہے اور نفلوں سے بھی مگر یہ روکنا شریعت کی طرف سے ہے جیسے ہم کسی سبیل والے سے کہیں کہ تم لوگوں کو ہر وقت پانی پینے دو، اس کا مطلب یہ نہیں کہ رمضان میں بے روزوں کو بھی علانیہ دن کے وقت پانی پینے دو۔ غرضکہ ممانعت کی حدیث صریح ہے اور اجازت کی غیر صریح، نیز جب ممانعت اور جواز میں تعارض ہو تو ممانعت کو ترجیح ہوتی ہے۔ طحاوی شریف میں ہے کہ ایک بار حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کے بعد طواف وداع کیا اور نفل طواف نہ پڑھے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے، جب دن چڑھ گیا تو وہ نفل جنگل میں پڑھے، یہ حدیث امام صاحب کے مذہب کی بہت تائید کرتی ہے، اگر اس وقت نفل جائز ہوتے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بغیر طواف کے نفل پڑھے وہاں سے روانہ نہ ہوتے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۹)

746۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا یَّطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیُصَلِّیْ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَکَّۃَ عِنْدَ ھٰذَا الْبَیْتِ یَطُوْفُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ۔ رَوَاہُ الدَّارُقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ۔ (دارقطنی کتاب الصلٰوۃ باب جواز النافلۃ عند البیت فی جمیع الازمان ج 1 ص 426)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو عبدالمطلب یا فرمایا اے بنو عبد مناف تم کسی کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو پس بے شک صبح کے بعد سے طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں اور نہ ہی عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک سوائے مکہ میں اس گھر کے پاس لوگ طواف بھی کریں اور نماز بھی پڑھیں۔ اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

747۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَقَدْ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ والدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ جِدًّا. (مسند احمد ج 5 ص 165' دار قطني كتاب الصلوة باب جواز صلوة النافلة عند البيت في جميع الازمان ج ا ص 424)

درانحالیکہ وہ کعبہ کی سیڑھی پر چڑھے تھے کہ جو مجھے پہچانتا ہے پس تحقیق وہ تو مجھے پہچانتا ہے اور جو مجھے نہیں پہچانتا نہیں تو (وہ سن لے) میں جندب ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا صبح کے بعد سے طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے سوائے مکہ کے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَكْرُوْهَةِ بِمَكَّةَ

مکہ میں تمام مکروہ اوقات میں نماز کے مکروہ ہونے کا بیان

748- عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ اَوْ بَعْدَ الصُّبْحِ وَلَمْ يُصَلِّ فَسُئِلَ ذٰلِكَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ. رَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَقَدْ تَقَدَّمَ اَحَادِيْثُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْخَمْسَةِ.

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عصر کے بعد یا صبح (کی نماز) کے بعد طواف کیا اور نفل نہ پڑھے تو اس کے بارے میں ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور عصر (کی نماز) کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں پانچ اوقات میں نماز مکروہ ہونے کے بارے میں احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔

(نصب الراية كتاب الصلوة فصل في الاوقات المكروهة نقلاً عن مسند اسحق بن راهوية ج 1 ص 253' مسند أبي داؤد طيالسي ص 170' مسند احمد ج 4 ص 219' سنن الكبرىٰ للبيهقي كتاب الصلوة باب ذكر البيان ان هذا النهي مخصوص ج 2 ص 464)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: اوقاتِ مکروہہ:

طلوع وغروب ونصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدۂ تلاوت وسجدۂ سہو بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا وممانعت ہر نماز ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، الفصل الثالث، و"الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۷)

بَابُ اِعَادَةِ الْفَرِيْضَةِ لِاَجْلِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی وجہ سے فرض نماز کا اعادہ کرنے کا بیان

749۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَّقْتِهَا اَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم کتاب المساجد باب کراھۃ تاخیر الصلوۃ عن وقتھا۔الخ ج 1 ص 230)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم پر ایسے حکمران مسلط کردیے جائیں گے جو نماز کو اس کے (مستحب) وقت سے مؤخر کریں گے یا فرمایا نماز کے (مستحب) وقت کو ختم کر کے پڑھیں گے تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا پس اگر تو ان کے ساتھ نماز کو پالے تو (ان کے ساتھ بھی) نماز پڑھ لینا پس بے شک وہ نماز تیرے لیے نفل ہوجائیگی۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے حضور کو علوم غیبیہ بخشے۔ دیکھو حضور نے اس جگہ ابوذر غفاری کی درازی عمر کی بھی خبر دی اور آئندہ لاپرواہ حکام کے تسلط کی بھی، یعنی اے ابوذر! خلفائے راشدین کے بعد تم زندہ رہو گے اور ایسے بے پرواہ اور ظالم حکام کا زمانہ پاؤ گے کہ تم انہیں نماز بھی صحیح وقت پر نہ پڑھوا سکو گے۔

اس جملے سے بہت سے فقہی مسائل معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جماعت کے لالچ میں نماز وقت مستحب سے نہ ہٹائی جائے بلکہ اکیلے پڑھ لی جائے۔ دوسرے یہ کہ اگر حاکم صحیح وقت جماعت نہ ہونے دے تو مسجد میں یا گھر میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ لے جیسا کہ آج حاجیوں کو نجدی حکام کی وجہ سے پیش آتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ظالم حاکم کے سامنے مجبوراً کلمۂ حق نہ کہہ سکے تو گنہگار نہیں۔ چوتھے یہ کہ نماز پڑھ چکنے کے بعد اگر جماعت ملے تو بہ نیت نفل اس میں شریک ہو جائے مگر یہ حکم صرف ظہر وعشاء میں ہے کیونکہ فجر وعصر کے بعد نفل مکروہ ہیں اور مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔ پانچویں یہ کہ اگر ظالم حاکم کے ساتھ نماز نہ پڑھنے میں ایذاء اور تکلیف پہنچ جانے کا اندیشہ ہو تو مجبوراً ان کے پیچھے نماز پڑھ لے مگر نماز لوٹا لے جیسا کہ آجکل اہلِ سنت کو حرمین شریفین میں پیش آتا ہے۔ چھٹے یہ کہ نفل والے کی نماز فرض والے کے پیچھے جائز ہے۔ ساتویں یہ کہ اگر بادشاہ کا مقرر کردہ امام بدمذہب ہو اور کوئی سچا مسلمان ان کی جماعت کے وقت وہاں پھنس جائے تو معذوری کی حالت میں یہی کرے۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۵۶۳)

750- وَعَنْ مِحْجَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ لَمْ يُصَلِّ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلٰكِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ أَهْلِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وآخرون واسناده صَحِيْحٌ۔ (مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ باب اعادۃ مع الامام ص 115)

حضرت محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو نماز کے لئے اذان کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھانے کے لئے چلے گئے پھر آپ واپس تشریف لائے تو حضرت محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اسی جگہ بیٹھے تھے تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا کیا تو مسلمان نہیں ہے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں نہیں لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو آئے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین نے روایت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ آپ داخل مسجد میں حضور کے ساتھ تھے، اذان ہوتے حضور نے وہیں نماز پڑھی یہ وہیں بیٹھے رہے اسی بنا پر حضور کا ان پر وہ عتاب ہوا جو آگے آرہا ہے جیسا کہ عرض کیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جماعت اولیٰ کے وقت مسجد میں بیٹھا رہنا سخت گناہ بلکہ کفار کی علامت ہے یا تو بہ نیت نفل جماعت میں شریک ہوجائے ورنہ تکبیر سے پہلے ہی وہاں سے چلا جائے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ کیا تم مسلمان نہیں اپنی بے علمی کی وجہ سے نہیں بلکہ یہی بتانے کے لیئے ہے کہ یہ علامت کفار کی ہے۔

یہ سمجھ کر کہ مسجد میں نماز ہوچکی ہوگی۔ ممکن ہے کہ یہ کسی دور کے محلہ کے باشندے ہوں اور اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھ کر آئے ہوں۔ بہرحال ان صحابی پر یہ اعتراض نہیں کہ انہوں نے بغیر جماعت گھر میں نماز کیوں پڑھی۔

یہ حکم استحبابی ہے اور یہ نماز نفل ہوگی لہٰذا انہیں اوقات میں ہوسکے گی جن میں بعد فرض نفل جائز ہیں یعنی ظہر و عشاء۔ خیال رہے کہ یہ جماعت اولیٰ کے آداب ہیں دوسری جماعتیں ہوتی رہیں تم وہاں بیٹھے رہو کیونکہ ابھی حدیث میں گزر چکا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیق اکبر کو حکم دیا کہ فلاں کے ساتھ نماز پڑھ لو وہ جماعت ہوتی رہی اور سرکار مع صحابہ مسجد میں تشریف فرما رہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۷۷۔۴)

751- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَالَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إلا ابن ماجة وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وابن السكن وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن یزید بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں حاضر تھا۔ پس میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی تو جب آپ نماز سے فارغ ہو کر لوٹے تو اچانک دو شخص قوم کے آخر میں ہیں انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو میرے پاس لاؤ پس ان دونوں کو اس حال میں لایا گیا کہ ان کی پسلیوں کا گوشت کانپ رہا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا۔ دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم اپنے گھروں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

میں نماز پڑھ چکے ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو پس بے شک وہ نماز تمہارے لئے نفل ہو جائیگی۔ اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا۔ سوائے ابن ماجہ کے اور ترمذی ابن سکن اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الرجل یصلی وحدہ ثم یدرک الجماعۃ ج 1 ص 52' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی من صلی فی منزلہ ثم ادرک الجماعۃ ج 1 ص 85' نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ باب اعادۃ الفجر مع الجماعۃ لمن صلی وحدہ ج 1 ص 137' وحدہ مسند احمد ج 4 ص 160' صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ باب اعادۃ الصلوٰۃ ج 5 ص 57)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہیبت خداداد کی وجہ سے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہیبت بھی دی گئی اور محبوبیت بھی جو پہلی بار حاضر ہوتا مرعوب ہو جاتا جو حاضر رہتا وہ آپ کا عاشق جانباز بن جاتا۔

یہ حکم استحبابی ہے نہ کہ وجوبی اور اس میں وہ نمازیں مراد ہیں جن کے بعد نفل جائز ہے ہر نماز مراد نہیں اگر ہر نماز مراد ہو تو یہ حدیث منسوخ ہے ان احادیث سے جن میں فرمایا گیا کہ فجر و عصر کے بعد نوافل نہ پڑھو، نیز اسی باب کے آخر میں آرہا ہے کہ جو فجر یا مغرب پڑھ چکا ہو پھر جماعت پالے تو اس کے ساتھ نہ پڑھے۔۔ بہر حال یہ حدیث مطلقاً قابل عمل نہیں۔

(مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۷۶)

752- وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِيْ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَوَ ذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَآءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا میں گھر میں نماز پڑھتا ہوں پھر میں امام کے ساتھ نماز کو پالیتا ہوں تو کیا میں امام کے ساتھ نماز پڑھوں تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے فرمایا: ہاں تو اس شخص نے کہا میں ان دونوں میں سے کونسی نماز کو (فرض) نماز قرار دوں تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے کہا کیا یہ تیرے ذمے ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے وہ جس کو چاہے (بطور فرض) قبول فرمالے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(مؤطا امام مالک کتاب صلوٰۃ الجماعۃ باب اعادۃ الصلوٰۃ مع الامام ص 116)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
یعنی اس صورت میں میری فرض نماز کون سی ہوئی؟ پہلی جو اکیلے پڑھی یا دوسری جو جماعت سے پڑھی۔ غالباً یہ کیا اس صورت میں ہے کہ نمازی نے دوسری نماز میں نفل کی نیت نہ کی بلکہ مطلقاً نماز کی یا غلطی سے دوبارہ فرض کی نیت سے پڑھا۔ خیال رہے کہ بلا سبب فرض دوبارہ پڑھنا ممنوع ہے اسے اس ممانعت کی خبر تھی اس لیے یہ سوال کیا۔
بعض امام فرماتے ہیں کہ اس صورت میں دونوں نمازوں میں سے ایک فرض ہے ایک نفل، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون سی فرض ہے کون سی نفل ان کا ماخذ یہ حدیث ہے، باقی آئمہ کے ہاں پہلی نماز فرض ہے اور دوسری نفل۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کیا خبر کون سی نماز قبول ہوئی ہو یا ممکن ہے کہ پہلی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو چکی ہو تجھے خبر نہ ہوئی ہو، اللہ تعالیٰ اس نفل کو اس فرض کے قائم مقام کر دے یا رب قادر ہے کہ فرض کو نفل اور نفل کو فرض بنا دے بہر حال دوسری نماز یقیناً نفل ہے جیسا کہ ابھی احادیث میں گزر چکا، نیز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکام دیر سے نماز پڑھنے لگیں تو تم اکیلے نماز پڑھ لیا کرنا پھر ان کے ساتھ بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لیا کرنا یہ دوسری نفل ہو جائے گی۔ (مراۃ المناجیح ج 2 ص 380)

753- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِّيْقَاتِهَا وَيَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے اور وقت کو بہت تنگ کر دیں گے پس جب تم انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھو تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھو اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لو۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب المساجد باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب۔ الخ ج 1 ص 202)

754- وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (مؤطا امام مالک کتاب صلوٰۃ الجماعۃ باب اعادۃ الصلوٰۃ مع الامام ص 116)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کرتے تھے جو مغرب یا صبح کی نماز پڑھ لے پھر ان دونوں نمازوں کو امام کے ساتھ پائے تو ان کا اعادہ نہ کرے۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز کا بیان

755- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَخْبَرَنِیْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهَ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰى ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علاوہ کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوئے تو آٹھ رکعات پڑھیں میں نے کبھی بھی آپ کو اس نماز سے مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے تھے۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی و ان اقلھا رکعتان۔ الخ ج 1 ص 249، بخاری کتاب التھجد باب صلوٰۃ الضحٰی فی السفر ج 1 ص 157)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث نماز چاشت کی بڑی قوی دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔ خیال رہے کہ ام ہانی کا نام فاختہ یا عاتکہ بنت ابی طالب ہے، علی مرتضٰی کی حقیقی بہن ہیں، آپ مجبورًا مکہ معظمہ سے ہجرت نہ کر سکی تھیں۔

یعنی یہ نماز حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دوسری نمازوں سے ہلکی، رکوع سجدے تو ویسے ہی دراز تھے مگر قیام اور قعدہ ہلکا تھا لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ آپ نے قیام وقعدہ پورا نہ کیا۔

یعنی یہ نماز شکرانہ وغیرہ کی نہ تھی بلکہ چاشت کی تھی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۴۳)

756- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِيْلِیْ بِثَلَاثٍ لَّا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے خلیل نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی کہ میں انہیں مرتے دم تک نہ چھوڑوں، ہر ماہ تین روزے رکھنے کی اور چاشت کی نماز پڑھنے کی اور وتر پڑھ کے سونے کی۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب التھجد باب صلوٰۃ الضحٰی فی الحضر ج 1 ص 157، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی وان اقلھا رکعتان۔ الخ ج 1 ص 250)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ضُحٰے، ضَحْوٌ سے بنا، بمعنی دن کی بلندی یا آفتاب کی شعاع، رب تعالٰی فرماتا ہے: "وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا"۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عرف میں نماز اشراق اور نماز چاشت دونوں کو نماز اشراق کہا جاتا ہے۔نماز اشراق کا وقت سورج کے چمکنے کے بیس ۲۰ منٹ بعد سے سورج کے چہارم کے چہارم آسمان پر پہنچنے تک اور نماز چاشت کا وقت چہارم دن سے دوپہر یعنی نصف النہار تک ہے، کبھی نماز اشراق کو بھی نماز چاشت کہہ دیا جاتا ہے۔حق یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں سنت مستحبہ ہیں، نماز اشراق مسجد میں ادا کرنا بہتر ہے اور چاشت گھر میں، اشراق کی دو رکعتیں ہیں اور چاشت کی چار۔(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۴۳)

757- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَّغِيْبِهٖ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لائیں۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی وان اقلھار کعتان۔الخ ج 1 ص 248)

758- وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى قَوْمًا يُّصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج 1 ص 257)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ یقیناً جانتے ہیں کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی جب اونٹ کے بچوں کے گھر دھوپ میں گرم ریت پر چلنے کی وجہ سے گرم ہوجائیں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

759- وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحٰى۔رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(مسند احمد ج 4 ص 366)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل قبا کے پاس تشریف لائے درانحالیکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا توبہ کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرم ہوجائیں اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صحیح ہے۔

760- وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَّیُجْزِئُ مِنْ کُلِّ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی اس حال میں صبح کرتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے پس ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور امر بالمعروف اور نھی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب سے وہ دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں جنہیں آدمی چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔ اسکو امام مسلم اور امام احمد اور امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی۔ الخ ج 1 ص 250' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ الضحٰی ج 1 ص 182' مسند احمد ج 5 ص 167)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی ان سب میں صدقہ نفلی کا ثواب ہے اور یہ بدن کے جوڑوں کی سلامتی کا شکریہ بھی ہے لہٰذا اگر کوئی انسان روزانہ تین سو ساٹھ نفلی نیکیاں کرے تو محض جوڑوں کا شکریہ ادا کرے گا باقی نعمتیں بہت دور ہیں۔

یہاں چاشت سے مراد اشراق ہی ہے، اس نماز کے بڑے فضائل ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ نماز فجر پڑھ کر مصلے پر ہی بیٹھا رہے، تلاوت یا ذکر خیر ہی کرتا رہے، یہ رکعتیں پڑھ کر مسجد سے نکلے ان شاء اللہ عمرہ کا ثواب پائے گا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۴۵)

761- وَعَنْ مُّعَاذَۃَ اَنَّھَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الضُّحٰی قَالَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَّیَزِیْدُ مَا شَآءَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی ج 1 ص 249)

حضرت معاذہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ چاشت کی نماز کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا چار رکعات اور جس قدر زیادہ پڑھنا چاہتے پڑھ لیتے تھے۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی آپ نے نماز چاشت چار رکعت سے کبھی کم نہ پڑھی، ہاں کبھی زیادہ کر دیتے۔ امام غزالی نے احیاء العلوم میں فرمایا کہ ان رکعتوں میں والشمس، واللیل، والضحٰی، الم نشرح پڑھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۴۴)

762- وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَهُ فَقُلْنَا اَخْبِرْنَا بِهٖ نَاْخُذْ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمِقْدَارِهَا مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ هَا هُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَهَا مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ هَا هُنَا قَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا وَّاَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَاَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی فیما يستحب من التطوع بالنهار ص 82)

حضرت عاصم بن ضمرہ سلولی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دن کے نفلوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ہم نے کہا آپ ہمیں اس کے بارے میں خبر دیں ہم اس میں سے اپنی طاقت کے مطابق لے لیں گے تو حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق کی جانب (زمین) سے اتنا (بلند) ہوجاتا جتنا عصر کی نماز کے وقت مغرب کی جانب (زمین) سے بلند ہوتا تو آپ اٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے پھر ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق کی جانب (زمین) سے اتنا بلند ہوجاتا کہ جتنا مغرب کی جانب ظہر کے وقت (زمین سے) بلند ہوتا ہے تو اٹھ کر چار رکعات پڑھتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد ادا فرماتے اور چار رکعتیں عصر سے پہلے اور ہر دو رکعتوں کے درمیان تشہد کے ساتھ فصل کرتے۔ اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

صلوٰۃ التسبیح کا بیان

763- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

أَعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ عَفَا اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَأَهُ وَعَمَدَهُ صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ التسبیح ج 1 ص 183)

فرمایا اے عباس اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو نہ دوں کیا تمہیں دس ایسے کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے پرانے اور نئے جو بھول کر کیے اور جو قصداً کیے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر سب (گناہ) معاف فرمادے وہ (کام) یہ ہے کہ آپ چار رکعات اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں پس جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوں تو حالت قیام میں پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ' پڑھیں پھر رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں تو حالت سجدہ میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں اور پھر سجدہ کریں تو یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو یہ کلمات دس مرتبہ کہیں تو یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا۔ اسی طرح تم چار رکعتوں میں کرو اگر ہو سکے تو اس نماز کو ہر دن میں ایک مرتبہ پڑھو۔ پس اگر نہ کر سکو تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پس اگر نہ کر سکو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اگر نہ کر سکو تو اپنی ساری عمر میں ایک مرتبہ اس کو ابو داؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ چند الفاظ جو قریباً ہم معنی ہیں انہیں شوق دلانے کے لیے ارشاد فرمائے تاکہ غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔

ظاہر یہ ہے کہ اس سے گناہ صغیرہ مراد ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ اور حقوق العباد بغیر توبہ اور حق ادا کیے معاف نہیں ہوتے اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کبیرہ سے مراد اضافی کبیرہ ہیں کیونکہ صغیرہ میں بھی بعض گناہ بعض سے بڑے ہوتے ہیں اور ممکن ہے اس سے یہ مراد ہو کہ نماز تسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے گناہ کبیرہ سے توبہ کی توفیق عطا فرمادے گا جس سے وہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ اس نماز میں کون سی سورتیں پڑھنا افضل ہیں؟ تو فرمایا تَکَاثُرْ، عَصْر، قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (ردالمحتار)

ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ ابن مبارک یوں ہے کہ سبحان اللہ پڑھ کر پندرہ بار یہ تسبیح کہے اور قراءت سے فارغ ہو کر دس بار یعنی قیام میں پچیس بار کہے پندرہ بار قراءت سے پہلے اور دس بار اس کے بعد ہر رکعت میں یوں ہی کرے۔ احناف کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ دوسرے سجدے سے اٹھتے وقت دس بار نہ کہے تاکہ رکن میں تاخیر نہ ہو۔

یعنی دوسرے سجدے کے بعد قیام سے پہلے، مگر احناف کے ہاں اس موقعہ پر نہ پڑھے۔ یہ دس بار قیام میں ادا ہو چکے۔ اس طریقہ کی حدیث ترمذی شریف میں موجود ہے۔

تاکہ کل تین سو بار ہو جائیں۔ اگر کسی رکن میں تسبیح پڑھنا بھول گیا یا کم پڑھیں تو اس سے متصل دوسرے رکن میں تعداد پوری کر دے اور اگر اس نماز میں سجدہ سہو کرنا پڑ گیا تو اس سجدے میں تسبیح نہ پڑھے۔ (ردالمحتار)

جس وقت چاہو غیر مکروہ وقت میں ادا کرو۔ بہتر ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھو۔

جس دن چاہو، مگر بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے دن بعد زوال نماز سے پہلے پڑھے کیونکہ اس دن کی ایک نیکی ستر گناہ ہوتی ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس کا یہی قول ہے اور آپ کا اس پر عمل بھی تھا۔

جب چاہو لیکن اگر ماہ رمضان میں خصوصاً جمعہ کے دن یا ستائیسویں رمضان پڑھے تو بہتر ہے۔

بعض لوگوں نے اس حدیث کو موضوع بتایا مگر یہ غلط ہے اسے ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا، امام عسقلانی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے، دارقطنی نے فرمایا کہ سورتوں کے فضائل میں یہ حدیث صحیح ترین ہے، عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں کہ نماز تسبیح رغبت کی بہترین نماز ہے اس پر عمل چاہیے، شیخ فرماتے ہیں کہ ابن جوزی اس حدیث کو ضعیف یا موضوع کہتے ہیں، جلد باز ہیں انہوں نے اسے ضعیف کہا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۶۰)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۷ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۱ حصہ سوم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

تراویح کا بیان

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

تراویح کی فضیلت کا بیان

764- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الایمان باب تطوع قیام رمضان من الایمان ج 1 ص 10' مسلم کتاب الصلوٰۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح ج 1 ص 259' ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی فضل شھر رمضان ج 1 ص 147' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی قیام شھر رمضان ج 1 ص 194' نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النھار باب ثواب من قام رمضان ایمانا الخ ج 1 ص 238' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی قیام شھر رمضان ص 95' مسند احمد ج 2 ص 281)

شرح: تراویح سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خیال رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تراویح پڑھی بھی ہیں اور اس کا حکم بھی دیا ہے مگر تعداد رکعات کے متعلق کوئی یقینی روایت نہ مل سکی، اس لیے کہا جائے گا کہ اصل تراویح سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور بیس رکعت پڑھنا، ہمیشہ پڑھنا، باجماعت پڑھنا سنتِ صحابہ ہے۔ اس کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ اور اس باب میں بھی کچھ عرض کیا جائے گا۔ ہم نے بیس تراویح پر ایک مستقل رسالہ "لمعات المصابیح" بھی لکھا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۳۰)

765- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں قیام کی ترغیب دیتے تھے لیکن اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاکیداً حکم نہ دیتے پس آپ فرماتے جس نے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ دیے جائیں گے رسول

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان۔ الخ ج1 ص259)

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور معاملہ اسی طرح رہا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں معاملہ اسی طرح رہا' پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی دور میں بھی معاملہ اسی طرح رہا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی تراویح کو فرض یا واجب نہ قرار دیا لہٰذا اس سے یہ لازم نہیں کہ یہ سنت مؤکدہ بھی نہ ہوں۔

یعنی تراویح کی پابندی کی برکت سے سارے صغیرہ گناہ معاف ہوجائیں گے کیونکہ گناہ کبیرہ توبہ سے اور حقوق العباد حق والے کے معاف کرنے سے معاف ہوتے ہیں، اس کا ذکر بارہا گزر چکا۔

خیال رہے کہ لوگ باقاعدہ پابندی سے تراویح کی جماعت نہ کرتے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عذر تو معلوم ہوچکا۔ صدیق اکبر نے مختصر سے زمانۂ خلافت میں جہادوں سے فراغت نہ پائی، عہدِ فاروقی میں اس کا باقاعدہ انتظام ہوگیا جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۱۳۵)

بَابٌ فِيْ جَمَاعَةِ التَّرَاوِيْحِ

باجماعت تراویح کا بیان

766- عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کی وقت گھر سے نکلے تو مسجد میں نماز پڑھی تو آپ کی اقتداء میں کچھ لوگوں نے نماز پڑھی پس صبح لوگوں نے آپس میں اس بارے میں باتیں کیں تو لوگ اس سے زیادہ جمع ہوگئے پس آپ نے نماز پڑھی تو آپ کی اقتداء میں لوگوں نے اس بارے میں باہم گفتگو کی تو تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ ہوگئے' آپ تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی پس جب چوتھی رات آئی تو مسجد لوگوں کے سامنے سے تنگ آگئی حتی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان ج 1 ص 269' مسلم کتاب الصلوۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان الخ ج 1 ص 259)

نماز کے لئے تشریف لائے پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر خطبہ کہا پڑھا پھر فرمایا اما بعد۔ پس بے شک مجھ پر تمہارا یہاں ہونا مخفی نہ تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے تو تم اس سے عاجز آ جاؤ گے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور معاملہ ایسا ہی رہا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

767- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

(بخاری کتاب الاذان باب صلوۃ اللیل ج 1 ص 101' مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب استحباب صلوۃ النافلۃ فی بیتہ ج 1 ص 266)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی حتی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہو گئے پھر ایک رات آپ کی آواز نہ آئی اور انہوں نے یہ گمان کر لیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے ہیں تو ان میں سے بعض کھانسنا شروع ہو گئے تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ معاملہ جو میں نے دیکھا اسی طرح رہا حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے اور اگر تم پر فرض کر دی جاتی تو تم اس کو قائم نہ رکھ سکتے تو اے لوگو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو پس بے شک آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جس کو وہ گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے اس کو شیخین روایت کیا۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:
ماہ رمضان میں بحالت اعتکاف اس طرح کہ اپنے اردگرد مسجد کے ایک گوشہ میں چٹائی کھڑی کر لی تاکہ خلوت میں خاص عبادتیں کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ معتکف مسجد میں چادر ٹاٹ وغیرہ کا عارضی حجرہ اپنے لیے بنا سکتا ہے مگر اتنا وسیع نہ بنائے کہ نمازیوں پر جگہ تنگ ہو جائے۔ (مرقاۃ وغیرہ)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حق یہ ہے کہ یہ نماز تراویح تھی اور اس طرح ادا ہوتی تھی کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حجرے کے اندر سے امامت فرماتے اور صحابہ اس حجرے کے باہر آپ کی اقتداء کرتے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز تہجد ہی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی تراویح پڑھی ہی نہیں، تراویح سنت صحابہ ہے مگر پہلی بات زیادہ قوی ہے۔

روش کلام سے معلوم ہو رہا ہے کہ گزشتہ راتوں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرأت اور تکبیریں باآواز بلند ادا کیں جس پر صحابہ نے اقتدا کی آج چونکہ آواز نہ تھی لہٰذا اقتدا نہ کرسکے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کبھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز کے لیئے جگاتے نہ تھے، بے ادبی سمجھتے تھے اور اکیلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر پڑھتے بھی نہ تھے کہ اسے محرومی جانتے تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۳۰)

768- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا پھر جب پانچویں رات آئی تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ رات کا آدھا حصہ گزر گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ ہمیں اس رات اور بھی نفل پڑھاتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے حتیٰ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا تو اس کے لیے رات کے قیام کا ثواب شمار کردیا جاتا ہے پس جب چوتھی رات آئی تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات اور لوگوں کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے فوت ہوجانے کا خوف ہوا۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا فلاح کیا ہے تو انہوں نے فرمایا سحری پھر باقی مہینہ آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(ترمذی ابواب الصوم باب ما جاء فی قیام شہر رمضان ج 1 ص 166' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی قیام شہر رمضان واللفظ لہ ج 1 ص 195' نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار باب قیام شہر رمضان ج 1 ص 238' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی قیام شہر رمضان ص 95' مسند احمد ج 5 ص 156)

769- وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ فَرَأَى نَاسًا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّونَ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمُ الْقُرْاٰنُ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَقْرَأُ وَهُمْ مَعَهُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوتِهِ قَالَ قَدْ أَحْسَنُوا وَقَدْ أَصَابُوا وَلَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ لَهُمْ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَّلَهُ شَاهِدٌ دُوْنَ حَسَنٍ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رمضان المبارک میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ کیا کر رہے ہیں تو ایک کہنے والے نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو قرآن یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن پڑھتے ہیں تو یہ لوگ ان کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اچھا کیا' انہوں نے درست کیا اور آپ نے ان کے لئے اس کو ناپسند نہیں فرمایا۔ اس کو بیہقی نے المعرفہ میں بیان کیا اور اس کی سند جید ہے اور ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے اس کا شاہد ہے جو کہ حسن سے کم درجہ کی حدیث ہے۔

(معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج 4 ص 39' سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب من زعم أنہا بالجماعۃ افضل۔ الخ ص 495' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی قیام شہر رمضان ج 1 ص 195)

770- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّي أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں رمضان کی ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا تو دیکھا کہ لوگ متفرق الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ رہا ہے کچھ لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان ج 1 ص 269)

عنہ نے فرمایا میرے خیال میں اگر میں ان کو ایک ہی قاری کے پیچھے جمع کردوں تو بہت بہتر ہوگا۔ پھر آپ نے پختہ ارادہ کرلیا اور لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے جمع کردیا' پھر دوسری رات میں آپ کے ساتھ نکلا تو لوگ اپنے قاری کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ کتنی اچھی بدعت ہے وہ نماز یعنی تہجد جسے چھوڑ کر تم سوجاتے ہو اس سے افضل ہے جسے تم ادا کرتے ہو اس سے آپ کی مراد رات کے آخری حصہ کی نماز تھی اور لوگ رات کے پہلے حصے میں نماز تراویح پڑھتے تھے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

قاری عبدالرحمن کی صفت ہے نہ کہ عبد کا مضاف الیہ اور یہ قبیلہ قارہ کی طرف منسوب ہے، آپ تابعی ہیں، حضرت عمر فاروق کی طرف سے بیت المال پر عامل تھے۔

یعنی رمضان کی راتوں میں سے ایک رات میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو لوگوں کو اس طرح متفرق طور پر تراویح پڑھتے دیکھا کہ کوئی جماعت سے پڑھ رہا ہے کوئی اکیلے۔ خیال رہے کہ فرائض کی جماعت اولیٰ کے وقت مسجد میں علیحدہ نماز پڑھنا منع ہے۔ تراویح کا یہ حکم نہیں اب بھی پیچھے آنے والے تراویح کی جماعت کے وقت فرائض اور بقیہ تراویح پڑھتے رہتے ہیں۔

اس طرح کہ حضرت ابی ابن کعب کو حکم دیا کہ صحابہ کو تراویح پڑھایا کریں اور صحابہ کو حکم دیا کہ ان کے پیچھے جمع ہوکر تراویح پڑھا کریں۔ خیال رہے کہ فرائض کے امام خود عمر فاروق تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر فرائض اور امام پڑھائے اور تراویح دوسرا تو جائز ہے، ہاں جس نے فرض جماعت سے نہ پڑھے ہوں وہ وتر نہیں پڑھا سکتا بلکہ جماعت سے پڑھ بھی نہیں سکتا۔

یعنی تراویح کی بیس رکعت اور باجماعت ہمیشہ اہتمام سے قائم کرنا میری ایجاد ہے اور بدعت حسنہ ہے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ نفس تراویح سنتِ رسول اللہ ہے مگر اس پر ہیشگی، باجماعت اور اہتمام سے ادا کرنا سنتِ فاروقی یعنی بدعت حسنہ ہے۔ دوسرے یہ کہ ایجادات صحابہ شرعاً بدعت ہیں اگرچہ انہیں لغۃً سنت کہا جاتا ہے، اسی لحاظ سے حضور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ" لہٰذا یہ دونوں حدیثیں متعارض نہیں۔ تیسرے یہ کہ ہر بدعت بری نہیں بعض اچھی بھی ہوتی ہیں، مگر فرضی قرآن کریم کے اعراب اور سیپارے حدیثوں کو کتابی شکل میں جمع کرنا بدعت ہے مگر فرض۔ چوتھے یہ کہ قیامت تک تراویح کی دھوم دھام عمر فاروق کی یادگار ہے۔

یعنی تم لوگ تراویح تو پڑھ لیتے ہو مگر تہجد چھوڑ دیتے ہو حالانکہ وہ بہت افضل ہے وہ بھی پڑھا کرو یا یہ مطلب ہے کہ میں کسی عذر کی وجہ سے تمہارے ساتھ تراویح میں شریک نہیں ہوتا مگر تہجد پڑھتا ہوں جو اس جماعت سے افضل ہے۔ خیال رہے کہ تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کا عمل تراویح اول رات میں پڑھنے کا تھا۔ خیال رہے کہ تراویح سو کر اٹھ کر نہ پڑھے بلکہ سونے سے پہلے پڑھے خواہ آخری رات تک پڑھتا رہے جیسا کہ شبینہ میں ہوتا ہے اور صحابہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمل کیا یا پڑھ کر سوئے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۳۶)

771- وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ إِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَيَتَفَرَّقُ هٰهُنَا فِرْقَةٌ وَّكَانَ النَّاسُ يَمِيْلُوْنَ إِلٰى أَحْسَنِهِمْ صَوْتًا فَقَالَ عُمَرُ أَرَاهُمْ قَدِ اتَّخَذُوا الْقُرْاٰنَ أَغَانِيَ أَمَا وَاللهِ لَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأُغَيِّرَنَّ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰى أَمَرَ أُبَيًّا فَصَلّٰى بِهِمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَابْنُ سَعْدٍ وَّجَعْفَرُ الْفِرْيَابِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مسجد میں قیام کرتے تھے تو لوگ متفرق ہو کر کھڑے ہوتے اور وہ لوگوں میں سے اچھی آواز والے کی طرف مائل ہوتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں یہ لوگ قرآن کو راگ بنانا چاہتے ہیں خدا کی قسم اگر مجھ سے ہو سکا تو میں ضرور اسے بدل دوں گا۔ پھر آپ صرف تین رات ہی ٹھہرے تھے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خلق افعال العباد میں روایت کیا اور ابن سعد اور جعفر فریابی نے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ التَّرَاوِيْحِ بِثَمَانِ رَكْعَاتٍ

آٹھ رکعت تراویح کا بیان

772- عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهٗ سَأَلَ

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان ج 1 ص 269، مسلم کتاب الصلوٰۃ المسافرین باب صلوٰۃ اللیل و عدد رکعات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج 1 ص 254)

کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں کس طرح نماز پڑھتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رمضان اور غیر رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعت نماز پڑھتے پس تو اس نماز کے طول اور حسن کے بارے میں نہ پوچھ' پھر چار رکعات پڑھتے پس تو ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ' پھر تین رکعت پڑھتے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

773- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّاَوْتَرَ فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا اَنْ يَّخْرُجَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا ثُمَّ دَخَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَا الْبَارِحَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا اَنْ تُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔ پس جب دوسری رات آئی تو ہم مسجد میں جمع ہوئے اور ہمیں امید تھی کہ آپ تشریف لائیں گے پس آپ تشریف نہ لائے تو ہم صبح تک مسجد میں ہی رہے' پھر ہم نے حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم گزشتہ رات مسجد میں جمع ہوئے اور ہمیں امید تھی کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ خوف ہوا کہ تم پر فرض کر دی جائیگی۔ اس کو طبرانی نے صغیر میں ذکر کیا اور محمد بن نصر نے قیام اللیل میں اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور اس کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سند میں کمزوری ہے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی من اسمه عثمان ص190' قیام اللیل کتاب قیام رمضان باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جماعة لیلاً۔ الخ ص 155' صحیح ابن خزیمة جماع ابواب ذکر الوتر باب ذکر بدلیل بان الوتر یس بفرض ج 2 ص138' صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج 5 ص 62)

774- وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ يَّعْنِي فِي رَمَضَانَ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا أُبَيُّ قَالَ نِسْوَةٌ فِي دَارِي قُلْنَ إِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَنُصَلِّي بِصَلٰوتِكَ قَالَ فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّأَوْتَرْتُ فَكَانَتْ سُنَّةَ الرِّضَا وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. (مسند ابی یعلی ج 3 ص 336' مجمع الزوائد کتاب باب فی الرجل یؤمر النساء ج 2 ص 74)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ گزشتہ رات میرے ساتھ ایک معاملہ پیش آیا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی وہ کیا ہے تو حضرت ابی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میرے گھر کی کچھ عورتوں نے کہا کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتیں پس ہم تیری اقتدا میں نماز پڑھیں گی تو میں نے ان کو آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے تو یہ سنت رضا ہوگئی کہ آپ نے ان کو کچھ نہیں فرمایا۔اس کو ابو یعلی نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

775- وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّتَمِيْمًا الدَّارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ وَقَدْ كَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وسعيد بن منصور وأَبُوْبَكْر بن أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت محمد بن یوسف رضی اللہ تعالی عنہ' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں اور قاری مئین سورتیں پڑھتا حتی کہ ہم طویل قیام کی وجہ سے لاٹھی پر سہارا لیتے اور ہم صبح سے تھوڑی ہی دیر پہلے نماز سے فارغ ہوتے تھے۔اسے مالک اور سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(مؤطا امام مالک کتاب الصلوۃ فی رمضان ماجاء فی قیام رمضان ص 98' مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب فی صلوۃ رمضان ج 2 ص 391)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آٹھ رکعتیں تراویح اور تین وتر کبھی ابی ابن کعب نے پڑھائیں اور کبھی تمیم داری یا تراویح ابی ابن کعب نے پڑھائیں اور وتر تمیم داری نے۔ اس حدیث سے غیر مقلد آٹھ تراویح پر دلیل پکڑتے ہیں مگر یہ ان کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ وتر ایک رکعت پڑھتے ہیں اور اس میں تین کا ثبوت ہے۔ اس حدیث میں چند طرح گفتگو ہے: ایک یہ کہ حدیث صحیح نہیں بلکہ مضطرب ہے، اس کے راوی محمد ابن یوسف ہیں انہوں نے یہاں گیارہ کی روایت کی اور محمد ابن نصر سے تیرہ کی، عبدالرزاق نے انہیں سے اکیس رکعتیں نقل کیں۔ (فتح الباری) ابن عبدالبر نے فرمایا کہ یہ روایت وہم ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ نے لوگوں کو بیس رکعت کا حکم دیا۔ (مرقاۃ) دوسرے یہ کہ ہوسکتا ہے کہ اولاً آٹھ تراویح پڑھی گئی ہوں، پھر بارہ، پھر بیس یہ دونوں منسوخ ہوں، لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ اس کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔

مئین: وہ سورتیں کہلاتی ہیں جن کی آیات سو سے زیادہ ہوں جیسے سورۂ بقر، آل عمران یعنی آٹھ رکعتوں میں لمبی سورتیں پڑھی جاتی تھی تو ہم تھک کر اپنی بغل میں لاٹھی دبا کر ٹیک لگا لیتے تھے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس سے معلوم ہوگا کہ لاٹھی پر ٹیک لگا کر نماز پڑھنا جائز ہے اور شبینہ سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۷۵)

بَابٌ فِي التَّرَاوِيحِ بِأَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِ رَكْعَاتٍ

آٹھ رکعات سے زیادہ تراویح کا بیان

776- عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكْعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

(مؤطا امام مالک کتاب الصلوۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان ص 98)

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے لوگوں کو اسی حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کرتے تھے اور قاری آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرہ پڑھتا تھا پس جب وہ بارہ رکعات میں اسے پڑھتا تو لوگ یہ سمجھتے کہ (آج) اس نے ہلکی نماز پڑھائی ہے اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث گزشتہ اس حدیث کی شرح ہے جس میں فرمایا گیا تھا کہ صحابہ آخر ... رمضان ... [illegible]

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ قنوت قنوت نازلہ تھی جیسا ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ وتر کی قنوت تو ہمیشہ پڑھی جائے گی۔ اعرج کا نام عبدالرحمان ہے جو مشہور ثقہ تابعی ہیں اور لوگوں سے مراد صحابہ ہیں۔

خیال رہے کہ صحابہ کرام نے اولاً آٹھ تراویح پڑھی پھر بارہ جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا، پھر بیس تراویح پر تمام صحابہ کا اتفاق ہو گیا جیسا کہ مرقاۃ، لمعات وغیرہ میں ہے، نیز طبرانی، بیہقی، ابن شیبہ، امام بغوی، مالک، ابن منیع وغیرہ میں حضرت ابن عباس، سائب، ابن یزید، یزید ابن رومان، ابی ابن کعب، ابوعبدالرحمان، سلمٰی وغیرہم سے روایتیں کیں۔ بلکہ طبرانی، بیہقی، عبد ابن حمید، ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوائے وتر کے بیس رکعت پڑھتے تھے، اگرچہ ان کی اسنادوں میں عثمان ابن ابراہیم راوی غیر ثقہ ہے مگر چونکہ عثمان امام اعظم سے بہت عرصہ بعد پیدا ہوا لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کو صحیح ہو کر ملی، بعد کا ضعف پہلے والوں کو مضر نہیں۔ طبرانی، ابن حبان میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں آٹھ رکعت پڑھتے تھے۔ اس میں اولاً تو عیسٰی ابن جاریہ راوی سخت ضعیف ہے لہٰذا حدیث ناقابل عمل اور اگر صحیح بھی ہو تو وہاں نماز تہجد مراد ہے نہ کہ تراویح۔ اسی لیئے طبرانی نے یہ حدیث باب قیام اللیل یعنی تہجد کے باب میں نقل کی۔ غرض کہ بیس والی روایتوں میں تراویح ہی مراد ہے اور آٹھ والی میں تہجد کا احتمال، اسی لیئے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل مکہ بیس تراویح پڑھتے تھے اور اہل مدینہ چالیس، آٹھ تراویح پر کبھی کسی کا عمل نہیں ہوا اب تو سارے عرب و عجم میں بیس تراویح پڑھی جاتی ہیں بلکہ بیس تراویح کے حساب سے قرآن کریم کے رکوع پانچ سو ستاون (۵۵۷) صحیح ہوتے ہیں۔ کہ رکوع اس کو کہتے ہیں جسے پڑھ کر صحابہ تراویح میں رکوع کرتے تھے اگر تراویح آٹھ ہوتیں تو قرآن کے رکوع ۲۱۶ ہوتے ہیں۔ اس کی پوری تحقیق "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۳۸)

بَابٌ فِي التَّرَاوِيحِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَاتٍ

777۔ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا يَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِيْنَ وَكَانُوْا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلٰى عِصِيِّهِمْ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بیس رکعات تراویح کا بیان

حضرت زید بن خصیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اور مئین سورتوں کی قرات فرماتے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں طویل قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگا لیتے تھے۔ اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(السنن الکبری للبیہقی کتاب الصلوۃ باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان ج 2 ص 496)

778- وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں رمضان المبارک میں ۲۳ رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب الصلوۃ فی رمضان باب ماجاء فی قیام رمضان ص 98)

779- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو ۲۳ رکعتیں پڑھائے اس کو ابوبکر بن شیبہ نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج 2 ص 393)

780- وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابی بن کعب مدینہ طیبہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن شیبہ نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج 2 ص 393)

781- وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو اسی حال میں پایا کہ وہ وتروں سمیت ۲۳ رکعات پڑھتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج 2 ص 393)

782- وَعَنْ اَبِي الْخَصِيْبِ قَالَ كَانَ يَؤُمُّنَا

حضرت ابوالخصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِيْ رَمَضَانَ فَيُصَلِّيْ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

کہ ہمیں سوید بن غفلہ نے رمضان المبارک میں اقامت کرائی تو آپ پانچ ترویحات یعنی بیس رکعتیں پڑھاتے۔ اس کو بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(سنن الکبرٰی للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان ج2ص496)

783- وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت نافع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعات (تراویح) پڑھاتے تھے اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج2ص393)

784- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فِيْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ رِوَايَاتٌ أُخْرٰى أَكْثَرُهَا لَا تَخْلُوْ عَنْ وَّهْنٍ وَّلٰكِنْ بَعْضُهَا يُقَوِّيْ بَعْضًا.

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج2ص393)

حضرت سعید بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو رمضان میں پانچ ترویحات میں بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کیا اپنے مصنف میں اس کی سند صحیح ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں اس بارے میں دیگر روایات بھی ہیں جن میں سے اکثر ضعف سے خالی نہیں ہیں لیکن ان میں سے بعض بعض کو تقویت دیتی ہیں۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
تراویح سنت مؤکدہ ہے محققین کے نزدیک سنت مؤکدہ کا تارک گنہگار رہے خصوصاً جب ترک کی عادت بنالے، تراویح کی تعداد جمہور امت کے ہاں بیس ہی ہے۔ ایک روایت کے مطابق امام مالک کے ہاں ان کی تعداد چھتیس ہے۔ درمختار میں ہے تراویح سنت مؤکدہ ہیں کیونکہ خلفاء راشدین نے اس پر دوام فرمایا اور وہ بیس رکعات ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی سنت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتدا کا حکم دیا ہے اور خلفاء راشدین کی اتباع سنت میں تاکید کامل فرمائی ہے۔ امام احمد، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میری اور خلفاے راشدین کی سنت لازم ہے اسے دانتوں سے اچھی طرح مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔ ترمذی (درمختار، باب الوتر والنوافل، مطبوعہ مجتبائی دہلی بھارت ۱/۹۸) (سنن ابوداود، آخر باب فی لزوم السنۃ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۷۹) (الفتاوی الرضویہ، ج ۷، ص ۴۵۷)

بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

فوت شدہ نمازوں کی قضا کا بیان

785- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ). رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے تو اسے چاہیے نماز پڑھے پس اس کا یہی کفارہ ہے (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور نماز کو میری یاد کے لئے قائم کرو۔ اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب من نسی صلوٰۃ فی فلیصل اذا ذکرھا۔ الخ ج 1 ص 84' مسلم کتاب المساجد باب قضاء الصلوٰۃ الفائتہ۔ الخ ج 1 ص 238' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی النوم عن الصلوٰۃ ج 1 ص 43' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی من نام عن صلوٰۃ او نسیھا ج 1 ص 63' نسائی کتاب المواقیت باب فیمن نام عن صلوٰۃ ج 1 ص 100' ابن ماجۃ ابواب مواقیت الصلوٰۃ باب من نام عن الصلوٰۃ او نسیھا ص 50' مسند احمد ج 3 ص 282)

786- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَآءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب من صلی بالناس جماعۃ بعد ذھاب الوقت ج 1 ص 83' مسلم کتاب المساجد باب الدلیل من قال الصلوٰۃ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر غروب آفتاب کے بعد حاضر ہوئے تو کفار قریش کو برا بھلا کہنا شروع کردیا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے عصر کی نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی تو ہم اٹھ کر وادی بطحان کی طرف گئے پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا تو آپ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھائی' پھر اس کی بعد مغرب کی نماز پڑھائی اس کو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الوسطی هی صلوٰۃ العصر ج 1 ص 227) شیخین نے روایت کیا۔

شرح: آپ نے وادی بطحان میں سورج غروب ہو جانے کے بعد نماز عصر قضا پڑھی پھر اس کے بعد نماز مغرب ادا فرمائی۔ اور کفار کے حق میں یہ دعا مانگی کہ

مَلَأَ اللهُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ.

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، الحدیث: ۴۱۱۱، ۴۱۱۲، ج ۳، ص ۵۴)

اللہ ان مشرکوں کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے ان لوگوں نے ہم کو نماز وسطی سے روک دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

جنگ خندق کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی فرمائی کہ:

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، الحدیث: ۴۱۱۵، ج ۳، ص ۵۵)

اے اللہ! عزوجل اے کتاب نازل فرمانے والے! جلد حساب لینے والے! تو ان کفار کے لشکروں کو شکست دے دے، اے اللہ! عزوجل ان کو شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ دے۔

787- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الْاُخْرٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر العمل فی جامع الصلوٰۃ ص 155)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے جو نماز پڑھنا بھول جائے پھر اس کو نماز اس حال میں یاد آئے کہ وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسے چاہیے کہ وہ بھولی ہوئی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضانِ تراویح، جاء الحق اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

✿✿✿✿✿

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

سجدۂ سہو کا بیان

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان

788- عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی بنو عبدالمطلب کے حلیف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں (قعدہ کئے بغیر) کھڑے ہو گئے حالانکہ آپ پر بیٹھنا تھا پس جب آپ نے اپنی نماز مکمل فرمائی تو سلام سے پہلے بیٹھ کر دو سجدے کئے، ہر سجدے کے لئے تکبیر کہتے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا، یہ اس قعدہ کی جگہ تھے جو کہ آپ بھول گئے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب التہجد باب کبیر فی سجدتی السہو ج 1 ص 164، مسلم کتاب المساجد باب اذا نسی الجلوس فی الرکعتین۔ الخ ج 1 ص 211)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

مشہور یہ ہے کہ بحینہ آپ کی والدہ کا نام ہے اور آپ کے والد کا نام مالک ہے، آپ والدہ کی طرف سے عبدالمطلب میں حضور علیہ السلام سے مل جاتے ہیں کیونکہ بحینہ بنت حارث ابن عبدالمطلب ابن عبدالمناف ہیں، آپ بڑے متقی، صائم الدھر صحابی ہیں، امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔

معلوم ہوا کہ اگر امام پہلی التحیات بھول کر تیسری رکعت میں پورا کھڑا ہو جائے تو مقتدی لقمہ دے کر اسے واپس نہ کریں بلکہ خود بھی کھڑے ہو جائیں کیونکہ وہ بیٹھنا واجب ہے اور یہ قیام فرض، واجب کے لیے فرض نہیں چھوڑا جا سکتا۔

اس حدیث کی بنا پر امام شافعی فرماتے ہیں سجدۂ سہو کے لیے سلام نہ پھیرے مگر دوسری قوی روایات میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لیے سلام پھیرا ہے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد عمر فاروق اعظم ہمیشہ سجدۂ سہو کے لیے سلام پھیرا کرتے تھے، فاروق اعظم کا یہ عمل اس حدیث کو تقویت دیتا ہے لہٰذا حق یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس کی ناسخ مسلم، بخاری کی وہ روایت ہے جو فصل اول میں گزر گئی اور ہو سکتا ہے کہ یہاں سلام سے مراد نماز کے وہ دو سلام ہوں جن سے نماز ختم کی جاتی ہے اور مطلب یہ ہو کہ لوگوں نے سلام نماز کا انتظار کیا حضور علیہ السلام نے وہ سلام نہ پھیرا بلکہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سہو کا ایک سلام پھیر کر تکبیر کہہ دی تب اسے منسوخ ماننے کی ضرورت نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۳۸)

789۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِکَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطٰنِ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم کتاب المساجد باب اذا نسی الجلوس فی الرکعتین۔الخ ج1 ص211)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں ہیں تین یا چار تو اسے چاہئے کہ وہ شک کو دور کر دے اور ان رکعات پر بنا کرے جن کا اسے یقین ہے' پھر وہ سلام سے پہلے دو سجدے کر لے' پس اگر (واقع) میں اس نے پانچ رکعتیں پڑھیں ہیں تو وہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے چار رکعات کو پورا کرنے کے لئے دو سجدے کئے تو وہ شیطان کو ذلیل کرنیوالے ہوں گے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی کم مانے کہ وہ یقینی ہے زیادہ کو نہ لے کہ وہ مشکوک ہے۔

بخاری کی روایت میں سلام سے پہلے کا لفظ نہیں یہاں سلام سے مراد نماز کا سلام ہے جس سے نماز سے نکلتے ہیں نہ کہ سجدۂ سہو کا سلام لہٰذا یہ حدیث نہ تو حنفیوں کے خلاف ہے اور نہ ان احادیث سے متعارض جن میں سلام کا ذکر ہے کہ وہاں سلام سے مراد سجدۂ سہو کا سلام ہے۔ اس حدیث کی بناء پر امام شافعی فرماتے ہیں کہ سجدۂ سہو میں سلام نہیں مگر قول امام ابوحنیفہ بہت قوی ہے۔

یعنی اگر نمازی نے تین رکعتیں مان کر ایک رکعت اور پڑھ لی اور واقع میں چار ہو چکی تھیں اور اس رکعت کے پڑھنے سے پانچ ہو گئیں تو وہ دو سجدے ایک رکعت کی طرح ہو کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی اور اسے چار فرض اور دو نفل کا ثواب مل جائے گا۔ شَفَعْنَ کا فاعل وہ پانچ رکعتیں ہیں۔

یعنی اگر واقع میں رکعت تین ہی ہوئی تھیں اور اب چار پوری ہوئیں تو اس سے نمازی کا نقصان کوئی نہیں، شیطان ذلیل ہو جائے گا کہ اس نے نماز خراب کرنی چاہی مگر کامیاب نہ ہو سکا بلکہ دو سجدوں کا ثواب اور مل گیا۔

یعنی اگر نمازی پانچ رکعتیں پڑھ گیا ہے تو ان دو سجدوں کی برکت سے اپنی نماز کو چھ رکعتیں بنا لے گا اور چار فرضوں کے ساتھ دو نفلوں کا ثواب بھی پائے گا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۳۸)

790۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَمْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَّاِذَا لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَمْ ثَلَاثًا فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ وَاِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْجُدُ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ۔

(مسند احمد ج 1 ص 190، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فیمن قام من اثنتین ساھیا ص 86، ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب فیمن یشک فی الزیادۃ و النقصان ج 1 ص 90)

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہوجائے پس وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو اسے چاہئے کہ وہ اسے ایک رکعات قرار دے اور جب اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے دو پڑھی ہیں یا تین تو وہ ان کو دو رکعات قرار دے اور جب اس کو تین اور چار کے درمیان شک ہو تو وہ انہیں تین رکعات قرار دے پھر جب وہ نماز سے فارغ ہو تو بیٹھ کر سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا اور یہ حدیث معلول ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی اگر نمازی کو تردد ہے کہ میں نے تین پڑھیں یا چار تو تین مان کر ایک رکعت اور مان لے تا کہ اب یہ تردد ہو جائے کہ چار پڑھیں یا پانچ اور سجدۂ سہو کرلے کہ اگر پانچ رکعتیں ہوگئیں ہوں تو تاخیر سلام کی وجہ سے جو نقصان پیدا ہوا اس کا بدلہ اس سے ہو جائے گا۔ خیال رہے کہ اس سارے باب میں حضور علیہ السلام کے سہوؤں کا ذکر ہوا پہلی التحیات میں نہ بیٹھنا دو رکعت پر سلام پھیر دینا، تین رکعت پر سلام پھیرنا، بجائے چار کے پانچ رکعتیں پڑھنا اور ان سب میں سجدۂ سہو کا ذکر آیا۔ اس بناء پر فقہاء فرماتے ہیں کہ نماز کا واجب چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے نہ کہ سنتیں اور فرض چھوٹنے سے ہمارا مذہب میں فتویٰ اس پر ہے کہ ہر سجدۂ سہو کے لیے پہلے التحیات پڑھے اور ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر التحیات دونوں درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۴۶)

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد سجدہ سہو کا بیان

791- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا نماز کم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ (بخاری کتاب التهجد باب من لم يتشهد فی سجدتی السهو۔ الخ ج 1 ص 164‘ مسلم کتاب المساجد باب من ترک الرکعتین۔۔۔۔ الخ ج 1 ص 213)

کردی گئی یا آپ بھول گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کیا ذوالیدین نے سچ کہا تو لوگوں نے عرض کیا ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور مزید دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر اپنے سجدے کی مثل یا اس طویل سجدہ کیا پھر اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ان کا نام عمیر ابن عمرو کنیت ابو محمد، لقب خرباق اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطا کردہ خطاب ذوالیدین تھا۔ حجازی سلمی تھے ان کے متعلق اور بہت سی روایتیں ہیں آپ کو بارگاہ رسالت میں بہت باریابی تھی جو بات بڑے صحابہ عرض نہ کرسکتے تھے آپ بے تکلف عرض کردیتے تھے۔

اس گفتگو سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ بھولی ہوئی چیز کا انکار کردینا جھوٹ نہیں بلکہ اس پر قسم کھالینا گناہ نہیں، اس ہی کو قسم لغو کہتے ہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ" دیکھو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھول ہوئی مگر فرمایا کہ میں بھولا نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے اپنے بھولنے کا خیال نہیں یہ بالکل صحیح ہے شان نبوت کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ ایسے موقعہ پر اکثر مقتدیوں کی بات مانی جائے گی نہ کہ ایک کی، اگر ایک کہے کہ دو رکعتیں پڑھیں باقی کہیں چار تو چار ہی مانی جائیں گی، دیکھو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالیدین کی خبر کی تصدیق فرما کر اس پر عمل کیا۔

پہلی تکبیر سجدے میں جانے کے لیے تھی، دوسری سجدے سے اٹھنے کے لیے، تیسری پھر سجدے میں جانے کے لیے۔ ظاہر یہ ہے کہ سجدۂ سہو کے لیے ایک ہی سلام پھیرا جو لوگ جاچکے تھے انہیں واپس بلایا گیا اور سب کے ساتھ یہ دو رکعتیں ادا کی گئیں۔

یعنی لوگوں نے ابن سیرین سے پوچھا کہ کیا حضور علیہ السلام نے سجدۂ سہو کے بعد نماز کا سلام پھیرا یا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ نے مجھ سے سلام کا ذکر نہیں کیا، ہاں میں نے سنا یہ ہے کہ عمران ابن حصین بھی یہ واقعہ بیان کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ ابن سیرین اور حضرت ابوہریرہ نے درمیان عمران ابن حصین ہیں جن کا ذکر نہ کیا گیا تاکہ یہ حدیث منقطع ہوجائے کیونکہ ابن سیرین کی عمران ابن حصین سے ملاقات نہیں ہوئی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲، ص ۲۴۱)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

792- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو نماز میں شک ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند لاباس بہ ہے۔

(مسند احمد ج 1 ص 205' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من قال بعد التسلیم ج 1 ص 148' نسائی کتاب المھو باب التحری ج 1 ص 185' سنن الکبزی للبیھقی کتاب الصلوٰۃ باب من قال یسجدھما بعد التسلیم۔ الخ ج 2 ص 336)

793- وَعَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فیمن سجدھما بعد السلام ص 86)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہو کی وجہ سے دو سجدے سلام کے بعد کرتے تھے اور انہوں نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔ اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

794- وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَهِمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَا يَدْرِيْ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب سجود السھو ج 1 ص 299)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کو نماز میں وہم ہوجاتا ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے زیادہ نماز پڑھ لی ہے یا کم تو آپ نے فرمایا وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اسکی سند صحیح ہے۔

795- وَعَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ صَلّٰى وَرَآءَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَوْهَمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ضمرہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان کو نماز میں وہم ہوگیا۔ پس انہوں نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ اس کو امام

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب سجود السھو ج 1 ص 299) طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک سلام کے بعد چاہئے، دوسرا سلام پھیرنا منع ہے، یہاں تک کہ اگر دونوں قصداً پھیر دے گا سجدہ سہو نہ ہو سکے گا اور نماز پھیرنا واجب رہے گا۔

درمختار میں ہے: یجب بعد سلام واحد عن یمینہ فقط وھو الاصح بحر وعلیہ لو اتی بتسلیمتین سقط عنہ السجود الخ (درمختار باب سجود السہو مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی بھارت ۱/۱۰۱)

فقط دائیں جانب سلام کے بعد واجب ہے اور یہی اصح ہے بحر۔ اور اگر سجدہ سہو لازم تھا اور اس نے دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجود ساقط ہو جائیگا الخ۔

ردالمحتار میں ہے:

وعلیہ فیجب ترك التسلیمۃ الثانیۃ الخ۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ وجل مجدہ اتم واحکم (ردالمحتار باب سجود السہو ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۷۸)

اگر سجدہ سہو لازم ہو تو دوسرے سلام کا ترک ضروری ہوتا ہے الخ۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ (الفتاوی الرضویہ، ج ۷، ص ۹۲)

796- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب سجود السھو ج 1 ص 299)

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا بھول کے دو سجدے سلام کے بعد ہیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح: سجدۂ سہو کا بیان

جو نماز میں چیزیں واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سجدۂ سہو واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ کرے اور پھر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج ۲، ص ۶۵۱ـ ۶۵۳)

مسئلہ:۔ اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ نماز کو دہرانا واجب ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج ۲، ص ۶۵۵)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسئلہ:۔ جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی بات چھوٹ گئی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور سجدۂ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں ہوسکتی بلکہ پھر سے اس نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ ایک نماز میں اگر بھول سے کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک مرتبہ وہی دو سجدے سہو کے سب کے لئے کافی ہیں چند بار سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج ۲، ص ۶۵۵)

مسئلہ:۔ پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے میں اتنی دیر لگادی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ سکے تو سجدۂ سہو واجب ہے چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اس لئے دھیان رکھو کہ پہلے قعدہ میں التحیات ختم ہوتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج ۲، ص ۶۵۷)

بَابُ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ يُسَلِّمُ

797- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ لَا اَدْرِيْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنّٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاٰخَرُوْنَ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب التوجہ نحو القبلۃ ج 1 ص 58)

سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم (راوی) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے اضافہ کیا یا کمی کی تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا؟ تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے تو آپ نے اپنے پاؤں مبارک کو دوہرا فرما کر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دو سجدے کئے پھر آپ نے سلام پھیرا پس جب آپ اپنے چہرہ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم نازل ہوتا میں ضرور تمہیں بتادیتا، میں بھی بشر ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں، پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یاد دلا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اسے چاہئے کہ وہ درست کے لئے غور کرے اور اس کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نماز کلام کرنے سے فاسد نہ ہوتی تھی، چونکہ اس سوال و جواب کے باوجود نماز باقی تھی لہٰذا سجدۂ سہو کرلیا اب ایسا نہیں ہوسکتا۔ سَلَّم سے مراد وہی نماز کا سلام ہے جو نماز تمام کرنے کی نیت سے کیا گیا تھا۔ خیال رہے کہ اگر کسی نمازی کو سلام کے بعد اپنی بھول یاد آئے تو فوراً سجدۂ سہو میں گر جائے اور پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے پہلا سلام سہو کا ہو جائے گا دوسرا نماز کا۔

یہ لفظ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منہ سے سجتا ہے ہم بشر کہہ کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہیں پکار سکتے رب فرماتا ہے: "لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ" الخ۔ یہاں صرف بھولنے میں تشبیہ ہے نہ کہ بھولنے کی نوعیت میں اپنی اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بھول کا فرق ہم ابھی عرض کرچکے ہیں۔

یہ تلاش کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ کسی جانب گمان غالب ہو اور اگر کوئی گمان غالب نہ ہو تو کم کو لے، لہٰذا یہ حدیث گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۴۰)

798- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَالتِّرْمِذِيَّ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے تو آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھوں میں کچھ طوالت تھی تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پھر آپ کی خدمت میں آپ کا فعل ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غصے کی حالت میں چادر گھسیٹے ہوئے لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا اس نے سچ کہا ہے تو لوگوں نے کہا ہاں تو آپ نے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ایک رکعت پڑھائی پھر سلام پھیرا پر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔ اس حدیث کو بخاری و ترمذی کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب المساجد باب من ترک الرکعتین اونحوھما۔ الخ ج 1 ص 214' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی سجدتی السھو۔ ج 1 ص 146' نسائی کتاب السھو باب مایفعل من سلم من اثنتین۔ الخ ج 1 ص 183' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب فیمن سلم من ثنتین او ثلث ساھیا ص 86' مسند احمد ج 4 ص 427)

799- وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ مَنْ خَلْفَهٗ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

(مسند احمد ج 4 ص 247' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الامام ینھض فی الرکعتین ج 1 ص 83)

حضرت زیادہ بن علاقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی پس جب دو رکعتیں پڑھا چکے تو تشہد کے لئے بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے تو آپ کے مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا تو انہوں نے ان کو کھڑا ہونے کا اشارہ کیا' پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا' پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیر دیا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

800- وَعَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب سجود السھو ج 1 ص 299)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین نے سہو کے دو سجدوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ سلام پھیرے پھر سجدے کرے پھر سلام پھیرے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ

بیمار کی نماز کا بیان

801- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا فِيْ ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا فِيْهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کو آپ نے بغلوں کے نیچے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صحیح۔ (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء اذا صلی الامام قاعدا فصلوا قعوداً باب منہ ج 1 ص 83)

سے نکال کر کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

802- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء اذا صلی الامام قاعدا فصلوا قعوداً باب منہ ج 1 ص 83)

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ نے ۱۷ نمازیں پڑھائیں ہیں۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ بعد انبیاء افضل الخلق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ امام افضل ہی کو بنایا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلافت کے آپ ہی مستحق ہیں کیونکہ، یہ امامت اصغریٰ امامت کبریٰ کی دلیل ہے گویا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عملی طور پر آپ کو اپنا خلیفہ بنادیا خلافت صرف قول سے ہی نہیں ہوا کرتی اسی لیئے تمام صحابہ خصوصا حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ صدیق کو رسول اللہ نے ہمارے دین کا امام بنادیا تو ہم نے انہیں اپنی دنیا کا امام بنالیا۔ تیسرے یہ کہ امامت کا مستحق پہلے عالم ہے پھر قاری۔ چوتھے یہ کہ ابوبکر صدیق تمام صحابہ میں بڑے عالم ہیں۔ (ازمرقاۃ و مدارج النبوۃ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۶۴)

803- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا مسلمًا وزاد النَّسَائِيُّ فان لم تستطع فمستلقيا لا يكلف الله نفسًا الا وسعها۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (نماز کے متعلق) سوال کیا تو آپ نے فرمایا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھ اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی پڑھ سکو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔ اس کو سوائے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا اور نسائی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اگر تو استطاعت نہ رکھے تو چت لیٹ کر نماز پڑھ اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی طاقت کے مطابق ہی مکلف بناتا ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب ماذالم یطق قاعداً۔ الخ ج 1 ص 150، ترمذی ابواب صلوٰۃ باب ما جاء ان الصلوٰۃ القاعد علی النصف۔ الخ ج 1 ص 85، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الصلوٰۃ القاعد ج 1 ص 137، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی صلوٰۃ المریض ص 87، مسند احمد ج 4 ص 426)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

حضرت عمران ابن حصین کو سخت بواسیر کا مرض تھا جس سے وہ بعض اوقات نہ تو کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے تھے نہ بیٹھ کر انہوں نے اپنے لیئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ نے یہ جواب فرمایا جیسا کہ مسلم کے سوا تمام صحاح میں ہے۔ خیال رہے کہ یہاں نماز سے فرض واجب وغیرہ تمام نمازیں مراد ہیں مجبور کے یہ ہی احکام ہیں۔ یہ بھی خیال رہے لیٹ کر نماز پڑھنے والے کے لیئے بہتر یہ ہے کہ چت لیٹے، روبقبلہ ہو، اس طرح کہ پاؤں بھی قبلہ کی طرف ہوں تا کہ اس کا رکوع وسجدہ بھی قبلہ رخ ہو حضرت عمران ابن حصین کو بواسیر تھی جس سے وہ چت بھی نہیں لیٹ سکتے تھے اس لیئے انہیں داہنی کروٹ پر لیٹنے کا حکم دیا گیا۔ (فتح القدیر) لہٰذا یہ حدیث احناف کے خلاف نہیں دار قطنی کی حدیث میں ہے "فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ صَلّٰی مُسْتَلْقِیًا رِجْلَاهُ مِمَّا یَلِی الْقِبْلَةَ" یعنی اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکے تو چت لیٹ کر پڑھے قبلہ کی طرف پاؤں کر کے یہ حدیث احناف کی دلیل ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۶)

804- وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ اَوْمَأَ بِرَأْسِهٖ اِيْمَاءً وَّلَمْ يَرْفَعْ اِلٰى جَبْهَتِهٖ شَيْئًا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ بیمار اگر سجدہ نہ کر سکے تو اپنے سر سے اشارہ کرے اور اپنی پیشانی کی طرف کوئی چیز نہ اٹھائے اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر باب العمل فی جامع الصلوٰۃ ص 154)

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدہ تلاوت کا بیان

805- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ شَيْخٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا فَرَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ (بخاری ابواب ماجاء فی سجود

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ المکرمۃ میں سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ (تلاوت) کیا اور آپ کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے اس نے کنکر یا مٹی کی مٹھی لی اور اسے پیشانی کی طرف اٹھا کر کہنے لگا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

القرآن۔ الخ ج 1 ص 146' مسلم کتاب المساجد باب سجود التلاوۃ ج 1 ص 215)

مجھے یہی کافی ہے تو میں نے اسے اس کے بعد دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی مؤمنین، مشرکین، انسان، جن جو بھی وہاں حاضر تھے سب سجدے میں گر گئے۔ اس کی وجہ پہلے بیان ہوچکی کہ چونکہ سورۂ والنجم میں یہاں لات وعزیٰ کا بھی ذکر ہے۔ اس لیے مشرکین نے ان کی تعظیم کرتے ہوئے سجدہ کیا یا اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوت میں ایسی ہیبت تھی کہ مشرکین بھی بے اختیار سجدے میں گر گئے۔ یا اس وقت شیطان نے بتوں کی تعریف کی، مسلمان تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر سجدے میں گرے اور کفار شیطان کی آواز پر۔ یہ محض باطل ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پر بے اختیار اس وقت بتوں کی آواز آگئی نعوذ باللہ، امام عسقلانی نے شرح بخاری میں شیطان والے قصہ کو ثابت کیا ہے، رب تعالیٰ نے فرمایا: "اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِه"۔

اس کی یہ حرکت غرور وتکبر کے لیے تھی کہ سب کے ساتھ میرا سجدہ کرنا میری شان کے خلاف ہے

یعنی جن مشرکین نے آج سجدہ کیا تھا وہ سب بعد میں اسلام لے آئے جس نے سجدہ نہ کیا وہ کافر ہی مارا گیا

جو بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں بری طرح مارا گیا جیسے یہ حضرت بلال کو برچھیوں اور نیزوں سے چھیدا کرتا تھا اسی طرح بدر میں صورت یہ بنی کہ اسے چھید چھید کر ہی مارنا پڑا کیونکہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایفائے عہد کرتے ہوئے اسے بچانے کے لیے خود کو اس کے اوپر ڈال دیا تھا اور اس کا بھائی ابی بن خلف جنگ احد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں مارا گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے صرف اسی کو قتل فرمایا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۱)

806- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۃ نجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں مشرکوں جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب ماجاء فی سجود القرآن۔ الخ باب سجود المسلمین مع المشرکین ج 1 ص 146)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

حضور علیہ السلام نے سجدے کی آیت پڑھ کر اور صحابہ نے سن کر سجدہ کیا، مشرکین نے اس موقعہ پر یا اپنے بتوں لات وعزیٰ کا ذکر سن کر سجدہ کیا یا حضور علیہ السلام سے ذکر الٰہی سن کر مرعوب ہوئے اور سجدہ میں گر گئے۔ بعض روایات میں آیا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہے کہ اس موقع پر شیطان نے حضور علیہ السلام کی سی آواز بنا کر بتوں کی تعریف کی یا بغیر قصد حضور علیہ السلام کی زبان پر وہ الفاظ جاری ہوئے، مشرکین سمجھے کہ حضور علیہ السلام ہمارے دین کی طرف لوٹ آئے تو شکرانہ کے طور پر وہ سجدے میں گر گئے یعنی مسلمانوں نے سجدۂ تلاوت کیا اور مشرکوں نے اپنی غلط فہمی پر سجدۂ شکر مگر آپ کی زبان پر بتوں کی تعریف جاری ہونے کی روایت باطل محض ہے اور شیطان کا اپنی آواز کو حضور علیہ السلام کی آواز کی مثل بنا کر یہ کہہ دینا اسے بھی حضرت شیخ نے لمعات میں اور ملا علی قاری نے مرقاۃ میں باطل قرار دیا اور اس قصہ کو موضوع قرار دیا اور فرمایا کہ یہ مورخین کی ایجاد ہے، محدثین نے اسے نہیں لیا لیکن بعض علماء نے "اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِه" کی تفسیر میں یہ پہلا واقعہ بیان کیا یعنی شیطان کا یہ کہہ دینا معلوم ہوتا ہے، صحابہ نے اس موقع پر جنات کو بھی سجدہ کرتے دیکھا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۴۷)

807- وَعَنْهُ قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ (بخاری ابواب ما جاء فی سجود القرآن ۔ الخ باب سجدۃ صٓ ج 1 ص 146)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سورہ صٓ کا سجدہ فرضی سجدوں میں نہیں میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی اس کی فرضیت نماز اور زکوۃ کی سی نہیں جس کا منکر کافر ہو بلکہ واجب ہے جس کا انکار کفر نہیں۔ یہی حنفی کہتے ہیں کہ قرآن کے سارے سجدے واجب ہیں اور اگر یہ مطلب ہو کہ واجب نہیں بلکہ سنت ہے تو یہ سیدنا ابن عباس کا اپنا اجتہاد ہے کوئی حدیث مرفوع پیش نہیں فرمائی۔

یعنی میں بھی کرتا ہوں اور تم بھی کرو کیونکہ حضور علیہ السلام کا عمل ہے اور قرآنی حکم، آیت ہم پہلے پیش کر چکے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۵۱)

808- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُكْرًا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (نسائی کتاب الافتتاح باب سجود القرآن السجود فی صٓ ج 1 ص 182)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ صٓ میں سجدہ کیا اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سورت کا سجدہ بطور توبہ کیا تھا اور ہم اس کو سجدہ بطور شکر کرتے ہیں اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کا شکر یہ کہ رب تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی جیسے عید الاضحیٰ کی نماز حضرت ابراہیم کی قربانی قبول ہونے کے شکر میں پڑھی جاتی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ اہم واقعات کی یادگاریں منانا اوران پر عبادتیں کرنا سنت سے ثابت ہے۔لہٰذا میلاد شریف گیارہویں شریف،عرس بزرگان دین منانا اور ان موقعوں پر نوافل،صدقات وغیرہ عبادتیں ناجائز نہیں ہوسکتیں۔(مرآۃ المناجیح ج۲ص ۲۶۲)

809- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ صٓ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ اٰخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَّلٰكِنِّيْ رَاَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُوْدِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب السجود فی صٓ ج1 ص200)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورہ صٓ کی تلاوت فرمائی درانحالیکہ کہ آپ ممبر پر تھے پس جب آپ آیۂ سجدہ پر پہنچے تو (ممبر سے) نیچے اتر کر سجدہ کیا اورلوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پس جب دوسرا دن تھا تو آپ سورۃ صٓ کی تلاوت کی پس جب آیۂ سجدہ پر پہنچے تو لوگ سجدہ کے لئے تیار ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف ایک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توبہ تھی لیکن میں نے تم کو دیکھا کہ تم سجدہ کے لئے تیار ہوگئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ممبر سے) اتر کر سجدہ کیا اورلوگوں نے بھی سجدہ کیا اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اوراس کی سند صحیح ہے۔

810- وَعَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السُّجُوْدِ فِيْ صٓ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اُسْجُدْ فِيْ صٓ فَتَلَا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْاَنْعَامِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب سجود التلاوۃ ج1 ص248)

حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ صٓ کے سجدہ کے بارے میں پوچھا توانہوں نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا سورۃ صٓ کا سجدہ کرو پھر آپ نے سورۃ انعام کی یہ آیات تلاوت کیں۔وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اوراس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ تابعین میں سے ہیں، مکہ معظمہ کے مشہور عالم فقیہ اور قاری ہیں، حضرت عبداللہ ابن عباس سے تیس بار قرآن کریم معہ تفسیر پڑھا، ۱۰۱ھ میں وصال ہوا۔

اس آیت کا مضمون یہ ہے کہ نوح علیہ السلام کی اولاد میں بہت پیغمبر ہوئے جن میں حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام بھی ہیں۔ آپ ان تمام حضرات کے کمالات، اخلاق اختیار فرمائیں کیونکہ یہ رب تعالیٰ کے دیئے ہوئے کمالات تھے۔ یہ مطلب نہیں کہ ان کے سارے اعمال بھی کریں کیونکہ اسلام ان دینوں کا ناسخ ہے، نیز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے متبع نہیں آپ تو ان کے پیشوا اور مقتدا ہیں ہاں ان کے کمالات کے جامع ہیں جیسے رب نے فرمایا: "قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا" فرماؤ ہم ملت ابراہیمی کی پیروی کرتے ہیں، یہاں پیروی سے مراد موافقت ہے نہ کہ اطاعت و فرماں برداری۔

یعنی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزشتہ انبیاء کرام کے کمالات کے جامع ہیں اور داؤد علیہ السلام نے قبول توبہ پر سجدۂ شکر کیا تھا یہ سجدہ ان کا کمال تھا، سورۂ ص میں یہ قصہ مذکور ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں سجدہ کیا ہم کو بھی سجدہ کرنا چاہیئے۔ امام احمد نے ابوبکر ابن عبداللہ مزنی سے روایت کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سورۂ ص لکھ رہا ہوں جب سجدہ کی آیت پر پہنچا تو دوات وقلم وغیرہ سجدہ میں گر گئے میں نے یہ قصہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا، میں نے اس کے بعد دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہاں ہمیشہ سجدہ کرتے تھے۔ ان دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ ص کا سجدہ دوسرے سجدوں کی طرح واجب ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۵۲)

811- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ اَسْجُدْ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھنے کے بعد سجدہ کیا تو میں نے کہا اے ابوہریرہ کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو انہوں نے کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(بخاری ابواب ماجاء فی سجود القرآن۔ الخ باب سجدة اذا السماء انشقت ج 1 ص 146' مسلم کتاب المساجد باب سجود التلاوة ج 1 ص 215)

812- وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِیْ فِیْ حٰمٓ قَالَ اُسْجُدْ بِاٰخِرِ الْاٰیَتَیْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب سجود التلاوۃ ج 1 ص 247)

میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس سجدہ کے بارے میں پوچھا جو سورۃ حم میں ہے تو آپ نے فرمایا (آیت سجدہ کی) دو آیتوں میں سے آخری آیت میں سجدہ کرو اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲ ص ۶۹۴، ۶۹۵)

مسئلہ:۔ سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہوجائے بس، نہ اس میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲ ص ۶۹۹، ۷۰۰)

مسئلہ:۔ اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو فوراً ہی سجدہ کرلینا واجب نہیں ہے ہاں بہتر یہی ہے کہ فوراً ہی کرلے اور وضو ہو تو دیر کرنی مکروہ تنزیہی ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲ ص ۷۰۳)

مسئلہ:۔ اگر سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی ہے تو فوراً ہی سجدہ کرنا واجب ہے اگر تین آیت پڑھنے کی مقدار میں دیر لگادی تو گنہگار ہوگا اور اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھتے ہی فوراً رکوع میں چلا گیا اور رکوع کے بعد نماز کے دونوں سجدوں کو کرلیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی ہو مگر سجدۂ تلاوت بھی ادا ہوگیا۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲ ص ۷۰۵)

مسئلہ: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے نماز کے باہر یہ سجدہ ادا نہیں ہوسکتا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲ ص ۷۰۵ / الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی سجود التلاوۃ، ج ۱ ص ۱۳۴)

اردو زبان میں اگر آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھ دیا تب بھی پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوگیا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج ۱ ص ۱۳۳)

مسئلہ:۔ ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرلیا پھر اسی مجلس میں دوبارہ اسی آیت کی تلاوت کی تو دوسرا سجدہ واجب نہیں ہوگا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مجلس میں اگر بار بار آیت سجدہ پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور اگر مجلس بدل کر دی آیت سجدہ پڑھی تو جتنی مجلسوں میں اس آیت کو پڑھے گا اتنے ہی سجدے اس پر واجب ہوجائیں گے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲ ص ۷۱۲)

مسئلہ: مجلس بدلنے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً کبھی تو جگہ بدلنے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے مدرسہ ایک مجلس ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اور مسجد ایک مجلس ہے اور کبھی ایک ہی جگہ میں کام بدل جانے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے ایک ہی جگہ بیٹھ کر سبق پڑھایا تو یہ مجلس درس ہوئی پھر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تو یہ مجلس بدل گئی کہ پہلے مجلس درس تھی اب مجلس طعام ہوگئی کسی گھر میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جانے، کمرے سے صحن میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے کسی بڑے ہال میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے وغیرہ وغیرہ مجلس کے بدل جانے کی بہت سی صورتیں ہیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج ۲، ص ۷۱۲، ۷۱۶) (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج ۱، ص ۱۳۴)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ صَلٰوۃِ الْمُسَافِرِ
مسافر کی نماز کا بیان

بَابُ الْقَصْرِ فِی السَّفَرِ
سفر میں قصر نماز کا بیان

813- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نماز سفر اور حضر میں دو دو رکعتیں فرض کی گئی پس سفر کی نماز کو برقرار رکھا گیا اور حضر (اقامت) کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب یقصر اذا خرج من موضعہ ج 1 ص 148، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا ج 1 ص 241)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ا۔ یعنی ہجرت سے پہلے ہر نماز دو، دو رکعت تھی، بعد ہجرت فجر تو دو رکعت رکھی گئی، مغرب تین، باقی نمازیں سفر میں وہی دو رکعتیں رہیں اور حضر میں چار رکعتیں کر دی گئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اب سفر میں قصر کرنا اسی طرح فرض ہے جیسے اقامت میں پوری پڑھنا یہ حدیث وجوب قصر کی نہایت قوی دلیل ہے جس میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور مسلم، بخاری کی ہے اسے ضعیف نہیں کہا جا سکتا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۷۸)

814- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے حضرت میں چار رکعت سفر میں دو اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض فرمائی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا ج 1 ص 241)

شرح: مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ا۔ اس طرح کہ غازی مسافر سخت خوف کی حالت میں امام کے پیچھے صرف ایک رکعت پڑھے گا اور ایک رکعت اکیلے جیسا کہ قرآن شریف سے معلوم ہو رہا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں قصر کرنا ایسے ہی فرض ہے جیسے حضر میں پوری پڑھنا، قصر و اتمام کا اختیار نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۷۹)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

815- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرُ وَالْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے (یہ بات ثابت ہے) سفر کی نماز دو رکعتیں جمعہ کی نماز دو رکعتیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز دو دو رکعتیں پوری ہیں ان میں قصر نہیں ہے اس کو ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب تقصير الصلوٰة فی السفر ص 76' نسائی كتاب تقصير الصلوٰة فی السفر ج 1 ص 211' صحيح ابن حبان كتاب الصلوٰة فصل فی الصلوٰة السفر ج 1 ص 179)

816- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَصَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں مجھے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل رہا پس آپ نے (سفر میں) تا حیات دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں اور میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں نے (سفر میں) تا حیات دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں اور میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں نے بھی تا حیات دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختصراً روایت کیا۔

(مسلم كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها ج 1 ص 242)

817- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں جب یہ بات حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب ما جاء فی التقصیر - الخ ج 1ص 147، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھاج 1ص 243)

منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات پڑھیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش کہ میرا حصہ چار رکعات میں سے دو مقبول رکعتیں ہوں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

818- وَعَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ خَرَجَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَّكَانَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَسَنُّهُمْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوا تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَتَقَدَّمُ أَنْتُمُ الْعَرَبُ وَمِنْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ المسافر ج 1ص 286)

حضرت ابولیلیٰ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک غزوہ کے لئے نکلے اور آپ ان میں سے عمر رسیدہ تھے۔ نماز کا وقت آیا تو نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے ابوعبداللہ آگے بڑھیں تو آپ نے فرمایا میں آگے بڑھنے والا نہیں ہوں تم اہل عرب ہو اور تم میں ہی اللہ کے نبی تشریف لائے۔ تم میں سے کوئی آگے بڑھے پس ایک صحابی آگے بڑھے تو انہوں نے چار رکعات نماز پڑھائی۔ جب وہ نماز پڑھا چکے تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے لئے تو چار کا آدھا یعنی دو رکعتیں ہی کافی ہیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

819- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ السُّنَّةَ سُنَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّةُ صَاحِبَيْهِ وَلٰكِنَّهُ حَدَثَ

حضرت عبدالرحمٰن بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے منیٰ میں پوری نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگوں سنت تو رسول اللہ اور آپ کے صاحبین (ابوبکر وعمر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْعَامَ مِنَ النَّاسِ فَخِفْتُ اَنْ يَّسْتَنُّوْا۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ تَعْلِيْقًا وَّحَسَّنَ اِسْنَادَهٗ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی سنت ہے لیکن اس سال نئے لوگ زیادہ ہیں پس مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ لوگ اسی کو سنت نہ بنالیں۔ اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے المعرفہ میں تعلیقاً روایت کیا اور اس کی سند کو حسن قرار دیا۔

(معرفة السنن و الآثار و ایضاً الکبریٰ للبیهقی کتاب الصلوٰة باب من ترک القصر فی السفر غیر رغبة عن السنة ج 3 ص144)

820- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اِنَّمَا صَلّٰى عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى اَرْبَعًا لِاَنَّ الْاَعْرَابَ كَانُوْا اَكْثَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ فَاَحَبَّ اَنْ يُّخْبِرَهُمْ اَنَّ الصَّلٰوةَ اَرْبَعٌ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔ (طحاوی کتاب الصلوٰة باب صلوٰة المسافر ج 1 ص 289' ابو داؤد کتاب المناسک باب الصلوٰة بمنیٰ ج 1 ص270)

حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات صرف اس لئے پڑھائی تھیں کہ اس سال اعراب بہت زیادہ تھے تو انہوں نے چاہا کہ انہیں بتادیں کہ نماز چار رکعات ہے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

شرح: سفر کی نماز

سفر کے لغوی معنی ہیں کھلنا، ظاہر ہونا اسی لیئے اجیالے کو اسفار کہتے ہیں اور کتابوں کے ڈھیر کو اسفار۔ اس کا مقلوب فسر ہے، اس کے معنی بھی یہی ہیں، اس سے تفسیر بنا، چونکہ سفر میں دوسرے مقامات کے حالات معلوم ہوتے ہیں اس لیئے اسے سفر کہتے ہے۔ اصطلاح شریعت میں راستہ طے کرنے کی مخصوص صورت کا نام سفر ہے۔ خیال رہے کہ سفر کے متعلق آئمہ دین میں چند اختلاف ہیں: ایک یہ کہ سفر کا فاصلہ کیا ہے؟ ہمارے امام صاحب کے ہاں تین دن کی راہ یعنی ستاون میل۔ دوسرے یہ کہ قصر واجب ہے یا جائز؟ ہمارے ہاں واجب ہے۔ تیسرے یہ کہ اقامت کی کم مدت کیا ہے جس سے مسافر مقیم بن جائے؟ ہمارے یہاں تین دن۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۶۳)

بَابُ مَنْ قَدَّرَ مَسَافَةَ الْقَصْرِ بِاَرْبَعَةِ بُرُدٍ

جس نے مسافت سفر چار منزل مقرر کی

821- عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَا

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يُصَلِّيَانِ رَكْعَتَيْنِ وَيُفْطِرَانِ فِيْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ فَمَافَوْقَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْمُنْذِرِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔ (سنن الكبرٰی للبیهقی کتاب الصلوٰۃ باب السفر الذی تقصر فی مثلہ الصلوٰۃ ج 3 ص 137)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما چار برد یا اس سے زیادہ کی مسافت میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور روزہ افطار کرتے تھے۔ اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن منذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا سند صحیح کے ساتھ۔

شرح: مسافر کی نماز کا بیان

جو شخص تقریباً ۹۲ کلومیٹر کی دوری کا سفر کا ارادہ کر کے گھر سے نکلا اور اپنی بستی سے باہر چلا گیا۔ تو شریعت میں یہ شخص مسافر ہو گیا۔ اب اس پر واجب ہو گیا کہ قصر کرے یعنی ظہر، عصر اور عشاء چار رکعت والی فرض نمازوں کو دو ہی رکعت پڑھے۔ کیونکہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۲، ۷۲۶)

مسئلہ:۔ اگر مسافر نے قصداً چار رکعت پڑھی اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار ہوا اگر دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۳۔ ۷۳۴)

مسئلہ:۔ مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے گا۔

مسئلہ:۔ مسافر اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت پوری پڑھے قصر نہ کرے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۶)

مسئلہ:۔ مقیم اگر مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام مسافر ہونے کی وجہ سے دو ہی رکعت پر سلام پھیر دے گا اب مقیم مقتدیوں کو چاہے کہ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھیں اور ان دونوں رکعتوں میں قرأت نہ کریں بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار تک چپ چاپ کھڑے رہیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۵)

مسئلہ:۔ فجر و مغرب اور وتر میں قصر نہیں۔

مسئلہ:۔ سنتوں میں قصر نہیں ہے اگر موقع ہو تو پوری پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔

(ردالمحتار و درالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۴۳)

مسئلہ:۔ مسافر اپنی بستی سے باہر نکلتے ہی قصر شروع کر دے گا اور جب تک اپنی بستی میں داخل نہ ہو جائے یا کسی بستی میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے برابر قصر ہی کرتا رہے گا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۶۔ ۷۲۸)

822۔ وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَنَّهٗ سُئِلَ اَتُقْصَرُ الصَّلٰوةُ اِلٰى عَرَفَةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اِلٰى عُسْفَانَ وَاِلٰى جَدَّةَ وَاِلَى الطَّآئِفِ اَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّلْخِيْصِ. اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا عرفہ تک کی مسافت میں نماز قصر کی جائیگی؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن عسفان جدہ اور طائف تک کے سفر میں نماز قصر کی جائیگی۔ اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا اور حافظ ابن حجر نے تلخیص میں کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند امام شافعی کتاب الصلوٰۃ باب الثامن عشر فی صلوٰۃ المسافرین ج 1 ص 185' تلخیص الجبیر کتاب الصلوٰۃ المسافرین ج2 ص46)

شرح: مُفسّر شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

۱؎ یعنی اس سے کم مسافت میں قصر نہ کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ سفر کے لیئے سفر کی حد مقرر ہے فقط گھر سے نکل جانے پر سفر نہیں ہوجاتا جیسا بعض عقلمندوں نے سمجھا۔ خیال رہے کہ عسفان مکہ معظمہ سے مدینہ کی راہ پر دو منزل ہے اور جدہ بڑا شہر ہے مکہ معظمہ سے تقریباً ۶۵ میل ہے، یہ فقط تشبیہ ہے تعیین نہیں۔

۲؎ ایک برید چار کوس کا ہے لہٰذا چار برید سولہ کوس ہوئے اور عرب کا ایک کوس تین میل عربی ہے، لہٰذا سولہ کوس ۴۸ میل عربی ہوئے، ایک میل چھ ہزار گز کا ایک گز چوبیس انگل کا۔ (لمعات) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ انگریزی میل سے یہ مسافت ۵۷ میل بنتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۸۱)

823۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَكِبَ اِلٰى رِيْمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهٖ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ سوار ہوکر ریم تک گئے تو انہوں نے اپنے اس سفر میں نماز قصر پڑھی۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر باب مایجب فیہ قصر الصلوٰۃ ص130)

824۔ وَعَنْهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَكِبَ اِلٰى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهٖ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. قَالَ النيموي وقدوري عن ابن عمر رضي الله عنهما خلاف ذٰلك.

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سوار ہوکر ذات العصب تک گئے تو انہوں نے اپنے اس سفر میں نماز قصر کی۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں ابن عمر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر باب مایجب فیہ قصر الصلوٰۃ ص 130)

825۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اَدْنٰى مَا يَقْصُرُ فِيْهِ مَالٌ لَّهٗ بِخَيْبَرَ. رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَخَيْبَرَ ثَمَانِيَةُ بُرُدٍ.

(مصنف عبدالرزاق کتاب الصلوٰۃ باب فی کم یقصر الصلوٰۃ ج2 ص526)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب کم مسافت جس میں نماز قصر فرماتے تھے وہ آپ کی وہ زمین تھی جو خیبر میں ہے۔ اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں مدینہ اور خیبر کے درمیان آٹھ برد کا فاصلہ ہے۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ مَسَافَةَ الْقَصْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ

وہ روایات جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ قصر کی مسافت تین دن ہے

826۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم کتاب الطهارة باب التوقيت في المسح على الخفين ج1 ص135)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ موزوں پر مسح کے متعلق پوچھنے کے لئے تو آپ نے فرمایا علی بن ابوطالب کے پاس جاؤ پس بے شک وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے تو ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مدت مسح بیان فرمائی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

۱۔ آپ تابعی ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں پیدا ہو چکے تھے، آپ کے والد ہانی صحابی ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی کنیت ابوشریح رکھی، حضرت علی مرتضیٰ کے مخصوص ساتھیوں میں سے ہیں۔

۲۔ ظاہر یہ ہے کہ آپ کا سوال مدت مسح کے متعلق تھا نہ کہ طریقہ مسح یا دلائل مسح کے متعلق، جیسا کہ جواب سے ظاہر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

۳؎ یعنی مسافر بحالت سفر ایک بار موزے پہن کر مسلسل تین دن و رات مسح کرسکتا ہے۔ اور مقیم ایک دن و رات۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک احکام ہیں کہ علی مرتضی نے اس مدت کی تعیین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی۔ دوسرے یہ کہ مدتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو اول سے آخر تک ایک حال پر رہیں، یعنی مثلاً پہنتے وقت بھی مقیم ہوں اور آخر تک مقیم رہیں۔ اگر پہنتے وقت تو مقیم تھا مگر مدت ختم ہونے سے پہلے مسافر ہوگیا تو اب مسافر کی مدت پوری کرے گا۔ یوں ہی مسافر اگر مقیم ہوجائے تو مقیم کی مدت پوری کرے۔ تیسرے یہ کہ مسح کی مدت حدث کے وقت سے شروع ہوگی کہ نہ پہننے کے وقت سے، نہ مسح کے وقت سے۔ چوتھے یہ کہ شرعاً مسافر وہ ہے جو تین دن کی راہ کا سفر کرے اس سے کم سفر سے مسافر نہ ہوگا۔ ورنہ ایک دن مسافت کا مسافر اس حدیث پر عمل نہیں کرسکتا، حالانکہ حدیث ہر مسافر کو عام ہے۔ اس کی تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۸۵)

827- وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَةً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیْهِنَّ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔ رَوَاهُ ابن جارود وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

(منتقی ابن الجارود باب المسح علی الخفین ص 39)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کی مدت مقرر فرمائی۔ اس کو ابن جارود اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

۱؎ آپ کا نام شریف نفیع ہے، ثقفی ہیں، مشہور صحابی ہیں، غزوۂ طائف میں ایمان لائے، آخر عمر شریف میں بصرہ میں قیام رہا، ۹ ۴ ھ میں وہیں وفات پائی۔

۲؎ اس کی پوری شرح اور اس سے مسائل کا استنباط پہلے گزر چکا۔ عام علماء کا یہی قول ہے کہ مسافر تین دن سے زیادہ اور مقیم ایک دن سے زیادہ مسح نہیں کرسکتے۔ ہاں حنفیوں کے نزدیک یہ مدت حدث کی وقت سے شروع ہوگی۔

۳؎ منتقی ابن تیمیہ حنبلی کی کتاب ہے۔ (مرقاۃ) شیخ فرماتے ہیں کہ یہ خطابی کی تصنیف ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۸۷)

828- وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ الْوَالِبِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰی کَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَیْدَاءَ؟ قَالَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ربیعہ والبی روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کتنی مسافت تک نماز قصر کی جائے گی تو انہوں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ بِهَا قَالَ هِيَ ثَلَاثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(کتاب الآثار باب الصلوٰۃ فی السفر ص 39)

نے فرمایا کیا تم (مقام) سویداء پہچانتے ہو تو میں نے کہا نہیں لیکن میں نے اس کے بارے میں سنا ہے تو آپ نے فرمایا وہ مسلسل تین راتوں کی مسافت ہے۔ پس جب ہم اتنی مسافت تک سفر کریں تو نماز قصر کرتے ہیں۔ اس کو محمد بن حسن نے الآثار میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

829- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ الْجُعْفِيَّ يَقُوْلُ اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابراہیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سوید بن غفلہ جعفی کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تو تین دن کی مسافت سفر کرے تو نماز قصر کر اس کو محمد بن حسن نے الحجج میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(کتاب الحجۃ باب صلوٰۃ المسافر والصواب ابراهیم بن عبد الاعلیٰ و ابراهیم بن عبد الله هو خطاء ج 1 ص 168)

بَابُ الْقَصْرِ اِذَا فَارَقَ الْبُيُوْتَ

جب گھروں سے جدا ہو جائے تو نماز قصر کرے

830- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُلُّهُمْ صَلّٰى مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهَا رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسِيْرِ وَالْمُقَامِ بِمَكَّةَ. رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُ اَبِيْ يَعْلٰى رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر کیا یہ سب کے سب مدینہ سے نکلنے کے وقت سے لے کر مدینہ واپس لوٹنے تک دوران سفر اور مکہ میں اقامت کی حالت میں دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ اس کو ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ ابویعلیٰ کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(مسند ابی یعلی الموصلی ج 10 ص 266' مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ السفر نقلاً من ابی یعلی و الطبرانی فی الاوسط ج 2 ص 156)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں!

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ا۔ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات شیخین نے منیٰ میں تشریف لاکر ہمیشہ نماز قصر ہی پڑھی کبھی پوری نہ پڑھی اور حضرت عثمان نے شروع خلافت میں ہمیشہ قصر ہی پڑھی کبھی پوری نہ پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو قصر و اتمام کا اختیار نہیں بلکہ اس پر قصر پڑھنا ہی فرض ہے ورنہ وہ حضرات کبھی اتمام بھی کیا کرتے۔

۲۔ یعنی آخر خلافت میں حضرت عثمان صرف منیٰ میں ہمیشہ چار پڑھنے لگے منیٰ کے علاوہ اور سفر میں کبھی اتمام نہ کیا اور منیٰ میں آکر کبھی قصر نہ کیا اگر آپ مسافر کو اختیار مانتے تو اس زمانہ میں کبھی قصر کرتے کبھی اتمام۔ خیال رہے کہ آپ کے منیٰ میں اتمام کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عہد عثمانی کے نومسلموں نے آپ کو منیٰ میں قصر کرتے دیکھا تو سمجھے کہ اسلام میں نماز کی دو ہی رکعتیں ہیں اسی وہم کو دور کرنے کے لیئے آپ نے مکہ معظمہ میں اپنا ایک گھر بنایا وہاں اپنی ایک بیوی کو مقیم کر کے رکھا اب اگر ایک دن کے لیئے بھی آپ مکہ معظمہ آتے تو نماز پوری کرتے تھے۔ (مسند امام احمد، عبدالرزاق، دارقطنی، مرقاۃ، فتح القدیر وغیرہ) اس کی تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں ملاحظہ کرو۔

۳۔ یعنی حضرت ابن عمر مکہ معظمہ میں جب عثمان غنی یا کسی اور مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتے تو پوری پڑھتے اکیلے پڑھتے تو قصر کرتے۔ حکم بھی یہی ہے کہ مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پوری پڑھے۔

ا۔ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات شیخین نے منیٰ میں تشریف لاکر ہمیشہ نماز قصر ہی پڑھی کبھی پوری نہ پڑھی اور حضرت عثمان نے شروع خلافت میں ہمیشہ قصر ہی پڑھی کبھی پوری نہ پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو قصر و اتمام کا اختیار نہیں بلکہ اس پر قصر پڑھنا ہی فرض ہے ورنہ وہ حضرات کبھی اتمام بھی کیا کرتے۔

۲۔ یعنی آخر خلافت میں حضرت عثمان صرف منیٰ میں ہمیشہ چار پڑھنے لگے منیٰ کے علاوہ اور سفر میں کبھی اتمام نہ کیا اور منیٰ میں آکر کبھی قصر نہ کیا اگر آپ مسافر کو اختیار مانتے تو اس زمانہ میں کبھی قصر کرتے کبھی اتمام۔ خیال رہے کہ آپ کے منیٰ میں اتمام کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عہد عثمانی کے نومسلموں نے آپ کو منیٰ میں قصر کرتے دیکھا تو سمجھے کہ اسلام میں نماز کی دو ہی رکعتیں ہیں اسی وہم کو دور کرنے کے لیئے آپ نے مکہ معظمہ میں اپنا ایک گھر بنایا وہاں اپنی ایک بیوی کو مقیم کر کے رکھا اب اگر ایک دن کے لیئے بھی آپ مکہ معظمہ آتے تو نماز پوری کرتے تھے۔ (مسند امام احمد، عبدالرزاق، دارقطنی، مرقاۃ، فتح القدیر وغیرہ) اس کی تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں ملاحظہ کرو۔

۳۔ یعنی حضرت ابن عمر مکہ معظمہ میں جب عثمان غنی یا کسی اور مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتے تو پوری پڑھتے اکیلے پڑھتے تو قصر کرتے۔ حکم بھی یہی ہے کہ مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پوری پڑھے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۷۷ ۵)

831- وَعَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنَ الْبَصْرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ... ثُمَّ قَالَ اِنَّا لَوْ جَاوَزْنَا هٰذَا الْخُصَّ ...

حضرت ابو حرب بن اسود دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ سے نکلے تو ظہر کی نماز چار رکعات ادا کیں پھر فرمایا اگر ہم

For More Books Madni Library Group Whatsapp+923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. (مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ من باب کان یقصر الصلوۃ ج 2 ص 449)

اس جھونپڑی کو عبور کر جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

832- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ شُعَبِ الْمَدِيْنَةِ وَيَقْصُرُ اِذَا رَجَعَ حَتّٰى يَدْخُلَهَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب مدینہ طیبہ کی گھاٹیوں سے نکلتے تو نماز قصر پڑھتے اور جب لوٹ کر آتے تو مدینہ طیبہ داخل ہونے تک نماز قصر ادا فرماتے۔ اس کو عبدالرزاق نے بیان کی اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبدالرزاق صلوۃ المسافر باب المسافر متی یقصر اذا خرج مسافراً ج 2 ص 530)

بَابُ يَقْصُرُ مَنْ لَّمْ يَنْوِ الْاِقَامَةَ وَاِنْ طَالَ مُكْثُهُ وَالْعَسْكَرُ الَّذِيْ دَخَلَ اَرْضَ الْحَرْبِ وَاِنْ نَوَوُا الْاِقَامَةَ

وہ شخص نماز قصر پڑھے گا جس نے اقامت کی نیت کی اگرچہ اس کو ٹھہرنا طویل ہو اور وہ لشکر بھی نماز قصر پڑھے گا جو دار الحرب میں داخل ہو اگرچہ انہوں نے اقامت کی نیت کی ہو

833- عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(بخاری ابواب تقصیر الصلوۃ باب ماجاء فی التقصیر وکم یقیم حتی یقصر ج 1 ص 147)

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب انیس دن تک مقیم ہوتے تو آپ نماز قصر ادا فرماتے تھے۔ پس جب ہم (بھی) انیس دن کے لئے سفر کرتے تو نماز قصر ادا کرتے اور اگر زیادہ ٹھہرتے تو نماز پوری پڑھتے تھے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اے یہ سفر مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی طرف فتح مکہ کے لیئے تھا۔ (اشعۃ اللمعات) اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس زمانہ میں پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوئے تھے بلکہ ارادہ رہا کہ آج جائیں کل جائیں اور اتفاقاً انیس روز گزر گئے اس لیئے قصر ہی کرتے رہے۔ چنانچہ عبدالرزاق نے اپنی مسند میں، امام محمد نے کتاب الآثار میں حضرت ابن عمر سے روایت کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کہ ہم ایک دفعہ آذر بائیجان میں برف میں گھر گئے تو چھ ماہ وہاں ٹھہرے مگر قصر ہی پڑھتے رہے، نیز حضرت انس عبدالملک ابن مروان کے ساتھ شام میں ایک جگہ دو مہینہ تک ٹھہرے قصر ہی پڑھتے رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر مسافر بلا ارادہ کسی جگہ مہینوں ٹھہر جائے تو قصر ہی پڑھے گا۔

۲؎ یہ حضرت ابن عباس کا اجتہاد ہے جو انہوں نے فتح مکہ کے واقعہ سے کیا۔ ظاہر یہ ہے کہ بعد میں اس پر عمل چھوڑ دیا کیونکہ طحاوی میں انہی سے روایت آتی ہے کہ اگر تم سفر میں پندرہ دن قیام کی نیت کرو تو نماز پوری کرو ورنہ قصر۔ ابن حجر شافعی فرماتے ہیں یہ انیس دن کا قول صرف ابن عباس کا ہے اس میں کوئی فقیہ ان کے ساتھ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ واقعہ غزوہ طائف یا غزوہ حنین میں تھا اور ظاہر ہے کہ غازی ہر وقت فتح کا منتظر رہتا ہے کہ کب فتح ہو اور کب لوٹوں، لہٰذا اس واقعہ سے استدلال قوی نہیں۔ (مرقاۃ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵٦۷)

834- وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں فتح والے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ المکرمہ میں پندرہ دن مقیم رہے تو نماز قصر ادا فرماتے رہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یتم المسافر ج 1 ص 173)

835- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الشَّامِ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَنُصَلِّي نَحْنُ أَرْبَعًا فَنَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ سَعْدٌ نَّحْنُ أَعْلَمُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ المسافر ج 1 ص 286)

حضرت عبدالرحمٰن بن مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شام کی بستیوں میں سے کسی بستی میں مقیم تھے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے تو ہم چار رکعات پڑھتے تھے تو ہم نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ فرماتے ہم زیادہ جانتے ہیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

836- وَعَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّا نُطِيلُ الْقِيَامَ بِخُرَاسَانَ فَكَيْفَ تَرٰى قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ

ابو جمرہ نصر بن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا بے شک ہم خراسان میں طویل قیام کرتے ہیں تو آپ کیا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

أَقَمْتَ عَشْرَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو دو رکعت پڑھ اگرچہ تو دس سال مقیم رہے اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب فی المسافر یطلیل المقام فی المصر ج 2 ص 453)

837- وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ارْتَجَّ عَلَيْنَا الثَّلْجُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبَائِيْجَانَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فِيْ غَزَاةٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكُنَّا نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت نافع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں آذربائیجان میں ایک غزوہ کے دوران چھ ماہ تک ہم پر برفباری ہوتی رہی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نماز دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے المعرفہ میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج 4 ص 274' سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب من قال یقصر ابداً (____ مالم یجمع مکثاج 3 ص 152)

838- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِبَعْضِ بِلَادِ فَارِسَ سَنَتَيْنِ فَكَانَ لَا يُجَمِّعُ وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم دو سال تک فارس کے کسی شہر میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے تو آپ نہ تو جمعہ پڑھاتے تھے اور نہ دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھاتے تھے اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبدالرزاق صلوٰۃ المسافر باب الرجل یخرج فی وقت الصلوٰۃ ج 2 ص 536)

839- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامُوْا بِرَامَهُرْمُزَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ يُقَصِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم رامہرمز میں نو ماہ مقیم رہے تو نماز قصر ادا فرماتے تھے۔ اس کو بیہقی نے روایت کیا اس کو سند حسن ہے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب من قال یقصر ابدا مالم یجمع مکثاج 3 ص 152)

شرح: مسائل فقہیہ

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (الفتاویٰ الرضویۃ، ج ۸، ص ۲۴۳)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسئلہ: دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے، نماز اور دیگر ضروریات کے لیے ٹھہرنا تو ضرور ہی ہے، بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہے اس قدر اس درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز ہو نہ سست، خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوا نہ بالکل رُکی ہو نہ تیز۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشرفي صلاۃ المسافر، ج۱، ص ۱۳۸) (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص ۷۲۴)

مسئلہ: سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں لہٰذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے، لہٰذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص ۷۲۵)

مسئلہ: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے، اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشرفي صلاۃ المسافر، ج۱، ص ۱۳۸) (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص ۷۲۶)

مسئلہ: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں، ایک دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے دوسرا تین دن کا، تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشرفي صلاۃ المسافر، ج۱، ص ۱۳۸)

مسئلہ: تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشرفي صلاۃ المسافر، ج۱، ص ۱۳۹) (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص ۷۲۶)

مسئلہ: تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں مگر امام ابن ہمام نے اس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص ۷۲۶)

مسئلہ: محض نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص ۷۲۲)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مسئلہ: فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لیے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں۔ یوہیں شہر کے متصل باغ ہوں اگر چہ ان کے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۲)

مسئلہ: فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لیے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۲)

مسئلہ: آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگر چہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔ (غنیۃ المتملي، فصل في صلاۃ المسافر، ص ۵۳۶)

مسئلہ: کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا مگر اب جدا ہو گیا تو اس سے باہر ہونا بھی ضروری ہے اور جو محلہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں۔

(المرجع السابق، وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۳)

بَابُ الرَّدِّ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيْرُ مُقِيْمًا بِنِيَّةِ اِقَامَةِ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ

ان لوگوں کا رد جنہوں نے کہا کہ مسافر چار دن اقامت کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے

840۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ (بخاری ابواب تقصیر الصلوۃ باب ماجاء فی التقصیر وکم یقیم الخ ج 1 ص 147' مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ج 1 ص 243)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واپس لوٹنے تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے تو میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ میں کتنے دن مقیم رہے تو آپ نے فرمایا دس دن اس کو شیخین نے روایت کیا۔

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيْرُ مُقِيْمًا بِنِيَّةِ اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

جس نے کہا کہ مسافر پندرہ دن اقامت کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے

841۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما جب پندرہ دن

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

يَوْمًا أَتَمَّ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب من قال اذا اجمع علی اقامۃ خمس عشرۃ اتم ج 2 ص 455)

اقامت کا پختہ ارادہ فرما لیتے تو پوری نماز پڑھتے تھے۔ اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

842- وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّقِيْمَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ سَرَّجَ ظَهْرَهٗ وَصَلّٰى أَرْبَعًا. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْحُجَجِ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (کتاب الحجۃ باب صلوٰۃ المسافر ج 1 ص 170)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں پندرہ دن اقامت کا ارادہ فرماتے تو گھوڑے سے زین اتار دیتے اور نماز (پوری) چار رکعات پڑھتے۔ اس کو محمد بن حسن نے کتاب الحج میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

843- وَعَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَأَتِمِّ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَاقْصُرْ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْآثَارِ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (کتاب الآثار ص 38)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب تو مسافر ہو پھر کسی جگہ کو پندرہ دن اقامت کے لئے اختیار کرے تو تو نماز پوری پڑھ اور اگر تو نہ جانتا ہو (کہ کب کوچ کرنا ہے) تو قصر نماز پڑھ۔ اس کو محمد بن حسن الآثار میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

844- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا قَدِمْتَ بَلْدَةً فَأَقَمْتَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَأَتِمِّ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تو کسی شہر آئے اور وہاں پندرہ دن اقامت کرے تو نماز پوری پڑھ اس کو محمد بن حسن نے کتاب الحج میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ (کتاب الحجۃ باب صلوٰۃ المسافر ج 1 ص 171)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: جب وہاں (کہیں) سے بقصد وطن چلے اور وہاں کی آبادی سے باہر نکل آئے اس وقت سے جب تک اپنے شہر کی آبادی میں داخل نہ ہو قصر کرے گا جب اپنے وطن کی آبادی میں آگیا قصر جاتا رہا، جب تک یہاں رہے گا اگرچہ ایک ہی ساعت، قصر نہ کر سکے گا کہ وطن میں کچھ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ضرور نہیں، پھر جب وطن سے اُس شہر کے قصد پر چلا اور وطن کی آبادی سے باہر نکل گیا اس وقت سے قصر واجب ہو گیا راستے بھر تو قصر کرے گا ہی اور اگر اُس شہر میں پہنچ کر اس بار پندرہ روز یا زیادہ قیام کا ارادہ نہیں بلکہ پندرہ دن سے کم میں واپس آنے یا وہاں سے اور کہیں جانے کا قصد ہے تو وہاں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جب تک ٹھہرے گا اس قیام میں بھی قصر ہی کرے گا اور اگر وہاں اقامت کا ارادہ ہے تو صرف راستہ بھر قصر کرے جب اس شہر کی آبادی میں داخل ہو گا قصر جاتا رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (الفتاوی الرضویہ، ج ۸ ص ۲۵۸)

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيْمِ

845۔ عَنْ مُوْسٰى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَقُلْتُ إِنَّا إِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا وَإِذَا رَجَعْنَا إِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (مسند احمد ج 1 ص 216)

مسافر مقیم کو نماز پڑھائے

حضرت موسیٰ بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ میں تھے تو میں نے کہا بے شک ہم جب آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو چار رکعات پڑھتے ہیں اور جب اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ کر جاتے ہیں تو دو رکعت پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ ابو القاسم کی سنت ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ بِالْمُسَافِرِ

846۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔ (مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر باب صلوٰۃ المسافر اذا کان اماما)

مقیم مسافر کو نماز پڑھائے

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ المکرمہ آتے تو ان کو دو رکعت نماز پڑھاتے پھر فرماتے اے اہل مکہ تم اپنی نماز مکمل کرو بے شک ہم مسافر لوگ ہیں۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

847۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْنَا فَأَتْمَمْنَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عبداللہ صفوان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر سلام پھیر دیا تو ہم نے اٹھ کر نماز مکمل کی۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر باب صلوٰۃ المسافر اذا کان اماما۔ الخ ج 1 ص 132)

شرح: مسئلہ: محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے، تو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر، اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہوا تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں، ہاں اگر جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی، یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔ (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب السافر، ج ۲، ص ۲۳۸)

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ بَيْنَ الْعَصْرَيْنِ بِعَرَفَةَ

میدان عرفات میں ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کرنے کا بیان

848- عن جابر بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

(مسلم كتاب الحج باب حجة صلى الله تعالى عليه وسلم ج 1 ص 397)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ پھر موذن نے اذان کہی پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی' پھر (موذن نے) اقامت کہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

849- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ غَدَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًى حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْاِمَامِ الَّذِيْ يَنْزِلُ بِهٖ بِعَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن صبح کی نماز پڑھانے کے بعد صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ سے روانہ ہو گئے حتیٰ کہ آپ عرفات میں تشریف لائے تو (مقام) نمرہ میں اترے اور عرفہ میں آنیوالے امام کی یہی منزل ہے یہاں تک کہ ظہر کی نماز کے قریب آپ جلدی روانہ ہو گئے تو ظہر اور عصر کو جمع فرمایا پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا پھر چلے تو میدان عرفات میں وقوف فرمایا۔ اس کو امام احمد ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد ج 1 ص 129' ابو داؤد کتاب المناسک باب الخروج الی عرفة ج 1 ص 265)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یہ جمع صلوتین ہے، عرفات میں ظہر وعصر ایک اذان اور دو تکبیروں سے ظہر کے وقت میں ادا کی جاتی ہے، ظہر کی سنتیں و نفل چھوڑ دی جاتی ہیں تاکہ عرفات پہاڑ پر جلد پہنچیں اور دعاؤں کے لیے کافی وقت ملے۔

لطیفہ معمہ: سوال: وہ کون سی جگہ ہے جہاں نفل کی وجہ سے فرض چھوڑ دیا جاتا ہے؟

جواب: وہ عرفات ہے جہاں نفل یعنی دعاؤں کی وجہ سے عصر کا وقت جو فرض ہے چھوڑ دیا جاتا ہے، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں یہ جمع صلوتین حج کی وجہ سے ہے، امام شافعی کے ہاں سفر کی وجہ سے مذہب حنفی قوی ہے کیونکہ خود مکہ والے جو مسافر نہیں ہوتے وہ بھی یہاں جمع صلوتین کرتے ہیں اب امام مکہ معظمہ میں رہتا ہے مگر جمع کرتا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۱۷۰)

850- وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ اَنَّ الْاِمَامَ يَرُوْحُ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ يَخْطُبُ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا۔ رَوَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حج کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ جب سورج ڈھل جائے تو امام خطبہ کے لئے جائے اور لوگوں کو خطبہ دے کر جب اپنے خطبہ سے فارغ ہو تو ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر کے ادا کرے۔ اس کو ابن منذر نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ جَمْعِ التَّاخِيْرِ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں اکٹھا پڑھنا

851- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْاَذَانِ بِالْعَتَمَةِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهٖ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَمَرَ اُرٰى فَاَذَّنَ وَاَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا اَعْلَمُ الشَّكَّ اِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا تو ہم عشاء کی اذان کے وقت یا اس کے قریب مزدلفہ آئے تو آپ نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان اور اقامت کہی پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے رات کا کھانا منگوا کر تناول فرمایا' پھر میرے خیال میں آپ نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لَا يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُاللهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ الجمع بين الصلوتين بعرفة والمزدلفة للنسك لا للسفر خلافًا للشافعي.

(بخاری کتاب المناسک باب من اذن و اقام لکل واحدة منهاج 1 ص 227)

اقامت کہی' عمرو کہتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق شک زہیر کی طرف سے ہے' پھر آپ نے عشاء کی نماز دو رکعتیں پڑھائیں پس جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ نے فرمایا ہے اس دن اس جگہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز کے علاوہ کوئی نماز ادا نہیں فرماتے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر کر پڑھی جائیں گی' مغرب کی نماز لوگوں کے مزدلفہ آنے کے بعد اور فجر کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی جائے گی' فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میدان عرفان اور مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا حج کی وجہ سے ہے نہ کہ سفر کی وجہ سے بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے۔

شرح: رات بھر مزدلفہ میں

حاجی کو چاہیے سورج غروب ہو جانے کے بعد میدان عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہو جائیں اور پورے راستہ میں لبیک اور ذکر و دعا اور تکبیر کثرت سے بلند آواز سے پڑھتے چلیں مزدلفہ پہنچ کر مغرب کو عشاء کے وقت میں ادا کی نیت سے پڑھیں پھر مغرب کے بعد فوراً ہی عشاء پڑھیں۔

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں جمع تقدیم کا بیان

852- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ. رَوَاهُ جَعْفَرٌ الْفِرْيَابِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرماتے پھر کوچ کرتے۔ اس کو جعفر فریابی بیہقی اور اسماعیلی نے روایت کیا اور ابو نعیم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَالْاِسْمَاعِيْلِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِهٖ عَلٰى مُسْلِمٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ۔

نے مسلم پر اپنی تخریج میں اور یہ غیر محفوظ حدیث ہے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوتین ج 3 ص 162' تلخیص الخبیر کتاب الصلوٰۃ المسافرین باب الجمع بین الصلوتین فی السفر ج 2 ص 49' وفتح الباری نقلاً عن الاسمٰعیلی' جعفر الفریابی وابی نعیم ج 2 ص 237)

863- وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنْ يَّرْتَحِلْ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنْ يَّرْتَحِلْ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوتین ج 1 ص 171)

حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں از ابوطفیل از معاذ بن جبل کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے جب آپ کے کوچ فرمانے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے اور اگر زوال آفتاب سے پہلے آپ کوچ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ آپ عصر کی نماز کے لئے اترتے اور مغرب کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے تھے کہ اگر آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہوجاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے اور اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عشاء کی نماز کے لئے اترتے پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت فرمایا اور یہ حدیث ضعیف ہے۔

شرح: مفسّر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

۱۔ اس طرح کہ عصر کے وقت میں پڑھ لیتے، اس کا نام جمع تقدیم ہے یعنی نماز اپنے وقت سے پہلے ادا کر لینا۔

۲۔ اور ظہر عصر کے وقت پڑھتے اس کا نام جمع تاخیر ہے یعنی نماز کا وقت کے بعد پڑھنا۔

۳۔ یہاں جمع حقیقی ہی مراد ہے جمع صوری کا اس میں احتمال نہیں۔ یہ حدیث امام شافعی کی انتہائی دلیل ہے کہ سفر میں جمع تقدیم بھی جائز ہے اور جمع تاخیر بھی۔ اس کے متعلق چند طرح گفتگو ہے: اولاً یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ جمع تقدیم کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہ ملی۔ (مرقاۃ از مرقاۃ) دوسرے یہ کہ مسلم، بخاری میں حضرت ابن مسعود

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی غیر وقت میں نماز پڑھتے نہ دیکھا حالانکہ آپ غزوہ تبوک میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے ساتھ باجماعت نمازیں اس موقعہ پر ادا کرتے رہے، چونکہ حضرت ابن مسعود معاذ ابن جبل سے زیادہ فقیہ بھی ہیں اور زیادہ حافظ بھی اس لیئے ان کی حدیث کو زیادہ ترجیح ہوگی۔ تیسرے یہ کہ یہ حدیث آیت قرآنی جو ہم پیش کر چکے اور ان متواتر احادیث کے خلاف ہے جن میں نماز کے اوقات کا ذکر ہے لہذا یہ حدیث ہرگز قابل عمل نہیں۔ خیال رہے کہ عرفہ اور مزدلفہ میں نمازیں اپنے وقت سے نہ ہٹیں بلکہ وقت اپنی حدود سے ہٹ گئے اس طرح کہ عرفہ میں وقت عصر ظہر میں آگیا نہ کہ نماز عصر وقت ظہر میں اور مزدلفہ میں وقت مغرب عشاء میں پہنچ گیا نہ کہ مغرب وقت عشاء میں حتی کہ اگر کوئی حاجی اس دن مغرب عشاء کے وقت سے پہلے پڑھ لے تو ہوگی ہی نہیں، نیز وہ احادیث متواتر المعنی ہیں۔ یہ فرق خیال میں رہے۔ بہت باریک ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۷۴)

854۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلَى اَنْ يَّجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَآءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَآءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ جِدًّا۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں از ابو طفیل از معاذ بن جبل کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے جب آپ سورج ڈھل جانے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو موخر کر کے عصر کے ساتھ جمع کرتے پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب سورج ڈھل جانے کے بعد کوچ فرماتے تو عصر کو ظہر کی طرف جلدی کرتے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھتے پھر روانہ ہوتے اور جب غروب آفتاب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو موخر کر کے عشاء کے ساتھ ادا فرماتے اور جب مغرب کے بعد کوچ کرتے تو مغرب کو عشاء کی نماز تک موخر کرتے اور عشاء کی نماز مغرب کے ساتھ ادا فرماتے۔ اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایات کیا اور یہ بہت زیادہ ضعیف حدیث ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الجمع بین الصلوتین ج 1 ص 172' ترمذی ابواب صلوۃ السفر باب ما جاء فی الجمع بین الصلوتین ج 1 ص 124)

855۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي السَّفَرِ اِذَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ دوران سفر اگر پڑاؤ کی جگہ میں ہی سورج

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

زَاغَتِ الشَّمْسُ فِيْ مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ يَّرْكَبَ فَاِذَا لَمْ تَزِغْ لَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ سَارَ حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِيْ مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَاِذَا لَمْ تَحِنْ فِيْ مَنْزِلِهٖ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔ (مسند احمد ج 1 ص 367)

ڈھل جاتا ہے تو نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سوار ہونے سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع فرماتے اور جب پڑاؤ کی جگہ میں سورج نہ ڈھلتا تو روانہ ہو جاتے حتی کہ جب عصر کی نماز کا وقت قریب ہوتا تو اتر کر ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب پڑاؤ کی جگہ میں ہی مغرب کا وقت قریب ہوتا تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب پڑاؤ کی جگہ میں مغرب کا وقت قریب نہ ہوتا تو سوار ہو جاتے یہاں تک کہ جب عشاء کا وقت ہو جاتا تو اتر کر مغرب وعشاء کو اکٹھا ادا فرماتے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ا۔ یعنی سفر کرنے کی حالت میں ظہر اور عصر اسی طرح مغرب اور عشاء یوں جمع فرماتے کہ ظہر آخری وقت میں پڑھتے اور عصر اول وقت، یوں ہی مغرب آخری وقت ادا کرتے اور عشاء اول وقت یعنی ہر نماز اپنے وقت میں ادا ہوتی صورۃً جمع ہوتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عصر ظہر کے وقت میں پڑھ لیتے اور عشاء مغرب کے وقت میں یعنی جمع حقیقی مراد نہیں، ورنہ یہ حدیث قرآن شریف کے بھی خلاف ہوگی، رب تعالٰی فرماتا ہے: "اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا" یعنی نماز مسلمانوں پر اپنے اپنے اوقات میں فرض ہے اور دیگر احادیث کے بھی مخالف۔ چنانچہ طبرانی نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء اس طرح جمع فرماتے کہ مغرب اس کے آخر وقت میں پڑھتے اور عشاء اول وقت میں اور بخاری نے حضرت سالم سے ایک طویل حدیث نقل کی جس میں یہ ہے کہ حضرت ابن عمر کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب پڑھتے پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر عشاء پڑھتے، نسائی نے حضرت نافع سے طویل حدیث نقل کی کہ حضرت ابن عمر مغرب کی نماز کے لیئے جب اترے جب کہ شفق قریب غروب تھی، مغرب پڑھی تو شفق غائب ہوگئی، شفق غائب ہوتے ہی عشاء پڑھ لی۔ وہ حدیثیں اس حدیث کی شرح ہیں اور احناف کے بالکل خلاف نہیں بلکہ حق میں ہیں۔ اس کی پوری تحقیق "جاء الحق" حصہ دوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۶۹)

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَرْكِ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ

ان روایات کا بیان جو دو نمازوں کو پہلے وقت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ

میں جمع کرنے کے ترک پر دلالت کرتی ہیں

856۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سفر پر روانہ ہوجاتے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب یوخر الظهر الی العصر اذا ارتحل۔ الخ ج 1 ص 150' مسلم کتاب المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوٰتین فی السفر ج 1 ص 245)

857۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو سفر پر جلدی جانا ہوتا تو مغرب کی نماز کو موخر کرتے حتی کہ مغرب اور عشاء کی نماز کو اکٹھا ادا فرماتے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب هل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب و العشاء ج 1 ص 149' مسلم کتاب المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوٰتین فی السفر ج 1 ص 245)

شرح: اعلٰی حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس کتاب جلی الصواب حلی الخطاب رفیع النصاب میں کلام کلام امام ہمام محرر المذہب سیدنا محمد بن الحسن تلمیذ سید الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ اور تالیف رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین فرماتے ہیں:

قال ابوحنيفة رضى الله تعالى عنه: الجمع بين الصلاتين فى السفر فى الظهر والعصر، والمغرب والعشاء سواء يؤخر الظهر الى اخر وقتها ثم ی صلی ويعجل العصر فى اول وقتها فى صلى فى اول وقتها، و كذلك المغرب والعشاء يؤخر المغرب الى اخر وقتها فى صلى قبل ان يغيب الشفق وذلك اخر وقتها، وى صلى العشاء فى اول وقتها حين يغيب الشفق، فهذا الجمع بينهما ۔[۴]

امام فقیہ محدث عیسٰی بن ابان تلمیذ امام محمد ہے امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ سفر میں دو ۲ نمازوں کا جمع کرنا، خواہ ظہر اور عصر ہوں یا مغرب اور عشاء ہوں، یکساں ہے۔ یعنی ظہر کو آخر وقت موخر کرکے پڑھے اور عصر میں تعجیل کرکے اس کو اول وقت میں پڑھے اسی طرح مغرب اور عشاء میں مغرب کو اتنا موخر کرے کہ اس کے آخری وقت میں، یعنی شفق غائب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہونے سے تھوڑا پہلے پڑھے اور عشاء میں جلدی کر کے اس کو اول میں پڑھ لے، یعنی شفق غائب ہونے کے ساتھ ہی، یہ طریقہ ہے ان کو جمع کرنے کا۔(ت) (۴؎ کتاب الحجہ باب جمع الصلاۃ فی السفر مطبوعہ دارالمعارف النعمانیہ لاہور ۱/ ۱۶۴)

اسی میں ہے: قال ابوحنیفة رحمه الله تعالیٰ: من اراد ان یجمع بین الصلاتین بمطر اوسفر اوغیرہ فلیؤخر الاولی منهما حتی تکون فی اخر وقتها. ویعجل الثانیة حتی ی صلیها فی اول وقتها فیجمع بینهما. فتکون کل واحدة منهما فی وقتها ۱؎ الخ۔

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارش، سفر یا کسی اور وجہ سے دو ۲ نمازوں کو جمع کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ پہلی کو آخر وقت تک موخر کر دے اور دوسری میں جلدی کر کے اول وقت میں ادا کرے، اس طرح دونوں کو جمع کر لے، تاہم ہوگی ہر نماز اپنے وقت میں الخ۔ (۱؎ کتاب الحجہ باب الجمع بین الصلاتین مطبوعہ دارالمعارف النعمانیہ لاہور ۱/ ۱۵۹)

اس کلام برکت نظام امام کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم سے ظاہر ہوا کہ جواز جمع صوری صرف مرض وسفر پر متصور نہیں بضرورت شدت بارش بھی اجازت ہے مثلاً ظہر کے وقت مینہ برستا ہو تو انتظار کر کے آخر وقت حاضر مسجد ہوں جماعت ظہر ادا کریں اور وقت عصر پر تیقن ہوتے ہی جماعت عصر کر لیں کہ شاید شدتِ مطر بڑھ جائے اور حضور مسجد سے مانع آئے، مطر شدید میں تنہا گھر پڑھ لینے کی بھی اجازت ہے تو اس صورت میں تو دونوں نمازوں کے لئے جماعت ومسجد کی محافظت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ (الفتاوی الرضویہ، ج۵ ص ۱۶۲)

بَابُ جَمْعِ التَّأْخِيْرِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ

858- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لمسلم اخر الظهر حتى يدخل اول وقت العصر ثم يجمع بينهما.

(بخاری ابواب تقصیر الصلوۃ باب اذا ارتحل بعد مازاغت الشمس ج 1 ص 150' مسلم کتاب المسافرین باب

دوران سفر دو نمازوں کو دوسری نماز کے وقت میں اکٹھا پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر تشریف لے جاتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک موخر فرماتے پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب (سفر سے پہلے) سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھتے پھر سوار ہو جاتے یعنی سفر پر روانہ ہو جاتے تھے اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کو موخر فرماتے حتیٰ کہ عصر کا پہلا وقت داخل ہو جاتا تو پھر ان

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دونوں کو جمع فرماتے۔

جواز الجمع بين الصلوتين في السفرج 1 ص 245)

859- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلٰى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم كتاب المسافرين باب جواز الجمع بين الصلوتين في السفرج 1 ص 245)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو جب سفر پر جلدی جانا ہوتا تو ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کرتے پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ شفق کے غروب ہوتے وقت مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت ہے۔

860- وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ وَيَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم كتاب المسافرين باب جواز الجمع بين الصلوتين في السفرج 1 ص 245)

حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق کے غائب ہونے کے بعد مغرب و عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

861- وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِلٰى رُبُعِ اللَّيْلِ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ فِي الْمَرْفُوْعِ إِنَّمَا هُوَ وَهْمٌ وَّالصَّوَابُ وَقْفُهَا وَفِيْهَا اِضْطِرَابٌ وَالْمَحْفُوْظُ بِدُوْنِهَا.

(دار قطنی کتاب الصلوۃ باب الجمع بين الصلوتين في السفرج 1 ص 392)

اور آپ ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو رات کے چوتھائی حصے تک مؤخر کر کے اکٹھا ادا فرماتے اس کو دار قطنی نے روایت کیا۔ اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں حدیث مرفوع میں ان الفاظ کی زیادتی ایک وہم ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور اس میں اضطراب ہے اور اس زیادتی کے بغیر یہ حدیث محفوظ ہے۔

862- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ... غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے کہ سورج

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْهِ اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

غروب ہوگیا تو آپ نے ان دونوں نمازوں کو مقام سرف میں اکٹھا ادا فرمایا۔ اس کو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اس حدیث کی (سند میں) ایک راوی ابوالزبیر ہیں جو کہ مدلس ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوتین ج 1 ص 171' نسائی کتاب المواقیت باب الوقت الذی یجمع فیه المسافرین المغرب و العشاءج 1 ص 99)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(دو ۲ نمازوں کو اس طرح جمع کرنا) ناجائز ہے، قال اللہ تعالیٰ: انّ الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰباً موقوتا ا؎ (بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے وقت باندھا ہوا) کہ نہ وقت سے پہلے صحیح نہ وقت کھوکر پڑھنا روا بلکہ فرض ہے کہ نماز اپنے وقت پر ادا ہو (ا؎ القرآن ۴/ ۱۰۳)

حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظة ان تؤخر صلاۃ حتی یدخل وقت صلاۃ اخری ۲؎ سونے میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو جاگنے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا مؤخر کرے کہ دوسرے نماز کا وقت آجائے۔ (۲؎ مسند احمد بن حنبل مسانید ابن ابی قتادۃ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۵/ ۳۰۵)

یہ حدیث خود حالتِ سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی رواہ مسلم واحمد وابوداود والطحاوی وابن حبان عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سفر وحضر میں حاضر بارگاہِ رسالت پناہ ہمرکاب نبوت مآب رہا کرتے صاف صریح انکار فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کو کبھی دو ۲ نمازیں جمع فرماتے نہ دیکھا مگر مزدلفہ عرفات میں جہاں کی جمع ہنگام حج حجاب کے لئے سب کے نزدیک متفق علیہ ہے نویں تاریخ عرفات میں ظہر وعصر پھر نویں شب مزدلفہ میں مغرب وعشا ملاکر پڑھتے ہیں صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن ابی داود وسنن نسائی وشرح معانی الآثار امام طحاوی میں اُس جناب سے ہے:

قال مارأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم صلی صلاۃ لغیر میقاتها الاصلاتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتها ا؎

وفی لفظ للنسائی کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ی صلی الصلاۃ لوقتها الابجمع وعرفات ۲؎ (ا؎ صحیح مسلم باب استحباب زیادۃ التغلیس لصلوٰۃ الصبح مطبوعہ اصح المطابع قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۱۷) (۲؎ سنن النسائی الجمع بین الظہر والعصر بعرفۃ، مطبوعہ، سلفیہ لاہور، ۲/ ۳۹)

سیدنا امام محمد مؤطا شریف میں بسند صحیح امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی: انه کتب فی الافاق

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ينهاهم ان يجمعوا بين الصلاتين ويخبرهم ان الجمع بين الصلاتين في وقت واحد كبيرة من الكبائر ۳؎

(یعنی اُس جناب خلافت مآب ناطق بالحق والصواب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تمام آفاق میں فرمان تحریر فرما بھیجے کہ کوئی شخص دو ۲ نمازیں جمع نہ کرے اور اُن میں ارشاد فرمایا کہ ایک وقت میں دو ۲ نمازیں ملانا کبیرہ گناہوں سے ایک گناہ کبیرہ ہے)(۳؎ موطا امام محمد، باب الجمع بین الصلاتین فی السفر والمطر مطبوعہ آفتاب عالم پریس مجتبائی لاہور ص ۱۳۲)

مخالفین کے پاس جمع حقیقی پر قرآن وحدیث سے اصلاً کوئی دلیل نہیں جو کچھ پیش کرتے ہیں یا تو جمع صوری صریح ہے یعنی ظہر یا مغرب کو اُس کے ایسے آخر وقت میں پڑھنا کہ فارغ ہوتے ہی فوراً یا ایک وقفہ قلیل کے بعد عصر یا عشا کا وقت آجائے پھر وقت ہوتے ہی معاً عصر یا عشا کا پڑھ لینا کہ حقیقت میں تو ہر نماز اپنے وقت پر ہُوئی مگر دیکھنے میں مل گئیں ایسی جمع مریض ومسافر کے لئے ہم بھی جائز مانتے ہیں اور حدیثوں سے یہی ثابت ہے یا محض مجمل ہے جس میں جمع حقیقی کی اصلاً بُو نہیں یا صاف محتمل کہ احادیث جمع صوری سے بہت اچھے طور پر متفق ہوسکتی ہے غرض کوئی حدیث صحیح وصریح مفسر اُن کے ہاتھ میں اصلاً نہیں بعونہٖ تعالٰی اس کا نہایت شافی ووافی بیان فقیر نے رسالہ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین ۱۳۱۳ھ میں لکھا کہ اس سوال کے آنے پر تحریر کیا جسے تحقیق حق منظور ہو اس کی طرف رجوع کرے وباللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔(الفتاوی الرضویہ، ج۵ ص ۳۳۳-۳۳۴)

بَابُ مَا يَدُلُّ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ كَانَ جَمْعًا صُوْرِيًّا

ان روایات کا بیان جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا یہ جمع صوری تھا

863- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَّعَرَفَاتٍ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (نسائی کتاب مناسک الحج باب الجمع بین الظهر والعصر بعرفة ج2 ص44)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مزدلفہ اور عرفات کے علاوہ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا فرماتے تھے۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

864- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَآءَ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دوران سفر ظہر کو مؤخر فرماتے اور عصر کو مقدم فرماتے تھے اور اسی طرح مغرب کو مؤخر فرماتے اور عشاء کو مقدم فرماتے تھے اس کو طحاوی احمد اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوٰتین ج1 ص113، مسند احمد ج6 ص135)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

865۔ وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَارَوَنْدَ قَالَ سَاَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ اَبِيْهِ فِي السَّفَرِ وَسَاَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ سَفَرِهٖ فَذَكَرَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهٗ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ زِرَاعَةٍ لَّهٗ اِنِّيْ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَ اَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ فَرَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ اِلَيْهَا حَتّٰى اِذَا حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْاَمْرُ الَّذِيْ يَخَافُ فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(نسائی کتاب المواقیت باب الوقت الذی یجمع فیه المسافر بین الظهر و العصر ج1 ص98)

حضرت کثیر بن قاروند رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سالم بن عبداللہ سے دوران سفر ان کے والد کی نماز کے بارے میں پوچھا اور ہم نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ دوران سفر نمازوں کو جمع فرماتے تھے تو آپ نے فرمایا حضرت صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کے نکاح میں تھیں تو انہوں نے آپ کی طرف خط لکھا درانحالیکہ آپ کھیتی باڑی میں مشغول تھے کہ بے شک میرا دنیا کے دنوں میں سے آخری دن ہے اور آخرت کے دنوں میں سے پہلا دن ہے تو آپ سوار ہوکر تیزی سے ان کی طرف چلے حتیٰ کہ جب ظہر کا وقت قریب آیا تو موذن نے آپ کو کہا: اے ابوعبدالرحمٰن نماز تو آپ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے حتیٰ کہ جب ظہر اور عصر کا درمیانی وقت آیا تو سواری سے اتر کر موذن سے کہا نماز تو آپ نے فرمایا ایسا ہی کرنا جیسے تو نے ظہر اور عصر کی نماز کے وقت کیا تھا' پھر آپ چلے حتیٰ کہ جب ستارے خوب ظاہر ہوگئے تو اتر کر موذن سے کہا کہ اقامت کہو پس جب میں سلام پھیروں پھر تو (عشاء کی نماز کے لئے) اقامت کہنا پھر آپ نماز سے فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے فوت ہونے کا تمہیں خوف ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس طرح نماز پڑھ لے۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

866۔ وَعَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ اَنَّ مُؤَذِّنَ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن واقد

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ الصَّلٰوةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعْتُ فَسَارَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيْرَةَ ثَلَاثٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب لاجمع بین الصلوٰتین ج 1 ص 171' دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوٰتین فی السفرج 1 ص 393)

روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے کہا نماز' تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا چلو چلو حتیٰ کہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے اترے تو مغرب کی نماز پڑھی پھر شفق کے غائب ہونے تک انتظار کرتے رہے پھر عشاء کی نماز پڑھی' پھر فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی معاملہ میں جلدی ہوتی تو اس طرح ہی فرماتے جس طرح میں نے کیا ہے تو اس سفر میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تین دنوں کی مسافت ایک دن اور رات میں طے کی۔ اس کو ابوداؤد اور دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

867- وَعَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ يُرِيْدُ أَرْضًا لَهُ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِيْ عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا فَانْظُرْ إِنْ تُدْرِكْهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّسَايِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلٰوةُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضٰى حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ اپنی زمین جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو ان کے پاس ایک آنیوالا آیا اور کہا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہیں۔ آپ دیکھیں اگر ان کو (حالت حیات میں) پاسکیں پس آپ تیزی سے نکلے اور آپ کے ساتھ ایک قریشی شخص تھا جو آپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا' سورج غائب ہوگیا لیکن آپ نے نماز نہیں پڑھی اور میرے خیال میں آپ نماز کی پابندی فرماتے تھے' پس جب انہوں نے تاخیر کی تو میں نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے' نماز (وقت ہوگیا ہے) پس آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور چلتے رہے حتیٰ کہ شفق کے آخری وقت میں آپ نے اتر کر مغرب کی نماز پڑھی پھر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(نسائي كتاب المواقيت باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء ج 1 ص 99' ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب الجمع بين الصلوٰتين ج 1 ص 171' دار قطني كتاب الصلوٰة باب الجمع بين الصلوٰتين في السفر ج 1 ص 393' طحاوي كتاب الصلوٰة باب الجمع بين الصلوٰتين ج 1 ص 112)

عشاء کی اقامت کہی گئی جب کہ شفق غائب ہو چکا تھا تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے تھے اس کو نسائی ابوداؤد طحاوی اور دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

868- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتّٰى كَادَ اَنْ تَظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُوْا بِعَشَاءٍ فَيَتَعَشّٰى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سورج غروب ہو جانے کے بعد سفر پر چلتے تو جب تاریکی چھا جاتی تو اتر کر مغرب کی نماز پڑھتے پھر رات کا کھانا منگوا کر تناول فرماتے پھر کوچ کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب متی یتم المسافر ج 1 ص 174)

869- وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ وَفَدْتُ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ وَنَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰة باب الجمع بين الصلوٰتين ج 1 ص 114)

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں اور سعد بن مالک حج کے لئے چلے اور ہم حج کی وجہ سے جلدی جا رہے تھے تو ہم ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھتے تھے ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب وعشاء کو بھی اسی طرح اکٹھا پڑھتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب وعشاء کو بھی اسی طرح اکٹھا پڑھتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے حتی کہ ہم مکہ پہنچ گئے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اُس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دو ۲ نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآن عظیم واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المومنین عمر فاروق اعظم وحضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص احد العشرۃ المبشرۃ وحضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ وحضرت سیدنا وابن سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق وحضرت سیدتنا ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق اعاظم صحابہ کرام وخلیفہ راشد امیر المومنین عمر بن عبد العزیز وامام سالم بن عبد اللہ بن عمر وامام علقمہ بن قیس وامام اسود بن یزید نخعی وامام حسن بصری وامام ابن سیرین وامام ابراہیم نخعی وامام مکحول شامی وامام جابر بن زید وامام عمرو بن دینار وامام حماد بن ابی سلیمان وامام اجل ابو حنیفہ اجلہ ائمہ تابعین وامام سفین ثوری وامام لیث بن سعد وامام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف وامام ابو عبد اللہ محمد الشیبانی وامام زفر بن الہذیل وامام حسن بن زیاد وامام دار الہجرۃ عالم المدینۃ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین وامام عبد الرحمن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک وامام عیسیٰ بن ابان وامام ابو جعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین کا، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلاتین یعنی دو ۲ نمازیں ملا کر پڑھنا دو ۲ قسم ہے: جمع فعلی جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آ گیا اب فوراً عصر اوّل وقت پڑھ لی، ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت، اور فعلاً وصورۃً مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اُس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشاء کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی، ایسا ملانا بعذر مرض وضرورت سفر بلاشبہہ جائز ہے۔ ہمارے علمائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔

ردالمحتار میں ہے:

للمسافر والمریض تاخیر المغرب للجمع بینھا وبین العشاء فعلاً کما فی الحلیۃ وغیرھا. ای ان تصلی فی اٰخر وقتھا والعشاء فی اول وقتھا ۱؎۔

(۱؎ ردالمحتار کتاب الصلوۃ مطبوعہ المصطفی البابی مصر ۱/ ۲۷۱)

مسافر اور مریض مغرب میں تاخیر کر سکتے ہیں تاکہ اس کو اور عشاء کو فعلاً اکٹھا کر لیں، جیسا کہ حلیہ وغیرہ میں ہے، یعنی مغرب آخری وقت میں پڑھی جائے اور عشاء اوّل وقت ہیں۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۱۶۰-۱۶۱)

بَابُ الْجَمْعِ حالت اقامت میں دو نمازوں کو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فِي الْحَضَرِ

870۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ و اخرون۔ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وللعلماء تاويلات فِيْ هٰذا الحَدِيْثِ كلها سخيفة الا الحمل على الجمع الصورى۔ (مسلم كتاب المسافرين باب جواز الجمع بين الصلوتين فى السفرج 1 ص 246)

جمع کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش ظہر اور عصر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے روایت کیا۔ اس کتاب کے مرتب علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں علماء نے کئی تاویلیں کی ہیں سب کی سب کمزور ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس نماز کو جمع صوری پر محمول کیا جائے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَمْعِ فِي الْحَضَرِ

871۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيْقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حالت اقامت میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی ممانعت کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کبھی کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے دو نمازوں کے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز اور اس دن فجر کی نماز آپ نے اس کے وقت (معتاد) سے پہلے پڑھی اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما نے روایت کیا۔

(مسلم كتاب الحج باب زيادة التغليس بصلوٰة الصبح ج 1 ص 417' بخارى كتاب المناسك باب متى ى صلى الفجر بجمع ج 1 ص 228)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

1۔ یہ حدیث امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سفر میں جمع بین الصلوتین نہ کیا یعنی چند نمازیں بیک وقت نہ پڑھیں، وہاں جمع صوری تھا کہ ظہر آخر وقت میں پڑھی اور عصر اول وقت میں، رہا غزوہ خندق

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میں چند نمازیں یکدم پڑھنا وہ جمع نہ تھا بلکہ قضاء پڑھی گئی تھیں، جمع اور ہے قضاء کچھ اور۔

۲۔ یعنی مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو حقیقتاً جمع فرمایا کہ مغرب عشاء کے وقت میں پڑھی اور دوسری عرفات میں کہ وہاں عصر ظہر کے وقت میں پڑھی، چونکہ وہ جمع صلوتین دن میں اور سب کے سامنے ہوا تھا اسی لیے اس کا علیحدہ نام نہ لیا اور مزدلفہ میں نمازوں کا اجتماع رات میں تھا جس میں سارے حجاج جمع نہ تھے اس لیے صرف اس کا ذکر صراحۃً علیحدہ بھی کر دیا لہٰذا حدیث واضح ہے دو نمازوں سے مراد عرفہ ومزدلفہ کی نمازیں ہیں۔

۳۔ یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر خوب اجیالا میں پڑھتے تھے مگر آج مزدلفہ میں پو پھٹنے کے بعد اندھیرے میں پڑھی، یہ حدیث امام اعظم قدس سرہ کی قوی دلیل ہے کہ ہمیشہ فجر اجیالہ میں پڑھی جائے، صرف مزدلفہ میں اندھیرے منہ پڑھے کیونکہ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی نماز فجر پو پھوٹتے ہی پڑھتے ہوتے تو آج وقت معتاد سے پڑھنے کے کیا معنی، کیا وقت سے پہلے پڑھ لی ہرگز نہیں لہٰذا قول احناف قوی ہے، یہاں تمام آئمہ کے ہاں وقت سے مراد وقت معتاد ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۲۲۲)

872- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ یُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیند کی حالت میں کوئی کوتاہی نہیں' کوتاہی تو صرف اس شخص پر ہے جو دوسری نماز کا وقت داخل ہونے تک نماز نہ پڑھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب المساجد باب قضاء الصلوٰۃ الفائتہ۔ الخ ج 1 ص 237' طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوٰتین ج 1 ص 114)

873- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا التَّفْرِیْطُ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى یَجِیْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ بن موہب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نماز میں کوتاہی کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کہ تو نماز کو موخر کرے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوٰتین ج 1 ص 114)

874- وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ابن عباس رضی اللہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَنْهُمَا قَالَ لَا يَفُوْتُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب الجمع بین الصلاتین ج 1 ص 114)

تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں نماز فوت نہیں ہوتے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کی اور اس کی سند صحیح ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۹، مراۃ المناجیح ج ۲، بہارشریعت جلد ۲ حصہ چہارم، جنتی زیور اور جاء الحق کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ سے متعلق ابواب

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

875۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

(بخاری کتاب الجمعة باب الساعة التی فی یوم الجمعة ج1 ص128' مسلم کتاب الجمعة ج1 ص281)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس کو مسلمان بندہ اس حال میں پالے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھی اللہ سے مانگے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرمائے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کے کم ہونے کی طرف اشارہ فرمایا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی وہ ساعت قبولیت دعا کی ہے، رات میں روزانہ وہ ساعت آتی ہے مگر دنوں میں صرف جمعہ کے دن۔ یقیناً نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے۔ غالب یہ ہے کہ دو خطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔

یعنی اس ساعت میں مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی۔ نمازی متقی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ فساق و فجار کی جو جمعہ تک نہ پڑھیں صرف دعاؤں پر ہی زور دیں۔ یُصَلِّی میں اسی جانب اشارہ ہے ورنہ نماز کی حالت میں دعا کیسے مانگی جائے گی۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۵۸۷)

876۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِی الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم کتاب الجمعة ج1 ص282)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' وہ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ جمعہ کا دن ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے' اسی دن میں آپ کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن آپ جنت سے خارج کئے گئے اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
یعنی پہلے بھی بڑے بڑے واقعات اس دن میں ہی ہوئے اور آئندہ نہایت اہم اور سنگین واقعہ وقوع قیامت کا اسی دن ہوگا اس لیئے یہ دن بڑی عظمت والا ہے۔ خیال رہے کہ آدم علیہ السلام کا جنت میں جانا بھی اللہ کی رحمت تھی اور وہاں سے تشریف لانا بھی کیونکہ وہاں سیکھنے گئے تھے، یہاں سکھانے اور خلافت کرنے آئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس دن میں دینی اہم واقعات ہو چکے ہوں وہ دن تا قیامت افضل ہو جاتا ہے اور اس دن میں خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا بہتر ہوتا ہے، دیکھو ماہ رمضان و شب قدر اس لیئے افضل ہیں کہ ان میں قرآن شریف نازل ہوا۔ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ شب ولادت، شب معراج وغیرہ سب افضل راتیں ہیں۔ ان میں عبادات کرنا، خوشیاں منانا بہتر ہے، اس کا ماخذ یہ حدیث ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۸۶)

877- وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ یَّوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی وَفِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْهِ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَهْبَطَ اللهُ فِیْهِ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَوَفَّی اللهُ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَّا یَسْاَلُ الْعَبْدُ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللهُ اِیَّاهُ مَالَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا وَّفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَّلَكٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَآءٍ وَّلَا اَرْضٍ وَّلَا رِیَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا هُنَّ یُشْفِقْنَ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور یہ اللہ تعالٰی کے نزدیک تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ تعالٰی کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحٰی سے بھی زیادہ عظمت والا ہے اور اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اسی دن میں اللہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن اللہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف اتارا اور اسی دن میں اللہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کو وفات دی اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو کچھ بھی مانگے اللہ تعالٰی اسے وہ عطا فرماتا ہے جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی ایسا مقرب فرشتہ نہیں اور نہ ہی آسمان اور نہ ہی زمین اور نہ ہی ہوائیں اور نہ ہی پہاڑ اور نہ ہی سمندر مگر وہ اس دن سے ڈرتے ہیں۔ اس کو امام احمد اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور عراقی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کا نام رفاعہ ہے، انصاری ہیں، اوسی ہیں، بیعت العقبہ میں حاضر ہوئے، بدر میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے مدینہ میں رہے، غنیمت میں آپ کا حصہ رکھا گیا، خلافت مرتضوی میں وفات پائی۔ (اکمال)

چنانچہ اگر حج جمعہ کو ہو تو اس کا ثواب ستر حجوں کا ہے اور حج اکبر کہلاتا ہے اور اگر شب قدر جمعہ کی شب میں ہو تو بہت برتر ہے۔ خیال رہے کہ یہاں کلی فضیلت کا ذکر ہے، جزئی فضیلت عیدین کو اس پر حاصل ہے۔ خیال رہے کہ یہاں دنوں کا مقابلہ ہے ورنہ شب قدر تمام دن راتوں سے بہت بہتر ہے یعنی دن جمعہ سب دنوں سے افضل ہے، لہٰذا یہ حدیث قرآن کے خلاف نہیں۔

حرام یا تو حلال کا مقابل ہے یعنی اس ساعت میں ناجائز دعائیں قبول نہیں ہوتیں یا بمعنی ممنوع اور ناممکن ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ" یعنی ناممکن دعا قبول نہیں ہوتی بلکہ ناممکن دعا مانگنا بھی جائز نہیں جیسے کوئی کہے خدایا تو مجھے نبی یا فرشتہ بنادے۔ (مرقاۃ) بہتر ہے کہ اس ساعت میں جامع دعا مانگے جیسے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔

اس کے فوائد پہلے بیان کیے جاچکے ہیں۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ غافل انسان حیوانات، جمادات سے بھی بدتر ہے کہ وہ جمعہ جیسا برکت والا دن غفلت میں گزارتا ہے۔ مقرب فرشتوں کو اس دن خوف طبعی ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں پانچ کا ذکر حصر کے لیے نہیں۔ جمعہ کے فضائل بے شمار ہیں جن میں سے بہت کچھ ہم نے اپنی تفسیر میں بیان کیے۔ اس جگہ مرقاۃ نے بھی بہت کچھ بیان کیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۹۳)

878- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِنَّا لَنَجِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ فِیْهَا شَیْئًا إِلَّا قَضٰی لَهٗ حَاجَتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَشَارَ إِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ فَقُلْتُ صَدَقْتَ أَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ قُلْتُ أَیُّ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ هِیَ اٰخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ قُلْتُ إِنَّهَا لَیْسَتْ سَاعَةَ صَلٰوةٍ قَالَ بَلٰی إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا صَلّٰی ثُمَّ جَلَسَ لَا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم کتاب اللہ میں پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس کو مسلمان بندہ اس حال میں پالے کہ وہ اس میں نماز پڑھ رہا ہو تو اس گھڑی میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا وہ ایک گھڑی کا بھی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يَحْبِسُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔
(ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی الساعة التی ترجی فی الجمعة ص 81)

بعض حصہ ہے تو میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا وہ گھڑی ہے۔ میں نے عرض کیا وہ تو نماز کا وقت نہیں ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں بے شک بندہ مومن جب نماز پڑھتا پھر وہ نماز کے انتظار میں بیٹھتا تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

879- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔ (مسند احمد ج 2 ص 272)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جسے بندہ مسلم اس حال میں پائے کہ اللہ عزوجل سے اس میں بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ بھلائی عطا فرماتا ہے اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

880- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اِثْنَتَا عَشَرَةَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ فِيْهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰة باب الاجابة اية ساعة هی فی یوم الجمعة ج 1 ص 150)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن بارہ ساعتیں ہیں (ان میں سے ایک گھڑی ایسی ہے) جس میں بندہ مسلمان اس حال میں پایا جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرماتا ہے تم عصر کے بعد آخری گھڑی میں اسے تلاش کرو۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

881- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَيَّامُ فَعُرِضَ عَلَيَّ فِيْهَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاِذَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر دن پیش کیے گئے تو مجھ پر ان دنوں میں جمعہ کا دن

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

هِيَ كَمِرْآةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا فِيْ وَسْطِهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قِيْلَ السَّاعَةُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(المعجم الاوسط ج 8 ص 151، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب فی الجمعہ فی السفر ج 2 ص 164)

بھی پیش کیا گیا۔ پس اچانک وہ روشن شیشے کی طرح ہے اور اس کے درمیان میں ایک سیاہ نقطہ ہے تو میں نے کہا کہ یہ نقطہ کیسا ہے تو کہا گیا یہ وہ خاص گھڑی ہے (جس میں دعا قبول ہے) اس کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

882۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِتَارِكٍ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا غُفِرَلَهٗ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (المعجم الاوسط ج 5 ص 412، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب فی الجمعۃ فی السفر ج 2 ص 164)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی مسلمان کو بغیر بخشے نہیں چھوڑتا (یعنی تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے) اس کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

883۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعُوْا فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا اَنَّهَا اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِيْ سُنَنِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ جمع ہوئے اور اس گھڑی کا ذکر کیا جو جمعہ کے دن میں ہے۔ پھر وہ جدا ہو گئے اور انہوں نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا کہ وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔ اس کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(فتح الباری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ فی یوم الجمعۃ نقلاً عن سعید بن منصور ج 3 ص 72)

شرح: جمعہ کے دن ایک ساعت

اس ساعت کی تعیین میں علمائے کرام کا اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ "یہ طلوع فجر سے طلوع شمس تک کا وقت ہے۔" ان کی دلیل میرے علم میں نہیں اور بعض کی رائے یہ ہے کہ "اس ساعت سے مراد امام کے خطبہ کیلئے منبر پر بیٹھنے سے نماز جمعہ پڑھ لینے تک کا وقت ہے۔" ان کی دلیل مسلم شریف کی حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اس ساعت سے مراد امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ کی انتہا تک کا وقت ہے۔" ان کی دلیل ابن ماجہ میں حضرت سیدنا عبداللہ ... بعض کہتے ہیں کہ "یہ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔"

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی صحیح حدیث ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ میں نے عرض کیا" یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! ہم قرآن مجید میں جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت کا تذکرہ پاتے ہیں جس میں کوئی مومن بندہ اس گھڑی میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ عزوجل سے کسی شے کا سوال کرے تو اللہ عزوجل اسے وہ شے ضرور عطا فرمائے گا۔ تو سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا" یا ساعت کا کچھ حصہ (یعنی تمہاری مراد ساعت کا کچھ حصہ تو نہیں؟) تو میں نے عرض کیا" آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا، یہی میری مراد ہے۔" پھر میں نے عرض کیا" یہ کونسی ساعت ہے؟" فرمایا" دن کی آخری ساعت۔" میں نے عرض کیا" یہ نماز کا وقت تو نہیں ہے؟" فرمایا" کیوں نہیں بندہ جب ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔"

اور ان کی دوسری دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا"، جمعہ کے دن میں بارہ گھنٹے ہیں ان میں جو بندہ اللہ عزوجل سے کچھ مانگے تو اللہ عزوجل اسے وہ چیز ضرور عطا فرمائے گا، لہٰذا! جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری گھڑی میں اسے تلاش کرو۔" واللہ اعلم بالصواب

(بخاری شریف، کتاب الجمعہ، باب الساعۃ التی فی یوم الجمعہ، رقم ۹۳۵، ج ۱، ص ۳۲۱)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِهَا لِمَنْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس پر جمعہ کو ترک کرنے کی وجہ سے سختی کا بیان

884- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم کتاب المساجد باب بیان فضل صلوٰۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنها الخ ص 232)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں کہ بے شک میں نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو جمعۃ المبارک سے پیچھے رہتے ہیں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ فرض ہے۔ یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو بلا عذر جمعہ نہیں پڑھتے جیسے اس زمانہ کے منافقین اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

آج کل کے بہت سے غافل مسلمان۔ اس حدیث کی شرح جماعت کے بیان میں گزر چکی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۰۶)

885- وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَآءَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَلٰى وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم کتاب الجمعة ج 1 ص 284)

حضرت حکم بن میناء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز آجائیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ ضرور بے خبر لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی جو سستی سے جمعہ ادا نہ کرے اس کے دل پر غفلت کی مہر لگ جائے گی جس کی وجہ سے ان کے دل گناہ پر دلیر ہوں گے اور نیکیوں میں سست۔ خیال رہے کہ یہاں روئے سخن یا تو ان منافقوں کی طرف ہے جو جمعہ میں حاضر نہ ہوتے تھے یا آئندہ آنے والے مسلمانوں کی طرف ہے ورنہ کوئی صحابی تارک جمعہ نہ تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۰۰)

886- وَعَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِهٖ. رَوَاهُ الخمسة وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو الجعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں اور آپ کو صحابیت کا شرف حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تین جمعے چھوڑ دے جمعہ کو حقیر سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اس کو پانچ محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشدید فی ترک الجمعة ج 1 ص 151' نسائی کتاب الجمعة باب التشدید فی التخلف عن الجمعة ج 1 ص 202' ترمذی ابواب الجمعة باب ما جاء فی ترک الجمعة من غیر عذر ج 1 ص 112' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰۃ والسنة فیها باب فیمن ترک الجمعة من غیر عذر ص 80' مسند احمد ج 3 ص 424)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

بعض لوگوں نے کہا کہ آپ کا نام وہب ہے، کنیت ابو جعد قبیلہ بنی ضمرہ ابن بکر ابن عبد مناف سے ہیں۔ ان کے نام [illegible] آپ صحابی ہیں اور آپ سے ایک ہی حدیث منقول ہے، جنگ جمل میں شہید ہوئے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سستی کی قید سے معلوم ہوا کہ معذور کا یہ حکم نہیں، مہر سے مراد غفلت کی مہر ہے نہ کہ کفر کی کیونکہ جمعہ چھوڑنا فسق ہے، کفر نہیں،۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض گناہ دل کی سختی کا باعث ہیں اور گناہ صغیرہ بار بار کرنے سے گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۱)

887- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِهٖ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر ج 1 ص 80)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعے چھوڑے بغیر کسی حاجت کے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

جمعہ ج اور م کے پیش سے، جَمْعٌ سے بنا، بمعنی مجتمع ہونا، اکٹھا ہونا۔ چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وجود میں مجتمع ہوئی کہ تکمیلِ خلق اسی دن ہوئی، نیز حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی اس دن ہی جمع ہوئی، نیز اس دن میں لوگ نماز جمعہ جمع ہو کر ادا کرتے ہیں ان وجوہ سے اسے جمعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہل عرب اسے عروبہ کہتے تھے۔ چنانچہ ان کے ہاں ہفتہ کے دنوں کے نام حسب ذیل تھے: اوّل، اَھْوَن، جُبار، دبار، مونس، عروبہ، شیاء۔ (اشعہ) نماز جمعہ فرض ہے، شعار اسلام میں سے ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے مگر اس کی فرضیت کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ چنانچہ یہ نماز مسلمان، مرد، عاقل، بالغ، آزاد، تندرست، شہری پر فرض ہے اس کی ادا کے لیئے جماعت، آزاد جگہ، شہر اور خطبہ شرط ہیں۔ نہ گاؤں والوں پر جمعہ فرض ہے اور نہ گاؤں میں جمعہ ادا ہو۔ اس کے مکمل دلائل ہمارے "فتاویٰ نعیمیہ" میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۸۴)

888- وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَيْرِ ضُرُوْرَةٍ طُبِعَ عَلٰى قَلْبِهٖ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے تین مرتبہ جمعہ چھوڑا بغیر عذر کے تو اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد ج 5 ص 300' مستدرک حاکم کتاب الجمعة باب التشديد في ترك الجمعة ج 1 ص 280)

شرح: جمعہ فرض ہونے کے لئے مندرجہ ذیل گیارہ شرطیں ہیں:

(۱) شہر میں مقیم ہونا لہٰذا مسافر پر جمعہ فرض نہیں (۲) آزاد ہونا لہٰذا غلام پر جمعہ فرض نہیں (۳) تندرستی یعنی ایسے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مریض پر جمعہ فرض نہیں جو جامع مسجد تک نہیں جا سکتا (۴) مرد ہونا یعنی عورت پر جمعہ فرض نہیں (۵) عاقل ہونا یعنی پاگل پر جمعہ فرض نہیں (۶) بالغ ہونا یعنی بچے پر جمعہ فرض نہیں (۷) انکھیارا ہونا لہٰذا اندھے پر جمعہ فرض نہیں (۸) چلنے کی قدرت رکھنے والا ہو یعنی اپاہج اور لنجے پر جمعہ فرض نہیں (۹) قید میں نہ ہونا لہٰذا جیل خانہ کے قیدیوں پر جمعہ فرض نہیں (۱۰) حاکم یا ظالم وغیرہ کا خوف نہ ہونا (۱۱) بارش کا آندھی کا اس قدر زیادہ نہ ہونا جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، مطلب فی شروط وجوب الجمعۃ، ج ۳، ص ۳۰، ۳۳)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ عَدَمِ وُجُوبِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْعَبْدِ وَالنِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْمَرِيْضِ

غلام عورتوں بچوں اور بیمار پر جمعہ واجب نہ ہونے کا بیان

889۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّآ اَرْبَعَةً عَبْدًا مَّمْلُوْكًا اَوِ امْرَأَةً اَوْ صَبِيًّا اَوْ مَرِيْضًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الجمعۃ للمملوک والمرأۃ ج1 ص153)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے جماعت کے ساتھ سوائے چار لوگوں کے مملوک غلام عورت بچہ اور مریض اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ قبیلہ احمس سے ہیں، کوفی ہیں، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے مگر فرمان بہت کم سنے، زمانہ صدیقی وفاروقی میں ۳۴ غزووں میں شریک ہوئے ۸۲ھ میں وفات پائی۔

بیمار سے وہ بیمار مراد ہے جسے مسجد میں آنے میں حرج ہو، یہ مطلب نہیں کہ سر میں درد ہو جمعہ چھوڑ دو۔ خیال رہے کہ حصر اضافی ہے ورنہ مجنون، مسافر، نابینا اور گاؤں والوں پر بھی جمعہ فرض نہیں لیکن اگر یہ لوگ جمعہ پڑھ لیں تو ان کا فرض ادا ہوجائے گا اور ظہر واجب نہ ہوگی۔ خیال رہے کہ جمعہ کے لیے جماعت شرط ہے یعنی امام کے علاوہ تین آدمی۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۰۵)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ اَنَّ الْجُمُعَةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْمُسَافِرِ

مسافر پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا بیان

890۔ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجُلاً عَلَيْهِ هَيْئَةُ السَّفَرِ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَخَرَجْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اُخْرُجْ فَاِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَحْبِسُ عَنِ السَّفَرِ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مسند امام شافعی الباب الحادی عشر فی صلوٰۃ الجمعۃ ج1 ص150)

حضرت اسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس پر سفر کے آثار تھے تو آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر آج جمعہ کا دن نہ ہوتا تو میں سفر پر نکل جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو (سفر پر) نکل جا بے شک جمعہ کسی کو سفر سے نہیں روکتا۔ اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مسند میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

؎ واجب سے مراد فرض ہے۔ فتح القدیر نے فرمایا کہ جمعہ دائمی فریضۂ اسلام ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ تاکیدی، جس کا منکر بالاتفاق کافر ہے، بعض بیوقوفوں نے اسے فرض کفایہ کہا یہ غلط محض ہے۔ فرض کفایہ وہ ہے کہ سب پر فرض ہو مگر بعض کی ادا سے سب بری الذمہ ہو جائیں، جمعہ میں یہ بات نہیں، جمعہ دیہاتیوں وغیرہ پر فرض ہی نہیں اور جن پر فرض ہے ان سب کو پڑھنا پڑے گا۔ جیسے نماز پنجگانہ حائضہ اور نفاس والی عورتوں پر فرض ہی نہیں مگر جن پر فرض ہے وہ سب پڑھیں، لہٰذا نہ نماز پنجگانہ کو فرض کفایہ کہہ سکتے ہیں اور نہ جمعہ کو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۰۰)

بَابُ عَدَمِ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمِصْرِ

جو شخص شہر سے باہر ہے اس پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا بیان

891۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيِّ الْحَدِيْثَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں لوگ اپنے گھروں اور بالائی علاقوں سے باری باری جمعہ پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب من این تؤتی الجمعۃ ج 1 ص 123، مسلم کتاب الجمعۃ ج 1 ص 280)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

892- وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَصْرِهٖ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ. رَوَاهُ مُسَدَّدٌ فِيْ مُسْنَدِهِ الْكَبِيْرِ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَّذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَّزَادَ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ. (فتح الباری کتاب الجمعة باب من این تؤتی الجمعة نقلاً عن المسند الکبیر للمسدد تعلیقاً کتاب الجمعة باب من این تؤتی الجمعة ج 1 ص 123)

حضرت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان میں تھے کبھی آپ جمعہ پڑھاتے اور کبھی نہ پڑھاتے تھے۔ اس کو مسدد نے اپنی مسند کبیر میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے تعلیقاً روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ آپ دو فرسخ کی مسافت پر مقام زاویہ میں تھے۔

893- وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَقَالَ إِنَّهٗ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ أَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهٗ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَّعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَجَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالْبُخَارِيُّ فِيْ كتاب الاضاحی.

ابن ازہر کے غلام ابوعبید روایت کرتے ہیں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ (نماز) عید کے لئے حاضر ہوا۔ آپ تشریف لائے اور عید کی نماز ادا فرمائی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا بے شک آج کے دن تمہارے لئے دو عیدین جمع ہو گئی ہیں۔ بالائی علاقہ والوں میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہے وہ جمعہ کا انتظار کرے اور جو لوٹنا چاہے تو میں اسے اجازت دیتا ہوں اسے امام مالک نے روایت کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے کتاب الاضاحی میں روایت کیا۔

(مؤطا امام مالک کتاب العیدین باب المر بالصلوٰۃ قبل لخطبة ص 165' بخاری کتاب الاضاحی باب مایؤکل من لحوم الاضاحی ومایتزود منہاج 2 ص 835)

894- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ عَلٰى أَهْلِ الْقُرٰى جُمُعَةٌ إِنَّمَا الْجُمَعُ عَلٰى أَهْلِ الْأَمْصَارِ مِثْلِ الْمَدَآئِنِ. رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بستی والوں پر جمعہ واجب نہیں۔ جمعہ تو مدائن کی مثل شہر والوں پر ہے۔ اس کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے روایت کی اور اس کی سند مرسل ہے۔

(مصنف ابن شیبة کتاب الصلوٰۃ باب من قال لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ج 2 ص 101)

895- وَعَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ وَقَدْ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكُوْنَانِ بِالشَّجَرَةِ عَلٰى اَقَلِّ سِتَّةِ اَمْيَالٍ يَشْهَدَانِ الْجُمُعَةَ وَيَدَعَانِهَا وَكَانَ يَرْوِيْ اَنَّ اَحَدَهُمَا كَانَ يَكُوْنُ بِالْعَقِيْقِ يَتْرُكُ الْجُمُعَةَ وَيَشْهَدُهَا وَكَانَ يَرْوِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عَلٰى مِيْلَيْنِ مِنَ الطَّائِفِ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَدَعُهَا۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ بِاِسْنَادِهٖ اِلَى الشَّافِعِيِّ۔

(معرفۃ السنن والآثار کتاب الجمعۃ ج1 ص315)

کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ چھ میل کی مسافت پر شجرہ کے مقام میں تھے تو کبھی آپ جمعہ کے لئے آتے اور کبھی چھوڑ دیتے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ بھی روایت کرتے تھے کہ ان میں سے ایک عقیق کے مقام پر رہتا تھا تو کبھی جمعہ چھوڑ دیتے اور کبھی جمعہ کے لئے حاضر ہو جاتے اور آپ روایت فرماتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ طائف سے دو میل کی مسافت پر رہتے تھے کبھی جمعہ کے لئے حاضر ہو جاتے اور کبھی چھوڑ دیتے۔ اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے المعرفہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر وہ ٹھیک دوپہر ہونے سے پہلے شہر کی آبادی سے نکل جاتا ہے تو اس پر اس اصلاً کچھ الزام نہیں اور اگر اسے شہر ہی میں وقت جمعہ ہو جاتا ہے اس کے بعد بے پڑھے چلا جاتا ہے تو ضرور گنہگار ہے مگر یہ باطل ہے کہ اسے قبرستان مسلمین میں دفن نہ کر سکیں اسے نفاقِ عملی کہہ سکتے ہیں نہ کہ حقیقی۔ ہاں اس جرم پر مسلمان اس سے میل جول ترک کر سکتے ہیں اور پہلی تقدیر پر تو جتنے احکام اس پر لگائے گئے سب غلط ہیں۔

فتاوٰی ظہیریہ وغیرہ شروح و درمختار وغیرہا میں ہے:

الصحیح انہ یکرہ السفر بعد الزوال قبل ان یصلیہا ولا یکرہ ان یصلیہا قبل الزوال۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (درمختار باب الجمعہ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۱۳)

صحیح یہ ہے کہ زوال کے بعد جمعہ ادا کرنے سے پہلے سفر پر نکلنا مکروہ ہے البتہ قبل از زوال نکلنا مکروہ نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم! (الفتاوی الرضویہ، ج۸، ص۳۵۸)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ اِقَامَةِ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى

896- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْاِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ بِالْمَدِيْنَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرٰى عَبْدِالْقَيْسِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ قَوْلُهٗ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ اَوْ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرٰى عَبْدِالْقَيْسِ تَفْسِيْرٌ مِّنْ جِهَةِ الرَّاوِيْ لَامِنْ كَلَامِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَالْقَرْيَةُ قَدْ تُطْلَقُ عَلَى الْمُدُنِ وَكَانَتْ بِجُوَاثٰى بَعْضُ اٰثَارِ الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدِ الْبَكْرِيُّ فِيْ مُعْجَمِهٖ هِيَ مَدِيْنَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ لِعَبْدِ الْقَيْسِ.

(ابوداؤدکتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ فی القری ج 1 ص 153)

دیہات میں جمعہ قائم کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں جمعہ قائم کرنے کے بعد اسلام میں سب سے پہلا جمعہ بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی جواثار میں قائم کیا گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ راوی کا یہ قول کہ وہ بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے یا عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ یہ تفسیر راوی کی طرف سے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کلام نہیں ہے اور قریہ کا اطلاق کبھی شہر پر بھی ہوتا اور جواثا میں کچھ شہر کے آثار موجود تھے اور ابوعبید بکری نے اپنے معجم میں کہا کہ جواثا عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

897- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَائِدَ اَبِيْهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهٗ عَنْ اَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاۗءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِاَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهٗ اِذَا سَمِعْتَ النِّدَاۗءَ تَرَحَّمْتَ لِاَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِيْ هَزْمِ النَّبِيْتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِيْ بَيَاضَةَ فِيْ نَقِيْعٍ يُّقَالُ لَهٗ نَقِيْعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَرْبَعُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ الْحَافِظُ

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں اور یہ اپنے والد کی بینائی جانے کے بعد ان کو راستہ دکھاتے تھے کہ وہ جب جمعہ کے دن اذان کی آواز سنتے تو حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے رحم کی دعا کرتے تو میں نے ان سے کہا جب آپ اذان سنتے ہیں تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کرتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے) تو آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے ہزم النبیت میں جمعہ قائم کیا تھا نقیع

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فِي التَّلْخِيْصِ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَلِابْنِ مَاجَةَ فِيْهِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ كَانَ اَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ بِنَا صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَنَّ تَجْمِيْعَهُمْ هٰذَا كَانَ بِرَأْيِهِمْ قَبْلَ اَنْ تُشْرَعَ الْجُمُعَةُ لَا بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مُرْسَلُ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَخْرَجَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

(ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب الجمعة في القرى ج 1 ص 153' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب فرض الجمعة ص 77' صحيح ابن خزيمة كتاب الجمعة ج 3 ص 113)

کے اندر بنی بیاضہ کی زمین میں ہے جس کو نقیع الخضمات کہا جاتا ہے تو میں نے کہا اس دن آپ کتنے لوگ تھے تو فرمایا چالیس اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور حافظ نے تلخیص میں کہا کہ اس کی سند حسن ہے اور ابن ماجہ کے یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا اے بیٹے وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ سے (مدینہ آنے سے) پہلے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ان لوگوں کا جمعہ کرانا جمعہ کی مشروعیت سے پہلے محض اپنی رائے سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم نہیں دیا تھا جیسا کہ مرسل ابن سیرین اس پر دلالت کرتی ہے۔ اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

898- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَّعَ فِيْ اَوَّلِ جُمُعَةٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ سَالِمٍ فِيْ مَسْجِدِ عَاتِكَةَ. رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ فِيْ اَخْبَارِ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ اَقِفْ عَلٰى اِسْنَادِهٖ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْ اَهْلِ التَّارِيْخِ وَالسِّيَرِ اخْتَارُوْا مَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ لٰكِنَّهٗ يُعَارِضُ بِمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَبَنُوْ سَالِمٍ كَانَتْ مَحَلَّةً مِّنْ مَّحَلَّاتِ الْمَدِيْنَةِ بِشَيْءٍ مِّنَ الْفَصْلِ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ آمد کے وقت سب سے پہلا جمعہ بنو سالم کی مسجد عاتکہ میں پڑھایا۔ اس کو عمر بن شبہ نے اخبار مدینہ میں روایت کیا اور مجھے اس کی سند پر واقفیت حاصل نہیں ہوئی۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر مورخین اور سیرت نگاروں نے اس بات کو اختیار کیا ہے جو اس حدیث میں ہے لیکن یہ اس حدیث کے معارض ہے جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روایت میں بیان کیا (وہ الفاظ یہ ہیں) حتیٰ کہ آپ ان کے پاس بنو عمرو بن عوف میں اترے اور یہ ماہ ربیع الاول پیر کا دن تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان میں پندرہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(مصنف عبد الرزاق کتاب الجمعة باب اول من جمع ج 1 ص 159' تاریخ المدینة المنورہ عمر بن شبة ج 1 ص 68)

راتیں قیام فرمایا۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بنو سالم کچھ فاصلے پر مدینہ کے محلوں میں سے ایک محلّہ ہے۔

899- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ كَتَبُوْا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ الْجُمُعَةِ فَكَتَبَ جَمِّعُوْا حَيْثُ مَا كُنْتُمْ. رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ وَقَالَ هٰذَا الْاَثَرُ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. قَالَ الْعَيْنِیُّ مَعْنَاهُ جَمِّعُوْا حَيْثُ مَا كُنْتُمْ مِّنَ الْاَمْصَارِ اَلَا تَرٰى اَنَّهَا لَا تَجُوْزُ فِی الْبَرَارِیْ. قَالَ وَفِی الْبَابِ اٰثَارٌ اُخْرٰى لَا تَقُوْمُ بِمِثْلِهَا الْحُجَّةُ. (مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب من کان یری الجمعة فی القری وغیرها ج 2 ص 101' معرفة السنن والآثار کتاب الجمعة ج 4 ص 323' معلی ج 3 ص 52' تلخیص الحبیر ج 2 ص 54)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا جمعہ کے متعلق سوال کرنے کے لئے تو آپ نے (ان کی طرف جواباً) لکھا کہ تم جہاں ہو جمعہ قائم کرو اس کو ابو بکر بن ابو شیبہ اور سعید بن منصور اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس اثر کی سند حسن ہے۔ علامہ عینی نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم شہروں میں جہاں کہیں ہو جمعہ قائم کرو کیا تو نہیں دیکھتا کہ جنگلوں میں جمعہ جائز نہیں ہے۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس باب میں دیگر آثار بھی ہیں جن کی مثل سے دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
جمعہ کے لئے ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اتفاق واجماع سے شہر شرط ہے شہر کی صحیح تعریف مذہب حنفی میں یہ ہے جو خود امامِ مذہب سیّدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمائی، وہ آبادی جس میں متعدد محلّے اور دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو اُس کے متعلق دیہات ہوں اور اس میں کوئی حاکم با اختیار ایسا ہو کہ اپنی شوکت اور اپنے یا دوسرے کے علم کے ذریعہ سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔

امام علاء الدین سمرقندی نے تحفۃ الفقہاء اور امام ملک العلماء ابو بکر مسعود نے بدائع میں اسی کی تصریح فرمائی غنیہ شرح منیہ میں ہے: صرح فی تحفة الفقهاء عن ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه انه بلدة کبیرة فیها سکك واسواق ولها رساتیق وفیها والٍ یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمة وعلمه او علم غیره یرجع الناس الیه فیما یقع من الحوادث وهذا هو الاصح۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی صلوٰۃ الجمعۃ مطبوعہ ایچ ایم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۵۰)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تحفۃ الفقہاء میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے تصریح ہے کہ بڑے شہر سے مراد وہ آبادی ہے جس میں محلے اور بازار ہوں، اس کے متعلق کچھ دیہات ہوں، وہاں کوئی ایسا بااختیار شخص ہو جو اپنی حشمت اور علم یا دوسرے کے علم کے ذریعے مظلوم کو ظالم سے انصاف دلا سکے اور لوگ حوادثات کی صورت میں اس کی طرف رجوع کریں اور یہی اصح ہے۔

کتبِ جلیلہ معتمدہ میں ظاہر الروایہ یعنی مذہب مہذب حنفی سے بالالفاظِ مختلفہ جتنی نقول ہیں سب کا مآل یہی ہے مثلاً ہدایہ ومتنِ کنز میں فرمایا:

هو كل موضع له امير وقاض ينفذ الاحكام ويقيم الحدود.

(کنز الدقائق باب صلوٰۃ الجمعۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۴۷)

ہر وہ مقام جہاں کوئی ایسا امیر یا قاضی ہو جو احکام نافذ کر سکے اور حدود کا اجرا کر سکے۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۶، ص ۳۵۷)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ لَا جُمُعَةَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ

صرف بڑے شہر میں جمعہ ہونے کا بیان

900- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ اِلٰى اَنْ قَالَ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (مسلم كتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج 1 ص 396)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حج کے بارے میں ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے حتیٰ کہ عرفات تشریف لائے تو وہاں ایک قبہ دیکھا جو آپ کے لئے دھاری دھار چادر سے بنایا گیا تھا تو آپ اس میں تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے اپنی اونٹنی قصوا کو تیار کرنے کا حکم دیا تو آپ کے لئے اس پر کجاوہ باندھا گیا تو آپ بطن وادی تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ آگے راوی نے بیان کیا کہ پھر موذن نے اذان کہی اور اقامت کہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اس نے اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

901- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى يَعْنِي قَرْيَةً مِنَ الْبَحْرَيْنِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قال النيموى ان هذا الاثر يستفاد منه ان الجمعة تختص بالمدن كالمدينة وجواثا ولا تجوز في القرى.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا جمعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں جمعہ قائم کیے جانے کے بعد بحرین کے علاقے جواثی میں عبدالقیس ادا کیا گیا۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ جواثا اور مدینہ جیسے شہروں کے ساتھ خاص ہے اور دیہات میں جائز نہیں ہے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القری والمدن ج 1 ص 122)

902- وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَشْرِيْقَ وَلَا جُمُعَةَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَهُوَ أَثَرٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تکبیرات تشریق اور جمعہ صرف بڑے شہر میں صحیح ہے۔ اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے المعرفہ میں اور یہ صحیح اثر ہے۔

(مصنف عبدالرزاق کتاب الجمعۃ باب القری الصغار ج 3 ص 168، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ من قال لا جمعۃ ولا تشریق۔ الخ ج 2 ص 101، سنن الکبرٰی للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب عدد الذین اذا کانوا فی قریۃ۔ الخ ج 3 ص 170، معرفۃ السنن والآثار کتاب الجمعۃ ج 4 ص 322)

903- وَعَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا قَالَا الْجُمُعَةُ فِي الْأَمْصَارِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں جمعہ صرف شہروں میں ہے۔ اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب من قال لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ج 2 ص 101)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فرضیت وصحت وجوازِ جمعہ سب کے لئے اسلامی شہر ہونا شرط ہے، جو جگہ بستی نہیں جیسے بن، سمندر یا پہاڑ، یا بستی ہے مگر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شہر نہیں جیسے دیہات، یا شہر ہے مگر اسلامی نہیں جیسے روس فرانس کے بلاد، ان میں جمعہ فرض ہے نہ صحیح نہ جائز بلکہ ممنوع و باطل و گناہ ہے اس کے پڑھنے سے فرض ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا شہر ہونے کے لئے یہ چاہئے کہ اس میں متعدد کوچے متعدد دائمی بازار ہوں، وہ پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں کہ موضع فلاں فلاں وفلاں پرگنہ شہر فلاں اور اس میں کوئی حاکم یا فیصلہ مقدمات کا اختیار من جانب سلطنت رکھتا ہو دونوں باتیں عادۃً متلازم ہیں سلطنت جسے پرگنہ قرار دیتی ہے ضرور اس میں کوئی حاکم لا اقل منصف یا تحصیلدار رکھتی ہے اور جہاں سلطنت کوئی کچہری قائم کرتی ہے اسے ضرور ضلع یا کم از کم پرگنہ بناتی ہے اور عادۃً پہلی دو باتیں بھی ان دو کو لازم ہیں، جو پرگنہ ہوتا ہے جہاں کچہری مقرر ہوتی ہے وہاں ضرور متعدد بازار متعدد کوچے ہوتے ہیں،

ولا عكس فقد تتعدد ولا حاكم ولا رساتيق فذكر الاولين لا يغنى عن الاخيرين بخلاف الاخيرين ففيهما الكفاية ولذا انما بنى الامر عليهما فى اقرب الاقاويل الى الصواب۔

اس کا عکس نہیں (یعنی جہاں بازار ہوں وہاں کچہری کا ہونا ضروری نہیں) اور کبھی کوچے بازار متعدد ہوتے ہیں مگر حاکم اور متعلقہ دیہات نہیں ہوتے تو پہلے دو کا ذکر آخری دو کے ذکر سے کفایت نہیں کرتا برخلاف آخری دونوں کا ذکر وہ کفایت کرتا ہے اسی لئے صحت کے قریب ترین قول میں معاملہ کی بنا ان دونوں پر کی گئی ہے۔

فتاوی غیاثیہ پھر غنیہ شرح منیہ میں ہے: لو صلى الجمعة فى قرية بغير مسجد جامع و القرية كبيرة لها قرى وفيها وال حاكم جازت الجمعة بنوا المسجد اولم يبنوا و هو قول ابى القاسم الصفار وهذا اقرب الاقاويل الى الصواب۔ (غنیۃ المستملی فصل فی صلوٰۃ الجمعۃ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۵۱)

اگر جمعہ بغیر جامع مسجد کے قریہ میں پڑھ لیا حالانکہ وہ قریہ بڑا تھا اور اس کے ارد گرد متعدد دیہات تھے اور وہاں والی وحاکم بھی تھا تو جمعہ جائز ہے خواہ وہ مسجد بنائیں یا نہ بنائیں، شیخ ابوالقاسم الصفار کا یہی قول ہے اور یہ تمام اقوال میں سے صواب کے زیادہ قریب ہے۔

غنیہ میں اسے نقل کر کے فرمایا: وهو ليس ببعيد مما قبله والمسجد الجامع ليس بشرط انتهى واراد بما قبله ما قدم عن تحفة الفقهاء للامام علاء الدين السمرقندى عن الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه انه بلدة كبيرة فيها سكك واسواق ولها رساتيق وفيها وال قال فى التحفة هذا هو الاصح اھ (غنیۃ المستملی فصل فی صلوٰۃ الجمعۃ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۵۱) (غنیۃ المستملی فصل فی صلوٰۃ الجمعۃ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۵۰)

یہ قول اپنے ماقبل قول سے دور نہیں اور مسجد جامع ہونا جمعہ کے لئے شرط نہیں انتہی اور ماقبل قول سے وہی مراد ہے جو امام علاء الدین سمرقندی نے تحفۃ الفقہاء میں امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے لکھا کہ وہ مقام شہر ہے جو نہایت بڑ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہو، اس میں کوچے بازار ہوں اور اس سے متعلقہ دیہات ہوں اور اس میں کوئی والی ہو تحفہ میں کہا یہی اصح ہے اھ

(الفتاوی الرضویہ، ج۸، ص۳۷۷۔۳۷۸)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے غسل کا بیان

904۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی ایک جمعہ کے لئے آئے تو اسے چاہئے کہ وہ غسل کرلے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(مسلم کتاب الجمعة واللفظ له ج 1 ص 279' بخاری کتاب الجمعة باب فضل الغسل یوم الجمعة ج 1 ص 120)

شرح: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اسلام میں غسل چار طرح کے ہیں: فرض، سنت، مستحب اور مباح۔ فرض غسل تین ہیں۔ جنابت سے، حیض سے، نفاس سے۔ جنابت خواہ شہوت سے منی نکلنے کی وجہ سے ہو یا صحبت سے انزال ہو یا نہ ہو۔ غسل سنت پانچ ہیں: جمعہ کا غسل، عیدین کا غسل، احرام کے وقت کا غسل، عرفہ کے دن کا غسل۔ غسل مستحب بہت ہیں: مسلمان ہوتے وقت، مردے کو نہلا کر، قربانی کے دن، طواف زیارت کے لیے، مدینہ منورہ حاضری کے موقعہ پر، وغیرہ۔ غسل مباح جو ٹھنڈک وغیرہ کے لیے کیا جائے۔ اس باب میں بہت سے اقسام کے غسل بیان ہوں گے۔ غسل میں تین فرض ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۰۹)

905۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِيْ فَيَأْتُوْنَ فِي الْعَبَاءِ فَيُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں اور بالائی علاقوں سے جمعہ پڑھنے کے لئے باری باری آتے تو گرد وغبار میں چل کر آتے جس کی وجہ سے انہیں غبار لگ جاتا تو ان سے پسینہ نکلتا پس ان میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے تو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کاش کہ تم اپنے اس دن کے لئے غسل کر لیتے اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالی علیہما نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الجمعة ج 1 ص 280' بخاری کتاب الجمعة باب من این توتی الجمعة ج 1 ص 123)

906- وَعَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ اَهْلَ عَمَلٍ وَّلَمْ تَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوْا يَكُوْنُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگ خود کام کاج کرتے تھے اور ان کے پاس کوئی جمع پونجی نہ تھی (اس وجہ سے) ان سے بدبو آنے لگی تو ان سے کہا گیا کاش تم لوگ جمعہ کے دن غسل کر لیتے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالی علیہما نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الجمعة ج 1 ص 280' بخاری کتاب الجمعة باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس ج 1 ص 123)

907- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ. رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن وضو کرے تو یہ اچھا کام ہے اور جو غسل کرے تو غسل افضل ہے۔ اس کو اصحاب ثلاثہ نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی ابواب الجمعة باب فی الوضوء یوم الجمعة ج 1 ص 111' ابو داؤد کتاب الطهارة باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ج 1 ص 51' نسائی کتاب الجمعة باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ج 1 ص 205)

908- وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَآءُوْا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَّسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَاَ الْغُسْلُ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُّقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَّعَرِقَ النَّاسُ فِيْ

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں عراق کے رہنے والے کچھ لوگوں نے آکر کہا اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما)! کیا آپ جمعہ کے دن غسل کو واجب سمجھتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن جو غسل کرے اس کے لئے زیادہ پاکی کا باعث ہے اور بہت بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر جب نہیں ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جمعہ کے دن غسل کا آغاز کیسے ہوا۔ لوگ محنت و مزدوری کرتے تھے اور اونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھاتے تھے اور ان کی مسجد تنگ نیچی چھت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيْحَ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمَ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثُمَّ جَآءَ اللهُ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِّنَ الْعَرَقِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

والی تھی۔ وہ تو ایک جھونپڑی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک گرم دن میں تشریف لائے تو اس اون کے لباس میں لوگوں کو پسینہ آیا تو اس سے بو پھیل گئی جس کی وجہ سے ان میں سے بعض کو بعض سے تکلیف پہنچی پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا اے لوگو جب جمعہ کا دن ہو تو تم غسل کرلیا کرو اور تم میں سے جو اچھا تیل یا خوشبو پائے تو وہ لگالیا کرے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت درست فرمادی تو وہ اونی کپڑوں کے سوا اور کپڑے پہننے لگے اور کام سے رک گئے اور انہوں نے اپنی مسجد کو وسیع کردیا اور پسینہ کی وہ بو جس کی وجہ سے بعض کو بعض سے اذیت پہنچتی تھی ختم ہوگئی۔ اس کو ابوداؤد اور طحاوی نے روایت کیا اور حافظ نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(ابو داؤد کتاب الطھارہ باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ج 1 ص 51' طحاوی کتاب الطھارۃ باب غسل یوم الجمعة ج 1 ص 83)

909- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔ اس کو بزار نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار ابواب الجمعة باب من السنة الغسل یوم الجمعة ج 1 ص 301)

شرح: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اسی لئے حضرت محقق نے فتح القدیر میں اور ان کے تلمیذ نے حلیہ میں افادہ کیا ہے کہ سنیت حدیث ضعیف سے ثابت نہیں ہوتی۔ اس طرح کہ فتح القدیر میں یہ تحقیق فرمائی ہے کہ غسلِ جمعہ مستحب ہے، سنت نہیں۔ پھر آگے لکھا ہے: اسی پر باقی غسل (یعنی عیدین، عرفہ اور احرام کے غسل کا قیاس ہوگا) اور فرع کی جانب اصل ہی کا حکم آئے گا اور وہ استحباب ہے۔

... حدیث شریف جو ابن ماجہ نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن غسل فرماتے تھے، اور فاکہ بن

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سعد صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ عرفہ، روزِ عید قربان اور روزِ عید الفطر غسل فرماتے تھے۔ تو یہ حدیثیں ضعیف ہیں، جیسا کہ امام نووی وغیرہ نے فرمایا، اھ۔

(۱ــــ فتح القدیر کتاب الطہارۃ فصل فی الغسل دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۷۰)

فافادان ضعفهما يقعدهما عن افادة الاستنان و كذالك قال في الحلية بعد ماذكر استنان غسل الجمعة مانصه واستنان غسل العيدين ان قلنا بان تعدد الطرق الواردة فيه تبلغ درجة الحسن والا فالندب ۲ـــ اھ (۲ـــ حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی)

حضرت محقق کے اس کلام سے مستفاد ہوا کہ دونوں حدیثیں چونکہ ضعیف ہیں اس لئے افادہ سنیت سے قاصر ہیں۔ اسی طرح حلیہ میں غسل جمعہ کا مسنون ہونا ذکر فرمانے کے بعد لکھتے ہیں" اور غسل عیدین کا سنت ہونا ثابت ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ اس بارے میں حدیث کے جو متعدد طرق وارد ہیں وہ اسے درجہ حسن تک پہنچا دیتے ہیں ورنہ وہ مندوب ہوگا، اھ۔

وقد الممنا بطرف من تحقيق هذا في رسالتنا (ف)الهاد الكاف في حكم الضعاف وايضاً حققنا فيها بمالا مزيد عليه ان الاستحباب يثبت بالحديث الضعيف۔ ہم نے اس کی کچھ تحقیق اپنے رسالہ "الھاد الکاف فی حکم الضعاف" میں رقم کی ہے۔ اور اس میں حدیث ضعیف سے استحباب ثابت ہونے کی ایسی تحقیق کی ہے جس پر اضافے کی گنجائش نہیں۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۲۶۰۔۲۶۱)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ السِّوَاكِ لِلْجُمُعَةِ

910- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

جمعہ کے دن مسواک کرنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمعوں میں سے کسی جمعہ کے موقع پر فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید بنایا ہے پس تم غسل کرو اور مسواک کو لازم پکڑو۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مجمع الزوائد كتاب الصلوٰة باب حقوق الجمعة من الغسل والطيب ونحوذلك ج 2 ص 173، المعجم الصغير للطبرانی ج 1 ص 129، المعجم الاوسط ج 4 ص 259)

شرح: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی جمعہ ہفتہ کی عید ہے اس میں خوشی جشن اور مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اگر میلے کچیلے گئے تو کپڑوں اور جسم کی بد بو سے لوگوں کو تکلیف ہوگی، بعض حضرات عید میلاد و عرس بزرگان میں نہا کر، صاف کپڑے پہن کر جاتے ہیں، ان کی اصل یہ حدیث ہے۔ جب مسلمانوں کے مجمع میں جانا ہو وہاں اچھے لباس اور پاکیزہ جسم سے جانا چاہیئے اسی لیئے عرفات میں غسل کرنا، صاف کپڑے پہننا سنت ہے۔ نقصان نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عطر و خوشبو عورتوں کے لیئے خاص نہیں جیسا کہ اس زمانہ میں لوگوں کا خیال تھا اور اس سے بھوت پلید چمٹتے ہیں جیسا کہ مشرکینِ ہند کا عقیدہ ہے اسی لیئے پرانے ہندو عطر نہیں ملتے۔

یعنی جمعہ کے وضو میں مسواک کرو۔ یہ مطلب نہیں کہ نماز پڑھتے وقت مسواک کرو کیونکہ مسواک سنت وضو ہے نہ کہ سنت نماز جیسا کہ وضو کی بحث میں عرض کیا جاچکا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۲۵)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ الطِّيبِ وَالتَّجَمُّلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

911- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(بخاری کتاب الجمعة باب الدهن للجمعة ج 1 ص 121)

جمعہ کے دن زینت اختیار کرنے اور خوشبو لگانے کا بیان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق طہارت حاصل کرے اور تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر وہ (اپنے گھر سے اس طرح) نکلے کہ دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے پھر جو اس پر نماز فرض ہے پڑھے پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیانی گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح: مفسّر شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہاں صرف مرد کا ذکر ہوا کیونکہ نماز جمعہ صرف مردوں پر فرض ہے عورتوں پر نہیں اور بعض احادیث میں عورتوں کا ذکر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے وہاں عبارت یہ ہے "مَنْ اَتَی الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ" اس لیے جمعہ میں عورتوں کو آنا بھی مستحب ہے، مگر اب زمانہ خراب ہے عورتیں مسجدوں میں نہ آئیں۔ (مرقاۃ) اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورتیں سینماؤں، بازاروں، کھیل تماشوں، اسکولوں، کالجوں میں جائیں، صرف مسجد میں نہ جائیں گھروں میں رہیں، بلاضرورت شرعیہ گھر سے باہر نہ نکلیں۔ اسی لیے فقیر کا یہ فتویٰ ہے کہ اب عورتوں کو باپردہ مسجدوں میں آنے سے نہ روکو اگر ہم انہیں روکیں تو یہ وہابیوں، مرزائیوں، دیوبندیوں کی مساجد میں پہنچتی ہیں جیسا کہ تجربہ ہوا۔ ان لوگوں نے عورتوں کے لیے بڑے بڑے انتظامات اپنی اپنی مسجدوں میں کیے ہوئے ہیں عورتوں کو گمراہ کر کے ان کے خاوندوں اور بچوں کو بہکاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ گھر میں خوشبو عطر وغیرہ رکھنا اور کبھی ملتے رہنا خصوصاً جمعہ کو ملنا سنت ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو بہت پسند تھی۔

اس طرح کہ نہ تو لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور نہ ساتھیوں کو چیر کر ان کے درمیان بیٹھے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے۔ بعض لوگ مسجد میں پیچھے پہنچتے ہیں اور پہلی صف میں پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اس سے سبق لیں۔

تحیۃ المسجد کے نفل یا سنت جمعہ، پہلے معنی زیادہ قوی ہیں کیونکہ جمعہ کی پہلی چار سنتیں گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔ غرضکہ اس سے جمعہ کے فرض مراد نہیں کیونکہ آئندہ خطبہ سننے کا ذکر ہے فرض جمعہ خطبہ کے بعد ہوتے ہیں۔

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ خطبہ کے وقت خاموش رہنا فرض ہے، لہٰذا اس وقت نفل پڑھنا، بات کرنا، کھانا پینا سب حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ جس تک خطبہ کی آواز نہ پہنچتی ہو وہ بھی خاموش رہے کیونکہ یہاں خاموشی کو سننے پر موقوف نہ فرمایا۔

دوسرے جمعہ سے مراد آئندہ جمعہ ہے یا گزشتہ، دوسرے معنی زیادہ قوی ہیں جیسا کہ ابن خزیمہ بلکہ ابوداؤد کی روایات میں ہے۔ معلوم ہوا کہ بعض نیکیاں گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ"۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۰۹)

912- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ هَلْ تَدْرِيْ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الَّذِيْ جَمَعَ اللهُ فِيْهِ اَبَاكَ اَوْ اَبَوَيْكَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ وَيَلْبَسُ اَحْسَنَ ثِيَابِهٖ وَيَتَطَيَّبُ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ اِنْ كَانَ لَهُمْ طِيْبٌ وَّاِلَّا فَالْمَآءُ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُنْصِتُ حَتّٰى

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سلمان کیا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے میں نے عرض کیا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے باپ یا کہا آپ کے ماں باپ کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں تم سے جمعہ کے دن کے بارے میں بیان کرتا ہوں جو مسلمان طہارت حاصل کرے اور اچھے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

يَخْرُجَ الْإِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّيْ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 6 ص 237، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب حقوق الجمعۃ ج 2 ص 174)

کپڑے پہنے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو خوشبو لگائے وگرنہ پانی سے غسل کرے، پھر وہ مسجد آ کر خاموش بیٹھ جائے حتیٰ کہ امام خطبہ کے لئے نکل آئے پھر وہ نماز پڑھے تو اس کا یہ عمل اس کے لئے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی گناہ کا کفارہ بن جائے گا، جب تک تو قتل سے بچے اور یہ اجر سارا زمانہ ہے۔ اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

913۔ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ إِنْ بَدَا لَهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لَّهُ لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (مسند احمد ج 5 ص 420، المعجم الکبیر للطبرانی ج 4 ص 161، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب حقوق الجمعۃ۔ الخ ج 2 ص 171)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو خوشبو لگائے اور اچھے کپڑے پہنے پھر وہ سکون سے نکل کر مسجد آئے اور اگر ہو سکے تو دو رکعتیں پڑھے اور کسی کو اذیت نہ دے پھر خاموش رہے جب امام خطبہ کے لئے نکلے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح: مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا بیان

914۔ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی میں آپ فوت ہوئے اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بیہوش ہوں گے پس تم اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو پس بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا جبکہ آپ گل چکے ہوں گے یعنی مٹی ہو گئے ہوں گے تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام قرار دیدیا۔ اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا سوائے ترمذی کے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ ج 1 ص 150' نسائی کتاب الجمعۃ باب اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یوم الجمعۃ ج 1 ص 203' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب فی فضل الجمعۃ ص 77' مسند احمد ج 4 ص 8' مستدرک حاکم کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ باب الامر بکثرۃ الصلوٰۃ فی الجمعۃ ج 1 ص 278)

شرح: مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جس تاریخ اور جس دن میں کوئی اہم واقعہ کبھی ہو جائے وہ دن اور تاریخ تا قیامت اہم بن جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس دن اور اس تاریخ میں ان واقعات کی یادگاریں قائم کرنا بہتر ہے۔ تیسرے یہ کہ وہ یادگاریں عبادات سے قائم کی جائیں نہ کہ لہو اور کھیل کود سے، یعنی اس دن زیادہ عبادتیں کی جائیں۔ میلاد شریف، گیارھویں شریف، عید معراج، عرس بزرگاں کا یہی مقصد ہے اور ان سب کی اصل یہ حدیث اور قرآن شریف کی یہ آیتیں ہیں، دیکھو" جاء الحق" حصہ اول۔

یعنی جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل کہ اس میں ایک نیکی کا ثواب ستر ۷۰ گنا ہے اور درود دوسری عبادتوں سے افضل، لہٰذا افضل دن میں افضل عبادت کرو کیونکہ اس دن کا درود خصوصی طور پر ہماری بارگاہ میں پیش ہوتا ہے اور ہم قبول فرماتے ہیں۔ خیال رہے کہ ہمیشہ ہی درود شریف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پیش ہوتا ہے مگر جمعہ کے دن خصوصی پیشی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہوتی ہے، خصوصی قبولیت۔ (مرقاۃ)

یہ سوال انکار کے لیئے نہیں بلکہ کیفیت پوچھنے کے لیئے ہے، یعنی آپ کی وفات کے بعد ہمارے درودوں کی پیشی فقط آپ کی روح شریف پر ہوگی یا روح مع الجسم پر جیسے زکریا علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی طرف سے بیٹے کی خوش خبری پا کر عرض کیا تھا خدایا میرے بیٹا کیسے ہوگا؟ میں بوڑھا ہوں، میری بیوی بانجھ۔ یہ سوال بھی کیفیت پوچھنے کے لیئے ہے نہ کہ انکاراً، لہٰذا اس پر روافض کوئی اعتراض نہیں کر سکتے۔ خیال رہے کہ اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں، مرید کے شیخ پر مگر وہاں پیشی کبھی کبھی ہوتی ہے وہ بھی فقط روح پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ پیشی ہر وقت ہوتی ہے اور روح مع الجسم پر۔ (مرقاۃ)

لہٰذا ان کے اجسام زمین کھا سکتی ہی نہیں اور وہ گلنے سے محفوظ ہیں۔ قرآن کریم فرما رہا ہے کہ حضرت سلیمان بعد وفات چھ ماہ یا ایک سال نماز کی ہیئت پر لکڑی کے سہارے کھڑے رہے پھر دیمک نے آپ کی لاٹھی تو کھائی لیکن آپ کا پاؤں شریف نہ کھایا۔ اس حدیث کی بنا پر بعض علماء فرماتے ہیں کہ ایوب علیہ السلام کے زخموں پر جراثیم نہ تھے اور نہ انہوں نے آپ کا گوشت کھایا کوئی اور بیماری تھی کیونکہ پیغمبر کا جسم کیڑا نہیں کھا سکتا۔ جنہوں نے یہ واقعہ درست مانا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم بعد وفات ہے، زندگی میں امتحاناً یہ ہو سکتا ہے جیسے تلوار جادو اور ڈنگ ان پر اثر کر دیتے ہیں۔ شیخ نے فرمایا اس جملہ کے معنی ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، وہ زندگی بھی دنیاوی جسمانی اور حقیقی ہے نہ کہ شہیدوں کی طرح صرف معنوی اور روحانی۔ اس کی پوری تحقیق جَذْبُ الْقُلُوْب اور تَارِیْخِ مَدِیْنَة میں ملاحظہ کیجئے۔ (اشعہ) اور علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب شَرْحُ الصُّدُوْرِ فِيْ اَحْوَالِ الْقُبُوْرِ میں حیات انبیاء پر بہت ہی نفیس بحث فرمائی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات اپنی قبروں میں فرشتوں کی طرح کھانے پینے سے بے نیاز ہیں مگر نمازیں پڑھتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، ذکر اللہ کی لذت پاتے ہیں۔ (مرقاۃ)

اس روایت کو ابن حبان، ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا، حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، علی شرط بخاری ہے، نووی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۹۱)

بَابُ مَنْ اَجَازَ الْجُمُعَةَ قَبْلَ الزَّوَالِ

جس نے زوال سے پہلے جمعہ کو جائز قرار دیا

915۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيْهِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم لوٹ کر جاتے دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا جن سے ہم سایہ حاصل کرتے اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ ج 2 ص 599' مسلم کتاب الجمعۃ ج 1 ص 283)

916- وَعَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وزاد مسلم فِي رِوَايَةِ واحمد والتِّرْمِذِيُّ فِي عهد رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور دوپہر کا کھانا کھاتے تھے۔ اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی جماعت نے روایت کیا اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب قول اللہ عزوجل فاذا قضیت الصلوۃ۔ الخ ج 1 ص 128' مسلم کتاب الجمعۃ ج 1 ص 283' ترمذی ابواب الجمعۃ باب فی القائلۃ یوم الجمعۃ ج 1 ص 118' ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب وقت الجمعۃ ج 1 ص 155' مسند احمد ج 5 ص 336' مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب من کان یقیل بعد الجمعۃ ج 2 ص 106)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی جمعہ کے دن ہم دوپہر کا آرام بھی نہ کرتے تھے اور کھانا بھی نہ کھاتے تھے، وہ وقت تیاریٔ جمعہ میں گزارتے تھے، یہ دونوں کام نماز جمعہ کے بعد کرتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز جمعہ سویرے ہی پڑھ لیتے تھے جس کے بعد ناشتہ اور قیلولہ کا وقت آتا تھا کہ یہ معنی گزشتہ حدیث کے خلاف ہیں لہٰذا یہ حدیث حنفیوں کے مخالف نہیں یعنی کھانے کی وجہ سے نماز آگے نہ کرتے تھے بلکہ نماز کی وجہ سے کھانا اور آرام پیچھے کر دیتے تھے، چونکہ جمعہ کے بعد کا یہ کھانا اور آرام ناشتہ اور قیلولہ کا قائم مقام تھا اس لیئے اسے ناشتہ اور قیلولہ کہہ دیا گیا ورنہ لغۃً نہ یہ آرام قیلولہ ہے اور نہ یہ کھانا ناشتہ۔ خیال رہے کہ یہ حدیث ان بزرگوں کی انتہائی دلیل ہے جو زوال سے پہلے نماز جمعہ جائز مانتے ہیں۔ فقیر کی اس تقریر سے حدیث واضح ہوگئی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۲۸)

917- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَى الْقَائِلَةِ فَنَقِيلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر قیلولہ کے لئے لوٹ کر جاتے تو قیلولہ کرتے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسند احمد ج 3 ص 237' بخاری کتاب الجمعۃ باب القائلۃ بعد الجمعۃ ج 1 ص 128)

918- وَعَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ مَتٰى كَانَ

حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ نَذْهَبُ إِلٰى جِمَالِنَا فَنُرِيْحُهَا زَادَ عَبْدُ اللهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم كتاب الجمعة وفي نسخة المسلم عندي من ابيه انه سال جابر بن عبدالله متى۔ الخ ج 1 ص 2)

[illegible] ان سے پوچھا کہ [illegible] اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کب نماز جمعہ پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ جمعہ پڑھاتے تھے پھر ہم اپنے اونٹوں کی طرف جاتے اور ان کو آرام دیتے۔ عبداللہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا جب سورج ڈھلتا ہے کے وقت یعنی اونٹنیاں اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

919۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّيْدَانِ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَخُطْبَتُهٗ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُّهَا مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَخُطْبَتُهٗ إِلٰى أَنْ أَقُوْلَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُّهَا مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَخُطْبَتُهٗ إِلٰى أَنْ أَقُوْلَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ عَابَ ذٰلِكَ وَلَا أَنْكَرَهٗ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ.

(سنن الدار قطني كتاب الجمعة باب صلوٰة الجمعة قبل نصف النهار ج 2 ص 17)

حضرت عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوا تو آپ کی نماز اور آپ کا خطبہ نصف النہار سے پہلے ہوتا تھا پھر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ (نماز جمعہ کے لئے) حاضر ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ اس وقت ہوتا کہ میں کہتا کہ نصف النہار ہو چکا ہے پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ (نماز جمعہ کے لئے) حاضر ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ اس وقت ہوتا کہ میں کہتا کہ دن ڈھل چکا ہے تو میں نے کسی کو اسے عیب سمجھتے ہوئے یا انکار کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کو دار قطنی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

920۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ ضُحًى وَقَالَ خَشِيْتُ عَلَيْكُمُ الْحَرَّ. رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاشت کے وقت جمعہ کی نماز پڑھائی اور فرمایا مجھے تم پر گرمی کا خوف ہے۔ اس کو ابو بکر بن شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة كتاب الصلوٰة باب من كان يقيل بعد الجمعة۔ الخ ج 2 ص 207)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

921۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ ضُحًى رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الضُّعَفَاءِ۔

سعید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جمعہ چاشت کے وقت پڑھائی اس کو ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا اور سعید بن سوید کو ابن عدی نے ضعیف راویوں میں ذکر کیا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب من کان یقیل بعد الجمعۃ۔ الخ ج 2 ص 107' الکامل فی ضعفائ الرجال لابن عدی ج 3 ص 1243)

922۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَهٰذَا الْاَثَرُ لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب من کان یقیل بعد الجمعۃ۔ الخ ج 2 ص 106)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ اس اثر میں زوال سے پہلے جمعہ کے قائلین کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔

بَابٌ فِي التَّجْمِيْعِ بَعْدَ الزَّوَالِ

زوال کے بعد جمعہ پڑھنے کا بیان

923۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطٰنٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْئُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ الْحَدِيْثَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ۔

(مسند احمد ج 3 ص 111' کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا ج 1 ص 276)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے نماز کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا تو صبح کی نماز پڑھ پھر تو نماز سے رک جا حتی کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے پس بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کافر سجدہ کرتے ہیں پھر تو نماز پڑھ پس بے شک فرشتے نماز میں حاضر و موجود ہوتے ہیں پھر تو نماز سے رک جا پس بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے پس جب سایہ ڈھل جائے تو نماز پڑھ پس بے شک نماز میں فرشتے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ امر اباحت کے لیے ہے یعنی سورج ڈھل جانے پر نماز پڑھ سکتے ہو، یہ مطلب نہیں کہ سورج ڈھلتے ہی ظہر پڑھ لو۔ اس کی تحقیق بھی باب الاوقات میں کی جا چکی گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

(مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۶)

924- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ. اَلْحَدِيْثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اپنے قد کی مثل ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(مسلم کتاب المساجد باب الاوقات الصلوٰۃ الخمس ج 1 ص 223)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جمعہ اور ظہر کا ایک وقت ہے زوال شمس کے بعد اذانِ اول ہو پھر سنتیں پھر اذانِ ثانی پھر خطبہ پھر نماز، یہ اس کا اول وقت ہے اور ایسے وقت اذان و خطبہ و نماز ہوں کہ سایہ دو مثل ہونے سے پہلے اخیر سنتیں ہو جائیں یہ اس کا آخر وقت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (الفتاوی الرضویۃ، ج ۸، ص ۳۶۲)

925- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَلَكَتِ الشَّمْسُ اَذَّنَ بِلَالٌ الظُّهْرَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اَلْحَدِيْثَ. اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا پس جب سورج ڈھل گیا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی اذان کہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ الحدیث اس کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(المعجم الاوسط ج 7 ص 403، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب الوقت نقلاً عن الطبرانی فی الاوسط ج 1 ص 304)

926- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْئَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

سورج ڈھل جانے کے بعد جمعہ پڑھتے پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(مسلم کتاب الجمعۃ ج 1 ص 283' بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ ج 2 ص 599)

927- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (بخاری کتاب الجمعۃ باب وقت الجمعۃ اذا زالت الشمس ج 1 ص 123)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس وقت جمعہ کی نماز پڑھاتے جب سورج ڈھل جاتا۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

928- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ فَيْأً نَّسْتَظِلُّ بِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ فِي التَّلْخِيْصِ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ (المعجم الاوسط ج 7 ص 227' تلخیص الجبیر کتاب الجمعۃ ج 2 ص 59)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا تب جمعہ کی نماز پڑھاتے پھر ہم لوٹتے تو کوئی ایسا سایہ نہ پاتے تھے جس سے ہم سایہ حاصل کریں۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

929- وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَرٰى طِنْفِسَةً لِّعَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تُطْرَحُ اِلٰى جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغَرْبِيِّ فَاِذَا غَشِيَ الطِّنْفِسَةَ كُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَصَلَّى الْجُمُعَةَ قَالَ مَالِكٌ وَالِدُ اَبِيْ سُهَيْلٍ ثُمَّ نَرْجِعُ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنَقِيْلُ قَائِلَةَ الضُّحٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت مالک بن ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عقیل بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر دیکھی جمعہ کے دن جو مسجد کی دیوار پر ڈالی ہوئی تھی پس جب دیوار کا سایہ ساری چادر پر چھا جاتا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلتے اور جمعہ کی نماز پڑھاتے پھر نماز جمعہ کے بعد لوٹ کر دوپہر کا قیلولہ کرتے۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مؤطا میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب وقوت الصلوٰۃ باب وقت الجمعۃ ص 6)

930- وَعَنْ اَبِي الْقَيْسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِذَا

حضرت ابو قیس عمرو بن مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب سورج ڈھل جاتا تو ہم

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

زَالَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: کتاب الصلوۃ: باب من کان یقول وقتہا زوال الشمس۔۔۔الخ، ج 2ص 108)

وقت ظہر و جمعہ:

آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دوچند ہو جائے۔

(مختصر القدوری، کتاب الصلاۃ، ص ۱۵۳)

فائدہ: ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے، کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے، دن جتنا گھٹتا ہے، سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے، سایہ کم ہوتا جاتا ہے، یعنی جاڑوں (سردیوں) میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خطِ استوا کے قرب میں واقع ہیں، کم ہوتا ہے، بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمت راس (یعنی بالکل سر کے اوپر) پر ہوتا ہے، چنانچہ موسم سرما ماہِ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پر واقع ہے، ساڑھے آٹھ قدم سے زائد یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے اور مکۂ معظمہ میں جو ۲۱ درجہ پر واقع ہے، ان دنوں میں سات قدم سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے، اس سے زائد پھر نہیں ہوتا اسی طرح موسم گرما میں مکۂ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا، اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے، یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا، اب مکۂ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے، یہاں تک کہ پندرہ جولائی سے اٹھارہ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے، اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے، نہ کبھی معدوم ہوتا بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (از افاداتِ رضویہ)

فائدہ: آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی نہ ہو آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا، اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا، جب کم ہونا موقوف ہو جائے، تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا اور اس وقت کا سایہ سایۂ اصلی ہے، اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے، کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لیے کہ سایہ کا کم وبیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد متمیز نہیں ہوتا، اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کھینچ دیں اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ شرق یا غرب کو اصلاً جھکی نہ ہو، خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

منطبق ہو ٹھیک دوپہر ہوگیا، جب بال برابر پورب کو ڈھلے دوپہر ڈھل گیا، ظہر کا وقت آگیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوۃ باب من کان یقول وقتھا زوال الشمس۔ ا لخ ج ۲ ص ۱۰۸)

بَابُ الْاَذَانَيْنِ لِلْجُمُعَةِ

931۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهٗ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ البخاري وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ.

جمعہ کے لئے دواذانوں کا بیان

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام ممبر پر بیٹھ جاتا پس جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں لوگ زیادہ ہوگئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا تو زوراء کے مقام پر یہ اذان کہی گئی تو معاملہ اسی طرح ثابت ہوگیا اس کو بخاری ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الاذان يوم الجمعة ج 1 ص 124' نسائی کتاب الجمعة باب الاذان للجمعة ج 1 ص 207, ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب النداء يوم الجمعة ج 1 ص 155)

مُفسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی پہلی اذان خطبے کی ہوتی ہے اور دوسری اذان خطبہ کے بعد یعنی تکبیر۔ شریعت میں تکبیر کو بھی اذان کہا جاتا ہے اس حدیث کی بنا پر بعض لوگوں نے کہا کہ خطبہ کی اذان سے تجارتیں اور دنیاوی کاروبار حرام ہوتے ہیں کیونکہ آیت کریمہ "اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ" الخ جب نازل ہوئی تو پہلی اذان تھی ہی نہیں۔

زوراء کے معنی دور بھی ہیں اور ٹیڑھا بھی۔ اہل عرب کہتے ہیں قَوْسٌ زَوْرَآءُ ٹیڑھی کمان اور کہتے ہیں اَرْضٌ زَوْرَاءُ دور کی زمین۔ یہاں مدینہ منورہ کی وہ جگہ مراد ہے جو مسجد سے دور اور مسجد کے مقابل سے ہٹی ہوئی بازار میں تھی، چونکہ یہ اذان ایجاد کے لحاظ سے تیسری ہے اس لیئے اسے ثالث فرمایا گیا۔ ہشام ابن عبدالملک کے زمانہ تک یہ اذان مسجد سے دور ہوتی رہی، ہشام نے اسے داخل مسجد کیا۔ (مرقاۃ) اب تک یہی رواج ہے اسی لیئے اس اذان کو حضرت ابن عمر بدعت فرماتے ہیں یعنی بدعت حسنہ۔ اس حدیث سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کی اذان بھی مسجد سے باہر ہو مگر امام کے مقابل کیونکہ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پہلی اذان تھی ہی نہیں تو اگر یہ اذان بھی تکبیر کی طرح اندرون

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسجد آہستہ آہستہ ہوجاتی ہوتو باہر والوں کو نماز کی اطلاع کیسے ہوسکتی تھی۔ خیال رہے فتویٰ اس پر ہے کہ تجارتیں اور کاروبار بند کرنا اذان اول پر فرض ہے کیونکہ اِذَا نُوْدِیَ مطلق ہے آیت کے معنے یہ ہیں کہ جب جمعہ کی ندا ہوجائے کاروبار چھوڑ دو خواہ خطبہ کے وقت ہو یا اس سے پہلے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۶)

بَابُ التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ

932۔ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ وَاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔ قَالَ النِّيْمَوِيُّ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ۔

(ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب النداء یوم الجمعة ج1 ص155)

خطبہ کے وقت مسجد کے دروازے پر اذان کا بیان

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب جمعہ کے دن ممبر پر بیٹھتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان کہی جاتی اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں علی باب المسجد کا اضافہ محفوظ نہیں ہے۔

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْإِمَامِ

933۔ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ اَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَاَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(نسائی کتاب الجمعة باب الاذان للجمعة ج1 ص207' مسند احمد ج3 ص449)

ان روایات کا بیان جو یوم جمعہ خطبہ کے وقت امام کے پاس اذان کہنے پر دلالت کرتی ہیں

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ممبر پر بیٹھ جاتے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کہا کرتے پھر جب آپ ممبر سے اترتے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی اسی طرح رہا۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مسجد کے اندر اذان دلوانا کبھی ایک بار بھی ثابت نہیں، جو لوگ اس کا دعویٰ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر افترا کرتے ہیں ہشام سے بھی اس اذان کا مسجد کے اندر دلوانا ہرگز ثابت نہیں البتہ پہلی اذان کی نسبت منقول ہے کہ اُسے ہشام مسجد کی طرف منتقل کرلایا اور اس کے بھی یہ معنی نہیں کہ مسجد کے اندر دلوائی بلکہ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار میں پہلی اذان دلواتے تھے ہشام نے مسجد کے منارہ پر دلوائی، رہی یہ دوسری اذان خطبہ اس کی نسبت تصریح ہے کہ ہشام نے اس میں کچھ تغیر نہ کیا اسی حالت میں باقی رکھی جیسی زمانہ رسالت و زمانہ خلافت میں تھی۔ امام محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مواہب شریف جلد ہفتم طبع مصر ص ۴۳۵ میں فرماتے ہیں:

فلما کان عثمٰن امر بالاذان قبلہ علی الزوراء، ثم نقلہ ھشام الی المسجد، ای امر بفعلہ فیہ. وجعل الأخر الذی بعد جلوس الخطیب علی المنبر بین یدیہ بمعنی انہ ابقاہ بالمکان الذی یفعل فیہ. فلم یغیرہ. بخلاف ما کان بالزوراء فحولہ الی المسجد علی المنار انتھی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب المقصد التاسع فی عباداتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطبوعہ عامرہ مصر ۷ / ۴۳۵)

یعنی جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اذانِ خطبہ سے پہلے ایک اذان بازار میں ایک مکان کی چھت پر دلوائی پھر اس پہلی اذان کو ہشام مسجد کی طرف منتقل کرلایا یعنی اس کے مسجد میں ہونے کا حکم دیا اور دوسری کہ خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ہوتی ہے وہ خطیب کے مواجہ میں کی یعنی جہاں ہوا کرتی تھی وہیں باقی رکھی اس اذان ثانی میں ہشام نے کوئی تبدیل نہ کی بخلاف بازار والی اذان اول کے کہ اسے مسجد کی طرف منارہ پر لے آیا انتہی۔

ہاں وہ جمہور مالکیہ کہ اذان ثانی کو امام کی محاذات میں ہونا بدعت کہتے ہیں اور اس کا بھی منارہ پر ہی ہونا سنّت بتاتے ہیں، اُن میں بعض کے کلام میں واقع ہوا کہ سب میں سے پہلے اذان ثانی امام کے روبرو ہشام نے کہلوائی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں یہ اذان بھی محاذات امام نہ ہوتی تھی منارہ ہی پر تھی، پھر اس سے کیا ہوا، غرض ہشام بیچارے سے بھی ہرگز اس کا ثبوت نہیں کہ اس نے اذان خطبہ مسجد کے اندر منبر کے برابر کہلوائی ہو جیسی اب کہی جانے لگی اس کا کچھ پتا نہیں کہ کس نے یہ ایجاد نکالی، اور اگر ہشام سے ثبوت ہوتا بھی تو اس کا قول وفعل کیا حجت تھا، وہ ایک مروانی ظالم بادشاہ ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی سیدنا امام زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شہید کرادیا سُولی دلوائی اور اس پر یہ شدید ظلم کہ نعش مبارک کو دفن نہ ہونے دیا برسوں سُولی پر رہی جب ہشام مرگیا تو نعش مبارک دفن ہوئی ان برسوں میں بدن مبارک کے کپڑے گل گئے تھے قریب تھا کہ بے ستری ہو اللہ عزوجل نے مکڑی کو حکم فرمایا کہ اس نے جسم مبارک پر ایسا جالا تان دیا کہ بجائے تہبند ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض صالحین نے دیکھا کہ امام مظلوم زید

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شہید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سولی سے پشتِ اقدس لگائے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں یہ کچھ کیا جاتا ہے میرے بیٹوں کے ساتھ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وخلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سنت کے خلاف ایسے ظالم کی سنت پیش کرنا اور پھر امام اعظم وغیرہ ائمہ پر اس کی تہمت دھرنا کہ ان اماموں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وخلفائے راشدین کی سنت چھوڑ کر ظالم بادشاہ کی سنت قبول کر لی، کیسا صریح ظلم اور ائمہ کرام کی شان میں کیسی بڑی گستاخی ہے اللہ عزوجل پناہ دے، اس کے بدعت حسنہ ہونے کا دعوٰی محض باطل و بے اصل ہے۔

(الفتاوی الرضویۃ، ج۵،ص۴۰۸۔۴۰۹)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ وَالتَّخَطِّيْ

لوگوں کو جدا کرنے اور کندھے پھلانگنے سے ممانعت کا بیان

934- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ (بخاری کتاب الجمعة باب لايفرق بين اثنين يوم الجمعة ج 1 ص 124)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی طاقت کے مطابق طہارت حاصل کرے پھر تیل لگائے یا خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے اس حال میں جائے کہ دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے اور فرض نماز پڑھے پھر جب امام (خطبہ کے لئے) تشریف لائے تو خاموش رہے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

935- وَعَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ

حضرت زاہریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا درانحالیکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

نے اس سے فرمایا بیٹھ جا تو نے (لوگوں کو) اذیت دی ہے۔ اس کو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ ج 1 ص 159 ' نسائی کتاب الجمعۃ باب النھی عن تخطی رقاب الناس ج 1 ص 207)

گردنیں پھلانگنا

جمعہ کے دن مقتدی کا امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۴، ص ۵۵)

بَابُ السُّنَّةِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں سنتوں کا بیان

936- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم کتاب الجمعۃ فصل من اغتسل او توضاء واتی الجمعۃ۔ الخ ج 1 ص 283)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن غسل کرے پھر نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئے پھر جو نماز اس کے لئے مقرر کی گئی ہے پڑھے۔ پھر خاموش رہے حتیٰ کہ امام اپنے خطبہ سے فارغ ہو جائے پھر وہ امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان گناہ اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

بعض علماء فرماتے ہیں کہ غسلِ جمعہ نماز کے لیے مسنون ہے نہ کہ دن جمعہ کے لیے لہٰذا جس پر جمعہ کی نماز نہیں ان کے لیے غسل سنت نہیں، ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ جمعہ کا غسل نماز جمعہ سے قریب کرو حتی کہ اس کے وضو سے جمعہ پڑھو۔ مگر حق یہ ہے کہ غسل جمعہ کا وقت طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔

یعنی دس دن کے گناہ کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے، پچھلی حدیث میں آٹھ دن کا ذکر تھا یہاں دس کا مگر دونوں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

درست ہیں۔ جتنا خشوع زیادہ اتنا ثواب زیادہ یا اولاً آٹھ دن کی بخشش کا وعدہ تھا پھر دس دن کا وعدہ ہوا۔

(مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۱۰)

937- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا البخاري۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو نماز جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ چار رکعات پڑھے اس کو سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(مسلم کتاب الجمعة فصل فی اربع رکعات او الرکعتین بعد الجمعة ج 1 ص 288' ترمذی ابواب الجمعة باب فی الصلوة قبل الجمعه وبعدها ج 1 ص 117' ابوداؤد کتاب الصلوة بعد الجمعة ج 1 ص 161' نسائی کتاب الجمعة باب عدد الصلوة بعد الجمعة فی المسجد ج 1 ص 210' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ماجاء فی الصلوة بعد الجمعة ص 80' مسند احمد ج 2 ص 249)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ بعد جمعہ چار سنت مؤکدہ ہیں، امام یوسف کے ہاں چھ، اس طرح کہ فرض جمعہ کے بعد پہلے چار رکعتیں پڑھے پھر دو۔ اس کی بحث پہلے گزر چکی۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۹۰)

938- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(مسلم کتاب الجمعة فصل فی اربع رکعات او الرکعتین بعد الجمعة واللفظ له ج 1 ص 288' بخاری کتاب الجمعة باب الصلوة بعد الجمعة و قبلها ج 1 ص 128' ترمذی ابواب صلوة الجمعة باب فی الصلوة قبل الجمعة وبعدها ج 1 ص 117' ابوداؤد کتاب الصلوة باب الصلوة بعد الجمعة ج 1 ص 161' نسائی کتاب الجمعة باب صلوة الامام بعد الجمعة ج 1 ص 210' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ماجاء فی الصلوة بعد الجمعة ص 80' مسند احمد ج 2 ص 11)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

جمعہ کے دن بعد کے متعلق تین روایتیں ہیں، دو پڑھتے تھے، چار پڑھتے تھے، چھ پڑھتے تھے پہلی روایت پر امام

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شافعی کا عمل ہے، دوسری پر امام اعظم کا تیسری پر ابو یوسف کا چار کی روایات بھی آرہی ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۸۵)

939- وَعَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بعد الجمعۃ ج 1 ص 160)

حضرت عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ میں ہوتے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر آگے بڑھتے اور دو رکعتیں ادا کرتے پھر آگے بڑھ کر چار رکعتیں ادا کرتے اور جب مدینہ طیبہ میں ہوتے تو نماز جمعہ پڑھ کر گھر لوٹ جاتے اور مسجد میں (باقی) نماز نہ پڑھتے تو ان سے اس کا ذکر کیا گیا اور آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

940- وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع باللیل والنهار کیف هو ج 1 ص 231)

حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ جمعہ سے پہلے چار رکعات اس طرح پڑھتے کہ ان کے درمیان سلام کے ساتھ فصل نہیں کرتے تھے پھر جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے پھر چار رکعت پڑھتے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

941- وَعَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الجمعۃ ج 1 ص 233)

حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز جمعہ کے بعد نماز جمعہ کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

942- وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعات

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صَحِيْحٌ۔ (المعجم الكبير للطبراني ج 2 ص 360 رقم الحديث:9554)

پڑھیں۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

943- وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْمُرُنَا اَنْ نُّصَلِّيَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم جمعہ سے پہلے چار رکعات پڑھیں۔ اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبدالرزاق کتاب الجمعۃ باب الصلوۃ قبل الجمعۃ و بعدھا ج 3 ص 247 رقم الحدیث: 5525)

944- وَعَنْهُ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاسَ اَنْ يُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا فَلَمَّا جَآءَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَّمَهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا سِتًّا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوۃ باب التطوع بعد الجمعۃ ج 1 ص 233)

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھیں، پس جب حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے لوگوں کو سکھایا کہ وہ چھ رکعات پڑھیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

945- وَعَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا فَقَدِمَ بَعْدَهٗ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ صَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعًا فَاَعْجَبَنَا فِعْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاخْتَرْنَاهُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (طحاوی کتاب الصلوۃ باب التطوع بعد الجمعۃ ج 1 ص 233)

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ جب نماز جمعہ پڑھ لیتے تو جمعہ کے بعد دو اور چار رکعتیں پڑھتے تھے تو ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل پسند آیا تو ہم نے اسے ہی اختیار کر لیا۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

946- وَعَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا

آپ ہی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو نماز جمعہ کے بعد نماز جمعہ کے بعد نماز پڑھنا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الجمعۃ ج 1 ص 233)

چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ چھ رکعات ادا کرے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

سنتوں اور نفلوں کا بیان

سنت کی دو قسمیں ہیں ایک سنت مؤکدہ اور دوسری سنت غیر مؤکدہ۔

مسئلہ:۔ سنت مؤکدہ یہ ہیں دو رکعت فجر کی سنت فرض نماز سے پہلے، چار رکعت ظہر کی سنت فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت بعد میں، مغرب کے بعد دو رکعت سنت، عشاء کے بعد دو رکعت سنت، جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت اور جمعہ کے بعد چار رکعت سنت۔ یہ سب سنتیں مؤکدہ ہیں یعنی ان کو پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے بلا عذر ایک مرتبہ بھی ترک کرے تو ملامت کے قابل ہے اور اس کی عادت ڈالے تو فاسق جہنم کے لائق ہے اور اس کے لئے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے ان مؤکدہ سنتوں کو "سُنَنُ الْھُدیٰ" بھی کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی السنن والنوافل، ج ۲ ص ۵۴۵)

مسئلہ:۔ سنت غیر مؤکدہ یہ ہیں چار رکعت عصر سے پہلے، چار رکعت عشاء سے پہلے، اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعت کی بجائے چار رکعت اور جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد بجائے چار رکعت سنت کے چھ رکعت۔ سنت مغرب کے بعد چھ رکعت "صلوۃ الاوابین" اور دو رکعت تحیۃ المسجد دو رکعت تحیۃ الوضوء اگر مکروہ وقت نہ ہو، دو رکعت نماز اشراق، کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت، کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نماز تہجد، صلوۃ التسبیح، نماز استخارہ، نماز حاجت وغیرہ ان سنتوں کو اگر پڑھے تو بہت زیادہ ثواب ہے اور اگر نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں ہے ان سنتوں کو "سنن الزوائد" اور کبھی "سنت مستحبہ" کہتے ہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، ج ۱ ص ۱۱۲ / الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل مطلب فی السنن والنوافل، ج ۲ ص ۵۴۶، ۵۴۷)

مسئلہ:۔ قیام کی قدرت ہونے کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن جب قدرت ہو تو نفل کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور دوگنا ثواب ملتا ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب مبحث المسائل الستۃ عشریۃ، ج ۲، ص ۵۸۴)

بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے بیان میں

947۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسا کہ اب تم کرتے ہو اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جماعت نے روایت کیا ہے۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الخطبة قائماً ج 1 ص 125' مسلم کتاب الجمعة ج 1 ص 283' ترمذی ابواب صلوة الجمعة باب ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین ج 1 ص 113' ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب الجلوس اذا صعد المنبر ج 1 ص 156' نسائی کتاب الجمعة باب الفصل بین الخطبتین ج 1 ص 209' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة ص 79' مسند احمد ج 2 ص 35)

948- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری کتاب الجمعة باب القعدة بین الخطبتین یوم الجمعة ج 1 ص 127)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے اس طرح دیتے کہ ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا ہے۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

مکہ معظمہ کے علاوہ اور جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اور مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین نے دروازہ کعبہ پر خطبہ پڑھا ہے۔ وہاں منبر امیر معاویہ کی ایجاد ہے جسے صحابہ نے بغیر اعتراض منظور کیا اور جب سے اب تک وہاں بھی خطبہ منبر پر ہی ہو رہا ہے، وہاں منبر پر خطبہ سنتِ امیر معاویہ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کی تین سیڑھیاں تھیں اور آپ تیسری پر کھڑے ہوتے تھے، یہی سنت ہے اب تو وہاں منبر کی بہت سیڑھیاں ہیں۔

یہی سنت ہے کہ امام پہلے منبر پر بیٹھے پھر اس کے سینہ کے مقابل خارج مسجد مؤذن اذان کہے، پھر امام کھڑا ہو کر دو خطبے دے جن کے درمیان بیٹھے مگر اس حال میں بھی دنیوی کلام نہ کرے خاموش رہے یا دل میں کوئی قرآنی آیت پڑھے۔ مرقات نے فرمایا کہ آج کل جو بادشاہوں کے نام لینے، انہیں عادل کہنے، ان کی تعریفیں کرنے کا خطبیوں میں رواج ہے یہ حرام ہے کیونکہ اب بادشاہ ظالم ہیں اور ظالم کو عادل کہنا کفر ہے اور ان کی تعریفیں کرنا جھوٹ اور خوشامد، حتی کہ بعض امام فرماتے ہیں کہ اب خطیب سے دور بیٹھے تاکہ یہ جھوٹ اور فاسقوں کی تعریف نہ سنے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۴۹)

949- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دو خطبے ہوتے ان کے درمیان بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے اس کو سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(مسلم کتاب الجمعة ج 1 ص 283' ترمذی ابواب صلوٰۃ الجمعة باب ماجاء فی الجلوس بین الخطبین ج 1 ص 113' ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الخطبة قائماً ج 1 ص 156' نسائی کتاب الجمعة باب السکوت فی القعدة بین الخطبتین ج 1 ص 209' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰۃ باب ماجاء فی الخطبة یوم الجمعة ص 79' مسند احمد ج 5 ص 90)

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جمعہ کے لیئے خطبے دو پڑھے جائیں۔ دوسرے یہ کہ خطبہ میں قرآن کریم کی آیت بھی تلاوت کی جائے۔ تیسرے یہ کہ خطبے میں وعظ و نصیحت کے الفاظ بھی ہوں۔ چوتھے یہ کہ خطبہ نہ بہت دراز ہو نہ بہت مختصر۔ پانچویں یہ کہ دو خطبوں کے درمیان منبر پر بیٹھ کر فاصلہ کرے۔ خیال رہے کہ خلفاء اور صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم کا ذکر نہ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے نہ سنت صحابہ، بلکہ بدعت حسنہ ہے جس کی وجہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں یہ ضروری کی جائے۔ جو لوگ ہر بدعت کو حرام کہتے ہیں وہ اس کو کیا کہیں گے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۳۹)

950- وَعَنْ سِمَاكٍ قَالَ اَنْبَانِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهٗ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم کتاب الجمعة ج 1 ص 283)

حضرت سماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر حالت قیام میں ہی خطبہ ارشاد فرماتے پس جس نے تجھے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ اس نے جھوٹ کہا خدا کی قسم میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زائد نمازیں پڑھیں ہیں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ہر خطبہ کے لیئے کھڑا ہونا سنت ہے خواہ خطبہ جمعہ و عیدین ہو یا خطبہ وعظ یا خطبہ نکاح۔ جو شہر جہاد سے فتح ہوئے ہیں وہاں تلوار لے کر خطبہ پڑھے اور جو بخوشی مسلمان ہو گئے وہاں خالی ہاتھ پڑھے۔ (مرقات) دوسرے خطبہ کی آواز پہلے خطبہ سے کچھ کم ہو۔

یعنی نماز پنجگانہ اتنی پڑھیں نہ کہ نماز جمعہ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قریباً پانچ سو جمعے پڑھے ہیں اس لیئے کہ جمعہ بعد ہجرت شروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ کی زندگی شریف رہی، اس عرصہ میں جمعے اتنے ہی ہوتے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہیں۔ (لمعات) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۴۱)

951- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاٰخَرُوْنَ۔ (مسلم کتاب الجمعة فصل فی الخطبة و الصلوٰة قصداً ج 1 ص 284)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز (جمعہ) پڑھتا تھا پس آپ کی نماز اور خطبہ مختصر ہوتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے روایت کیا ہے۔

952- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ (نسائی کتاب الجمعة باب مایستحب من تقصیر الخطبة ج 1 ص 209)

حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نماز لمبی پڑھاتے اور خطبہ چھوٹا پڑھتے تھے۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

953- وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنِ الْكُلَفِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ اَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَلَبِثْنَا عِنْدَهٗ اَيَّامًا شَهِدْنَا فِيْهَا الْجُمُعَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى قَوْسٍ اَوْ قَالَ عَلٰى عَصًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت حکم بن حزن کلفی رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا در انحالیکہ میں سات میں سے ساتواں یا نو میں سے نواں تھا پس ہم آپ کے پاس کچھ دن ٹھہرے۔ ان دنوں میں جمعہ کے لئے بھی حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے کمان پر ٹیک لگا کر (خطبہ) کہا یا راوی نے کہا عصا مبارک پر ٹیک لگا کر (خطبہ) کہا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد ج 4 ص 212، ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب الرجل یخطب علی قوس ج 1 ص 156)

954- وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْدَاُ فَيَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَخَطَبَ

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم آغاز اس طرح فرماتے کہ منبر پر تشریف

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْخُطْبَةَ الْأُوْلٰى ثُمَّ جَلَسَ شَيْئًا يَسِيْرًا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ الْخُطْبَةَ الثَّانِيَةَ حَتّٰى إِذَا قَضَاهَا اسْتَغْفَرَ اللهَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ إِذَا قَامَ أَخَذَ عَصًا فَتَوَكَّأَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ كَانَ أَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ وَهُوَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

(مراسیل ابی داؤد ملحقة سنن ابی داؤد باب ماجاء فی الخطبة یوم الجمعة ص 7)

فرما ہوتے پس جب مؤذن (اذان دے کر) خاموش ہوجاتا تو کھڑے ہوکر پہلا خطبہ دیتے پھر تھوڑی دیر بیٹھتے پھر کھڑے ہوکر دوسرا خطبہ دیتے حتی کہ جب خطبہ پورا کرلیتے تو استغفر اللہ کہتے پھر (ممبر) سے اتر کر نماز پڑھاتے۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جب (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوتے تو عصیٰ مبارک پکڑ کر اس پر ٹیک لگاتے درانحالیکہ آپ ممبر پر کھڑے ہوتے پھر ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے اس کو ابو داؤد نے اپنی مراسیل میں روایت کیا اور یہ مرسل جید ہے۔

خطبہ

مسئلہ: خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے، کہ:

(۱) وقت میں ہو اور

(۲) نماز سے پہلے اور

(۳) ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور

(۴) اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، مطلب فی نیۃ آخر ظہر بعد صلاۃ الجمعۃ، ج ۳، ص ۲۱)

مسئلہ: خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا سُبْحٰنَ اللہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج ۳، ص ۲۲، وغیرہ)

مسئلہ: چھینک آئی اور اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا یا تعجب کے طور پر سُبْحٰنَ اللہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا تو فرض ادا نہ ہوا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعۃ، ج ۱، ص ۱۴۶)

مسئلہ: خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج ۳، ص ۲۷)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسئلہ ۲۴: سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوال مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں (سردیوں) میں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج ۳، ص ۲۳)

مسئلہ: خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں:

(۱) خطیب کا پاک ہونا۔ (۲) کھڑا ہونا۔ (۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا۔ (۴) خطیب کا منبر پر ہونا۔ اور (۵) سامعین کی طرف مونھ۔ اور (۶) قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو۔ (۷) حاضرین کا متوجہ بامام ہونا۔ (۸) خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللہِ آہستہ پڑھنا۔ (۹) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں۔ (۱۰) الحمد سے شروع کرنا۔ (۱۱) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا۔ (۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا۔ (۱۳) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا۔ (۱۴) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا۔ (۱۵) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا۔ (۱۶) دوسرے میں حمد و ثنا و شہادت و درود کا اعادہ کرنا۔ (۱۷) دوسرے میں مسلمانوں کے لیے دُعا کرنا۔ (۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا۔ (۱۹) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین و عمین مکرمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔

(۲۰) مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف مونھ کرے اور دہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے۔ اور

(۲۱) امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے، البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے۔

(۲۲) خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشرفی صلاۃ الجمعۃ، ج ۱، ص ۱۴۶، ۱۴۷) (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج ۳، ص ۲۳۔۲۶)

مسئلہ ۲۶: بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے، مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ محض جھوٹ اور حرام ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج ۳، ص ۲۴)

مسئلہ ۲۷: خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بُری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشرفی صلاۃ الجمعۃ، ج ۱، ص ۱۴۶)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مسئلہ ۲۸: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے۔ یونہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگر چہ عربی ہی کے ہوں، ہاں دو ایک شعر پند ونصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

955- عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَاى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلَى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاٰخَرُوْنَ۔

ممبر پر ہاتھوں کا اٹھانا ناپسندیدہ ہے

حضرت حصین عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو ممبر پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دوران خطبہ صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الجمعة فصل فی الاشارة فی الخطبة بالمسبحة ج 1 ص 287)

بَابُ التَّنَفُّلِ حِيْنَ يَخْطُبُ الْاِمَامُ

956- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

امام کے خطبہ دیتے وقت نفل پڑھنے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوا درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے پوچھا کیا تو نے نماز (سنت) پڑھ لی ہے تو اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا تو دو رکعتیں پڑھ لو اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجمعة باب اذا رأی الامام رجلاً جاء وهو یخطب۔ الخ ج 1 ص 127' مسلم کتاب الجمعة فصل من دخل المسجد والامام یخطب۔ الخ ج 1 ص 287' ترمذی ابواب صلوٰة الجمعة باب فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب ج 1 ص 114' ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب اذا دخل الرجل والامام یخطب ج 1 ص 159' نسائی کتاب الجمعة باب مخاطبة الامام رعیة وهو علی المنبر ج 1 ص 208' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فیمن دخل المسجد والامام یخطب ص 79' مسند احمد ج 3 ص 308)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

957- وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ سُلَيْكُ نِ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَآءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ. (مسلم كتاب الجمعة فصل من دخل المسجد والامام يخطب ج1 ص287)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آیا درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سلیک اٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اوران میں اختصار کرنا پھر فرمایا جب تم سے کوئی شخص جمعہ کے دن کے اس حال میں آئے کہ امام خطبہ کہہ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعتیں پڑھے اور ان میں اختصار کرے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا۔

958- وَعَنْ سُلَيْكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَآءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (مسند احمد ج 3 ص 317، المعجم الكبير للطبراني ج7 ص161 رقم الحديث:6697)

حضرت سلیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں آئے کہ امام خطبہ کہہ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دو ہلکی رکعتیں پڑھ لے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جو صاحب ترتیب نہیں اسے قضا نماز بھی خطبہ کے وقت ادا کرنی جائز نہیں کہ بعد کو بھی پڑھ سکتا ہے اور صاحب ترتیب کو وقتی نماز سے پہلے قضا کا ادا کرنا ضرور، ورنہ وقتی بھی نہ ہوگی، ایسے شخص نے اگر ابھی قضائے فجر ادا نہ کی اور خطبہ شروع ہوگیا تو اسے قضا پڑھنے سے ممانعت نہیں بلکہ ضرور ولازم ہے ورنہ جمعہ بھی نہ ہوگا، ہاں بلا عذر شرعی اتنی دیر لگائی کہ خاص خطبہ کے وقت پڑھنی پڑے اسے بھی جائز نہیں۔ لتادیہ الی ترک الاستماع وھو فی نفسہ محظور وکل ما ادی الی محظور محظور۔ کیونکہ اس میں خطبہ کا عدم سماع لازم آرہا ہے جو فی نفسہ ممنوع ہے اور ہر وہ شیئ جو ممنوع تک پہنچائے ممنوع ہوتی ہے۔

درمختار میں ہے: اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام الی تمامھا خلا قضا فائتۃ لم یسقط الترتیب بینھا وبین الوقتیۃ فانھا لا تکرہ۔ (درمختار باب الجمعہ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۱۳)

...تو تمام جمعہ تک نہ نماز ہے نہ کلام، البتہ فوت شدہ نماز کی قضا مکروہ نہیں کیونکہ فوت شدہ اور وقتی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نماز کے درمیان ترتیب ساقط نہیں ہوئی تھی۔

سراج وغیرہ میں ہے: لضرورۃ صحۃ الجمعۃ والا لا۔ (سراج الوہاج)

(جمعہ کی صحت کے پیش نظر ہے ورنہ نہیں۔)

ردالمحتار میں ہے: قولہ فانھا لاتکرہ (بل یجب فعلھا قولہ والا لا) ای وان سقط الترتیب تکرہ۔ انتھی واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ردالمحتار باب الجمعہ مطبوعہ مصطفے البابی مصر ۱/ ۶۰۲)

ماتن کا قول "کیونکہ اس میں کراہت نہیں" بلکہ اس کا کرنا واجب ہے (ورنہ نہیں) یعنی اگر ترتیب ساقط ہو چکی ہو تو کراہت لازم آئے گی انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم ت۔ (الفتاوی الرضویہ، ج ۸ ص ۱۴۱۔ ۱۴۲)

بَابٌ فِي الْمَنْعِ مِنَ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے وقت نماز اور گفتگو سے ممانعت کا بیان

959۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو درانحالیکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے لغو بات کہی اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الانصات یوم الجمعۃ ج 1 ص 127، مسلم کتاب الجمعۃ فصل فی عدم ثواب من تکلم والامام یخطب۔ الخ ج 1 ص 281)

960۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْ كَلَّمَهُ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَظَنَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهَا مُوْجِدَةٌ فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أُبَيُّ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ قَالَ إِنَّكَ لَمْ تَحْضُرْ مَعَنَا الْجُمُعَةَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے درانحالیکہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ان سے کچھ پوچھا یا کوئی بات کی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو جواب نہ دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھے کہ وہ ناراض ہیں پس جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قَالَ وَلِمَ قَالَ تَكَلَّمْتَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَامَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ أُبَيٌّ أَطِعْ أُبَيًّا۔ رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔ (مسند ابی یعلی ج 3 ص 335 رقم الحدیث:1799' مجمع الزوائد ج2 ص185)

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابی تجھے میری بات کا جواب دینے سے کس چیز نے روکا تو انہوں نے کہا آپ ہمارے ساتھ جمعہ میں حاضر ہی نہیں ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں کہ آپ نے گفتگو کی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا آپ کی خدمت میں ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابی ابن کعب نے سچ کہا تو ابی کی اطاعت کر۔ اس کو ابو یعلی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

961۔ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ إِنَّ جُلُوْسَ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ وَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ حِيْنَ يَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ فَإِذَا قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتّٰى يَقْضِيَ خُطْبَتَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ثُمَّ إِذَا نَزَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰى خُطْبَتَيْهِ تَكَلَّمُوْا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام کا ممبر پر بیٹھنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور اس کا خطبہ دینا گفتگو کو ختم کر دیتا ہے اور آپ نے کہا کہ بے شک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت باتیں کرتے تھے حتیٰ کہ موذن اذان سے خاموش ہو جاتا پس جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممبر سے اترتے اور اپنا خطبہ پورا فرما لیتے تو لوگ باتیں کرتے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(طحاوی کتاب الصلوۃ باب الانصات عند الخطبۃ ج 1 ص254)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اذا خرج الامام من الحجرۃ ان کان والا فقیامہ للصعود فلا صلوۃ ولا کلام الی تمامہا وقالا لاباس بالکلام قبل الخطبۃ وبعدھا واذاجلس عند الثانی والخلاف فی کلام یتعلق

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بالآخرة اما غيره فيكره اجماعا وعلى هذا فالترقية المتعارفة في زماننا تكره عنده والعجب ان المرقي ينهى عن الامر بالمعروف بمقتضى حديثه ثم يقول انصتوا رحمكم الله اھ ملخصا

(درمختار باب الجمعۃ مطبوعہ مجتبائی دہلی بھارت ۱/ ۱۱۳)

جب امام حجرہ سے نکلے اگر حجرہ ہو، ورنہ جب وہ منبر پر چڑھنے کے لئے کھڑا ہوتو تمام خطبہ تک نہ نماز ہے اور نہ ہی کلام، صاحبین کہتے ہیں کہ خطبہ سے پہلے اور اس کے بعد گفتگو میں حرج نہیں، اور امام ابو یوسف کے نزدیک جب امام بیٹھے اس وقت بھی کلام میں کوئی حرج نہیں، اور اختلاف اس گفتگو میں ہے جو آخرت سے متعلق ہو لیکن اس کے علاوہ گفتگو تو بالاتفاق مکروہ ہے، اس بناء پر ہمارے زمانہ میں متعارف ترقیہ (ان الله وملئكته يصلون على النبی الخ) (خطیب کے منبر پر بیٹھتے وقت پڑھنا) امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے اور تعجب ہے کہ ترقیہ پڑھنے والا امر بالمعروف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کی وجہ سے روکتا ہے اور پھر خود کہتا ہے خاموش رہو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اھ ملخصا،

(الفتاوی الرضویہ، ج ۸، ص ۳۰۱)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلوٰةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے

962۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلوٰةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلوٰةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ پڑھتے اور جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(مسلم کتاب الجمعۃ فصل فی قرأۃ الم تنزیل۔ الخ ج 1 ص 288)

963۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ

حضرت ابن ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ پر امیر مقرر کیا اور خود مکہ مکرمہ گیا پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم كتاب الجمعة فصل في قراءة سورة الجمعة والمنافقين ج1 ص287)

نماز پڑھائی تو دوسری رکعت میں سورۃ جمعہ کے بعد سورۃ منافقون پڑھی تو آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز سے فارغ ہو کر جانے لگے تو میں نے ان کو پالیا اور کہا کہ بے شک آپ نے ایسی دو سورتیں پڑھی ہیں جو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن کوفہ میں پڑھا کرتے تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جمعہ کے دن یہ دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ مدنی ہیں، مشہور تابعین میں سے ہیں، حضرت علی مرتضیٰ کے کاتب تھے، آپ کے والد ابو رافع حضور کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

یعنی جب مروان مدینہ منورہ کا حاکم تھا تو ایک دفعہ اپنے زمانۂ حکومت میں خروج کرنے گیا اور اپنی جگہ حضرت ابو ہریرہ کو حاکم مدینہ بنایا گیا تب یہ واقعہ پیش آیا۔

یعنی مروان اپنی موجودگی میں خود جمعہ پنجگانہ پڑھایا کرتا تھا کیونکہ امامت کا حق سلطانِ اسلام یا اس کے نائب کو ہے، جب حضرت ابو ہریرہ حاکم اسلام مقرر ہوئے تب آپ نے جمعہ پڑھایا۔

آپ جمعہ میں کبھی کبھی یہ سورتیں بھی پڑھتے تھے یہاں ہمیشگی کا ذکر نہیں لہٰذا یہ حدیث دیگر احادیث کے خلاف نہیں۔

964۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم كتاب [illegible] ج1 ص288)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے اور جب ایک ہی دن میں جمعہ اور عید جمع ہو جاتے تو پھر بھی دونوں نمازوں میں انہی دو سورتوں کو پڑھتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:
عید میں بھی اور جمعہ میں بھی۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ ایک عید اور جمعہ جمع ہو جائیں تو نماز عید کی وجہ سے نماز جمعہ معاف نہ ہو جائے گی یہ بدستور فرض رہے گی۔ حضرت عثمان غنی نے جو اپنے دور خلافت میں نماز عید کے بعد فرمایا تھا کہ جمعہ کی نماز کے لیے جو چاہے ٹھہرے جو چاہے چلا جائے یہ ان گاؤں والوں سے خطاب تھا جن پر نہ نماز عید واجب تھی اور نہ نماز جمعہ فرض، برکت کے لیے عید و جمعہ پڑھنے شہر آجاتے تھے لہٰذا ان کا فرمان اس حدیث کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ عید و جمعہ کا اجتماع منحوس نہیں جیسا کہ آج کل جہلاء نے سمجھ رکھا ہے بلکہ اس میں دو برکتوں کا اجتماع ہے اور حضور کے زمانہ میں ایسا ہوا ہے۔ تیسرے یہ کہ ایک سورت دو نمازوں میں پڑھنا جائز ہے۔ خیال رہے کہ یہاں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اکثری عمل مراد ہے دائمی نہیں ورنہ آپ سے نماز جمعہ و عیدین میں اور سورتیں پڑھنا بھی ثابت ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۸)

965- وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَسْأَلُهُ أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم کتاب الجمعة فصل فی قرأة الم تنزیل- الخ ج1ص288)

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا تا کہ یہ پوچھیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سورۃ جمعہ کے علاوہ کون سی سورت پڑھتے تو حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سورۃ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

966- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد ج5ص13، نسائی کتاب الجمعة باب القراءة فی صلوٰة الجمعة بسبح اسم ربک الاعلیٰ۔ الخ ج1ص210،
ابوداؤد کتاب الصلوٰة باب مایقرأ فی الجمعة ج1ص160)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۵ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان جمعہ اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ
عیدین کی نماز کا بیان

بَابُ التَّجَمُّلِ یَوْمَ الْعِیْدِ
عید کے دن زینت حاصل کرنے کا بیان

967۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْبَسُ بُرْدَۃَ الْاَحْمَرِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْجُمُعَۃِ۔ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سرخ رنگ کی دھاری دھار چادر عیدین اور جمعہ کے موقع پر پہنتے تھے۔ اس کو ابن خزیمہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا۔

(وایضاً اخرجہ البیھقی فی سنن الکبرٰی کتاب صلوٰۃ العیدین باب الزینۃ للعیدین ج3 ص280)

968۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ یَوْمَ الْعِیْدِ بُرْدَۃً حَمْرَآءَ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عیدین کے موقع پر رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سرخ رنگ کی دھاری دھار چادر پہنتے تھے۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(المعجم الاوسط ج 8 ص 295 رقم الحدیث: 7605، مجمع الزوائد ابواب العیدین باب اللباس یوم العید ج 2 ص198)

چادر

یمن کی تیار شدہ سوتی دھاری دار چادریں جو عرب میں "حَبَرۃ" یا بردِ یمانی کہلاتی تھیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھیں اور آپ ان چادروں کو بکثرت استعمال فرماتے تھے۔ کبھی کبھی سبز رنگ کی چادر بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استعمال فرمائی ہے۔

969۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ ویاکلھن وترًا۔ (بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ج1 ص130)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر کے دن رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم تشریف نہ لے جاتے حتیٰ کہ آپ کھجوریں تناول فرماتے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ طاق عدد کھجوریں تناول فرماتے تھے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَبَعْدَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْاَضْحٰى

عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے اور عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد (کچھ کھانے کے) کے استحباب کا بیان

970- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَاْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَاْكُلُ مِنْ اُضْحِيَّتِهٖ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم عیدالفطر کے دن گھر سے تشریف نہ لے جاتے حتیٰ کہ کچھ تناول فرماتے اور قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے حتیٰ کہ واپس لوٹ کر اپنی قربانی کا گوشت تناول فرماتے۔ اس کو دارقطنی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(دار قطنی کتاب العیدین ج 2 ص 45' مستدرک حاکم کتاب العیدین ج 1 ص 294' ترمذی ابواب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ج 1 ص 120)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

معلوم ہوا کہ عید کے دن کھا کر جانا اور بقرعید کے دن آ کر کھانا سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے قربانی ہی کا گوشت کھائے۔ مرقات اور فتح القدیر میں ہے بہتر یہ ہے کہ عید کے دن کوئی میٹھی چیز کھا کر جائے، لہٰذا سویاں، شیر خرمہ وغیرہ کھالینے سے بھی یہ سنت ادا ہوجائے گی۔ بعض علماء فرماتے ہیں بہتر یہ ہے کہ بقرعید کے دن عورتیں، بچے بھی نماز سے پہلے کچھ نہ کھائیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۶۶)

971- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا تَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى تُخْرِجَ الصَّدَقَةَ وَتَطْعَمَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَاِسْنَادُ الطَّبْرَانِيِّ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مسنون یہ ہے کہ عیدالفطر کے دن تو صدقہ فطر نکالے بغیر عیدگاہ کی طرف نہ جا اور یہ کہ تو عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھالے اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور دارقطنی اور بزار نے اور ہیثمی نے کہا کہ طبرانی کی سند حسن ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 11 ص 142 رقم الحدیث: 11296' دار قطنی کتاب العیدین ج 2 ص 45، کشف الاستار عن زوائد البزار ابواب صلوۃ العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الصلوۃ ج 1 ص 312 رقم الحدیث: 651' مجمع الزوائد

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ابواب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ج 2 ص 199)

972- وَعَنْ عَطَآءٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَلَمْ اَدَعْ اَنْ اٰكُلَ قَبْلَ اَنْ اَغْدُوَ مُنْذُ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَاٰكُلُ مِنْ طَرْفِ الصَّرِيْفَةِ الْاُكْلَةَ وَاَشْرَبُ اللَّبَنَ وَالْمَآءَ فَقُلْتُ عَلٰى مَا تَاَوَّلَ هٰذَا قَالَ سَمِعَهُ اَظُنُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَمْتَدَّ الضُّحٰى فَيَقُوْلُوْنَ نَطْعَمُ لِئَلَّا نَعْجَلَ عَنْ صَلٰوتِنَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

(مسند احمد ج 1 ص 313، مجمع الزوائد کتاب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ج 1 ص 198)

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ان عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ تم میں سے کوئی عید الفطر کے دن نہ نکلے حتیٰ کہ کچھ کھا لے تو وہ ایسا کرے تو حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سنا ہے تو میں نے عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھانا نہ چھوڑا پس میں چپاتی کے ایک کنارہ سے کھالیتا اور دودھ اور پانی پی لیتا میں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ کہاں سے لیا ہے تو انہوں نے کہا میرے خیال میں انہوں نے نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے سنا ہے۔ حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لوگ (عید گاہ کی طرف) نہیں نکلتے حتیٰ کہ دن خوب روشن ہو جاتا چڑھ جاتا وہ کہتے تھے کہ ہم اس لئے (عید گاہ جانے سے پہلے) کھاتے ہیں تا کہ ہم اپنی نماز میں جلدی نہ کریں۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

عید کے اِکیس مستحبات

(۱) حجامت بنوانا، (مگر زلفیں بنوایے نہ کہ انگریزی بال) (۲) ناخن ترشوانا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (یہ اُس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے) (۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے (۶) خوشبو لگانا (۷) انگوٹھی پہننا، (اسلامی بھائی جب بھی انگوٹھی پہنیں تو اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا) (۸) نمازِ فجر مسجد محلّہ میں پڑھنا (۹)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عیدُ الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب (ملامت) کیا جائے گا (۱۰) نمازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا (۱۱) عید گاہ پیدل جانا (۱۲) سواری پر بھی جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے میں حرج نہیں (۱۳) نمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (۱۴) عید کی نماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا۔ (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں) (۱۵) خوشی ظاہر کرنا (۱۶) کثرت سے صَدَقہ دینا (۱۷) عید گاہ کو اطمینان ووقار اور نیچی نِگاہ کئے جانا (۱۸) آپس میں مُبارک باد دینا (۱۹) بعدِ نمازِ عید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اظہارِ مُسَرَّت ہے (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۱۷۱) مگر اَمرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا محلِّ فِتنہ ہے (۲۰) عیدُ الاَضحٰی (یعنی بَقَر عید) تمام اَحکام میں عیدُ الفطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے۔ مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَر عید میں) مُستَحَب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کراہت بھی نہیں (۲۱) عیدُ الفطر (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہئے اور نمازِ عیدُ الاَضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہئے تکبیر یہ ہے:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَى الْجَبَّانَةِ لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ

عید کی نماز کے لئے صحرا (ہموار زمین) کی طرف نکلنا

973۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى۔ الْحَدِيْثُ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا ہے۔

(بخاری کتاب العیدین باب الخروج الی المصلی ج 1 ص 131' مسلم کتاب صلوۃ العیدین ج 1 ص 290)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں علامہ ابن ملک سے ہے:

الافضل اداؤھا فی الصحراء فی سائر البلدان وفی مکۃ خلاف۔

(مرقاۃ شرح المشکوۃ باب صلوۃ العیدین مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۳/ ۲۹۸)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تمام شہروں میں میدان میں عید ادا کرنا افضل ہے لیکن مکہ میں اختلاف ہے۔

متنِ تنویر وفتح القدیر ودرر وہندیہ ومضمرات وبزازیہ وغنیۃ وخانیہ وخلاصہ وخزانۃ المفتین وفتاوی ظہیریہ وغیرہا میں ہے:

الخروج الیھا سنّۃ۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار باب العیدین مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۱۴)

(عیدگاہ کی طرف نکلنا سنّت ہے۔)

بحر میں ہے: التوجہ الی المصلی مندوب کما افادہ فی التجنیس وان کانت صلوٰۃ العید واجبۃ حتی لو صلی العید فی الجامع ولم یتوجہ الی المصلی فقد ترک السنۃ۔

(بحر الرائق باب العیدین مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۵۹)

عیدگاہ کی طرف جانا مندوب ہے جیسا کہ تجنیس میں ہے اگرچہ نماز عید واجب ہے حتی کہ اگر کسی نے جامع مسجد میں عید پڑھی اور عیدگاہ کی طرف نہیں گیا تو اس نے سنّت کو ترک کیا۔

شرح نقایہ قہستانی میں ہے: الخروج الیہ یندب وان کان الجامع یسعھم فالخروج لیس بواجب۔ (جامع الرموز فصل صلوٰۃ العیدین مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۱/۲۷۱)

عیدگاہ کی طرف نکلنا مندوب ہے اگر جامع مسجد میں لوگوں کی گنجائش ہو البتہ نکلنا واجب نہیں۔

غنیۃ میں جامع الفقہ ومنیۃ المفتی وذخیرہ سے ہے:

یجوز اقامتھا فی المصر وفنائہ وموضعین فاکثر وبہ قال الشافعی واحمد۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فروع خروج الی المصلی مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۷۲)

شہر اور فنائے شہر میں عید دو یا زیادہ مقامات پر ادا کی جاسکتی ہے، امام شافعی اور امام احمد کی یہی رائے ہے۔

ہاں جو سنت مؤکدہ ہو اور کوئی شخص بلاضرورت بے عذر براہ تہاون وبے پروائی اس کے ترک کی عادت کرے اُسے ایک قسم اثم لاحق ہوگی نہ ترکِ سنت بلکہ اس کی کم قدری وقلت مبالات کے باعث،

فی شرح المنیۃ للعلامۃ ابراھیم الحلبی لا یترک رفع الیدین عند التکبیر لانہ سنۃ مؤکدۃ ولو اعتاد ترکہ یاثم لا لنفس الترک بل لانہ استخفاف وعدم مبالاۃ بسنۃ واظب علیھا النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدۃ عمرہ اما لو ترکہ بعض الاحیان من غیر اعتیاد لا یاثم وھذا مطرد فی جمیع السنن المؤکدۃ اھ واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم۔

(۲؎ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی باب صفۃ الصلوٰۃ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۰۰)

شرح منیۃ میں علامہ ابراہیم حلبی کہتے ہیں کہ تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ترک نہ کیا جائے کیونکہ یہ سنت مؤکدہ ہے اور اگر ترک کو عادت بنالیتا ہے تو گناہ گار ہوگا مگر نفسِ ترک کی وجہ سے نہیں بلکہ ایسی سنت کو ہلکا سمجھنے اور اس سے لاپروائی کی وجہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سے ہوگا جس پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام عمر ہمیشگی فرمائی، ہاں بغیر عادت کے بعض اوقات ترک کردے تو گنہگار نہ ہوگا اور یہی اصول تمام سنن مؤکدہ میں جاری ہوتا ہے اھ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم (الفتاوی الرضویۃ، ج ۸، ص ۵۶۰۔۵۶۱)

بَابُ صَلٰوۃِ الْعِیْدِ فِی الْمَسْجِدِ لِعُذْرٍ

کسی عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنے کا میدان

974۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِهِمْ فِی الْمَسْجِدِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ عیسی بن عبد الاعلی وهو مجهول۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے زمانہ میں عید کے دن بارش ہوئے تو نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے لوگوں کو مسجد میں نماز عید پڑھائی۔ اس کو ابن ماجہ اور ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کی سند میں ایک راوی عیسیٰ بن عبدالاعلیٰ ہیں جو کہ مجہول ہیں۔

(ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی صلوٰة العید فی المسجد اذا کان مطر' ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر ج 1 ص 164)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی آپ ہمیشہ نماز عید جنگل میں پڑھاتے تھے لیکن ایک بار بارش ہوگئی تو لوگوں کو جنگل جانا بھی گراں تھا اور وہاں کوئی جگہ سایہ دار بھی نہ تھی اس لیے مسجد نبوی میں عید پڑھائی گئی۔ علماء فرماتے ہیں کہ ہمیشہ ہر جگہ نماز عید جنگل میں پڑھنا بہتر ہے سوائے بارش کے، ہاں مکہ معظمہ میں یہ نماز بھی حرم شریف میں افضل، مسلمانوں کا اسی پر ہمیشہ سے عمل رہا، صحابہ اور دیگر علماء نے اس پر کبھی اعتراض نہ کیا حتی کہ نماز جنازہ، استسقاء وغیرہ بھی حرم شریف میں بلا کراہت جائز ہیں، دوسری مساجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے، امام سیوطی نے درالمنثور میں فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ دروازہ کعبہ کے پاس پڑھی گئی۔ (از مرقاۃ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۷۴)

975۔ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ قِیْلَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ ضُعَفَةً مِّنَ النَّاسِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ اِلَی الْجَبَّانَةِ فَاَمَرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَیْنِ لِلْعِیْدِ وَرَكْعَتَیْنِ لِمَكَانِ خُرُوْجِهِمْ اِلَی الْجَبَّانَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ۔

حضرت حنش رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کچھ کمزور لوگ عیدگاہ کی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو چار رکعات نماز پڑھائے دو رکعتیں عید کے لئے اور دو رکعتیں ان کے عیدگاہ کی طرف نہ نکلنے کی وجہ سے۔ اس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب القوم یصلون فی المسجد کم یصلون ج 2 ص 184)

976- قَالَ الْبُخَارِیُّ اَمَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَاهُ ابْنَ اَبِیْ عُتْبَةَ بِالزَّاوِیَةِ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَبَنِیْهِ وَصَلّٰی كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِیْرِهِمْ اِنْتَهٰی وَهُوَ مُعَلَّقٌ۔

کو ابو بکر بن ابی شیبہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت اور اس کی سند ضعیف ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ کے مقام میں حکم دیا تو اس نے آپ کے اہل اور بیٹوں کو جمع کیا اور ان کو شہر والوں کی طرح نماز پڑھائی اور ان کی طرح تکبیرات کہیں۔ یہ حدیث معلق ہے۔

(بخاری کتاب العیدین باب اذا فاته العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ج 1 ص 134)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ فِی الْقُرٰی

دیہات میں نماز عیدین پڑھنے کا بیان

977- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعِیْدِ مَعَ الْاِمَامِ جَمَعَ اَهْلَهٗ یُصَلِّیْ بِهِمْ مِثْلَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فِی الْعِیْدِ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ غَیْرُ صَحِیْحٍ۔

حضرت عبداللہ بن ابو بکر بن انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب امام کے ساتھ عید کی نماز فوت ہوجاتی تو آپ اپنے گھر والوں کو جمع کر کے امام کی نماز عید کی طرح نماز پڑھاتے۔ اس کو بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

(سنن الکبرٰی للبیہقی کتاب العیدین باب صلوٰۃ العیدین سنة اهل الاسلام ...... الخ ج 3 ص 305)

978- وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَنَسًا كَانَ رُبَّمَا جَمَعَ اَهْلَهٗ وَحَشَمَهٗ یَوْمَ الْعِیْدِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ عُتْبَةَ مَوْلَاهُ رَكْعَتَیْنِ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ لٰكِنْ بَعْضُ اٰلِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَجْهُوْلٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل میں سے ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن اپنے گھر والوں اور غلاموں کو جمع کرتے تو آپ کے غلام عبداللہ بن ابو عتبہ ان کو دو رکعت نماز پڑھاتے۔ اس کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہے لیکن بعض آل انس مجہول ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب الرجل تفوته الصلوٰة فی العید کم یصلی ج 2 ص 183)

بَابُ لَا صَلٰوةَ الْعِیْدِ فِی الْقُرٰی

دیہات میں نماز عید نہیں ہوتی

979- عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَشْرِيْقَ وَلَا جُمُعَةَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ۔ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاٰخَرُوْنَ وَهُوَ اَثَرٌ صَحِيْحٌ۔ (مصنف عبدالرزاق كتاب الجمعة باب القرى الصغار ج3 ص168 رقم الحديث:5177)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بڑے شہر کے علاوہ کسی جگہ تکبیرات تشریق اور جمعہ نہیں ہوتا اس کو عبدالرزاق اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت اور یہ اثر صحیح ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں:

درمختار میں ہے:

صلوٰۃ العید فی القری تکرۃ تحریما لانہ اشتغال بمالا یصح لان المصر شرط الصحۃ۔

(درمختار باب العیدین مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۱۴)

دیہاتوں میں عید کی نماز مکروہ تحریمی ہے کیونکہ یہ ایسے عمل میں مشغول ہونا ہے جو درست نہیں کیونکہ اس کی صحت کے لیے شہر کا ہونا شرط ہے۔

خود نہ پڑھیں گے حکم پوچھا جائے گا تو فتویٰ یہ دیں گے جہاں نہیں ہوتے قائم نہ کریں گے بااین ہمہ اگر عوام پڑھتے ہوں منع نہ کریں گے۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج ۷، ص ۹۲)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا نِدَآءٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

عیدین کی نماز اذان واقامت اور اعلان کے بغیر ہونے کا بیان

980۔ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں کہی جاتی تھی۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب العیدین باب المشی والرکوب الی العید بغیر اذان ولا اقامۃ ج 1 ص 131، مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ج 1 ص 290)

981۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ متعدد مرتبہ بغیر اذان اور بغیر اقامت کے عیدین کی نماز پڑھی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ج 1 ص 290)

روایت کیا۔

982- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ج 1 ص 290)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر کے دن نماز عید کے لئے امام کے آنے کے وقت اور آنے کے بعد کوئی اذان نہیں تھی اور نہ ہی اقامت اور نہ ہی کوئی اور شے اور نہ ہی اعلان اور اقامت بھی نہیں ہوتی تھی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

مسائلِ فقہیہ

عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر برا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز، اگر پہلے پڑھ لیا تو برا کیا، مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ج ۱، ص ۱۵۰)(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۱، وغیرہما)

بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ص ۱۱۹)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

خطبہ سے پہلے نماز عیدین کا بیان

983- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھاتے تھے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب العیدین باب الخطبۃ بعد العید ج 1 ص 131، مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ج 1 ص 290)

984- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. رَوَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید کے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الشَّيْخَانِ. (بخاری کتاب العیدین باب الخطبة بعد العید ج 1 ص 131' مسلم کتاب صلوٰة العیدین ج 1 ص 289)

985- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَاِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْتَقِيَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِيْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ غَيَّرْتُمْ وَاللهِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللهِ خَيْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری کتاب العیدین باب الخروج الی المصلی بغیر منبر و اللفظ لہ ج 1 ص 131' مسلم کتاب العیدین ج 1 ص 290)

لئے حاضر ہوا تو وہ سب خطبے سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے جس چیز سے آغاز فرماتے تھے وہ نماز ہوتی پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے تو آپ ان کو وعظ اور نصیحت فرماتے پس اگر آپ کسی لشکر کو (جہاد) کے لئے بھیجنا چاہتے تو بھیجتے یا کچھ حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس پلٹ جاتے حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لوگ اسی پر عمل پیرا رہے حتیٰ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن مروان کے ساتھ (عید گاہ کی طرف) نکلا اور وہ مدینہ کا گورنر تھا۔ پس جب ہم عید گاہ آئے تو اچانک ایک ممبر نظر آیا جس کو کثیر بن صلت نے بنایا تھا پس جب عید کی نماز سے پہلے مروان نے اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اسے کپڑے سے پکڑ کر کھینچا تو وہ مجھ سے دامن چھڑا کر (ممبر پر) چڑھ گیا اور نماز عید سے پہلے لوگوں کو خطبہ دیا تو میں نے کہا خدا کی قسم تم نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو تبدیل کر دیا تو اس نے کہا اے ابو سعید جو تو جانتا ہے وہ دور گزر گیا' تو میں نے کہا خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں یہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا تو اس نے کہا لوگ ہمارا خطبہ سننے کے لئے نہیں بیٹھتے تو ہم نے خطبہ نماز عید سے پہلے دینا شروع کر دیا۔ اس کو امام

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

مروان بن حکم نے نمازِ عید سے پہلے خطبہ دیا تو ایک شخص نے کہا: "خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے۔" مروان نے کہا: "اے فلاں! یہ کام چھوڑ دیا گیا ہے۔" حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اس شخص نے اپنا فرض پورا کیا ہے، رسول عَزَّ وَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ہمیں ارشاد فرمایا:

مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۸۷۶، ج ۴، ص ۱۸۴، بتغیر)

ترجمہ: جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (لباب الاحیاء صفحہ ۱۷۵)

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے

986- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین فصل فی قراۃ قٓ والقرآن الجیدج 1 ص 291)

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر (کی نماز) میں رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کونسی سورت پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ان دونوں نمازوں میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھا کرتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ عبید اللہ تابعی ہیں، آپ کا نام عبید اللہ ابن عتبہ ابن مسعود ہزلی ہے، حضرت عبد اللہ ابن مسعود کے بھتیجے ہیں، اور ابو واقد کا نام ابن حارث۔

حضرت عمر کا یہ سوال حاضرین کو مسئلہ سمجھانے کے لیے تھا ورنہ آپ حضور کے حالات طیبہ سے بہت زیادہ واقف تھے، حاضرین کے ذہن میں بٹھانے کے لیے آپ نے یہ سوال کیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹)

987- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم عیدین اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ اور جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاتے تب بھی آپ یہ دو سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الجمعة فصل فی قرأة سورة الجمعة والمنافقين۔الخ ج 1 ص 288)

988- وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مسند احمد ج 5 ص 7' مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوة باب ما یقرأ به فی العید ج 2 ص 176' المعجم الکبیر للطبرانی ج 7 ص 183 رقم الحدیث: 6773)

بَابُ صَلوٰةِ الْعِيدَيْنِ بِثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً

بارہ تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز کا بیان

989- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي عِيدٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سَبْعًا فِي الْأُولَى وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز میں بارہ تکبیریں کہتے سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' دار قطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

(مسند احمد ج 2 ص 180' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء فی کم یکبر الامام فی صلوة العیدین ص 92' دار قطنی کتاب العیدین ج 2 ص 48' سنن الکبرٰی للبیهقی کتاب الصلوة باب التکبیر فی صلوة العیدین ج 3 ص 286)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

990- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عیدین کی پہلی رکعت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے۔ اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند بہت زیادہ ضعیف ہے۔

(ترمذی ابواب العیدین باب فی التکبیر فی العیدین ج 1 ص 119' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی کم یکبر الامام فی صلوٰة العیدین ص 92)

991- وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى سَبْعًا وَّخَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ابن لهيعة وفيه كلام مشهور.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے رکوع کی تکبیر کے علاوہ اس کو ابن ماجہ اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند میں ابن لھیعہ ہے جس کے بارے میں مشہور کلام ہے۔

(ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی کم یکبر الامام فی صلوٰة العیدین ص 92' ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب التکبیر فی العیدین ج 1 ص 163)

992- وَعَنْ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَائَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ. (ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی کم یکبر الامام فی صلوٰة العیدین ص 92)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤذن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیرات کہتے' اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

993- وَعَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز میں حاضر ہوا تو آپ نے پہلی رکعت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (مؤطاامام مالک کتاب العیدین باب ما جاء فی التکبیر والقراءۃ فی صلوۃ العیدین ص166)

میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

994۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَبَّرَ فِيْ عِيْدٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً سَبْعًا فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت عمار بن ابو عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عید کی نماز میں بارہ تکبیریں کہتے سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب فی التکبیر فی العیدین واختلافھم فیہ ج2ص176)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِسِتِّ تَكْبِيْرَاتٍ زَوَائِدَ

چھ زائد تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز کا بیان

995۔ عَنْ اَبِيْ عَائِشَةَ جَلِيْسٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ سَاَلَ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ اُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْ عَائِشَةَ وَاَنَا حَاضِرٌ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب التکبیر فی العیدین ج1ص163)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم مجلس ابو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کیسے تکبیرات کہتے تھے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا اور ابو موسیٰ نے کہا کہ میں بصرہ میں اسی طرح تکبیرات کہتا تھا۔ جب میں ان پر گورنر تھا۔ حضرت ابو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عنہ کے پاس موجود تھا اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ اموی ہیں، قرشی ہیں، اللہ نے آپ کو اعلیٰ درجے کی سخاوت وفصاحت بخشی، عثمان غنی کے لیے مصحف قرآنی جمع کرنے والے آپ بھی تھے، آپ کا لب ولہجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھا، جنگ بدر سے پہلے پیدا ہوئے، تابعی ہیں۔

اس طرح کہ رکعت اول میں ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیر عید اور دوسری رکعت میں تین تکبیر عید اور ایک تکبیر رکوع، یہی امام اعظم کا مذہب ہے۔ ابن ہمام نے فرمایا کہ اس موقعہ پر ابوموسیٰ اشعری بولے کہ میں بصرے میں یوں ہی تکبیریں کہا کرتا ہوں۔ خیال رہے کہ یہ حدیث درحقیقت دو حدیثوں کا مجموعہ ہے کیونکہ حضرت حذیفہ کا تصدیق کرنا مستقل حدیث ہے، نیز حضرت ابن مسعود ہمیشہ چار تکبیریں کہتے تھے، آپ کا یہی مذہب ہے۔ خیال رہے کہ تکبیرات عید میں مختلف روایتیں ہیں اسی لیے اس میں اماموں کے مذہب مختلف ہیں۔ چنانچہ امام مالک، احمد کے ہاں اول رکعت میں چھ دوسری میں چار، امام شافعی کے ہاں اول میں سات دوسری میں پانچ، ہمارے ہاں دونوں میں تین تین، ہمارے امام سیدنا ابن مسعود ہیں اور امام شافعی کے مقتداء عبداللہ ابن عباس، امام اعظم فرماتے ہیں کہ تکبیر اور رفع یدین خلاف معہود ہے اس لیے ہم نے کم کی روایت پر عمل کیا۔ (اشعۃ اللمعات وغیرہ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۲۹)

996۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَالِسًا وَعِنْدَهُ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَاَلَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَلِ الْاَشْعَرِيَّ فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ سَلْ عَبْدَ اللهِ فَاِنَّهُ اَقْدَمُنَا وَاَعْلَمُنَا فَسَاَلَهُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ فَيَقُوْمُ فِي الثَّانِيَةِ فَيَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

(مصنف عبدالرزاق کتاب صلوۃ العیدین باب التکبیر)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے تو حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان حضرات سے عید کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اشعری سے پوچھو تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا عبداللہ بن مسعود سے پوچھو بے شک وہ (اسلام لانے میں) ہم سے مقدم ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں پس تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فی الصلوٰۃ یوم العیدج 3ص 293رقم الحدیث:5687)

پوچھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔ پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر (جب) دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو قرأت کرتے پھر قرأت کے بعد چار تکبیریں کہتے۔ اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

997- وَعَنْ كُرْدُوْسٍ قَالَ اَرْسَلَ الْوَلِيْدُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا عِيْدٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا سَلْ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ يَقُوْمُ فَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ عَنِ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا يَرْكَعُ فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَتِلْكَ تِسْعٌ فِي الْعِيْدَيْنِ فَمَا اَنْكَرَهٗ اَحَدٌ مِّنْهُمْ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 9 ص 350رقم الحدیث:9514)

حضرت کردوس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں ولید نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابومسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف رات کی پہلی تہائی کے بعد پیغام بھیج کر کہا کہ (کل) مسلمانوں کی عید کا دن ہے تو نماز کا طریقہ کیا ہو تو انہوں نے کہا ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھو تو اس نے حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ کھڑا ہو کر چار تکبیرات کہے پھر سورۃ فاتحہ اور طوال مفصل میں سے ایک سورت پڑھے۔ پھر چار تکبیریں کہے ان کے آخر میں رکوع کرے تو یہ تکبیر تحریمہ اور رکن کی تکبیر سمیت عیدین میں نو تکبیریں ہو جائیں گے تو ان میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا الکبیر میں اور اس کی سند حسن ہے۔

998- وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ تِسْعًا اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَفِي [illegible] فَاِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور اسود روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود عیدین کی نماز میں نو تکبیرات کہتے چار تکبیریں قرأت سے پہلے کہتے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں قرأت کرتے پس

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مصنف عبدالرزاق كتاب صلوة العيدين باب التكبير فى الصلوة يوم العيدج 3 ص 293 رقم الحديث:5686)

جب قرأت سے فارغ ہوتے تو چار تکبیریں کہتے پھر رکوع کرتے اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

999- وَعَنْ كُرْدُوْسٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ تِسْعًا تِسْعًا يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً فَيَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ فَيَبْدَأُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِاِحْدَاهُنَّ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(المعجم الكبير للطبرانی ج 9 ص 350 رقم الحديث:9513)

حضرت کردوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نو نو تکبیریں کہتے آپ نماز کا آغاز کرتے تو چار تکبیریں کہتے پھر ایک تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو قرأت سے آغاز کرتے پھر چار تکبیریں کہتے پھر ان میں سے ایک تکبیر کے ساتھ رکوع کرتے۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1000- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ شَهِدْتُّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَبَّرَ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ بِالْبَصْرَةِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَالٰى بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ قَالَ وَشَهِدْتُّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بصرہ میں عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں اور دونوں قرأتیں پے در پے کیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے بھی اسی کی مثل تکبیرات کہیں۔ اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور حافظ نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف عبدالرزاق کتاب صلوٰۃ العیدین باب التکبیر فی الصلوٰۃ یوم العیدج 3 ص 294 رقم الحدیث:5689)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزّت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عالمگیری کے باب تکبیرات عیدین میں ہے کہ ”امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز عید میں تکبیرات زوائد کے بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو پسند کرتے تھے (یعنی چھ زائد تکبیریں) امام اگر اس کے علاوہ اتنی تکبیریں کہے جو کسی فقیہ کا مذہب نہ ہو تو مقتدی امام کی پیروی نہ کرے۔“ پھر بدائع سے نقل کیا ”یہ اس وقت ہے جب مقتدی امام کے قریب ہو کہ خود اس کی آواز سن رہا ہو، اور اتنی دور ہو کہ خود اس کی نہ سنتا ہو، بلکہ مکبروں سے سن کر ادا کرتا ہو تو جتنی سنے سب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہی ادا کرے اگرچہ وہ اقوال صحابہ سے بھی باہر ہو، کیونکہ غلطی کا امکان مکبروں کی طرف سے بھی ہے، دوسری وجہ تکبیریں چھوڑنے میں خطرہ یہ ہے کہ کہیں امام کی کہی ہوئی تکبیریں ہی نہ چھوٹ گئی ہوں۔

(۳۔۔۔الفتاوی الھندیۃ کتاب الصلوۃ الباب السابع عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۵۱)(الفتاوی الرضویۃ ج ۸ ص ۴۰۳)

بَابُ تَرْكِ التَّنَفُّلِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

نمازِ عید سے پہلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھنا

1001- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عیدالفطر کے دن تشریف لائے تو دو رکعتیں اس طرح پڑھائیں کہ اس سے پہلے اور بعد میں نفل نہیں پڑھے اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب العیدین باب الصلوۃ قبل العید و بعدھا ج 1 ص 135، مسلم کتاب العیدین ج 1 ص 291، ترمذی ابواب العیدین باب لا صلوٰۃ قبل العیدین و لا بعدھا ج 1 ص 120، ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ بعد صلوۃ العید ج 1 ص 164، نسائی کتاب صلوۃ العیدین باب الصلوۃ قبل العیدین و بعدھا ج 1 ص 235، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء فی الصلوۃ قبل صلوۃ العید و بعدھا ص 93، مسند احمد ج 1 ص 355)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس حدیث کی بنا پر علماء فرماتے ہیں کہ نماز عید سے پہلے نفل مکروہ ہیں حتی کہ اس دن اشراق والے اشراق بھی نہ پڑھیں، ہاں اگر کسی کی فجر قضاء ہوگئی ہو تو وہ گھر میں قضاء پڑھے نہ کہ عیدگاہ میں۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ قضاء نماز مسجد میں پڑھنا منع ہے تاکہ لوگوں پر اپنا عیب ظاہر نہ ہو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۵۶)

1002- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید کے دن (نماز عید کے لئے) تشریف لائے تو (عید کی نماز) سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور حاکم نے اور اس کی سند حسن ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(مسند احمد ج 2 ص 52' ترمذی ابواب العیدین باب لا صلوٰۃ قبل العیدین ولا بعدھما ج 1 ص 120' مستدرک حاکم کتاب العیدین باب لا یصلی قبل العید ولا بعدھا ج 1 ص 295)

1003- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعِیْدِ شَیْئًا فَاِذَا رَجَعَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نمازِ عید سے پہلے کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ پس جب گھر واپس تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی الصلوٰۃ قبل صلوٰۃ العید وبعدھا ص 93)

1004- وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَیْسَ مِنَ السُّنَّةِ الصَّلٰوةُ قَبْلَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ یَوْمَ الْعِیْدِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ.

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام کے عید کے دن (نمازِ عید کے لئے) آنے سے پہلے نفل نماز پڑھنا مسنون نہیں ہے۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 17 ص 248 رقم الحدیث: 5000(692))

1005- وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّحُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا یَنْهَیَانِ النَّاسَ اَوْ قَالَ یُجْلِسَانِ مَنْ یَّرَیَانِهٖ یُصَلِّیْ قَبْلَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ فِی الْعِیْدِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ. (المعجم الکبیر للطبرانی ج 9 ص 353 رقم الحدیث: 9524)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو روکتے تھے یا فرمایا ان لوگوں کو بٹھادیتے تھے جن کو عید کے دن امام کے نکلنے سے پہلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے۔ اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

عید سے قبل نفل نماز

نمازِ عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: نمازِ عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے، عیدگاہ میں ہو یا گھر میں، اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہ ہو۔ یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو (عید کی) نماز ہوجانے کے بعد پڑھے اور نمازِ عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ یہ احکام خواص کے ہیں، عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نمازِ عید سے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پہلے، اگرچہ عیدگاہ میں انہیں منع نہ کیا جائے۔ (الدرالمختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳،ص ۵۷ تا ۶۰)

بَابُ الذِّهَابِ إِلَى الْمُصَلّٰى فِي طَرِيْقٍ وَّالرُّجُوْعِ فِي طَرِيْقٍ أُخْرٰى

ایک راستہ سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستہ سے لوٹنا

1006- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(بخاری کتاب العیدین باب من خالف الطریق ج 1 ص 134)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم راستہ بدل کر آتے جاتے' اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی عیدگاہ جاتے اور راستے سے واپس ہوتے دوسرے راستہ سے تاکہ دونوں راستوں کو برکت حاصل ہو اور دونوں طرف کے باشندے آپ سے فیض پائیں، اور ہر طرف کے منافقین مسلمانوں کے ازدہام کو دیکھ کر جلیں اور راستوں میں بھیڑ کم ہو دونوں راستوں کے فقراء پر خیرات ہو، اہلِ قرابت کی قبور کی زیارتیں ہوں جو ان راستوں میں واقع ہیں اور دونوں راستے ہماری نماز و ایمان کے گواہ بن جائیں، لیکن جاتے وقت دراز رستہ اختیار فرماتے اور لوٹتے وقت مختصر، تاکہ جاتے ہوئے قدم زیادہ پڑیں اور ثواب زیادہ ملے۔ معلوم ہوا کہ عیدگاہ پیدل جانا اور جاتے آتے راستہ بدلنا سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۶۰)

1007- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيْدِ يَرْجِعُ فِي غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِي خَرَجَ فِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم جب عید کے لئے تشریف لے جاتے تو اس راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ سے تشریف لے جاتے جس سے عیدگاہ گئے تھے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مسند احمد ج 2 ص 338' ترمذی ابواب العیدین باب ماجاء فی خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی العید فی طریق الخ ج 1 ص 120' صحیح ابن حبان باب العیدین ج 5 ص 207' مستدرک حاکم کتاب العیدین باب لا یصلی قبل العید ولا بعدھا ج 1 ص 296)

مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس حدیث کی شرح اور راستہ تبدیل کرنے کی حکمتیں پہلے بیان ہو چکیں۔ خیال رہے کہ عید کے دن امام اور تمام نمازی عیدگاہ کے راستے میں آہستہ تکبیر تشریق کہتے جائیں اور بقر عید میں بلند آواز سے لیکن اگر عوام عید میں بلند آواز سے تکبیر کہیں تو منع نہ کیا جاوے کیونکہ وہ پہلے ہی سے اللہ اللہ میں کم رغبت رکھتے ہیں۔ (مرقات) اسی لئے امام اعظم سے پوچھا کہ لوگ بقر عید کے زمانہ میں بازاروں میں تکبیریں کہتے پھرتے ہیں فرمایا مت روکو۔ اس مسئلہ کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ اول میں دیکھو۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۶۲)

1008- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِيْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن ایک راستہ اختیار کرتے اور پھر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ اس کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب یخرج الی العید فی طریق ویرجع فی طریق ج 1 ص 163' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الخروج یوم العید من طریق۔ الخ ص 93' مسند احمد ج 2 ص 109)

بَابُ تَكْبِيْرَاتِ التَّشْرِيْقِ

تکبیرات تشریق کا بیان

1009- عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ يَقُوْلُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوالاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرفہ کے دن فجر کی نماز سے قربانی کے دن عصر کی نماز تک تکبیرات تشریق اس طرح کہتے اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اس کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب التکبیر من ای یوم هو الی ای ساعۃ ج 2 ص 165)

1010- وَعَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عرفہ کے دن فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک تکبیرات تشریق کہتے اور عصر کے بعد بھی تکبیرات کہتے۔ اس کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے روایت کیا اور اس کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب التکبیر من ای یوم ھوالی ای ساعۃ ج2ص165)

تکبیر تشریق

نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۱۔ ۷۴)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد ۷ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان عید الفطر اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گرہن کے وقت نماز

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوْفِ

سورج گرہن کے وقت نماز، صدقہ اور استغفار پر ابھارنے کے متعلق باب

1011- عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں گہن لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں پس جب تم انہیں دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

(بخاری ابواب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس ج 1 ص 142، مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان الخ ج 1 ص 299)

1012- وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری ابواب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس ج 1 ص 142، مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان الخ ج 1 ص 300)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا سورج میں گہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کی وجہ سے سورج میں گہن لگا ہے تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا پس جب تم گہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

1013- وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

(بخاری ابواب الکسوف باب اصدقۃ فی الکسوف ج 1 ص 142 مسلم کتاب الکسوف فصل فی صلوٰۃ الکسوف رکعتان الخ ج 1 ص 295)

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ ادا کرو۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

1014- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا لیکن وہ تو اللہ تعالیٰ ں نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں پس جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس ص 142' مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان۔الخ ج 1 ص 299)

1015- وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَّخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ (يُخَوِّفُ اللهُ بِهِ عِبَادَهُ) فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. (بخاری ابواب الکسوف باب الذکر فی الکسوف ج 1 ص 145' مسلم کتاب

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں سورج میں گہن لگا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گھبرا کر اٹھے اس خوف سے قیامت آ گئی۔ پس آپ مسجد تشریف لائے تو قیام رکوع اور سجود اتنا لمبا کیا کہ میں نے کبھی بھی آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اور فرمایا یہ نشانیاں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے نہیں ہوتیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے دعا مانگنے اور اس سے بخشش طلب کرنے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اس کو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان۔ الخ ج 1 ص 299) شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

1016- وَعَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے چاند گرہن کے موقع پر غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب الکسوف باب من احب العتاقۃ فی کسوف الشمس ج 1 ص 144)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نمازِ کسوف واجب ہے یا سنّت؟ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اصل (مبسوط) میں جو تحریر فرمایا ہے اس سے عدمِ وجوب کا پتا چلتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: "قیامِ رمضان اور نمازِ کسوف کے علاوہ کوئی نمازِ نفل باجماعت نہ ادا کی جائے گی"۔ اور حسن بن زیاد نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سورج گہن کے بارے میں فرمایا ہے کہ "لوگ اگر چاہیں تو دو ۲ رکعت پڑھیں، چاہیں تو چار پڑھیں اور چاہیں تو زیادہ پڑھیں" اور تخییر نوافل ہی میں ہوتی ہے اور ہمارے بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ نمازِ کسوف واجب ہے اس لئے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (اس کے بعد حدیثِ کسوف ذکر کی ہے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے) نماز ادا کرو یہاں تک کہ سورج روشن ہوجائے۔ اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "تو جب تم اسے دیکھو تو کھڑے ہوجاؤ اور نماز پڑھو"۔ اور مطلق امر وجوب کیلئے ہوتا ہے۔ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا اسے نفل کے نام سے ذکر کرنا وجوب کی نفی نہیں کرتا اس لئے کہ نفل کا معنیٰ "زائد" ہے، اور ہر واجب مقررہ فرائض سے زائد ہی ہے۔ دیکھ لیجئے کہ انہوں نے نمازِ کسوف کو قیامِ رمضان کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ نماز تراویح ہے جو سنّتِ مؤکدہ ہے اور سنّتِ مؤکدہ واجب کا معنیٰ رکھتی ہے اور حسن بن زیاد کی روایت سے بھی وجوب کی نفی نہیں ہوتی اس لئے کہ تخییر واجبات میں بھی ہوتی ہے جیسے باری تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے: "تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو اس میں سے متوسط قسم کا کھانا یا دس مسکینوں کو کپڑا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا"۔ ملک العلماء قدس سرہ کا کلام ختم ہوا۔

(بدائع الصنائع صلوٰۃ الکسوف ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۸۰) (الفتاوی الرضویۃ، ج ۳، ص ۷۶۴)

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ بِخَمْسِ رُكُوْعَاتٍ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ

نمازِ کسوف کی ہر رکعت میں پانچ رکوع کا بیان

1017- عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے زما۔۔۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكْعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكْعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ. (ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج 1 ص 167)

میں سورج میں گہن لگا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی تو آپ نے طویل سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو طویل سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر آپ جیسے قبلہ کی طرف بیٹھے ہوئے تھے ویسے ہی دعا فرماتے کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

سورہ حجرات سے بروج تک کی سورتیں طوال یا طول کہلاتی ہیں، حضرت اُبی ابن کعب کا یہ فرمانا اندازے سے ہے نہ کہ سن کر اسی لیے آپ نے سورۃ کا نام نہیں لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت تو آہستہ تھی جیسا کہ پہلے گزر چکا، یعنی اتنی لمبی رکعت ادا کی کہ شاید طوال کی سورۃ پڑھی۔

اس حدیث میں فی رکعت پانچ رکوع ثابت ہوئے۔ چار، تین، دو، ایک کی روایتیں گزر چکیں۔ ان احادیث میں مطابقت ناممکن ہے اسی لیے ایک رکوع کی روایت قابل عمل ہے۔ خیال رہے کہ نماز گرہن کے بعد دعا مانگنا بھی سنت ہے، بیٹھ کر مانگے یا کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو یا قوم کی طرف رخ کرے، امام دعا مانگے لوگ آمین کہیں گے، کھڑے ہو کر دعا مانگے، لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگانا بہتر ہے۔ (فتح القدیر وغیرہ) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۷۱۶)

1018- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَكَعَ خَمْسَ رَكْعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا صَلَّاهَا اَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِيْ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّصَحَّحَهٗ.

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سورج میں گہن لگا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی اور (اس میں) پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے بعد میرے علاوہ کسی نے یہ نماز نہیں پڑھی۔ اس کو ابن جریر نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

1019- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ نُبِّئْتُ اَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْكُوْفَةِ فَصَلّٰى

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ سورج میں گہن لگا اور حضرت علی رضی اللہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِتِّصَالُ الْحَسَنِ بِعَلِيٍّ ثَابِتٌ بِوُجُوْهٍ لٰكِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الْوَاقِعَةَ عَلٰى مَا يَقْتَضِيْهِ قَوْلُهُ نُبِّئْتُ.

تعالٰی عنہ کوفہ میں تھے تو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں کو پانچ رکوع کے ساتھ نماز پڑھائی پھر پانچوں رکوع کے وقت دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے تو پانچ رکوع کئے اور پانچوں رکوع کے وقت دو سجدے کئے۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ آپ نے دس رکوع اور چار سجدے کئے اس کو ابن جریر نے روایت کیا۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ کئی وجوہ سے ثابت ہے لیکن وہ اس واقع میں حاضر نہیں تھے جیسا کہ آپ کا قول نُبِّئْتُ اس کا تقاضا کرتا ہے۔

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاَرْبَعِ رُكُوْعَاتٍ

1020- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاٰخَرُوْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(مسلم كتاب الكسوف فصل صلوٰة الكسوف ركعتان۔ الخ ج1 ص299)

ہر رکعت چار رکوعوں کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے سورج گرہن میں نماز پڑھائی تو آپ نے قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت رکوع کیا پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں دوسری رکعت بھی اسی کی مثل پڑھی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے روایت کیا ہے کہ آپ نے آٹھ رکوع کئے اور چار سجدے کئے۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یعنی دو رکعتیں پڑھائیں ہر رکعت میں چار رکوع اور دو سجدے انہی حضرت ابن عباس کی دو رکوعوں والی روایت اس سے پہلے گزر گئی۔ ان کی احادیث میں تعارض ہے، لہٰذا کوئی روایت قابل عمل نہیں جیسا کہ تعارض میں ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں صرف ایک بار سورج گرہن ہوا ہے اور ایک ہی بار چاند گرہن اس لیے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نہیں کہا جا سکتا کہ یہ مختلف واقعوں کا ذکر ہے ان میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۱)

1021- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ فَقَرَأَ يٰسٓ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّنْ قَدْرِ السُّوْرَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ قَدْرَ السُّوْرَةِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ قِرَاءَتِهٖ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ أَيْضًا قَدْرَ السُّوْرَةِ ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ ذٰلِكَ أَيْضًا حَتّٰى صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهٖ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُوْ وَيَرْغَبُ حَتَّى انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مسند احمد ج1 ص143)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سورج میں گہن لگا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ نے سورۃ یٰسین یا اس کی مثل کوئی سورت پڑھی پھر آپ نے سورت کی مقدار رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھا کر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا پھر سورت کی مقدار کھڑے ہو کر دعا مانگی اور تکبیر کہتے رہے پھر رکوع بھی سورت کی مقدار کیا پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا پھر سورت کی مقدار قیام کیا۔ پھر رکوع بھی اسی مقدار کیا حتیٰ آپ نے چار رکوع کئے پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو ایسا ہی عمل کیا جیسا کہ آپ نے پہلی رکعت میں کیا پھر آپ بیٹھ کر دعا مانگتے رہے اور رغبت دلاتے رہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ایسا ہی کیا اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ ثَلَاثِ رُكُوْعَاتٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

ہر رکعت میں تین رکوع کا بیان

1022- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے زمانے میں جس دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے تو سورج میں گہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج میں گہن لگا ہے تو نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ چھ رکوع چار

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(مسلم كتاب الكسوف فصل صلوة الكسوف ركعتان۔ الخ ج ا ص 297)

سجدوں کے ساتھ الحدیث' اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

حضرت ابراہیم ذی الحجہ ۸ھ میں مدینہ پاک میں پیدا ہوئے، سولہ ۱۶ یا اٹھارہ مہینے زندہ رہے اور منگل کے دن دس ربیع الاول یا جمادی الاول ۱۰ھ میں وفات پائی، اس دن سورج کو گرہن لگا۔ (لمعات و مرقات) اس سے معلوم ہوا کہ ریاضی والوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ سورج گرہن چاند کی ۲۷، ۲۸ یا ۲۹ ہی ہو سکتا ہے۔

یعنی دو رکعتیں پڑھائیں جس کی ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے کیے۔ اس سے پہلے گزر چکا کہ ہر رکعت میں دو رکوع تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۰۱)

1023- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (نسائی كتاب الكسوف باب كيف صلوة الكسوف ج 1 ص 215' مسند احمد عن جابر ج 3 ص 318)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے (نماز کسوف) میں چھ رکوع اور چار سجدے کئے اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1024- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ. (ترمذی ابواب صلوة الكسوف باب فی صلوية الكسوف ج 1 ص 125)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے سورج گرہن میں نماز پڑھائی تو آپ نے قراءت فرمائی پھر رکوع کیا پھر قراءت فرمائی پھر قراءت کی پھر رکوع فرمایا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی کی مثل ادا کی۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

خسوف یا خسف کے معنی ہیں دھنس جانا، اہل عرب کہتے ہیں "خَسَفَتِ الْعَيْنُ فِي الرَّاْسِ" آنکھ سر میں دھنس گئی اور کہا جاتا ہے "خَسَفَ الْقَارُوْنُ فِي الْاَرْضِ" قارون زمین میں دھنس گیا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ"۔ اب اصطلاح میں چاند گرہن کو خسوف اور سورج گرہن کو کسوف کہتے ہیں کیونکہ اس وقت چاند، سورج دھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں خسوف سے مطلقاً گرہن مراد ہے چاند کا ہو یا سورج کا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز بھی پڑھی ہے اور چاند گرہن کی بھی کیونکہ ۵ھ میں چاند گرہن لگا تھا جمادی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الآخرہ میں جیسا کہ ابن حبان وغیرہ میں۔ نماز کسوف باجماعت ہوگی اور چاند گرہن کی نماز علیحدہ علیحدہ یہ دونوں نمازیں سنت ہیں، دو، دو رکعتیں ہیں عام نمازوں کی طرح پڑھی جائیں گی، ہاں ان میں قیام، رکوع وغیرہ بہت دراز ہوگا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۰۵)

بَابُ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِرُکُوْعَیْنِ

ہر رکعت میں دو رکوع

1025- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْأٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زوجہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی حیات مبارکہ میں سورج میں گہن لگا تو آپ مسجد تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں تو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے تکبیر کہہ کر لمبی قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے رہے اور سجدہ نہ کیا اور طویل قرأت کی یہ پہلی قرأت سے کم تھی پھر تکبیر کہہ کر لمبا رکوع کیا جو کہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا تو آپ نے چار سجدوں کے ساتھ نماز مکمل فرمائی اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہوگیا۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب الکسوف باب خطبة الامام فی الکسوف ج 1 ص 142' مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰة الکسوف رکعتان۔ الخ ج 1 ص 296)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی اندازاً اتنا قیام۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرأت آہستہ تھی ورنہ آپ قیام کا اندازہ نہ لگاتے کسی صحابی سے پوچھ لیتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی سورۃ پڑھی۔

یہاں دونوں جگہ سجدے مراد ہیں جو عام طور پر نماز کی ہر رکعت میں کیے جاتے ہیں لہٰذا اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کیے، دو رکوع کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بھی رہ جائے۔

یعنی گرہن کا پورا وقت لمبی نماز میں گزار دو یا اگر وقت کچھ بچ رہتا تو دعائیں گزارتے۔

اس کا مرشریف میں اس جہالت کے عقیدہ کا رد ہے جو اہل عرب میں پھیلا ہوا تھا اور اتفاقاً اس دن حضرت ابراہیم کا انتقال بھی ہوا تھا اس سے ان کے خیالات میں اور پختگی ہونے کا اندیشہ تھا اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔

کہ اگر نصف النہار کا وقت نہ ہو تو نماز گرہن پڑھو ورنہ تسبیح، تکبیر، استغفار اور باقی ذکر کرو۔ سبحان اللہ! کیا جامع کلام ہے۔ (مرقات ج ص ۲۰۷)

1026- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کے زمانے میں سورج میں گہن لگا تو آپ نے سورۃ بقرہ کی قرأت کی مثل طویل قیام فرمایا پھر طویل رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھا کر طویل قیام کیا جو کہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو کہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ نے سجدہ کیا پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا تو طویل قیام فرمایا جو کہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو کہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب اکسوف باب صلوٰۃ الکسوف جماعۃ ج 1 ص 143، مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ج 1 ص 298)

1027- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کے زمانے میں ایک سخت گرمی والے دن سورج میں گہن لگا تو رسول

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهٖ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی تو طویل قیام کیا حتی کہ لوگ گرمی کی شدت سے بیہوش ہو کر گرنے لگے پھر آپ نے طویل رکوع کیا پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہو کر اسی کی مثل عمل فرمایا پس یہ (دو رکعتوں میں) چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الکسوف فصل صلوۃ الکسوف رکعتان۔ الخ ج 1 ص 297' مسند احمد ج 3 ص 374' ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج 1 ص 167)

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِرُكُوْعٍ وَّاحِدٍ

ہر رکعت میں ایک رکوع

1028- عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وزاد كما تصلون وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ رَكْعَتَيْنِ مثل صلوتكم۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے تو سورج میں گہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے تو ہم بھی مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور نسائی نے یہ الفاظ زائد روایت کئے ہیں جیسا کہ تم نماز پڑھتے ہو اور ابن حبان نے فرمایا تمہاری نماز کی مثل دو رکعتیں پڑھائیں۔

(بخاری ابواب الکسوف باب الصلوۃ فی کسوف الشمس ج 1 ص 141' نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوۃ الکسوف ج 1 ص 221' صحیح ابن حبان باب صلوۃ الکسوف ج 5 ص 215 رقم الحدیث: 2826)

1029- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِيْ بِأَسْهُمِيْ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذِ انْكَسَفَتِ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ اچانک

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا يَحْدُثُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتّٰى جُلِيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

(مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ج1 ص299' نسائی کتاب الکسوف باب التسبیح و التکبیر والدعاعندکسوف الشمس ج1 ص213)

سورج میں گہن لگا تو میں نے تیروں کو پھینکا اور سوچا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سورج گرہن کے موقع پر کیا کرتے ہیں پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے دعا کر رہے تھے تکبیر و تہلیل کہہ رہے تھے حتیٰ کہ سورج روشن ہوگیا تو آپ نے دوسورتیں پڑھیں اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور نسائی نے یہ الفاظ زائد روایت کئے کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور چار سجدے کئے۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

آپ کی کنیت ابوسعید اشجعی ہے، آپ عبدالشمس ابن عبد مناف کی اولاد سے ہیں، آپ کا اصلی نام عبدالکعبہ تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان رکھا، خلافت عثمانیہ میں بحستان اور کابل آپ ہی نے فتح کیا۔ (اشعۃ اللمعات) فتح مکہ کے دن ایمان لائے، بصرہ میں قیام رہا، ۵۱ھ میں وفات پائی۔ (اکمال)

یعنی آپ اس وقت کیا کر رہے ہیں تا کہ میں خود بھی وہ عمل کیا کروں اور لوگوں کو تبلیغ بھی کروں۔

یعنی زیر ناف ہاتھ باندھے کیونکہ اس وقت ہاتھ چھوٹے اور لٹکے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ اٹھے اور بندھے ہوئے ہوتے ہیں یا صلوٰۃ بمعنی دعا ہے، یعنی آپ نماز سے فارغ ہو چکے تھے یا تیاری نماز میں تھے، ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہے تھے ورنہ نماز گرہن کے قیام میں ہاتھ اٹھانے کا کوئی موقع نہیں اور نہ یہ کسی کا مذہب ہے۔

یعنی پوری کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے نماز گرہن میں دیر تک تسبیح و تہلیل وغیرہ کی، پھر سورۃ فاتحہ وغیرہ پڑھ کر رکوع سجدہ وغیرہ کر کے سلام پھیر دیا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں ایک ہی رکوع اور دو سجدے کیے، نماز کو زیادہ رکوعوں سے دراز نہیں کیا، بلکہ زیادہ ذکروں سے، یہ حدیث بھی امام اعظم کی دلیل ہے۔

یعنی مصابیح میں بجائے عبدالرحمن کے جابر ہے، میں نے درست کر کے مشکوٰۃ میں عبدالرحمن کر دیا۔ اس جگہ مرقاۃ نے ترمذی، بخاری وابوداود، نسائی اور حاکم کی احادیث بروایت ابن عمر، عبداللہ ابن عمر، سمرہ ابن جندب، نعمان ابن بشیر، قبیصہ ہلالی، ابی بکرہ وغیرہم سے بہت احادیث نقل کیں، جن میں نماز گرہن کی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدوں کا ذکر ہے اور فرمایا کہ چند رکوع والی احادیث مضطرب متعارض ہیں۔ ہم وہ تفصیل یہاں چھوڑتے ہیں اگر کسی کو شوق ہو تو اس جگہ مرقاۃ کا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مطالعہ کریں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۷۱۲)

1030- وَعَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ يُخَوِّفُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ. (ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج 1 ص 168' نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوٰۃ الکسوف ج 1 ص 219)

حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے زمانے میں سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم خوفزدہ ہو کر اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور میں اس دن مدینہ میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں پس آپ نے ان میں طویل قیام فرمایا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے پس جب تم اسے دیکھو تو اپنی اس فرض نماز کی طرح نماز پڑھو جو ابھی تم نے پڑھی ہے اس کو ابوداؤد اور نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1031- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِيْ غَرَضَيْنِ لَنَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى اٰضَتْ كَاَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللهِ لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهٖ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ سَجَدَ بِنَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا اپنے اپنے نشانہ پر تیر اندازی کر رہے تھے حتیٰ کہ سورج دو یا تین نیزوں کے برابر ہو گیا اور دیکھنے والے کی نظر میں افق سے وہ سیاہ ہو کر تنوعہ گھاس کی طرح ہو گیا تو ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارے ساتھ مسجد چل خدا کی قسم سورج کی یہ حالت ضرور رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی امت کے بارے میں کوئی نئی بات پیدا کرے گی۔ ہم جا رہے تھے پس اچانک آپ تشریف لے آئے اور آگے بڑھ کر ہمیں نماز پڑھائی پس آپ نے نماز میں ہمارے ساتھ اتنا طویل قیام کیا کہ کبھی کسی نماز میں نہیں کیا تھا۔ لیکن ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

كَاَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج 1 ص 168، نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوٰۃ الکسوف ج 1 ص 218)

پھر آپ نے ہمارے ساتھ اتنا طویل رکوع کیا جو کہ کسی نماز میں کیا تھا (لیکن) ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے پھر آپ نے ہمارے ساتھ اتنا طویل سجدہ کیا کہ کسی نماز میں نہیں کیا تھا۔ لیکن ہم آپ کی آواز بالکل نہیں سن رہے تھے۔ پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔

1032- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. (ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال یرکع رکعتین ج 1 ص 169)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے زمانے میں سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو قریب نہ تھا کہ آپ رکوع کرتے پھر آپ نے رکوع کیا تو قریب نہ تھا کہ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو قریب نہ تھا کہ آپ سجدہ کرتے پھر آپ نے سجدہ کیا تو قریب نہ تھا کہ آپ سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھاتے پھر آپ نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا تو قریب نہ تھا کہ (دوسرا) سجدہ کرتے پھر آپ نے سجدہ کیا اور قریب نہ تھا کہ سجدہ سے اپنا سر انور اٹھاتے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1033- وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے تو سورج میں گہن لگا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اَلَا وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا كَذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ فِيْمَا نَرٰى بَعْضَ الٓرٰ كِتٰبٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُوْلٰى۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

(مسند احمد ج5 ص428)

کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کی وجہ سے سورج میں گہن لگا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور بے شک ان میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان دونوں کو اس حالت میں دیکھو تو مسجد کی طرف جاؤ پھر آپ نے قیام فرمایا تو ہمارے خیال میں آپ نے الر کتٰب کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ پھر آپ نے رکوع کیا پھر آپ سیدھے کھڑے ہوئے پھر آپ نے دو سجدے کئے پھر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جس طرح آپ نے پہلی رکعت میں کیا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1034- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مسند احمد ج4 ص271، نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوٰۃ الکسوف ج1 ص220)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سورج گرہن میں نماز پڑھائی جیسا کہ تم رکوع اور سجود کرتے ہوئے نماز پڑھتے ہو اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1035- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَاِسْنَادُهُمَا صَحِيْحٌ۔ (نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوٰۃ الکسوف ج1 ص219)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو اس فرض نماز کی طرح نماز پڑھو جو تم نے ابھی پڑھی ہے۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور ان کی سند حسن ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ الْقِرَاءَةِ بِالْجَهْرِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف میں جہراً قرأت کرنے کا بیان

1036۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت کی پس آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ج 1 ص 296' بخاری کتاب الکسوف باب الجھر بالقراۃ فی الکسوف ج 1 ص 145)

بَابُ الْإِخْفَاءِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف میں سرا قرأت کرنا

1037۔ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سورج گہن میں نماز پڑھائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔ اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ترمذی ابواب صلوٰۃ الکسوف باب کیف القراۃ فی الکسوف ج 1 ص 126' ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج 1 ص 168' نسائی کتاب الکسوف باب ترک الجھر فیھا بالقراۃ ج 1 ص 222' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی صلوٰۃ الکسوف ج 1 ص 91' مسند احمد ج 5 ص 14)

1038۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ قِرَاءَةً. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جس دن سورج میں گہن لگا میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے آپ کی قرأت نہیں سنی۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 1 ص 240 رقم الحدیث: 11612)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

گہن کی نماز

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے سورج گہن کی نماز جماعت سے مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہوسکتی ہے اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا جمعہ کی تمام شرطیں اس کے لئے شرط ہیں وہی شخص اس کی جماعت قائم کرسکتا ہے جو جمعہ کی جماعت قائم کرسکتا ہو اگر وہ نہ ہو تو لوگ تنہا تنہا پڑھیں چاہے گھر میں پڑھیں یا مسجد میں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب الکسوف، ج ۳، ص ۷۷۔ ۷۸)

مسئلہ:۔ گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت لمبی لمبی سورتوں کے ساتھ پڑھیں پھر اس وقت تک دعا مانگتے رہیں کہ گہن ختم ہو جائے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلوۃ، باب الکسوف، ج ۳، ص ۷۸)

مسئلہ:۔ گہن کی نماز میں نہ اذان ہے نہ اقامت، نہ بلند آواز سے قرأت۔

(الدرالمختار، کتاب الصلوۃ، باب الکسوف، ج ۳، ص ۷۸)

بَابُ صَلٰوۃِ الْاِسْتِسْقَآءِ

1039- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَآئَهٗ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وزاد البخاری جهر فِيْهِمَا بالقرآءة۔

(بخاری ابواب الاستقاء باب کیف حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ظھرہ الی الناس ج 1 ص 139' مسلم کتاب صلوۃ الاستسقاء ج 1 ص 293)

بارش طلب کرنے کے لئے نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو دیکھا جس دن آپ بارش کی دعا مانگنے کے لئے تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک فرمائی اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگی پھر اپنی چادر مبارک پلٹ دی پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما نے روایت کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ ان دونوں رکعتوں میں جہراً قرأت فرمائی۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ عبداللہ ابن زیاد ابن عاصم ابن مازنی انصاری ہیں، خود بھی صحابی ہیں اور والدین بھی صحابی، آپ بدر میں شریک نہ تھے، احد میں تھے، آپ نے وحشی کے ساتھ مل کر مسیلمہ کذاب کو قتل کیا، یہ عبداللہ ابن زیاد ابن عبدربہ نہیں ہیں جنہوں نے اذان خواب میں دیکھی تھی، وہ بھی انصاری ہیں مگر وہ بیعت عقبہ اور جنگ بدر وغیرہ میں شریک ہوئے۔ (مرقاۃ)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس سے معلوم ہوا کہ نماز استسقاء نماز عید کی طرح جنگل میں پڑھی جائے باجماعت، اس میں قرأت بلند آواز سے ہو۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ ق اور دوسری میں غاشیہ پڑھی جائے بعد میں خطبہ ہو، پھر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی جائے اور دعا میں اپنی چادر الٹی کی جائے کہ خدایا جیسے چادر کا رخ بدل گیا ایسے ہی موسم کا رخ بدل دے۔ یہ تمام چیزیں سنت ہیں، ہاں سنت مؤکدہ نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ نماز ادا کی ہے، کبھی صرف دعا مانگی۔ امام اعظم کے سنیت سے انکاری کا بھی یہی مطلب ہے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر شریف چار گز لمبی اور دو گز ایک بالشت چوڑی تھی۔ جن روایات میں آیا ہے کہ آپ نے رکعت اول میں سات تکبیریں کہیں اور دوسری میں پانچ وہ سب ضعیف ہیں کیونکہ ان سب میں محمد ابن عبدالعزیز ابن عمر ابن عبدالرحمن ابن عوف ہے جسے بخاری نے منکر حدیث فرمایا اور نسائی نے متروک الحدیث کہا، ابو حاتم نے ضعیف الحدیث قرار دیا اسی لیے ان احادیث پر کسی نے عمل نہیں کیا، نماز استسقاء کی ہر رکعت میں ایک ایک ہی تکبیر ہوگی دیگر نوافل کی طرح۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲۷)

1040- وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى وَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔ (مسند احمد ج4 ص41)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم عید گاہ تشریف لے گئے اور بارش کے لئے دعا کی اور اپنی چادر پلٹ دی جس وقت قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ سے پہلے نماز سے آغاز کیا پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا فرمائی اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

اس حدیث میں صرف دو کاموں کا ذکر ہے: نیک فال کے لیئے اپنی اوڑھی ہوئی چادر الٹی کرنا تاکہ موسم کا حال الٹا ہوجائے، خشکی جائے تری آئے، گرانی جائے ارزانی آئے۔ دوسرے دعا مانگنا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے نماز استسقاء نہ پڑھی، لہٰذا یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ استسقاء میں نماز شرط نہیں صرف دعا سے بھی ہوسکتا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۲۷)

1041- وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَّهٗ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ أَنْ يَّأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهٗ أَعْلَاهَا فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَقَلَّبَهَا عَلَيْهِ الْأَيْمَنَ عَلَى

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے بارش کے لئے دعا فرمائی درانحالیکہ آپ پر سیاہ چادر تھی پس رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارادہ فرمایا کہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ

(مسند احمد ج 4 ص 1 4 ابو داؤد كتاب
الصلوة جماع ابواب صلوة الاستسقاء. الخ ج 1 ص 164)

اس کے نچلے حصہ کو پکڑ کر اوپر کر لیں یہ آپ پر بھاری ہو گیا تو اس کی دائیں جانب کو بائیں جانب پر اور بائیں جانب کو دائیں جانب پر الٹ دیا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1042- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَائَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَآخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء في
صلوة الاستسقاء، ص 91)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں جس دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بارش کے لئے دعا مانگی تو آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے ہمیں بغیر اذان اور اقامت کے دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنا چہرہ انور قبلہ کی طرف کیا در انحالیکہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر اپنی چادر مبارک پلٹ دی اس کی دائیں طرف بائیں پر اور بائیں طرف دائیں پر رکھ دی اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1043- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بارشوں کے بند ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ممبر کا حکم دیا جو آپ کے لئے عیدگاہ میں رکھ دیا گیا اور آپ نے لوگوں سے ایک دن کا وعدہ کیا کہ وہ اس دن (گھروں سے) نکلیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورج نظر آنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو ممبر پر بیٹھ کر تکبیر کہی اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر فرمایا کہ تم نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

أَنْ نَدْعُوَهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَّبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء ج1 ص165)

اپنے علاقوں کی خشک سالی اور بارش کے اپنے وقت سے مؤخر ہونے کی شکایت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ پھر آپ نے یہ دعا فرمائی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا بہت مہربان روز جزا کا مالک اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل فرما جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے پھر آپ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور مسلسل اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے رہے حتیٰ کہ آپ دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی پھر آپ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ مبارک پھیری اور اپنی چادر مبارک پلٹ دی درانحالیکہ کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے تھے پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ممبر سے اتر کر دو رکعتیں پڑھائی تو اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمائے جن میں گرج اور چمک تھی پھر اللہ کے حکم سے بارش بری آپ ابھی مسجد تک نہ پہنچے تھے کہ نالے بہہ پڑے پس جب آپ نے لوگوں کو تیزی سے اپنی نگاہوں کی طرف جاتے دیکھا تو آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے مبارک دانت ظاہر ہوگئے پھر آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند جید ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

1044- وَعَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِّنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسْئَلُهٗ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَّا مَنَعَهٗ اَنْ يَّسْاَلَنِيْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُّتَبَذِّلًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(نسائی کتاب الاستسقاء باب کیف صلوٰۃ الاستسقاء ج1 ص226' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ جماع ابواب الاستسقاء الخ ج1 ص165)

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ مجھے امراء میں سے کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انہیں مجھ سے سوال کرنے سے کس نے روکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے سادہ کپڑوں میں تواضع، عاجزی اور انکساری کرتے ہوئے نکلے پس آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں لیکن تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہ پڑھا۔ اس کو نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نمازِ استسقاء کا بیان

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نماز استسقا کا طریقہ بہارِ شریعت میں اس طرح نقل فرماتے ہیں: "استسقاء دُعا و استغفار کا نام ہے۔ استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں۔ چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں (طرح) اختیار ہے۔ استسقاء کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلّل و خشوع و خضوع و تواضع کے ساتھ سَر برہنہ پیدل جائیں اور پا (یعنی پاؤں) برہنہ ہوں تو بہتر اور جانے سے پیشتر خیرات کریں۔ کفّار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لئے اور کافر پر لعنت اترتی ہے تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں۔ پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے۔ کمزوروں، بوڑھوں، بڑھیوں، بچوں کے توسّل سے دُعا کرے اور سب آمین کہیں کہ

صحیح بخاری شریف میں ہے: حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "تمھیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعہ سے ملتی ہے" اور ایک روایت میں ہے"، اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی"

اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں۔ غرض یہ کہ توجہِ رحمت کے تمام اسباب مہیّا کریں اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دُعا کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت ...

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰكَ پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دُعا و تسبیح و استغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو۔

خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دُعا کرے۔ بہتر وہ دُعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دُعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشتِ دست (یعنی ہاتھوں کی پشت) جانب آسمان رکھے (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو)۔

(بہار شریعت، نماز استسقا کا بیان، حصہ ۴، ص ۱۴۲)

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

1045- عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِىْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّىْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِىْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِىَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَالْبُخَارِىُّ تَعْلِيْقًا. (مسلم كتاب فضائل القرآن باب

نمازِ خوف کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ چلے حتیٰ کہ ہم جب ذات الرقاع میں تھے تو جب سایہ دار درخت کے پاس پہنچتے تو اسے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے آرام کے لئے چھوڑ دیا تو مشرکین میں سے ایک شخص آیا درانحالیکہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی تو اس نے آپ کی تلوار لے کر سونت لی اور کہنے لگا کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا تجھے مجھ سے کون بچائے گا تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا مجھے تم سے اللہ تعالیٰ بچائے گا تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے دھمکایا تو اس نے تلوار نیام میں ڈال کر لٹکا دی پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی تو آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹ گئے تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی چار

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صلوٰۃ الخوف ج 1 ص 279' بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذات الرقاع تعلیقاج 2 ص 592) رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو رکعتیں اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور بخاری نے اسے تعلیق روایت کیا۔

مفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سایہ میں آرام کریں، باقی لوگ اور درختوں کے نیچے دوپہر گزارتے تھے کیونکہ ان کے ساتھ خیمے اور چھولداریاں نہ تھیں، جب پہننے کے لیئے جوتے نہ تھے تو خیمے وغیرہ کہاں سے آتے یہاں بھی حسب دستور ایک درخت کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام کیا صحابہ نے اور درخت کے نیچے۔

کیونکہ اس وقت سرکار یا سو رہے تھے یا اس طرف سے بے توجہ تھے۔

یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل رب تعالیٰ پر کیوں نہ ہوتا، رب تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کرلیا تھا "وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ"۔ اس واقعہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت، آپ کا تکلیفوں پر صبر، جاہلوں پر حلم سب کچھ معلوم ہوا۔

علامہ واقدی نے اس جگہ لکھا کہ اسے قدرتی طور پر ایسی بیماری ہوگئی جس سے تلوار اس کے ہاتھ سے گرگئی اور وہ خود بھی گرگیا۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ مسلمان ہوگیا اور اس سے بہت خلقت نے ہدایت پائی، مگر ابو عمارہ فرماتے ہیں وہ اسلام تو نہ لایا لیکن آئندہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل نہ ہوا، آپ کے اخلاق کریمانہ دیکھ کر کیونکہ وہ توقتل کا مستحق ہوچکا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کردیا۔ ہوسکتا ہے کہ اسے صحابہ نے دھمکایا بھی ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت بھی اس پر طاری ہوگئی ہو جس سے پہلے وہ گرگیا، بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلی دینے پر اٹھ کر تلوار اس نے خود ہی ٹانگی ہو۔ (از مرقاۃ)

یہ حدیث مشکلات میں سے ہے کیونکہ اس سے پہلے ذات الرقاع میں دو رکعتیں پڑھنے کا ذکر ہوچکا ہے اور یہاں چار کا اس لیے علماء فرماتے ہیں کہ پچھلی حدیث میں نماز فجر کا ذکر تھا اور یہاں نماز ظہر کا ذکر ہے کیونکہ ابھی یہاں دھوپ میں آرام کرنے کا ذکر ہوچکا ہے، نیز یہ حدیث امام شافعی کے بھی مخالف ہے کیونکہ ان کے نزدیک اگر امام چار رکعتیں پڑھے گا تو مقتدیوں کو چار رکعتیں لامحالہ پڑھنی پڑیں گی اور یہاں ذکر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھی اور قوم نے دو ۲ دو ۲۔ اس کی توجیہ صرف یہی ہوسکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پندرہ دن ٹھہر کر کفار کے محاصرے کی نیت فرمائی ہو اور اس بناء پر تمام صحابہ نے اور آپ نے چار رکعتیں ہی پڑھیں مگر صحابہ کی ہر جماعت نے دو رکعتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھیں اور دو علیحدہ یہاں دو رکعتیں پڑھنے سے یہی مراد ہے اس کے علاوہ اور کوئی توجیہ اشکال سے خالی نہ ہوگی۔ بعض نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی جماعت کے ساتھ فرض ادا کئے اور دوسری جماعت کے ساتھ نفل مگر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یہ غلط ہے ورنہ پھر درمیان میں سلام پھیرنا چاہیئے تھا، نیز پھر صحابی یہ نہ فرماتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں کیونکہ اب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو نمازیں ہوئیں نہ کہ ایک نماز کی چار رکعتیں بعض نے فرمایا کہ اس وقت قصر کے احکام آئے نہ تھے اس لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو چار پڑھائیں، دو اپنی اقتداء میں اور دو علیحدہ مگر یہ بھی درست نہیں کیونکہ ذات الرقاع کا غزوہ ۵ھ یا ۷ھ میں ہے، بعض نے کہا: ۸ھ میں ہے کیونکہ اس غزوہ میں ابو موسیٰ اشعری بھی شریک تھے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح خیبر کے بعد آئے ہیں اور فتح خیبر ۷ھ میں ہے، بعض مؤرخین نے فرمایا کہ غزوہ ذات الرقاع دوبار ہوا ہے ایک بار ۵ھ میں اور ایک بار ۷ھ یا ۸ھ میں کچھ بھی سہی نماز قصر ۵ھ سے پہلے آچکی تھی، لہٰذا جو فقیر نے پہلے عرض کیا وہ ہی زیادہ قوی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۴۸)

1046- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ تُصَلِّيْ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں میں رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شریک ہوا پس جب ہم دشمن کے سامنے ہوئے تو ہم نے ان کے مقابلے کے لئے صفیں باندھیں تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دشمن کے مقابل کھڑی ہوگئی تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت پڑھائی (جس میں) ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر یہ جماعت اس گروہ کی جگہ چلی گئی جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آئے تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک نے کھڑے ہو کر اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے کئے یعنی ایک رکعت پڑھی اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری ابواب صلوۃ الخوف ج 1 ص 128، مسلم کتاب فضائل القرآن باب صلوۃ الخوف ج 1 ص 278، ترمذی ابواب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الصلوۃ والسجدۃ باب ما جاء فی صلوۃ الخوف ج 1 ص 126' ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب من قال یصلی بکل طائفۃ رکعۃ ج 1 ص 176' نسائی کتاب صلوۃ الخوف ج 1 ص 229' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء فی صلوۃ الخوف ص 90' مسند احمد ج 2 ص 150)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ے نجد کے لغوی معنی ہیں اونچی جگہ، لیکن اصطلاح میں عرب کے ایک صوبہ کا نام ہے، شیخ نے فرمایا کہ یہاں نجد، عراق اور حجاز مراد ہے نہ کہ نجد یمن۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر صحابہ کے دو حصے کر دیئے ایک کو اپنے پیچھے کھڑا کیا ایک کو دشمن کے مقابل نہ کسی کو علیحدہ نماز پڑھنے کی اجازت دی نہ دوسری جماعت کرنے کی، نہ دوسرے امام کی اقتدا میں تاکہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کا فیض پالیں۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جماعت ایسی اہم چیز ہے جو ایسے نازک موقع پر بھی نہ چھوڑی گئی۔ افسوس ان لوگوں پر جو بلا عذر نماز باجماعت چھوڑ دیں۔ دوسرے یہ کہ نفل والے کے پیچھے فرض نماز جائز نہیں، ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو دو بار نماز پڑھا دیتے اول جماعت کو فرض کی نیت سے اور دوسری کو نفل کی نیت سے۔ تیسرے یہ کہ جماعت واجب ہے محض سنت نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ پہلی جماعت نے پہلی رکعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور دشمن کے مقابل ہو گئے اور دوسرے گروہ نے دوسری رکعت حضور کے ساتھ پڑھی اور دشمن کے مقابل کھڑے ہو گئے اب پہلی جماعت نے اپنی دوسری رکعت بطریق لاحق پوری کر لی پھر دوسری جماعت نے بطریق مسبوق رکعت اول پوری کی، یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے ان کا ماخذ یہ حدیث ہے۔

اسی ترتیب سے جو ابھی فقیر نے عرض کی۔ پہلے جماعت اول نے رکعت اپنی قضا کی پھر جماعت دوم نے جیسا کہ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں یہ طریقہ قرآن کریم کی اس آیت کے بہت موافق ہے جو صلوۃ خوف کے بارے میں آئی۔

یعنی سخت خوف کے موقعہ پر جب اس طرح نماز پڑھنا بھی ممکن نہ ہو تو غازی نماز قضا نہ کریں بھاگتے دوڑتے، پیدل یا سوار جیسے ہو سکے پڑھ لیں مگر پڑھیں وقت میں۔ خیال رہے کہ غزوہ خندق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ نمازیں قضاء فرما دینا اس خوف کی بنا پر نہ تھا کیونکہ وہاں اس وقت دشمن موجود ہی نہ تھا وقت تنگ تھا، کھدائی زیادہ تھی، نمازوں کا وقت کھدائی میں صرف ہوا، لہٰذا واقعہ خندق نہ منسوخ ہے نہ اس کے مخالف کیونکہ جنگ میں غازیوں کو صرف اپنی جانوں کا خطرہ ہوتا ہے اور جنگ خندق میں سارا مدینہ خطرے میں تھا۔

کیونکہ صحابی کا وہ قول جو عقل سے وراء ہو حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے، اس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے بھی ہو رہی ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے: "فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا"۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۳۶)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

1047۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَّتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّى الَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَتَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ اَنْ يَّنْصَرِفَ الْاِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كَانَ خَوْفًا هُوَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا۔ قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الموطا ثم البخاري من طريقه فِيْ كتاب التفسير من صَحِيْحِهٖ۔ قَالَ النِّيْمَوِيُّ ان صلوة الخوف لها انواع مختلفة و صفات متنوعة وردت فيها اخبارٌ صَحِيْحَةٌ (مؤطا امام كتاب صلوة الخوف ص 170' بخاری کتاب التفسیر باب قوله عزوجل وان خفتم فرجالا۔ الخ ج2ص650)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب صلوٰۃ خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا امام اور لوگوں میں سے ایک جماعت آگے بڑھے اور امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک گروہ امام اور دشمن کے درمیان کھڑا ہو۔ پس جب امام کے ساتھ والے لوگ ایک رکعت پڑھ لیں تو وہ پیچھے ہٹ کر ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور یہ سلام نہ پھیریں اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آگے بڑھیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امام سلام پھیر دے اور وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ پھر دونوں گروہوں میں سے ہر ایک امام کے سلام پھیرنے کے بعد اکیلے اکیلے ایک ایک رکعت پڑھیں تو ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو لوگ پیدل کھڑے ہو کر نماز پڑھیں یا سوار ہو کر قبلہ کی طرف متوجہ ہوں یا نہ ہوں۔ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میرے خیال میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے ہی بیان کیا ہے۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے موطا میں روایت کیا۔ پھر بخاری نے اسی سند سے اپنی صحیح کی کتاب التفسیر میں نقل کیا۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں صلوٰۃ الخوف کی مختلف قسمیں اور مختلف طریقے ہیں جن کے متعلق صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد ۷ تا ۸، مراۃ المناجیح ج ۲، بہار شریعت جلد ۲ حصہ چہارم، فیضان عید الفطر اور جنتی زیور کا مطالعہ فرمائیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ
جنازہ کے احکام

بَابُ تَلْقِيْنِ الْمُحْتَضِرِ
قریب المرگ شخص کو (کلمہ کی) تلقین کرنے کا بیان

1048- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا البخاری.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ اس کو سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الجنائز ج 1 ص 300' ابواب الجنائز باب ماجاء فی تلقین المریض عندالموت ج 1 ص 192' ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی التلقین ج 2 ص 88' نسائی کتاب الجنائز باب تلقین المیت ج 1 ص 259' ابن ماجة ابواب ما جاء فی الجنائز باب ماجاء فی تلقین المیت۔ الخ ص 105' مسند احمد ج 3 ص 3)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حکم استحبابی ہے، یہی جمہور علماء کا مذہب ہے، بعض مالکیوں کے ہاں وجوبی ہے۔ موتے کے حقیقی معنے ہیں جو مر چکا ہو، مجازاً قریب الموت کو موتےٰ کہہ دیتے ہیں یعنی جو مر رہا ہو اسے کلمہ سکھاؤ اس طرح کہ اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ پڑھو اس کا حکم نہ دو کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام "لا الہ الا اللہ" ہو وہ جنتی ہے۔ خیال رہے کہ اگر مؤمن بوقت موت کلمہ نہ پڑھ سکے جیسے بے ہوش یا شہید وغیرہ تو وہ ایمان پر ہی مرا کہ زندگی میں مؤمن تھا لہٰذا اب بھی مؤمن بلکہ اگر نزع کی غشی میں اس کے منہ سے کلمۂ کفر سنا جائے تب بھی وہ مؤمن ہی ہوگا اس کا کفن دفن، نماز سب کچھ ہوگی کیونکہ غشی کی حالت کا ارتداد معتبر نہیں۔ (از شامی) اس سے معلوم ہوا کہ مرتے وقت کلمہ پڑھانا اس حدیث مذکورہ پر عمل کے لیے ہے نہ کہ اسے مسلمان بنانے کے لیے، مسلمان تو وہ پہلے ہی ہے یا مطلب یہ ہے کہ میت کو بعد دفن کلمہ کی تلقین کرو کہ قبر پر کلمہ پڑھو یا قبر کے سرہانے اذان کہہ دو کیونکہ یہ وقت امتحان قبر کا ہے، اذان میں نکیرین کے سارے سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اور اس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہوگی اور شیاطین کا دفعیہ بھی ہوگا اور اگر قبر میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھے گی اسی لیے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبے وغیرہ پر اذان سنت ہے، یہ دوسرے معنی زیادہ قوی ہیں۔ شامی نے یہ ہی معنے اختیار کیے کیونکہ حقیقتاً موتے وہی ہے جو مر چکا ہو مگر زیادہ قوی یہ ہے کہ عموم مجاز

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کے طریقہ پر دونوں معنی ہی مراد لیے جائیں یعنی جو مر رہا ہو اور جو مر چکا دونوں کو تلقین کرو۔ ہمارے ہاں بعد دفن قبر پر اذان دی جاتی ہے اس کا ماخذ یہ حدیث بھی ہے۔ اس مسئلہ کی پوری تحقیق ہماری کتاب جاء الحق حصہ اول میں دیکھو۔

(مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۸۰)

1049- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم کتاب الجنائز ج1 ص300)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کی تلقین کرو۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

1050- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب التلقین ج2 ص88)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ تَوْجِيْهِ الْمُحْتَضَرِ اِلَى الْقِبْلَةِ

قریب المرگ شخص کا منہ قبلہ کی طرف کرنا

1051- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ سَاَلَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالُوْا تُوُفِّيَ وَاَوْصٰى اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ ذَهَبَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

(مستدرک حاکم کتاب الجنائز باب یوجه المحتضر الی القبلة ج1 ص353)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو براء بن معرور کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے وصیت کی ہے کہ (مرنے کے بعد) ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے تو رسول اللہ نے فرمایا اس نے فطرت کو پا لیا پھر آپ تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مستدرک میں روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

تلقین کا طریقہ:

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اپنی مایہ ناز تالیف بہار شریعت میں لکھتے ہیں: جانکنی کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی (ہو) مرنے والے کو تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھیں مگر اسے (یعنی مرنے والے کو) اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ جب اس (یعنی مرنے والے) نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۵۷)

بَابُ قِرَآئَةِ يٰسٓ عِنْدَ الْمَيِّتِ

میت کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے کا بیان

1052- عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَآئِيُّ وَاَعَلَّهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں کے پاس سورۂ یٰسین کی تلاوت کرو۔ اس کو ابوداؤد ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا اور ابن قطان نے اسے معلل قرار دیا اور ابن حبان اسے صحیح قرار دیا۔

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب القراءة عند الميت ج 2 ص 89' ابن ماجة ابواب ماجاء في الجنائز ما جاء في مايقال عند المريض اذا حضر ص 105' صحيح ابن حبان كتاب الجنائز فصل في المحتضر ج 6 ص 3 رقم الحديث: 2991)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس میں سارے وہ احتمالات ہیں جو پہلی حدیث میں عرض کیے گئے، یعنی جس کی جان نکل رہی ہوں وہاں بیٹھ کر یٰسین پڑھو تا کہ جان کنی آسان ہو بعد دفن قبر پر پڑھو، نیز کچھ روز تک میت کے گھر میں پڑھتے رہو۔ (اشعۃ اللمعات) قرآن کی ہر سورۃ میں کوئی خاص فائدہ ہوتا ہے، سورۂ یٰسین میں حل مشکلات کی تاثیر ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۴۶)

بَابُ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

1053- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے درانحالیکہ ان کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں تو آپ نے ان کی آنکھوں کو بند فرما دیا پھر فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کو دیکھتی ہیں اور ان کے گھر والوں میں کچھ لوگوں نے رونا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے لیے صرف خیر مانگو پس بے شک فرشتے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم کتاب الجنائز ج 1 ص 300)

اس پر آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہیں پھر آپ نے یہ دعا مانگی اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور مہدیین میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے پیچھے رہنے والوں کی نگہبانی فرما اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما اے رب العالمین اور ان کی قبر کو کشادہ فرما اور ان کی قبر کو روشن فرما ان کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی روح کے ساتھ نور نگاہ بھی نکل جاتی ہے اس لیے کبھی مرنے والے کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں، آنکھیں کھلی رہنے سے فائدہ کچھ ہوتا نہیں البتہ شکل ڈراونی ہوجاتی ہے اس لیے آنکھیں فوراً بند کردو بلکہ اگر منہ کھلا رہ گیا ہو تو اسے بھی بند کر دیا جائے اور جبڑے باندھ دیے جائیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ میت پر بلند آواز سے رونا اور اچھی باتیں منہ سے نکالنا برا نہیں، ہاں پیٹنا اور بکواس کرنا برا ہے بلکہ کبھی کفر جیسے ہائے پہاڑ گر گیا ہائے کمر ٹوٹ گئی، ہائے موت نے یا اللہ نے ظلم کر دیا اَلْعَیَاذُ بِاللہ، یا اللہ ہمیں بھی موت دے دے وغیرہ۔

سبحان اللہ! کیا پاکیزہ اور جامع دعا ہے، میت کے پسماندگان اپنے اور سارے مسلمانوں کے لیے ہر طرح کی دعا مانگ لی گئی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۸۳)

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

میت کو کپڑے سے ڈھانکنا

1054۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کو یمنی چادر میں ڈھانک دیا گیا اس کو شیخین نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الدخول علی المیت بعد الموت۔ الخ ج 1 ص 166' مسلم کتاب الجنائز فصل فی کفن المیت۔ الخ ج 1 ص 306)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی اس چادر میں کفن دیا گیا، حبرہ یمن کا ایک شہر ہے جہاں کی چادریں مخطط اور بہترین ہوتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ میت کو حتی الامکان بہتر کفن دیا جائے، بلکہ زندگی میں جو کپڑا اسے پسند تھا اسی میں کفن دینا بہتر، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بردیمانی نہایت پسند تھی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۸۴)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

1055۔ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ تَعْنِيْ اِزَارَهٗ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لهم ابدان بميا مِنهَا ومواضع الوضوء مِنهَا۔

میت کو غسل دینے کا بیان

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس کو تین یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور لگا دینا جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا پس جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنی چادر اتار کر دی اور فرمایا اس کو سب کپڑوں سے نیچے پہنا دو یعنی اس کا ازار بنا دو۔ اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے کہ تم اس کی دائیں جانب اور وضو کی جگہوں سے غسل کا آغاز کرو۔

(بخاری کتاب الجنائز غسل المیت۔ الخ ج 1 ص 167' مسلم کتاب الجنائز فصل فی غسل المیت وتراج 1 ص 304' ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی غسل المیت ج 1 ص 193' ابو داؤد کتاب الجنائز باب کیف غسل المیت ج 2 ص 92' نسائی کتاب الجنائز باب غسل المیت وتراج 1 ص 266' ابن ماجۃ ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء فی غسل المیت وترا ص 106' مسند احمد ج 6 ص 407)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

آپ کا نام نسیبہ بنت کعب ہے، انصاریہ ہیں، اکثر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزووں میں شریک رہیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھی۔

یہ صاحبزادی حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجہ ابو العاص ابن ربیع ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اولاد میں بڑی تھیں، ۸ھ میں وفات پائی، بعض نے فرمایا کہ ام کلثوم زوجہ حضرت عثمان تھیں جن کی وفات ۹ھ میں ہوئی مگر قول اول قوی ہے۔

اس طرح کہ بیری کے پتے پانی میں جوش دے لو کیونکہ بیری سے میل خوب کٹتا ہے، جوئیں وغیرہ صاف ہوتی ہیں اور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس سے میت کا بدن جلد بگڑتا نہیں۔ تین بار غسل دینا سنت ہے، سات بار تک جائز اور بلا وجہ اس سے زیادہ مکروہ۔ بیری کا استعمال پہلی بار میں سنت ہے، باقی میں جائز۔ خیال رہے کہ غسل میت میں کلی اور ناک میں پانی نہیں۔

یعنی آخری بار جو پانی ان پر بہاؤ اس میں کچھ کافور ملا ہو کیونکہ یہ بہترین خوشبو ہے، اس سے کیڑے مکوڑے جسم کے قریب نہیں آتے۔ جمہور علماء یہی فرماتے ہیں کہ کافور آخری پانی میں ملایا جائے۔ بعض نے فرمایا کہ اسے خوشبوؤں میں شامل کیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں جگہ استعمال کیا جائے۔

شعار وہ کپڑا کہلاتا ہے جو جسم سے ملا رہے، شعر یعنی بالوں سے ملا ہوا، دثار اوپر والے کپڑے کو یعنی میرا تہبند شریف ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو اور کفن اوپر۔ یہ تہبند کفن میں شمار نہ تھا بلکہ برکت اور قبر کی مشکلات حل کرنے کے لیے رکھا گیا۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ بزرگوں کے بال، ناخن، ان کے استعمال کے کپڑے تبرک ہیں جن سے دنیا، قبر و آخرت کی مشکلات حل ہوتی ہیں، قرآن شریف میں ہے کہ یوسف علیہ السلام کی قمیض کی برکت سے یعقوب علیہ السلام کی نابینا آنکھیں روشن ہوگئیں۔ احادیث میں ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ، عمرو ابن عاص و دیگر صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن، بال و تہبند شریف اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کے لیے محفوظ رکھے۔ دوسرے یہ کہ بزرگوں کے تبرکات اور قرآنی آیت یا دعا کسی کپڑے یا کاغذ پر لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں دفن کرنا جائز بلکہ سنت ہے۔ تیسرے یہ کہ ان چیزوں کے متعلق یہ خیال نہ کیا جائے کہ جب میت پھولے پھٹے گی تو ان کی بے حرمتی ہوگی، دیکھو سورۂ فاتحہ لکھ کر دھو کر بیمار کو پلاتے ہیں، یونہی آب زمزم برکت کے لیے پیتے ہیں حالانکہ پانی پیٹ میں پہنچ کر کیا بنتا ہے سب کو معلوم ہے۔ کفنی الفی لکھنے اور تبرکات کفن میں رکھنے کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ اول میں دیکھو۔

یعنی پہلے میت کو وضو کراؤ پھر اس طرح غسل دو کہ اولاً داہنا حصہ دھوؤ پھر بایاں، یہاں مرقاۃ نے فرمایا کہ اگر غسال انگلی پر کپڑا لپیٹ کر تر کر کے اس کے دانتوں اور نتھنوں پر پھیر دے تو مستحب ہے۔

حضرت ام عطیہ کا یہ عمل اپنی رائے سے ہوگا کہ عموماً عورتیں بالوں کے تین حصے کر کے چوٹی گُندھتی ہیں جس سے وہ سارے بال پیٹھ کے پیچھے رہتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ میت عورت کے بال کے دو حصے کیے جائیں ایک حصہ داہنی طرف سے دوسرا بائیں سے سینہ پر ڈال دیا جائے، سارے بالوں کا پیچھے رہنا مسنون نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۵۸)

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ

مرد کا اپنی بیوی کو غسل دینا

1056- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت البقیع سے واپس تشریف لائے تو آپ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میں اپنے سر میں درد محسوس کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی اور کہہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مِتِّ قَبْلِي فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَ كَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ قَالَ النِّيْمَوِيُّ قوله فغسلتك غير محفوظ۔ (ابن ماجة ابواب ماجاء فی الجنائز ماجاء فی غسل الرجل المرأته۔الخ ص 107)

رہی تھی ہائے میرا سر تو آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا بلکہ میں کہتا ہوں وارأساہ پھر آپ نے فرمایا تجھے کیا نقصان ہے اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو جائے تو میں تیرے پاس ہوں گا تجھے غسل دوں اور کفن دوں گا اور تجھ پر نماز جنازہ پڑھوں گا اور تجھے دفن کروں گا۔ اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں راوی کا قول فَغَسَّلْتُكِ محفوظ نہیں ہے۔

1057- وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا غَسَّلْتُ اَنَا وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا تو میں نے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو غسل دیا۔

(معرفة السنن والآثار کتاب الجنائز ج 5 ص 231 رقم الحدیث: 7359-7361' سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز باب الرجل یغسل امرأته اذا ماتت ج 3 ص 397)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فی تنویر الابصار, یمنع زوجها من غسلها۔

(تنویر الابصار متن الدر المختار باب صلوٰۃ الجنائز مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۲۰)

تنویر الابصار میں ہے: خاوند کو بیوی کے غسل سے منع کیا جائے گا۔

اور وہ جو منقول ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا،

اولاً اسکی ایسی صحت ولیاقت تجیت محلِ نظر ہے۔

ثانیاً دوسری روایت یوں ہے کہ اُس جناب کو حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دائی نے غسل دیا۔ (الفتاوی الرضویۃ، ج۹، ص ۹۲)

بَابُ غُسْلِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا

بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا

1058- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِيْ بَكْرٍ

حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نِ الصِّدِّيْقِ غَسَّلَتْ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ وَّاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوْا لَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجنائز باب غسل المیت ص 204)

زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دیا جب آپ کا وصال ہوا پھر باہر تشریف لا کر اپنے پاس موجود مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزہ کی حالت میں ہوں اور بے شک یہ سخت سرد دن ہے تو کیا مجھ پر (میت کو غسل دینے کی وجہ سے) غسل لازم ہے تو انہوں نے کہا نہیں۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

بَابُ التَّكْفِيْنِ فِي الثِّيَابِ الْبِيْضِ

سفید کپڑوں میں کفن دینے کا بیان

1059- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑوں میں سے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں بہتر کپڑے ہیں اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

(ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء ما یستحب الاکفان ج 1 ص 193' ابو داؤد کتاب اللباس باب فی البیاض ج 2 ص 206' ابن ماجۃ ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء ما یستحب من الکفن ص 107' مسند احمد ج 1 ص 247)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہ حکم استحبابی ہے کہ زندوں اور مُردوں کے لیے سفید کپڑا مستحب ہے ورنہ عورت میت کے لیے ریشمی، سوتی، سرخ، پیلا ہر طرح کا کفن جائز ہے اگرچہ بہتر سفید اور سوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۶۲)

1060- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو پس بے شک وہ بہت پاکیزہ اور بہت اچھے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔ اس کو احمد نسائی' ترمذی اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَصَحَّحَاهُ. | حاکم نے روایت کیا اور حاکم و ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

(مسند احمد ج 5 ص 10' نسائی کتاب الجنائز باب الامر بتحسین الکفن ج 1 ص 268' مستدرک حاکم کتاب الجنائز باب الکفن فی ثیاب البیض۔ الخ ص 354)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اطیب بنا ہے طیب سے اگر طیب خبیث کا مقابل ہو تو بمعنی حلال ہوتا ہے جیسے رب تعالیٰ کا فرمان: "لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ" ورنہ اس کے معنی ہوتے پسندیدہ شرعاً یا عقلاً یا طبعاً یہاں اس ہی آخری معنی میں ہے یعنی سفید کپڑا پاکیزہ بھی ہے کہ ذرا سا دھبہ دور سے معلوم ہو جاتا ہے اور دھولیا جاتا ہے، رنگین کپڑے کے داغ دھبے نظر نہیں آتے، نیز رنگین کپڑے کے دھونے میں رنگ ڈھل جانے کا خطرہ ہوتا ہے سفید کپڑے میں یہ خطرہ نہیں، نیز سفید کپڑا اپنے پیدائشی رنگ پر ہے رنگین کپڑے کا رنگ عارضی۔ اطیب کے معنی میں دل پسند، جتنا حسن و زیبائش سفید کپڑے میں ہے اتنا دوسرے میں نہیں۔ وہ جو وارد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا یا سرخ جوڑا یعنی سرخ دھاری والا جوڑا پہنا یا عورت کا کپڑا رنگین ہو وہ سب بیان جواز کے لیے ہے یہ فرمان عالی بیان استحباب کے لیے۔ بعض طلباء صوفیاء رنگین کپڑے پہنتے ہیں وہ محض اس لیے کہ جلد جلد دھونا نہ پڑیں ورنہ مسلمان کے لیے سفید کپڑا بہت ہی بہتر ہے۔

بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ عورت کو رنگین کفن دو غلط ہے ہر مردہ کو سفید کفن دینا بہتر ہے کہ اب اس کی گفتگو اور ملاقات فرشتوں سے ہونے والی ہے تو اچھے کپڑوں میں ہونی چاہیے اچھے کپڑے سفید ہیں۔ یہاں مرقات نے سفید رنگت پر بہت اعلیٰ گفتگو کی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۸۳)

بَابُ التَّحْسِينِ فِي الْكَفَنِ

اچھا کفن پہنانے کا بیان

1061- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اچھا کفن دے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الجنائز فصل فی کفن المیت فی ثلاثۃ اثواب۔ الخ ج 1 ص 306)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہاں اچھے سے مراد بہت بھاری اور بیش قیمت کفن نہیں بلکہ جیسے کپڑے مرنے والا جمعہ کو پہنتا تھا ایسے کپڑے میں کفن دیا جائے نہ عیدوالوں میں نہ شادی والوں میں یعنی درمیانہ، لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ کفن میں غلو نہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کرو۔ بعض روایات میں ہے کہ مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ آپس میں ملتے ہیں تو اچھے کفن سے خوش ہوتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۶۰)

1062- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَهٗ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ والتِّرْمِذِیُّ وحَسَّنَهٗ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا ولی بنے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اچھا کفن دے۔ اس کو ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

(ابن ماجۃ ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء مایستحب من الکفن ص 107' ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء ما یستحب من الاکفان ج 1 ص 194)

بَابُ تَکْفِیْنِ الرَّجُلِ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ

مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینے کا بیان

1063- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُفِّنَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سوتی یمنی سحولی سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص اور عمامہ نہ تھے۔ اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الکفن بلا عمامۃ ج 1 ص 169' مسلم کتاب الجنائز فصل فی کفن المیت فی ثلاثۃ اثواب۔ الخ ص 305' ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی کم کفن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج 1 ص 195' ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی الکفن ج 2 ص 93' نسائی کتاب الجنائز باب کفن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج 1 ص 268' ابن ماجۃ ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء فی کفن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ص 107' مسند احمد ج 6 ص 165)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سوتی یعنی سفید کپڑے کا کفن دیا گیا یہی سنت ہے، اونی یا ریشمیں کفن سنت کے خلاف ہے بلکہ مرد کے لیے ریشمیں کفن حرام ہے۔ یہاں قمیص سے سلی ہوئی قمیص مراد ہے جو زندگی میں پہنی جاتی ہے کفن کی قمیص مراد نہیں کہ وہ تو سنت ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل کے وقت قمیص اتار لی گئی تھی، لہٰذا یہ حدیث حضرت جابر ابن سمرہ کی اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا: قمیص، ازار اور لفافہ کہ وہاں کفن کی قمیص مراد ہے۔ عمامہ کے متعلق بعض علماء نے اس کے معنی کیے ہیں کہ ان تین میں عمامہ نہ تھا بلکہ عمامہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ان کے علاوہ وقتا، اس بناء پر مشائخ، علماء، صوفیاء کے کفن میں عمامہ دینا مستحب ہے۔ واللہ اعلم (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۲ ص ۹۵۹)

1064- وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُوْلِيَّةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم كتاب الجنائز فصل في كفن الميت في ثلاثة اثواب ج 1 ص 306)

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تو آپ نے فرمایا تین سحولی کپڑوں میں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

1065- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ قُبِضَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا قُبِضَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَإِنِّيْ أَرْجُوْ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ قَالَتْ وَكَانَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فِيْهِ رَدْعٌ مِّنْ مَّشْقٍ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاغْسِلُوْا ثَوْبِيْ هٰذَا وَضُمُّوْا إِلَيْهِ ثَوْبَيْنِ جَدِيْدَيْنِ فَكَفِّنُوْنِيْ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ فَقُلْنَا أَفَلَا نَجْعَلُهَا جُدُدًا كُلَّهَا قَالَتْ فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ قَالَتْ فَمَاتَ لَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَقَالَ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ. (مسند احمد ج 7 ص 45، بخاری كتاب الجنائز باب موت يوم الاثنين ج 1 ص 186)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو فرمایا آج کونسا دن تو ہم نے کہا آج پیر کا دن ہے تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کس دن وصال ہوا تو ہم نے کہا کہ آپ کا وصال پیر کے دن ہوا تو آپ نے فرمایا مجھے بھی اس وقت اور رات کے درمیان (اس کی) امید ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اور آپ پر ایک کپڑا تھا جس میں گیرو کے نشان تھے تو آپ نے فرمایا جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے اس کپڑے کو دھو کر اس کے ساتھ مزید دو نئے کپڑے ملا کر مجھے کپڑوں میں کفن دینا تو ہم نے کہا کیا سب کپڑے نئے نہ لے لیں۔ آپ نے فرمایا وہ تو مردہ سے نکلنے والی پیپ کے لئے ہے تو آپ فرماتی ہیں کہ آپ منگل کی رات فوت ہو گئے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور آپ نے فرمایا زعفران کے نشان۔

بَابُ تَكْفِيْنِ الْمَرْأَةِ فِيْ خَمْسَةِ أَثْوَابٍ

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا

1066- وَعَنْ لَيْلَى بِنْتِ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةِ رَضِيَ

حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نْهَا قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ
بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ
ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخِرِ
قَالَتْ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا
ثَوْبًا ثَوْبًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ.

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی کفن المرأۃ ج 2 ص 94)

کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کے وقت میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی جو حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غسل دے رہی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سب سے پہلے ازار عطا فرمائی پھر قمیض پھر اوڑھنی پھر چادر پھر اس کے بعد ان کو لپیٹنے کے لئے ایک اور کپڑا دیا آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کفن آپ کے پاس تھا جس میں سے ایک ایک کپڑا آپ ہمیں عطا فرما رہے تھے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کی اور اس کی سند میں کلام ہے۔

کفن کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے، کفن کے تین درجے ہیں۔

(۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت

مرد کے لیے سنت تین کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) اِزار (۳) قمیص

اور عورت کے لیے پانچ۔

تین یہ اور (۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند

کفنِ کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) اِزار

اور عورت کے لیے تین۔

(۱) لفافہ (۲) اِزار (۳) اوڑھنی یا

(۱) لفافہ (۲) قمیص (۳) اوڑھنی۔

کفن ضرورت دونوں کے لیے یہ کہ جو میسّر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۱۲ ـ ۱۱۶) (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۰، وغیرہما)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نماز پڑھنے کے بارے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں

1067- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جنازہ میں حاضر ہو کر نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو میت کے دفن کیے جانے تک موجود رہا اس کے لئے دو قیراط اجر ہے عرض کیا گیا دو قیراط کیا ہیں تو فرمایا دو بڑے پہاڑوں کی مثل ہیں۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب من انتظر حتیٰ یدفن ج 1 ص 177' مسلم کتاب الجنائز فصل حصول ثواب القیراط۔ الخ ج 1 ص 307)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

ان دو قیدوں سے دو فائدے حاصل ہوئے: ایک یہ کہ کافر کا میت کے ساتھ جانا ثواب کا باعث نہیں کیونکہ اعمال کا ثواب ایمان سے ملتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ریاکاری، قومی نظریئے، کسی مالدار کو خوش کرنے کے لیے ساتھ جانے پر بھی کوئی ثواب نہیں جیسا کہ آج عموماً دیکھا جا رہا ہے کہ غریب کے جنازے پر اٹھانے والے بھی مشکل سے جمع ہوتے ہیں اور امیر کے جنازے پر اکثر خوشامدیوں کا ہجوم ہوتا ہے جو بغیر نماز جانے ہوئے بھی بے وضو ہی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عموماً دینار کے بیسویں حصے کو قیراط کہا جاتا ہے مگر شام والے چالیسویں حصے کو بعض اور علاقوں میں دینار کے چھٹے حصے کو قیراط کہتے ہیں یہاں تجریداً صرف حصہ مراد ہے نہ کہ دینار کا حصہ جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے یعنی صرف نماز جنازہ میں شرکت کرنے والا آدھا ثواب پاتا ہے اور دفن میں بھی شرکت کرنے والا دگنا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۵۹)

1068- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم کتاب الجنائز فصل فی قبول شفاعۃ الاربعین ج 1 ص 308)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو ہو وہ سب اس کے حق میں شفاعت کریں تو ان کی شفاعت اس میت کے حق میں قبول کی جائے گی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

یہ حدیث گزشتہ چالیس کی روایت کے خلاف نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اولاً سو کی قید ہو پھر رب نے اپنی رحمت وسیع فرمادی ہو اور چالیس کی نماز پر بھی بخشش کا وعدہ فرمالیا ہو، بعض روایات تو اور بھی امید افزاء ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۸۴)

1069- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ. (مسند احمد ج 1 ص 277' مسلم كتاب الجنائز فصل فی قبول شفاعة مايقول فی الصلوة على الميت ج 1 ص 198)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان شخص فوت ہوجائے پھر اس کی نماز جنازہ ایسے چالیس افراد پڑھیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اس میت کے حق میں قبول فرمائے گا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

مرقات میں ہے کہ جہاں چالیس مسلمان جمع ہوں ان میں کوئی ولی ضرور ہوتا ہے جس کی دعا قبول ہوتی ہے، اس کی برکت سے دوسروں کی بھی۔ خیال رہے کہ یہ ذکر ولی تشریعی کا ہے، ولی تکوینی کی تعداد مقرر ہے کہ ہر زمانہ میں اتنے ابدال اتنے غوث اور ایک قطب عالم ہوں گے اور مسلمانوں سے مراد متقی مسلمان ہیں، ورنہ سینماؤں اور تماشہ گاہوں میں سینکڑوں فساق ہوتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۸۳)

1070- وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم كتاب الجنائز فصل فی جواز الصلوة على الميت فی المسجد ج 1 ص 313)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ان کا (جنازہ) مسجد میں داخل کرو تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھوں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر اس کا انکار کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

1071- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں میت پر نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(ابن ماجة ابواب ماجاء فی الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰة علی الجنائز فی المسجد ص 110' ابو داؤد کتاب الجنائز باب الصلوٰة علی الجنائز علی الجنازة فی المسجد ج 2 ص 98)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے۔ت) یہاں اطلاق ہی اوفق واحق والصق بدلیل ہے کہ امعاء غالباً فضلات سے خالی نہیں ہوتیں اور موت مزیل استمساک وموجب استرخائے تام ہے اور جنازہ لے چلنے کی حرکت مؤید خروج، تو ہر میت میں خوف تلویث موجود۔ باقی کس خاص وجہ سے غلبہ ظن کی کیا حاجت، نا سمجھ بچوں کو مسجد میں لانا مطلقاً ممنوع ہوا کہ سب میں احتمال تلویث قائم، کچھ یہ شرط نہیں کہ جس بچہ کو اسہال وغیرہ کا عارضہ لاحق ہو وہی مسجد میں نہ لایا جائے، یونہی میت بلکہ اس سے بھی زائد کما لا یخفی علی الفطن (جیسا کہ زیرک پر پوشیدہ نہیں۔ت) پھر یہ بھی امام ثانی سے ایک روایت نادرہ ہے ظاہر الراویۃ میں ہمارے ائمہ ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک مسجد میں جنازہ مطلقاً مکروہ ہے اگرچہ میّت بیرونِ مسجد ہو، یہی ارجح واصح ومختار وماخوذ ہے: فان الفتوی متی اختلفت وجب المصیر الی ظاهر الرواية كما افاده فی البحر والدر و غیرهما۔ اس لئے جب فتوٰی میں اختلاف ہو تو ظاہر الروایۃ کی طرف رجوع ضروری ہے، جیسا کہ بحر اور درمختار وغیرہما میں افادہ کیا۔

اب عبارتِ علماء سُنئے۔ تنویر الابصار و درمختار میں ہے: كرهت تحريما وقيل تنزيها في مسجد جماعة هو ای المیت فیه وحده او مع القوم واختلف فی الخارجة عن المسجد وحده او مع بعض القوم والمختار الكرهة مطلقا خلاصة۔ (درمختار باب صلوٰۃ الجنازۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۲۳)

مکروہ تحریمی -- اور کہا گیا کہ تنزیہی ہے مسجد جماعت میں، جس میں تنہا میّت ہو یا پڑھنے والوں کے ساتھ ہو، اور اس جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے جو تنہا یا بعض لوگوں کے ساتھ بیرونِ مسجد ہو، اور مختار یہ ہے کہ مطلقاً مکروہ ہے۔ خلاصہ۔

ردالمحتار میں ہے: مطلقا ای فی جمیع الصور المتقدمة كما فی الفتح عن الخلاصة وفی مختارات النوازل سواء كان المیت فیه او خارجه وظاهر الرواية. وفی رواية لا یكره اذا كان المیت خارج

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

المسجد. (ردالمحتار باب صلوٰۃ الجنازۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۲۲۵)
مطلقاً یعنی گزشتہ تمام صورتوں میں، جیسا کہ فتح القدیر میں خلاصہ سے منقول ہے۔ اور مختارات النوازل میں ہے کہ خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر، یہی ظاہر الروایۃ ہے-- اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب میت مسجد کے باہر ہو تو مکروہ نہیں۔

(الفتاوی الرضویۃ، ج۹، ص۲۵۹-۲۶۰)

1072- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن ان کا انتقال ہوا اور صحابہ کو لے کر عید گاہ کی طرف نکلے صحابہ رضی اللہ عنہم کو صفیں بندھوائیں اور چار تکبیر نماز جنازہ پڑھی۔ اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا۔ اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجنائز ج 1 ص 167' مسلم کتاب الجنائز فصل فی النعی للناس المیت ج 1 ص 301' ترمذی ابواب الجنائز باب ماجاء فی التکبیر علی الجنازۃ ج 1 ص 198' ابو داؤد کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک ج 2 ص 101' نسائی کتاب الجنائز باب عدد التکبیر علی الجنازۃ ج 1 ص 280' ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الجنائز باب ماجاء فی الصلوۃ علی النجاشی ص 111' مسند احمد ج 2 ص 529)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

نجاشی بادشاہ حبشہ کا لقب تھا، ان کا نام اصحمہ تھا، یہ پہلے عیسائی تھے بعد میں مسلمان ہوئے اور حبشہ میں مہاجر صحابہ کو امن بھی دی، ان کی خدمتیں بھی کیں، ان کا انتقال رجب ۹ھ میں ہوا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ دور و نزدیک، غائب حاضر سب کو دیکھ لیتی ہیں کہ حبشہ اور مدینہ منورہ میں ایک مہینہ کا فاصلہ ہے۔ (مرقات)

اس سے معلوم ہوا کہ پنجگانہ جماعت کی مسجد میں نماز جنازہ منع ہے میت مسجد میں ہو یا نہ ہو اسی لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز مسجد نبوی شریف میں نہ پڑھی بلکہ ان کو باہر لے گئے۔ اس حدیث کی بنا پر بعض لوگ نماز جنازہ غائبانہ کے قائل ہیں مگر ان کی یہ دلیل کمزور ہے اس لیے کہ نماز غائبانہ صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی نے پڑھی کسی صحابی نے کبھی نہ پڑھی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت جو صحابہ غزووں یا مکہ مکرمہ وغیرہ میں تھے انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نماز غائبانہ نہ پڑھی، نیز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی یہی نماز غائبانہ پڑھی بارہا صحابہ کی شہادتوں یا وفات کی خبریں آتی تھیں آپ نماز نہ پڑھتے تھے۔ جن روایات میں ہے کہ آپ نے معاویہ ابن معاویہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مزنی، زید ابن حارثہ، جعفر ابن ابی طالب پر یہ غزوہ موتے میں شہید ہوئے تھے نماز غائبانہ پڑھی ہے ان کی اسنادوں میں محدثین کو کلام ہے کیونکہ ان اسنادوں میں علاء ابن زید یا بقیہ ابن ولید وغیرہم راوی ہیں جو بالاتفاق ضعیف ہیں اور اگر یہ احادیث صحیح بھی ہوں تو ان نمازوں کی وجہ یہ ہے کہ جبریل امین نے ان میتوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے لاکر حاضر کردیا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس کے الفاظ یہ ہیں "كُشِفَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجَاشِيِّ حَتَّى رَآهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ" لہذا یہ نماز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت میں سے ہے کیونکہ میت کا امام کے آگے ہونا کافی ہے مقتدی دیکھیں یا نہ دیکھیں، ورنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہر صحابی کا جنازہ پڑھاتے تھے حتی کہ جو رات میں دفن کردیئے جاتے ان کی قبر پر جاکر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ مجھے ہر ایک کی موت کی خبر دیا کرو، میری نماز ان کے لیے رحمت ہے مگر سوائے اس کے اور کسی غائب صحابی پر نماز غائبانہ نہ پڑھی، لہذا اس حدیث سے نماز غائبانہ کا جواز ثابت کرنا بہت کمزور ہے۔ مذہب حنفی نہایت قوی ہے کہ جنازے کی نماز حاضر میت پر ہوسکتی ہے نہ کہ غائب پر۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۷۵)

1073- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس میں چار تکبیریں کہیں۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنازۃ اربعاً ج 1 ص 178، مسلم کتاب الجنائز فصل فی التکبیر علی المیت اربعاً ج 1 ص 309)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوی رضویہ میں اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جنازہ کی ابتداء، تو یہ سیدنا آدم علیہ السلام کے دور سے ہے۔ حاکم نے مستدرک، طبرانی اور بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر جو آخری عمر میں تکبیرات کہیں وہ چار تھیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیرات کہیں، اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر، امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیرات کہیں، ملائکہ نے سیدنا آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں کہیں اور اسلام میں وجوب نماز جنازہ کا حکم مدینہ منورہ میں نازل ہوا،

(الفتاوی الرضویہ، ج ۵، ص ۳۷۴)

1074- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم کتاب الجنائز فصل فی الدعاء للمیت ج1 ص 311)

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ کو دعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ اس کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما اس کو معاف فرما اس کو عافیت میں رکھ عزت کے ساتھ اس کی مہمانی کر اور اس کی قبر کو وسیع کر اور اسے پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اس کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح میلے کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کو دنیاوی گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور دنیاوی اہل سے بہتر اہل عطا فرما اور دنیاوی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے بچا حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس میت پر دعا کی وجہ سے میں نے یہ آرزو کی کاش کہ یہ مرنے والا میں ہوتا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

یہاں رب کی رحمت کو پانی، برف اور اولہ کہا گیا کیونکہ ٹھنڈے پانی سے نہانے میں دل کو خوشی، دماغ کو فرحت، جسم کی صفائی اور راحت سب کچھ ہی حاصل ہوتی ہے، یعنی مولے اسے دوزخ کی آگ میں تپا کر صاف نہ کرنا بالکل معافی اور رحمت کے ٹھنڈے پانی سے۔

سفید کپڑے کی صفائی دور سے محسوس ہوتی ہے اسی لیے سفید کپڑے کی قید لگائی گئی۔

قیامت کے بعد اسے جنت میں گھر دے، غلمان، خدام دے اور حوریں اور دنیا کی بیوی جو وہاں حوروں سے بھی خوبصورت ہوگی اور جس میں دنیا کی سی ظاہر و باطن کوئی خرابی نہ ہوگی وہ اسے نصیب کر، لہٰذا اس دعا پر اعتراض نہیں کہ جنت میں دنیا کی عورتیں حوروں سے بھی اچھی ہوں گی پھر یہ الفاظ کیوں ارشاد فرمائے گئے۔

تاکہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتنی دعائیں نصیب ہوتیں۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا اتنی آواز سے پڑھی جو قریب کے مقتدیوں نے سن لی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۷۸)

1075- وَعَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ

حضرت ابو ابراہیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو میت پر نماز جنازہ میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ ہمارے زندہ، فوت شدہ، ہمارے حاضر و غائب اور ہمارے مردوں اور عورتوں اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کی مغفرت فرما۔ اس کو نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(نسائی کتاب الجنائز باب الدعا ج 1 ص 281، ترمذی ابواب الجنائز باب مایقول فی الصلوٰۃ علی المیت ج 1 ص 198)

1076- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَإِنَاثِنَا وَذُكُورِنَا مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کسی میت پر نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ حاضر اور غائب ہماری عورتوں اور مردوں کی مغفرت فرما ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو موت دے ایمان پر موت دے اے اللہ ہم تجھ سے عفوودرگزر کی دعا کرتے ہیں اسکو طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 12 ص 133 رقم الحدیث: 12680، مجمع الزوائد کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الجنازۃ ج 3 ص 33، المعجم الاوسط للطبرانی ج 2 ص 81 رقم الحدیث: 1158)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

ان چار کلمات کا مقصد دعا کو عام کرنا ہے یعنی صرف میت کے لیے ہی دعا نہ کرے بلکہ سارے زندوں مردوں کے لیے دعا کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گزشتہ حدیث میں جو فرمایا گیا تھا کہ "اَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ" اس کے معنے یہ نہیں تھے کہ صرف حاضر میت ہی کو دعا کرے اور کو شامل نہ کرے جیسا کہ بعض شارحین نے سمجھا بلکہ اس کے معنے وہ ہیں جو ہم نے وہاں عرض کر دیئے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۹۸)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

شہداء پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

1077- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهٗ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (بخاری کتاب الجنائز باب الصلوٰة على الشهيد ج 1 ص 179)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع فرماتے پھر فرماتے کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے پس جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے تو اس کو پہلے لحد میں رکھتے اور فرماتے قیامت کے دن میں ان پر گواہ ہوں گا اور آپ نے ان کو ان کے خون (آلودہ کپڑوں) سمیت دفن کرنے کا حکم دیا ان کو غسل نہ دیا گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس طرح کہ دو شہیدوں کو ایک چادر میں لپیٹتے ان کے اپنے کپڑے ان ہی پر تھے لہٰذا اس سے لازم یہ نہیں آیا کہ ان کی کھالیں مل گئیں ہوں اور یہ اس لیے کیا گیا تھا کہ اس وقت کپڑے کی بہت تنگی تھی۔

یعنی ان کی عدالت، شہادت، تقویٰ، جہاد کمال ایمانی کا خصوصی گواہ ہوں ورنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ساری امت کے خصوصی گواہ ہیں لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں" وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا"۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قرآن دنیا اور آخرت کی عزت کا ذریعہ ہے۔

اس پر تمام علماء متفق ہیں کہ شہید کا نہ خون دھویا جائے نہ اسے غسل دیا جائے مگر اس میں اختلاف ہے کہ اس پر نماز ہوگی یا نہیں؟ ہمارے ہاں شہید پر نماز ہے جس کی بیشمار احادیث ہیں، بلکہ خاص شہدائے احد کے متعلق طحاوی وغیرہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس دس شہیدوں کو جمع کر کے ان پر نماز پڑھتے تھے مگر حضرت حمزہ کی میت اسی طرح ہر نماز میں شامل تھی یعنی ہر دفعہ نو شہید نئے لائے جاتے تھے دسویں حمزہ ہوتے تھے، یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس، عبداللہ ابن زبیر، ابو مالک غفاری وغیرہم صحابہ سے مروی ہے۔ (طحاوی) بعض روایات میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ پر ستر بار نماز جنازہ پڑھی۔ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث آئے گی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد اپنی وفات سے قریب بھی نماز جنازہ پڑھی، نیز نماز جنازہ گناہ معاف کرانے کے لیے نہیں ہوتی ورنہ بچے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نماز جنازہ نہ پڑھی جاتی، بلکہ شرافت انسانی کے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اظہار کے لیے ہے جس کا شہید بھی بدرجہ اولیٰ مستحق ہے۔ امام شافعی کے ہاں شہید پر نماز نہیں، ان کی دلیل یہ حدیث ہے مگر ان کا یہ استدلال بہت کمزور ہے چند وجہ سے: ایک یہ کہ یہ حدیث نفی کی ہے اور ہماری پیش کردہ احادیث میں ثبوت نماز ہے لہٰذا ترجیح ثبوت کو ہوگی۔ دوسرے یہ کہ حضرت جابر ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد کا جنازہ پڑھا لہٰذا تعارض کی وجہ سے یہ حدیث قابل عمل نہیں۔ تیسرے یہ کہ یہاں اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص احد کے دن ان شہداء کی نماز نہ پڑھی کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دن خود زخمی تھے، دانت مبارک شہید ہو چکا تھا، سر مبارک میں خود ٹوٹ کر گڑھ گیا تھا جو بمشکل نکالا گیا۔ چوتھے یہ کہ حضرت جابر اس دن سخت پریشان تھے کیونکہ ان کے والد اور ماموں شہید ہو چکے تھے جن کی میتوں کو منتقل کر کے مدینہ پاک لے گئے تھے، اس پریشانی اور مشغولیت کی وجہ سے آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پر مطلع نہ ہو سکے۔ پانچویں یہ کہ حاکم نے روایت صحیح حضرت جابر سے شہدائے احد کی نماز جنازہ اور ہر بار میں حضرت حمزہ کا رکھا رہنا نقل کیا، ان وجوہات کے باعث اس حدیث سے استدلال کمزور ہے۔ اس کی پوری تحقیق اس مقام پر لمعات واشعہ ومرقات میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۸۸)

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

1078- عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَسَّمَ وَقَسَّمَ لَهٗ فَأَعْطٰى أَصْحَابَهٗ مَا قُسِّمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَآءَ دَفَعُوْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَّمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهٗ فَجَآءَ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى أَنْ أُرْمٰى إِلٰى هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَأَمُوْتَ

شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی اتباع کی پھر اس نے کہا میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا پھر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کے بارے میں حکم دیا اس کے بعد ایک غزوہ ہوا جس میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کچھ چیزیں بطور غنیمت حاصل ہوئیں تو آپ نے ان کو تقسیم فرمایا اور اس کا حصہ بھی مقرر فرمایا تو اس کا حصہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیا اور وہ ان کے اونٹ چرایا کرتے تھے پس جب وہ آئے تو لوگوں نے اسے اس کا حصہ دیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔ (نسائی کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشھداء ج 1 ص 277' طحاوی کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشھداء ج 1 ص 339)

نے کہا تیرا حصہ ہے تو اس نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے تو اس نے اسے لے لیا اور وہ لے کر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے تیرا حصہ بنایا ہے تو وہ کہنے لگا میں نے اس لئے آپ کی اتباع نہیں کی میں نے تو اس لئے آپ کی پیروی کی ہے کہ مجھے یہاں تیر مارا جائے اور انہوں نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا اور میں فوت ہو جاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے اللہ کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دے گا تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد دشمن کے ساتھ جنگ کے لئے اٹھے پس اسے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس حال میں اس کو اسی جگہ تیر لگا تھا جس جگہ کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہی ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ سے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ نے اسے سچا کر دیا پھر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا پھر اس کو مقدم کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ کی نماز سے جو کچھ ظاہر ہوا اس میں سے یہ الفاظ بھی تھے اے اللہ بے شک یہ تیرا بندہ ہے جو تیرے راستے میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا اور شہید کر دیا گیا اور میں اس پر گواہ ہوں۔ اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور طحاوی رحمۃ اللہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1079- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ عَلَى عَشَرَةٍ عَشَرَةٍ وَحَمْزَةُ هُوَ كَمَا هُوَ يُرْفَعُوْنَ وَهُوَ كَمَا هُوَ مَوْضُوْعٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ لِيْنٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شہداء لائے جاتے تو آپ ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح پڑے رہتے اور دیگر شہداء اٹھائے جاتے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ ویسے ہی پڑا تھا۔ اس کو ابن ماجہ طحاوی طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

(ابن ماجة ابواب ما جاء في الجنائز باب ما جاء في الصلوٰة على الشهداء الخ ص 110' طحاوی كتاب الجنائز باب الصلوٰة على الشهداء ج 1 ص 338' سنن الكبرىٰ للبيهقي كتاب الجنائز باب من زعم ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على شهداء احد ج 4 ص 12' تلخيص الحبير كتاب الجنائز نقلاً عن الطبراني ج 2 ص 117)

1080- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدِهٖ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ أُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّوْنَ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ وَهُوَ مُرْسَلُ صَحَابِيٍّ.

(طحاوی كتاب الجنائز باب الصلوٰة على الشهداء ج 1 ص 338)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُحد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حکم دیا تو ان کو ایک چادر سے ڈھانپا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھی تو تکبیرات کہیں پھر شہداء کو لایا گیا تو ان کو ایک صف میں رکھا گیا تو آپ ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور ان کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی نماز جنازہ پڑھتے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے اور یہ حدیث صحابی کی مرسل ہے۔

1081- وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلٰى أُحُدٍ

حضرت ابو مالک غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احد کے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَشَرَةً عَشَرَةً فِي كُلِّ عَشَرَةٍ حَمْزَةُ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

شہداء پر دس دس کر کے نماز پڑھتے ہر دس میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہوتے تھے آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ستر مرتبہ نماز پڑھی۔ اس کو ابو داؤد نے مراسیل میں روایت کیا اور طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

(طحاوی کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشہداء ج 1 ص 338، مراسیل ملحقۃ بسنن ابی داؤد ص 18، سنن الکبزی للبیہقی کتاب الجنائز باب من زعم ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلی علی شہداء احد ج 4 ص 12، تلخیص الحبیر ج 2 ص 117)

بَابٌ فِيْ حَمْلِ الْجَنَازَةِ

جنازہ کو اٹھانے کے بیان میں

1082- عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ كُلِّهَا فَاِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ اِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَاِنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے تو وہ اسے چاروں طرف سے اُٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے پھر اگر چاہے تو مزید اٹھائے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کی اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

(ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی شہود الجنائز ص 107)

1083- عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مِنْ تَمَامِ اَجْرِ الْجَنَازَةِ اَنْ تُشَيِّعَهَا مِنْ اَهْلِهَا وَاَنْ تَحْمِلَ بِاَرْكَانِهَا الْاَرْبَعَةِ وَاَنْ تَحْثُوَ فِي الْقَبْرِ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں جنازہ کا پورا اجر یہ ہے کہ تو اسے گھر سے لے کر چلے اور تو اس کو چاروں کناروں سے اُٹھائے اور تو اس کی قبر پر مٹی ڈالے۔ اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الجنائز فی المیت یحثی فی قبرہ ج 3 ص 332)

بَابٌ فِيْ اَفْضَلِيَّةِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے پیچھے چلنے کے افضل ہونے کا بیان

1084- عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ مَا مَشٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ اِلَّا خَلْفَ

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے وصال مبارک تک

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ صَحِيْحٌ.

جنازہ کے پیچھے ہی چلتے تھے۔ اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند مرسل صحیح ہے۔

(مصنف عبدالرزاق کتاب الجنائز باب المشی امام الجنازۃ ج 3 ص 445 رقم الحدیث: 6262)

1085- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِيْ جَنَازَةٍ وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَمْشِيْ خَلْفَهَا فَقُلْتُ لِعَلِیٍّ اَرَاكَ تَمْشِيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَهٰذَانِ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَقَدْ عَلِمَا اَنَّ فَضْلَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا عَلَى الْمَشْيِ اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْفَذِّ وَلٰكِنَّهُمَا اَحَبَّا اَنْ يَّيَسِّرَا عَلَى النَّاسِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

(مصنف عبدالرزاق کتاب الجنائز باب المشی امام الجنازۃ ج 3 ص 446 رقم الحدیث: 6263' طحاوی کتاب الجنائز باب المشی امام الجنازۃ ج 1 ص 325)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک جنازہ میں شریک تھا (جس میں) ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کے آگے چل رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کے پیچھے چل رہے تھے تو میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ جنازہ کے پیچھے چل رہے ہیں اور یہ دونوں جنازہ کے آگے چل رہے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ دونوں بھی جانتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنے کو آگے چلنے پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسا کہ باجماعت نماز کو اکیلے نماز پڑھنے پر فضیلت حاصل لیکن ان دونوں نے چاہا کہ لوگوں پر آسانی کریں۔ اس کو عبدالرزاق اور طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1086- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ لَهٗ كُنْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَاِنَّ مُقَدَّمَهَا لِلْمَلَائِكَةِ وَخَلْفَهَا لِبَنِيْ اٰدَمَ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد عمرو بن عاص نے ان سے کہا کہ تو جنازہ کے پیچھے ہو جا کیونکہ بے شک جنازہ کی اگلی جگہ فرشتوں کے لئے ہے اور جنازہ کے پیچھے اولاد آدم کے لئے۔ اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الجنائز باب فی الجنازۃ یسرع بہا اذا خرج بہا۔ عن عبداللہ بن عمرج 3 ص 282)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جنازہ لے چلنے کا بیان

سنت یہ ہے کہ چار آدمی جنازہ اٹھائیں اور سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس گناہ کبیرہ مٹا دیے جائیں گے اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرما دے گا۔ (الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب فی صلوۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۵۸، ۱۵۹)

مسئلہ:۔ جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیے اور عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ممنوع و ناجائز ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ، ج ۱، ص ۱۶۲)

مسئلہ:۔ میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا نیک آدمی ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

مسئلہ:۔ میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا نیک آدمی ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

مسئلہ:۔ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور ساتھ چلنے والوں کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے داہنے بائیں نہ چلیں اور جنازہ کے آگے چلنا مکروہ ہے۔

پیچھے چلنا چاہیے داہنے بائیں نہ چلیں اور جنازہ کے آگے چلنا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ، ج ۱، ص ۱۶۲)

مسئلہ:۔ جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر چلیں مگر اس طرح کہ میت کو جھٹکا نہ لگے۔

(الفتاوی الھندیۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ، ج ۱، ص ۱۶۲)

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کا بیان

1087- عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو حتیٰ کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا جنازہ رکھ دیا جائے۔ اس کو محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب القیام للجنازۃ ج 1 ص 175' مسلم کتاب الجنائز فصل فی استحباب القیام للجنازۃ الخ ج 1 ص 310' ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی القیام للجنازۃ ج 1 ص 201' ابو داؤد کتاب الجنائز باب القیام للجنازۃ ج 2 ص 96' نسائی کتاب الجنائز باب الامر لا قیام للجنازۃ ج 1 ص 271' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فی القیام للجنائز ص 112' مسند احمد ج 3 ص 446)

1088- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّبِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا. رَوَاهُ الشَّیْخَانِ. (بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازة یهودی ج 1 ص 175' مسلم کتاب الجنائز فصل فی استحباب القیام للجنازہ۔ الخ ج 1 ص 310)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے تو ہم بھی کھڑے ہوگئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجایا کرو۔ اس کو شیخین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

گھبراہٹ اور خوف ظاہر کرنے کے لیے نہ کہ کافر میت کی تعظیم کے لیے اس وقت کھڑا ہونا خوف کی علامت ہے اور بیٹھا رہنا سختی دل اور غفلت کی نشانی مگر یہ حکم منسوخ ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۷۲)

1089- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَسْعُوْدَ بْنَ الْحَکَمِ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ الْجَنَائِزِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَاِنَّمَا حَدَّثَ بِذٰلِكَ لِاَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ رَاٰی وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتّٰی وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مسلم کتاب الجنائز فصل فی استحباب القیام للجنازة۔ الخ ج 1 ص 310)

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں مسعود بن حکم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنازہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے اور انہوں نے یہ اس لئے بیان کیا کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا کہ وہ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جاتا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

بَابُ نَسْخِ الْقِیَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کے لئے قیام کے منسوخ ہونے کا بیان

1090- وَعَنْهُ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَکَمِ الزُّرَقِیِّ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَحْبَةِ الْکُوْفَةِ وَهُوَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت نافع مسعود بن حکم زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے میدان میں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم دیا پھر اس کے بعد

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَازِمِيُّ فِي النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. (مسند احمد ج 1 ص 82' طحاوی کتاب الجنائزة باب القیام للجنازة ج 1 ص 328)

آپ بیٹھ گئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ' طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور حازمی نے ناسخ ومنسوخ میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں

یہ حدیث گزشتہ احادیث کی ناسخ ہے، یعنی پہلے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجاتے تھے ہم بھی اسی پر عامل تھے، پھر بعد میں آپ نے یہ عمل چھوڑ دیا ہم نے بھی چھوڑ دیا لہٰذا وہ کھڑا ہونا منسوخ ہے۔ خیال رہے کہ وہ قیام منسوخ ہوا ہے جو صرف گھبراہٹ کے اظہار یا ملائکہ موت کی تعظیم کے لیے ہو اور ساتھ جانے کا ارادہ نہ ہو، ساتھ جانے کے لیے اٹھنا تو اب بھی ضروری ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۷۳)

1091- وَعَنْ اِسْمَاعِيْلَ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ جَنَازَةً بِالْعِرَاقِ فَرَأَيْتُ رِجَالاً قِيَامًا يَّنْتَظِرُوْنَ اَنْ تُوْضَعَ وَرَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُشِيْرُ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ الْقِيَامِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

(طحاوی کتاب الجنازة باب القیام للجنازة ج 1 ص 328)

حضرت اسمٰعیل زرقی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عراق میں ایک جنازہ میں شریک ہوا تو میں نے کچھ لوگوں کو کھڑے جنازہ رکھنے کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ فرمارہے اور فرمارہے تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کے بعد بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں

اولاً میت کے لیے کھڑے ہوجانے کا حکم تھا یا تو میت کی تعظیم کے لیے یا ساتھ والے فرشتوں کی یا موت کی گھبراہٹ کے اظہار کے لیے، لیکن یہ حکم بعد میں منسوخ ہوگیا اس کی ناسخ حدیثیں آگے آرہی ہیں۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ جو میت کے ساتھ جانا نہ چاہے اسے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (مرقاۃ)

لوگوں کی گردنوں سے زمین پر تاکہ اگر اس کی امداد کی ضرورت پڑے تو یہ بآسانی امداد کرسکے، یہ حکم اب بھی باقی ہے کہ میت کو کندھوں سے اتارنے سے پہلے بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر یہ معنی ہیں کہ قبر میں رکھ دیا جائے تو یہ حدیث منسوخ ہے جس کا ناسخ آگے آرہا ہے۔ شروع اسلام میں دفن سے پہلے بیٹھنا مکروہ تھا اب جائز ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۷۳)

1092- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا

حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَلْقِيَامَ إِلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُوْدٍ قَدْ كُنَّا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذٰلِكَ وَأَنْتُمْ يَهُوْدٌ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. (طحاوی کتاب الجنازہ باب القیام للجنازۃ ج1ص 329)

ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہم نے باہم جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کے متعلق مباحثہ کیا تو ابو مسعود نے کہا کہ ہم بھی کھڑے ہوتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ کام کروگے کیا تم یہودی ہو؟ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابٌ فِي الدَّفْنِ وَبَعْضِ أَحْكَامِ الْقُبُوْرِ

دفن اور قبروں کے بعض احکام کا بیان

1093- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَلْحَدُ وَآخَرُ يَضْرَحُ فَقَالُوْا نَسْتَخِيْرُ رَبَّنَا وَنَبْعَثُ إِلَيْهِمَا فَأَيُّهُمَا سَبَقَ تَرَكْنَاهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحَدُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَآخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. (ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ماجاء فی الشق ص 113)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ طیبہ میں ایک شخص لحد قبر بناتے تھے اور دوسرے شق قبر بناتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور ان دونوں کی طرف پیغام بھیجتے ہیں تو ان میں سے جو پہلے آئے گا ہم اسے قبر بنانے کے لئے چھوڑ دیں گے تو ان دونوں کی طرف پیغام بھیجا گیا تو لحد قبر بنانے والے پہلے آ گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر لحد بنائی۔ اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1094- وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ عبداللہ بن یزید پڑھائیں پس انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر ان کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ اس کو ابوداؤد طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا اور فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

سنن الکبرٰی للبیہقی کتاب الجنائز باب من قال ... قبره ج 2 ص 102' ... ابو داؤد کتاب الجنائز باب کیف یدخل المیت قبره

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یدخل المیت من قبل رجل القبرج 4 ص 54)

1095- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُدْخِلُوْنَ الْمَيِّتَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ عَبْدُاللهِ بْنُ خِرَاشٍ وَّثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ. (المعجم الکبیر للطبرانی ج 11 ص 81 رقم الحدیث:1112)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میت کو قبلہ کی جانب سے (قبر میں) داخل کرتے تھے۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں داخل کیا اور اس کی سند میں عبداللہ بن خراش ہے جس کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا۔

1096- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَدْخَلَ يَزِيْدَ بْنَ الْمُكَفَّفِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ. رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمُحَلّٰى.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یزید بن مکفف کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا۔ اس کو عبدالرزاق اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کو محلّی میں مکفف ابن حزم نے صحیح قرار دیا۔

(مصنف عبدالرزاق کتاب الجنائز باب من حیث یدخل المیت القبرج 3 ص 449 رقم الحدیث:6472، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الجنائز باب من ادخل میتا من قبل القبلۃ ج 3 ص 328، معلی ابن حزم کتاب الجنائز یدخل المیت کیف امکن۔ الخ ج 3 ص 182)

1097- وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ الْحَارِثِ فَمَدُّوْا عَلٰى قَبْرِهٖ ثَوْبًا فَجَبَذَهٗ عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ اِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

حضرت ابواسحٰق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حارث کے جنازہ میں شریک ہوا تو لوگوں نے ان کی قبر پر کپڑا پھیلایا تو عبداللہ بن یزید نے کپڑا کھینچ کر کہا کہ یہ مرد ہے (عورت نہیں ہے)۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الجنائز باب ماقالوا فی مد الثوب علی القبرج 3 ص 326)

1098- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى سُنَّةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں داخل کرتے تو فرماتے بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَآخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبرہ ج 2 ص 102' صحیح ابن حبان کتاب الجنائز ج 6 ص 43 رقم الحدیث:3100)

1099- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ الْحَدُوا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخَرُوْنَ۔

(مسلم کتاب الجنائز فصل فی استحباب اللحد ج 1 ص 311)

حضرت عامر بن سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرض الوصال میں فرمایا کہ تم میری قبر لحد کھودنا اور مجھ پر کچی اینٹیں رکھنا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر بنائی۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا۔

1100- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وابن أَبِيْ دَاؤدَ وَصَحَّحَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی پھر اس میت کی قبر پر تشریف لائے تو سر کی جانب سے تین لپ مٹی ڈالی۔ اس کو ابن ماجہ اور ابن ابی داؤد نے روایت کیا اور اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی حثو التراب فی القبر ص 113' تلخیص الحبیر کتاب الجنائز نقلاً عن ابن ماجۃ وابن ابی داؤد فی کتاب التضرد ج 2 ص 131)

1101- وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ! اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَا طِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَآخَرُوْنَ وفی

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا اے امی جان میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کھولیں تو انہوں نے میرے لئے تینوں کی قبریں کھولیں جو نہ ہی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اِسْنَادُهٗ مَسْتُوْرٌ. (ابو داؤد کتاب الجنائز فی باب فی تسویۃ القبور ج2 ص103)

بہت بلند تھیں اور نہ ہی زمین سے ملی ہوئی تھی اور آپ کی قبر پر میدان کی سرخ کنکریاں ڈالی ہوئی تھیں۔ اس کو ابو داؤد اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند میں راوی مستور الحال ہیں۔

1102- وَعَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاَی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کوہان نما دیکھی۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ما جاء فی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج1 ص186)

1103- وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ الرَّشَّ عَلَی الْقَبْرِ کَانَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالْبَیْهَقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ.

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قبر پر پانی چھڑکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے تھا۔ اس کو سعید بن منصور اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز باب رش الماء علی القبر۔ الخ ج3 ص411' تلخیص الحبیر کتاب الجنائز نقلاً عن سعید بن منصور فی سننہ ج2 ص133)

1104- وَعَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْهِ حَصْبَآءَ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَیِّدٌ. (مسند امام شافعی الباب الثالث والعشرون فی صلوٰۃ الجنائز ج1 ص215 رقم الحدیث:599)

اور آپ ہی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکر رکھے۔ اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

1105- وَعَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَشَّ عَلٰی قَبْرِهِ الْمَآءَ وَوَضَعَ عَلَیْهِ حَصْبًا مِّنْ حَصْبَآءِ الْعَرْصَةِ وَرَفَعَ قَبْرَهٗ قَدْرَ شِبْرٍ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ.

(سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز باب لا یزاد علی اکثر من ترابہ ج3 ص411)

حضرت آپ ہی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کی قبر پر پانی چھڑکا اس پر میدان کی کنکریوں میں سے کچھ کنکریاں رکھیں اور ایک بالشت ان کی قبر کو بلند کیا۔ اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا اور یہ حدیث مرسل ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

1106- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا۔

(مسلم کتاب الجنائز فصل فی تسویۃ القبر ج 1 ص 312)

1107- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْأَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْأَلُ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس کے پاس ٹھہر جاتے پھر فرماتے ہیں کہ اپنے بھائی کے لئے بخشش طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو پس بے شک ابھی ان سے سوال کیا جائیگا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا۔

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر۔ الخ ج 2 ص 103، مستدرک حاکم کتاب الجنائز باب استغفار و سوال الثبیت للمیت۔ الخ ج 1 ص 370)

قبر و دفن کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۵) (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۳)

مسئلہ ۲: جس جگہ انتقال ہوا اسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ انبیا علیھم الصلوۃ والسلام کے لیے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں، مقصد یہ کہ اس کے لیے کوئی خاص مدفن نہ بنایا جائے میت بالغ ہو یا نابالغ۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۶)

مسئلہ ۳: قبر کی لنبائی میت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۴)

اس سے مراد یہ کہ لحد یا صندوق اتنا ہو، یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔

مسئلہ ۴: قبر دو قسم ہے، لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میت کے رکھنے کی جگہ کھودیں اور صندوق وہ جو ہندوستان

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

میں عموماً رائج ہے، لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱ص۱۶۵)

مسئلہ ۵: قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج۳ص۱۶۴)

مسئلہ ۶: تابوت کہ میت کو کسی لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن کریں یہ مکروہ ہے، مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں اور اس صورت میں تابوت کے مصارف اس میں سے لیے جائیں جو میت نے مال چھوڑا ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱ص۱۶۶) (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج۳ص۱۶۵، وغیرہما)

مسئلہ ۷: اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھا دیں اور دہنے بائیں خام (کچی) اینٹیں لگا دیں اور اوپر کہگل (مٹی کی لپائی) کر دیں غرض یہ کہ اندر کا حصہ مثل لحد کے ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے اور قبر کی زمین نم ہو تو دھول بچھا دینا سنت ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن المیت، ج۳ص۱۶۵)

مسئلہ ۸: قبر کے اس حصہ میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے، پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے بچائے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱ص۱۶۶، وغیرہ)

مسئلہ ۹: قبر میں اترنے والے دو تین جو مناسب ہوں کوئی تعداد اس میں خاص نہیں اور بہتر یہ کہ قوی و نیک و امین ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱ص۱۶۶)

مسئلہ ۱۰: جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے، یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج۳ص۱۶۶، وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں، یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضایقہ نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱ص۱۶۶)

مسئلہ ۱۲: میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اور ایک روایت میں بِسْمِ اللّٰهِ کے بعد وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بھی آیا ہے۔ (تنویر الابصار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن المیت، ج۳ص۱۶۶) (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱ص۱۶۶)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسئلہ ۱۳: میت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا مونھ قبلہ کو کریں، اگر قبلہ کی طرف مونھ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رُو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یونہیں اگر بائیں کروٹ پر رکھا یا جدھر سرہانا ہونا چاہیے ادھر پاؤں کیے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۷) (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶)

مسئلہ ۱۴: قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔

(الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۰)

مسئلہ ۱۵: قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے، تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اُسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں، صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۷)

مسئلہ ۱۶: عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینھ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے، عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔ (الدر المختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۸) (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۰)

مسئلہ ۱۷: تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱) (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶)

مسئلہ ۱۸: ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے، اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

مسئلہ ۱۹: قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶) (رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۸)

مسئلہ ۲۰: جہاز پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو، تو غسل و کفن دے کر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں۔

(رد المحتار، المرجع السابق، ص ۱۶۵، "غنیۃ المتملي"، فصل في الجنائز، ص ۶۰۷)

مسئلہ ۲۱: علما و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۹)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی اندر سے پختہ نہ کی جائے اور اگر اندر خام ہو، اوپر سے پختہ تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۲: اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لیے کچھ لکھ سکتے ہیں، مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو، ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۷۰) (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱)

مسئلہ ۲۳: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا اوّل و آخر پڑھیں سرہانے الٓمٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱، وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور میت کے لیے دُعا و استغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔ (المرجع السابق)

مسئلہ ۲۵: ایک قبر میں ایک سے زیادہ بلا ضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں، مگر دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کر دیں اور کون آگے ہو کون پیچھے یہ اوپر مذکور ہوا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶)

مسئلہ ۲۶: جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگرچہ یہ وہاں رہتا نہ ہو، بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لے جانے میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھا لے جائیں تو اکثر علما نے منع فرمایا اور یہی صحیح ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو مطلقاً نقل کرنا ممنوع ہے، سوا بعض صورتوں کے جو مذکور ہوں گی۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۷)

اور یہ جو بعض لوگوں کا طریقہ ہے کہ زمین کو سپرد کرتے ہیں پھر وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے اور رافضیوں کا طریقہ ہے۔

بَابُ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ لِلْمَيِّتِ

میت کے لئے قرآن پڑھنے کا بیان

1108- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِيْ أَبِي اللَّجْلَاجُ أَبُوْ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا بُنَيَّ إِذَا أَنَا مِتُّ فَالْحَدْلِيْ فَإِذَا وَضَعْتَنِيْ فِيْ لَحْدِيْ فَقُلْ بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سُنَّ

حضرت عبدالرحمن بن علاء بن لجلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابو لجلاج ابو خالد نے کہا اے بیٹے جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے لئے لحد قبر بنانا پس جب تو مجھے قبر میں رکھ دے تو بسم اللہ وعلی ملت رسول اللہ پڑھ کر رکھنا پھر مجھ پر مٹی برابر کرنا پھر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِيْ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

میرے سر کے پاس سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس کو طبرانی معجم الکبیر میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب الجنائز باب مایقول عند ادخال المیت القبر نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ج 3 ص 44)

ایصال ثواب

یعنی قرآن مجید کی تلاوت یا کلمہ شریف یا نفلی نمازوں یا کسی بھی بدنی یا مالی عبادتوں کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا یہ جائز ہے اسی کو عام طور پر لوگ فاتحہ دینا اور فاتحہ دلانا کہتے ہیں زندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے فقہ اور عقائد کی کتابوں مثلاً ہدایہ و شرح عقائد نسفیہ میں اس کا بیان موجود ہے اس کو بدعت اور ناجائز کہنا جہالت اور ہٹ دھرمی ہے حدیث سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہو گیا تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میری ماں کا انتقال ہو گیا ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمانے کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوا دیا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے (یعنی اس کا ثواب اس کی روح کو ملے)

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الفصل الثانی، رقم ۱۹۱۲، ج ۱، ص ۵۲۷)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی میرا گمان ہے کہ وہ انتقال کے وقت کچھ بول سکتی تو صدقہ ضرور دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب وصول ثواب الصدقۃ۔۔۔ الخ، رقم ۱۰۰۴، ص ۵۰۲)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں ارشاد فرمایا کہ۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ دیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب پہنچتا ہے اسی پر علماء کا اتفاق ہے۔ (شرح صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب وصول ثواب الصدقۃ۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۳۲۴)

بَابٌ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کا بیان

1109۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ (مسلم کتاب الجنائز فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور ج 1 ص 314)

تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا پس (اب) تم زیارت کیا کرو۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

شروع اسلام میں زیارت قبور مسلمان مردوں عورتوں کو منع تھی کیونکہ لوگ نئے نئے اسلام لائے تھے، اندیشہ تھا کہ بت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اب قبر پرستی شروع کر دیں، جب ان میں اسلام راسخ ہو گیا تو یہ ممانعت منسوخ ہو گئی، جیسے جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتن استعمال کرنا بھی ممنوع ہو گیا تاکہ لوگ برتن دیکھ کر پھر شراب یاد نہ کر لیں، جب لوگ ترک شراب کے عادی ہو گئے تو برتنوں کے استعمال کی ممانعت منسوخ ہو گئی۔

یہ امر استحبابی ہے۔ حق یہ ہے کہ اس حکم میں عورتوں بھی شامل ہیں کہ انہیں بھی زیارت قبر کی اجازت دی گئی۔ (لمعات، اشعہ، مرقات) لیکن اب عورتوں کو زیارت قبور سے روکا جائے یعنی گھر سے زیارت قبور کے لیئے نہ نکلیں سوائے روضہ اطہر حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کو نہ جائیں، ہاں اگر کہیں جا رہی ہوں اور راستہ میں قبر واقع ہو تو زیارت کر لیں جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے حضرت عبدالرحمان کی قبر کی زیارت کی اور اگر کسی گھر میں ہی اتفاقاً قبر واقع ہو تو زیارت کر سکتی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر میں حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قبر شریف تھی جہاں آپ مجاورہ منتظمہ تھیں۔ خیال رہے کہ زُوْرُوْا مطلق امر ہے لہٰذا مسلمانوں کو زیارت قبر کے لیئے سفر بھی جائز ہے۔ جب ہسپتالوں اور حکیموں کے پاس سفر کر کے جا سکتے ہیں تو مزارات اولیاء پر بھی سفر کر کے جا سکتے ہیں کہ ان کی قبور روحانی ہسپتال ہیں، نیز اگر کہیں قبر پر لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہوں تو اس سے زیارت قبور نہ چھوڑے، ہو سکے تو ان حرکتوں کو بند کرے کیونکہ زُوْرُوْا مطلق ہے، دیکھو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بتوں کی وجہ سے کعبہ نہ چھوڑا بلکہ جب موقعہ ملا تو بت نکال دیئے۔ آج بھی نکاح میں لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہیں مگر اس کی وجہ سے نہ نکاح بند کیئے جاتے ہیں نہ وہاں کی شرکت۔ نکاح بھی سنت مطلقہ ہے اور زیارت قبور بھی سنت مطلقہ۔ نکاح و زیارت قبور دونوں کے لیئے سفر بھی درست ہے اور ناجائز امور کی وجہ سے ان میں شرکت ممنوع نہیں۔ یہ دونوں مسائل شامی نے جلد اول باب زیارت قبور میں بہت تفصیل سے بیان فرمائے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵٦٦)

1110- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ قُوْلِي السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (جب میں قبرستان جاؤں) تو کیا کہوں تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (مسلم کتاب الجنائز فصل فی الذھاب الی زیادۃ القبور ج 1 ص 314)

وسلم نے فرمایا (جا کر کہنا) اے مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والو ہم میں سے جو پہلے جا چکے ہیں اور جو بعد میں جانے والے ہیں سب پر اللہ رحم فرمائے اور بے شک ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا۔

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت ہے۔ وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ خدا زیارت قبور کرنے والی عورتوں پر لعنت کرے وہ منسوخ ہے، دیکھو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ کو زیارت قبور سے منع فرمایا، بلکہ انہیں اس کا طریقہ اور وہاں پڑھنے کی دعائیں سکھائیں۔ بعض نے فرمایا کہ عام عورتوں کو زیارت قبور سے روکو جو وہاں رونا پیٹنا کریں، خاص عورتیں جنہیں اس کے احکام معلوم ہوں زیارت قبور کریں۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم! اس کی تحقیق ابھی کچھ پہلے ہو چکی۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۹۸۹)

1111- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلیں تو ان میں سے کہنے والا یہ کہے اے مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والو تم پر سلام ہو اور بے شک ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے۔

(مسند احمد ج 5 ص 353، مسلم کتاب الجنائز فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور ج 1 ص 314، ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی اقامۃ الصلوۃ باب ماجاء فیما یقال اذا دخل المقابر ص 112)

بَابٌ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله تعالى عليه وسلم

نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کا بیان

1112- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر انور کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ اس کو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں دارقطنی بیہقی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

(صحیح ابن خزیمة شعب الایمان للبیہقی باب فی المناسک ج 3 ص 490' دارقطنی کتاب الحج ج 2 ص 278' کشف الاستار کتاب الحج باب زیارة قبر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج 2 ص 57 رقم الحدیث: 1198)

شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن شفاعت کبریٰ اور مقام محمود کا شرف عطا فرمایا ہے۔ جب تک ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ تمام انبیاء و مرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے دربار میں اپنی اپنی شفاعت پیش کریں گے۔ اللہ عزوجل کے دربار میں درحقیقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی شفیع اول و شافع اعظم ہیں۔

(روح البیان، پ ۱۵، الاسراء: ۷۹، ج ۵، ص ۱۹۲ / روح المعانی، پ ۱۵، الاسراء: ۸۹، ج ۸، ص ۲۰۲۔ ۲۰۳)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کے بعد تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء و شہداء وغیرہ سب شفاعت کریں گے۔

(المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد، تکمیل الباب، ص ۱۲۹)

1113- وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ بِلَالًا رَاٰى فِيْ مَنَامِهٖ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهٗ مَا هٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ اَمَا اٰنَ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنِيْ يَا بِلَالُ فَانْتَبَهَ حَزِيْنًا وَّجِلًا خَائِفًا فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ وَقَصَدَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَبْكِيْ عِنْدَهٗ وَيُمَرِّغُ وَجْهَهٗ عَلَيْهِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَجَعَلَ يَضُمُّهُمَا وَيُقَبِّلُهُمَا فَقَالَا لَهٗ نَشْتَهِيْ نَسْمَعُ اَذَانَكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُؤَذِّنُ بِهٖ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی درانحالیکہ آپ ان سے فرما رہے تھے اے بلال! یہ کیسی بے وفائی ہے کیا تیرا دل نہیں کرتا کہ تو میری زیارت کرے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمزدہ گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف چل پڑے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہو کر رونا شروع کر دیا اور اپنا چہرہ اس پر ملنے لگے اتنے میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَفَعَلَ فِعْلًا سَطْحَ الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ مَوْقِفَهُ الَّذِي كَانَ يَقِفُ فِيهِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اِرْتَجَّتِ الْمَدِيْنَةُ فَلَمَّا اَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِزْدَادَ رَجَّتُهَا فَلَمَّا اَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَرَجَتِ الْعَوَاتِقُ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ وَقَالُوْا اَبُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاٰى يَوْمًا اَكْبَرَ بَاكِيًا وَّلَا بَاكِيَةً بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَقَالَ التَّقِيُّ السُّبْكِيُّ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ۔

تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ نے انہیں اپنے سینے سے لگانا اور چومنا شروع کر دیا تو ان دونوں نے کہا ہم آپ سے وہی اذان سننا چاہتے ہیں جو آپ مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کہتے تھے تو آپ مسجد کی چھت پر چڑھ کر اسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں (اذان کہنے کے لئے) آپ کھڑے ہوتے تھے پس جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو مدینہ طیبہ میں کہرام مچ گیا جب انہوں نے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو رونے کی آوازیں اور زیادہ ہوگئیں پھر جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا تو نوجوان لڑکیاں پردوں سے باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوبارہ تشریف لے آئے ہیں پس مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نے اس دن سے زیادہ کسی رونے والے اور رونے والیوں کو نہ دیکھا۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا اور تقی سبکی نے کہا کہ اس کی سند جید ہے۔

شوقِ زیارت

جب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کی تلاوت اور اسلام کی تفسیر کر رہے تھے حضرت ابوعبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی طرف متوجہ ہو کر سن رہے تھے اس دوران جب بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر آتا تو ابو عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا شوق دیدار چمک اٹھتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ملاقات کے لئے وہ بے چین ہو جاتے۔ ایک بار ابوعبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کا کس قدر اشتیاق ہے کب سال جائے گا اور موسم حج آئے گا اور ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں گے حضرت مصعب رضی اللہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تعالیٰ عنہ مسکرائے اور فرمایا: ابو عبد الرحمن! صبر کرو، دن جلد ہی گزر جائیں گے۔

ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دید کے بغیر مجھے سکون میسر نہیں کب یہ دن گزریں گے، پھر وہ کچھ دیر خاموش رہے اور فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ کسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے میری ملاقات نہ ہو سکے اس لیے کیا آپ ہمارے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سراپا ہی بیان کر سکتے ہیں، آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ اقدس کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ سبھی حاضرین نے بیک زبان کہا ابن مسلمہ تم نے ہمارے دل کی بات کہدی۔ ابن عمیر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سراپا بیان کیجیے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قعدہ سے (دوزانو ہوکر) بیٹھ گئے، اپنا سر جھکایا، نظریں نیچی کیں جیسے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سراپا اپنے ذہن میں لا رہے ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رنگ میں سفیدی وسرخی کا حسین امتزاج ہے، چشمان مبارک بڑی ہی خوبصورت ہیں، بھویں ملی ہوئی ہیں، بال سیدھے ہیں گھنگریالے نہیں ہیں، داڑھی گھنی ہے، دونوں مونڈھوں کے بیچ فاصلہ ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گردن مبارک جیسے چاندی کی چھاگل، ہتھیلی اور قدم موٹے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب چلتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اونچائی سے نیچے آرہے ہوں اور جب کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی چٹان سے نکل پڑے ہوں، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی کی طرف رخ فرماتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ مبارک پر پسینہ موتی کے مانند ہوتا ہے، نہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پست قد ہیں نہ دراز قامت، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔ جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یکایک دیکھتا ہے مرعوب ہو جاتا ہے اور جو آشنا ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہتا ہے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت کرنے لگتا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ جرأت مند ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا طرز تکلم سب سے سچا، ایفاء عہد میں سب سے پکے، سب سے نرم طبع، اور رہن سہن میں سب سے اچھے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جیسا کسی کو نہ پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں۔

جس وقت حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کر رہے تھے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اس جماعت پر سکوت چھایا ہوا تھا، وہ سبھی حضرات پوری توجہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس سراپائے اقدس کو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سماعت کر رہے تھے ابھی حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا بیان مکمل بھی نہ کر سکے تھے کہ اہل مجلس [illegible]
گئے۔ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ!

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
"فقہ حنفی PDF BOOK"
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری